۲۷۵۷
احادیث ومعارف نبوی ﷺ کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وشرح
مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

جلد اول ○ حصہ اول

كتاب الوحی | كتاب الايمان | كتاب العلم | كتاب الوضوء
كتاب الغسل | كتاب الحيض | كتاب التيمم | كتاب الصلوٰة
كتاب مواقيت الصلوٰة | كتاب الاذان



وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

۷۲۷۵

احادیث معارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد اوّل

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دارُالاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اوّل دارالاشاعت
طباعت شکیل پرنٹنگ پریس آرام باغ، کراچی
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۱

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی - کراچی ۱۴
اِدارۃ المعارف کورنگی - کراچی ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

دارالاشاعت متصل اردو بازار کراچی ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

عرض ناشر

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے ادارۂ دارالاشاعت کے ذریعہ دین اسلام کی نہایت اہم اور مفید کتابوں کی نشر و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی اور اسی کے فضل و کرم سے تبلیغ و اشاعت دین کا یہ کام مسلسل جاری ہے جس سے دنیا کے بہت حضرات بخوبی واقف ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے سلسلے میں ہمارے ادارہ سے اب تک مندرجہ ذیل کتب جدید ترجمہ و شرح کے ساتھ شائع ہو کر مقبول عام ہو چکی ہیں۔

۱۔ مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف پانچ ضخیم جلدوں میں۔
۲۔ تجرید صحیح البخاری مع ترجمہ و تشریح جدید۔
۳۔ ریاض الصالحین عربی مع ترجمہ و شرح جدید۔
۴۔ معارف الحدیث اردو مصنفہ مولانا محمد منظور نعمانی سات جلدوں میں۔

اب ہم ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر کتاب اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

یعنی امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی الجامع الصحیح جس کو ہم سب لوگ صحیح بخاری شریف کے نام سے جانتے ہیں جو افضل الکتاب بعد کتاب اللہ یعنی قرآن پاک کے بعد سب سے زیادہ صحیح و مستند کتاب کے لقب سے پوری دنیا میں مشہور ہے اور دنیائے اسلام کے تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ روئے زمین پر بخاری سے زیادہ کوئی صحیح کتاب موجود نہیں اور علم حدیث میں اس کی نظیر ممکن نہیں ہے۔

یہ اصل کتاب عربی زبان میں ہے۔ اور دنیا کی تقریباً تمام اہم زبانوں میں اس کے ترجمے اور شرحیں شائع ہو چکے ہیں، خود اُردو زبان میں اس کے متعدد ترجمے اور شرحیں ہوئے ہیں۔ لیکن آج کل جو تراجم و شروح بازار میں دستیاب ہیں ان میں بعض شرحیں تو اس قدر ضخیم اور بڑی اور گراں قیمت ہیں کہ اس مصروف دنیا میں کم فرصت لوگ اس کے مطالعہ میں نہ تو اتنا وقت صرف کر سکتے ہیں اور نہ اتنا پیسہ۔

اور بعض ایسے مختصر ہیں جن میں صرف عربی متن اور لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے اور اسناد کا ترجمہ بھی نہیں دیا ہے جس کی وجہ سے مطالعہ کے وقت قارئین بے شمار شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس لیے ضرورت تھی کہ اردو زبان میں صحیح بخاری شریف کا ایک ایسا مجموعہ شائع کیا جائے جو افراط و تفریط سے پاک ہو۔
خدا کا شکر ہے کہ اس ضرورت کو دار العلوم دیوبند کے ایک فاضل عالم مولانا ظہور الباری اعظمی نے محسوس کیا اور اس عظیم الشان کتاب کا ایک ایسا ہی جدید ترجمہ و شرح کرنے میں کامیاب ہو گئے جو مندرجہ بالا نقائص سے پاک ہے۔
یہ مکمل ترجمہ و شرح تفہیم البخاری کے نام سے دیوبند ہندوستان سے تیس قسطوں میں شائع ہو کر قبولیتِ عام حاصل کر چکی ہے جو مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے۔

چند خصوصیات

۱:۔ اطمینان بخش ترجمانی اور عام فہم شرح اس زمانہ کی ذہنی سطح کے مطابق کی گئی ہے۔
۲:۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مسائل حاضرہ سے کامل انطباق۔
۳:۔ حدیث کے اُن پہلوؤں کی واضح ترجمانی جن کو موجودہ شارحین نے چھوا تک نہیں۔
۴:۔ بخاری شریف کے لطائف و خصوصیات کی کامل رعایت۔
۵:۔ قدیم و جدید شارحین کی گراں قدر تحقیقات سے پوری کتاب آراستہ و مزین
۶:۔ فقہی مذاہب کی ترجمانی معتدل لب و لہجہ میں اور محدثین و فقہا کے اختلافات کی دل آویز وضاحت کی گئی ہے۔
۷:۔ ایک کالم میں عربی متن احادیث اور مقابل کالم میں ترجمہ و تشریح۔

کتابت و طباعت دیدہ زیب اعلیٰ جاپانی کاغذ اور حسین جلدوں میں تیار کرائی گئی ہے ان خصوصیات کی وجہ سے یہ ترجمہ و تشریح دوسرے تمام ایڈیشنوں میں ممتاز ہے۔
اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا ہے کہ وہ پاکستان میں بھی اس سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ اور ہمارے لیے اس کو ذخیرہ آخرت بنا دے آمین۔

احقر محمد رضی عثمانی

۵ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ، مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۸۵ء

فہرست مضامین تفہیم البخاری جلد اوّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امام بخاریؒ کے حالات

نام و نسب

نام نامی محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی بخاری ہے اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ جعفی بن سعد جو قبیلۂ یمن کا سردار تھا اس کے تمام خاندان اور کل نسل کو جعفی کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے، یمان بخاری جعفی والئ بخارا بھی اسی کی نسل کا ایک فرد تھا، اس لیے اس کو بھی جعفی کہا جاتا تھا۔ امام بخاری کے پردادا مغیرہ آتش پرست تھے لیکن یمان بخاری کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اس لیے جو لقب یمان بخاری کا تھا وہی لقب مغیرہ کا ہو گیا۔

ولادت و وفات

امام بخاری جمعہ کے روز نماز عصر کے بعد ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو پیدا ہوئے اور عید الفطر کی چاندرات کو جو شنبہ کی شب تھی، نماز عشاء و مغرب کے درمیان ۲۵۶ھ میں وفات پائی اور عید الفطر کے دن بعد نماز ظہر دفن کیے گئے۔ آپ کی عمر تیرہ روز کم باسٹھ سال کی ہوئی۔ آپ کا مزار سمرقند سے پانچ میل کے فاصلہ پر خرتنگ نامی گاؤں میں بنایا گیا، آپ کے واقعات وفات میں سے یہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کہ جب لوگ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر آپ کو سپرد خاک کر چکے تو قبر سے مشک کی طرح مہکتی ہوئی خوشبو پیدا ہوئی اور ایک مدت تک لوگ برابر قبر پر آتے جاتے رہے اور قبر کی مٹی کو مشک کی طرح سونگھتے رہے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا، حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ یہاں کس وجہ سے رونق افروز ہیں۔ فرمایا ہم محمد بن اسمٰعیل بخاری کے منتظر ہیں۔ چند روز کے بعد میں نے سنا کہ بخاری کا اسی تاریخ کو اسی وقت انتقال ہو گیا۔

علامہ فربری کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو خواب میں دیکھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات قدم پر قدم رکھتے ہوئے حضورؐ کے پیچھے جا رہے ہیں یعنی امام بخاری سنت نبویہ کے پورے عامل تھے۔ ایک قدم بھی سنت رسول اللہؐ کے خلاف رکھنا نہ چاہتے تھے۔

محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کی ایام طفلی میں آنکھیں جاتی رہی تھیں، ایک مرتبہ آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اے عورت! خدائے تعالیٰ نے تیری دعا کی برکت سے تیرے لڑکے کی بینائی واپس کر دی، صبح ہوئی تو امام بخاریؒ بالکل بینا تھے۔

امام بخاریؒ کا حافظہ

محمد بن بشار، استاد امام بخاری (جو امام مسلم کے بھی استاد تھے) فرماتے ہیں کہ تمام دنیا میں اعجاز نما حافظہ رکھنے والے کل چار شخص ہیں، ابوزرعہ رازی، مسلم نیشاپوری، عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سمرقندی اور محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ ان چاروں میں امام بخاری کو فضیلت اور ترجیح ہے۔ محمد بن حمدویہ کا قول ہے کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو فرماتے سنا کہ میں تین لاکھ حدیثوں کا حافظ ہوں، جن میں سے دو لاکھ غیر صحیح ہیں اور ایک لاکھ صحیح۔

محمد بن ازہر سجستانی کہتے ہیں کہ میں سلیمان بن حرب کے حلقۂ درس میں تھا (اور امام بخاری بھی ہمارے ساتھ سامع تھے مگر لکھتے نہ تھے، ایک روز ایک رفیق درس بولا، دیکھو ان کو کیا ہو گیا ہے کہ لکھتے نہیں ہیں۔ امام بخاریؒ بولے۔ میں بخارا جا کر اپنی یاد پر لکھوں گا۔

امام بخاری کا علمی امتیاز و تبحر

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ خراسان کی سرزمین میں امام بخاری جیسا عالم پیدا نہیں ہوا۔ اور حافظہ چار خراسانیوں پر ختم ہے جن میں سے ایک امام بخاری ہیں، ابو مصعب فرماتے تھے کہ امام بخاری

امام احمد سے زیادہ فقیہ اور صاحب بصیرت تھے۔ ایک شخص بولا یہ آپ نے کیا فرمایا، ابو مصعب بولے، اگر تم ایک نظر امام بخاری پر ڈالو اور ایک نظر امام مالک پر، تو دونوں کو واحد پاؤ گے۔ رجاء بن مرجی کہتے ہیں کہ امام بخاری کو دیگر علماء پر ایسی فضیلت ہے جیسی مردوں کو عورتوں پر۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا تمام علماء پر بخاری کو شرف حاصل ہے۔ فرمایا یہ تم کیا کہتے ہو امام بخاری خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو سطح زمین پر چلتی پھرتی ہے۔ محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ آسمان کے نیچے میں نے امام بخاری سے زیادہ عالم حدیث اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام بخاریؒ کا زہد و ورع

علامہ وراق بخاری کہتے ہیں کہ جب امام بخاریؒ کے والد کا انتقال ہوا تو احمد بن حفص ان کے پاس گئے۔ امام بخاری کے والد نے کہا کہ میرے مال میں نہ کوئی درہم حرام کا ہے اور نہ مشتبہ کمائی کا۔ یہ کہہ کر انتقال کر گئے اور امام بخاری بحیثیت وراثت اسی مال کے وارث ہوئے اور اخیر عمر تک اسی مال سے ترقی اور فراخی کے ساتھ گزارا کرتے رہے، گویا کبھی لقمہ حرام نہ کھایا۔

وراق کہتے ہیں کہ امام فرماتے تھے میں نے نہ کبھی کوئی چیز خریدی نہ فروخت کی بلکہ دوسرے آدمی کی معرفت، بیع و شراء کی ہے، لوگوں نے دریافت کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا بیع و شراء میں کمی زیادتی اور خلط ملط ہوتا ہے اور میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

امام بخاری کا حلم

عبداللہ بن محمد صیارفی کا قول ہے کہ ایک مرتبہ میرے سامنے امام بخاریؒ کی مجلس میں آپ کی باندی گھر کے اندر جانے کے لیے آپ کے سامنے سے نکلی، اس وقت امام کے سامنے قلمدان رکھا ہوا تھا۔ باندی نکلتے وقت قلمدان پر گر گئی امام نے فرمایا کیسے چلتی ہے؟ اس نے گستاخ لہجہ میں کہا کہ جب راستہ نہ ہو تو ہم کیا کریں کیسے چلیں! امام نے اپنے ہاتھ سے اس کو اشارہ کر کے فرمایا کہ جا میں نے تجھ کو آزاد کیا، لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! اس نے تو آپ کو غصہ دلایا اور آپ نے پھر بھی اس پر احسان فرمایا، آپ نے جواب دیا کہ بیشک اس نے مجھے ناراض کیا تھا لیکن میں اپنے اس فعل سے راضی ہو گیا۔ حقیقت رس دماغ رکھنے والے اس فعل سے امام موصوف کے حلم کا اندازہ کر سکتے ہیں اور بالکل اسی واقعہ پر اس معاملہ کو قیاس کر سکتے ہیں کہ جب حضرت ابو مسعودؓ نے اپنے غلام کو کوڑے سے مارا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے تشریف لا کر ان کو اس فعل سے منع فرمایا، اور ارشاد فرمایا کہ جس قدر قدرت تم کو ان پر ہے اس سے زائد قدرت خدا تعالیٰ کو تم پر ہے۔ ابو مسعودؓ نے اس کے بعد اس غلام کو آزاد کر دیا۔ اور اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کیا۔ آپ نے فرمایا اما لو لم تفعل للفحتك النار۔

نماز میں امام بخاری کا خشوع و خضوع

بکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاریؒ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں آپ کے بدن پر ایک زنبور نے سترہ جگہ کاٹا لیکن آپ نے نماز نہ توڑی، تمام کرنے کے بعد فرمایا، دیکھو نماز میں کس چیز نے تکلیف دی ہے، دیکھا تو سترہ جگہ بھڑ نے کاٹا تھا اور تمام جگہ پر ورم آگیا تھا۔

رمضان میں امام بخاری کی تلاوت قرآن

ماہ رمضان میں جب امام بخاری نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے تو ہر رکعت میں بیس آیات پڑھتے تھے۔ لیکن تہجد کے وقت نصف یا ثلث قرآن روزانہ پڑھا کرتے تھے، اس طریقے سے زائد سے زائد تین روز میں ورنہ دو روز میں نماز تہجد میں ایک قرآن ختم کر لیتے تھے اور پھر دن میں روزانہ ایک قرآن ختم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہر ختم قرآن کے وقت ایک دعا مقبول ہوتی ہے وغیرہ۔

تالیف بخاری شریف

امام بخاری نے حجاز کے تیسرے سفر میں مسجد نبوی کے متصل ایک رات خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک بہت ہی خوبصورت بالوں کا مورچھل ہے اور میں اس کو نہایت اطمینان

سے جھل رہا ہوں، صبح کو امام نے نماز سے فارغ ہو کر علمائے معبرین کے سامنے اپنے خواب کا اظہار فرمایا اور اس کی تعبیر دریافت فرمائی۔ انھوں نے جواب دیا کہ آپ جھوٹی حدیثوں کو صحیح حدیثوں سے علیحدہ کریں گے۔ اس تعبیر نے امام بخاری کے دل میں تالیف بخاری کا احساس پیدا کیا اور وہ اسی وقت سے اس اہم کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے علاوہ امام کے خیال کو مزید تقویت اس بات سے بھی پہنچی کہ آپ کے استاد شیخ اسحٰق بن راہویہؒ نے ایک مرتبہ آپ سے فرمایا "محمد ابن اسمٰعیل! کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم ایسی کتاب تالیف کرتے جو صحیح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع ہوتی"۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ "خواب کی تعبیر اور استاذ کے ارشاد کے بعد میں نے اپنی توجہات کو "جامع صحیح" کی طرف پھیر دیا"۔

امام بخاریؒ کے سامنے اب ایک ہی کام تھا اور وہ یہ کہ جامع صحیح جلد سے جلد عالم وجود میں آنا چاہیے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اب تک احادیث کے جو نسخے جمع کیے جا چکے تھے، ان میں صحیح اور غیر صحیح پر کوئی خاص توجہ نہیں کی گئی تھی، اس کے علاوہ اصول بھی سامنے نہیں تھے۔ جو صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز پیدا کرتے ہیں، ایک اور چیز بھی پائی جاتی تھی کہ احادیث کے ساتھ علماء کے اقوال بھی شامل کر دیے تھے۔

بخاری کی تالیف کے سلسلہ میں امام صاحب نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تقریباً ۶ لاکھ احادیث کے مسودات ترتیب دیے، کئی سال احادیث کے جمع کرنے اور مسودات کے بنانے میں گزر گئے، اس سے فارغ ہو کر امام بخاری نے احادیث کی جانچ شروع کی اور اس عظیم ترین ذخیرے سے ایک ایک گوہر آبدار چن چن کر "جامع صحیح" کے حوالے کرنا شروع کیا۔

چنانچہ امام صاحبؒ خود بیان کرتے ہیں کہ:۔

"جامع صحیح" میں جتنی احادیث میں نے لکھی ہیں، ہر حدیث کے درج کتاب کرنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کی ہیں"۔

امام بخاری کو تالیفِ بخاری کے زمانہ میں جب کسی حدیث کی اسناد میں اطمینان نہیں ہوتا تھا تو آپ روضۂ اطہر کے سامنے بہ نیتِ استخارہ دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر مراقبہ فرماتے اور اسی حالت میں آپ کو اطمینان قلبی حاصل ہو جایا کرتا تھا۔ آپ نے بارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ حدیث کی صحت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔

غرض امام صاحب کی یہ جدوجہد سولہ برس تک جاری رہی اور اس دوران میں سوائے بخاری کی تالیف کے اور احادیث کی جانچ، صحت اور تحقیق و تنقید کے کوئی دوسرا کام نہیں کیا۔

امام صاحب کا بیان ہے کہ "سولہ برس کی طویل مدت میں انتہائی حزم و احتیاط کے ساتھ ۶ لاکھ احادیث کے مجموعہ سے انتخاب کر کے اپنی کتاب بخاری کو حرم محترم اور مسجد نبوی میں بیٹھ کر مکمل کیا"۔

اساتذہ اور تلامذہ

علامہ ابن حجرؒ عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، کیونکہ وہ حضرات جن سے آپ نے صرف ایک ہی روایت کی سماعت فرمائی ہے، ایک ہزار اسی حضرات ہیں۔

امام صاحب کا اپنا بیان ہے کہ "میں نے اسی ہزار حضرات سے روایت کی ہے جو سب بلند پایہ اصحابِ حدیث میں شمار ہوتے تھے۔ اور پانچ طبقات پر مشتمل تھے یعنی تبع تابعین، اتباع تبع تابعین، اقران، اصحاب و تلامذہ۔ امام صاحب کے خصوصی اساتذہ میں حضرت اسحٰق بن راہویہ، حضرت امام احمد حنبلؒ اور حضرت یحییٰ بن معین اور حسن بن ربیع کوفی کے نام بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔

امام صاحب کے تلامذہ کی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ علامہ فربری فرماتے ہیں کہ جب میں امام بخاری کی شہرت اور غلغلہ سن کر شاگرد ہونے آپ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت تک نوّے ہزار آدمی آپ کے شاگرد ہو چکے تھے۔ نامور شاگردوں میں

امام ترمذی اور علامہ دارمی بھی شامل تھے۔

معاصرین کی رائے

حضرت امام بخاری کی عظمت اور علمی فوقیت کا اندازہ معاصرین کے ان خیالات سے لگایا جا سکتا ہے جو وہ اپنے زمانہ میں ظاہر فرمایا کرتے تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی کے علوِ مرتبت کو جاننے اور معلوم کرنے کا اس سے بہتر کوئی دوسرا طریقہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ اس مختصر سی سوانح میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ان تمام آثار اور بیانات کو ظاہر کیا جائے جو امام بخاری کے متعلق پائے جاتے ہیں لہٰذا مختصراً تحریر میں لائے جاتے ہیں۔ "امام الائمہ ابو بکر بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہؒ فرماتے ہیں کہ آسمان کے نیچے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سب سے زیادہ حدیث کے جاننے والے ہیں۔"

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی فرماتے ہیں کہ "میں حجاز، شام اور عراق و عرب کے مختلف مقامات پر گیا ہوں۔ علماء سے ملا ہوں مگر امام بخاری جیسا جامع علم و فضل کسی کو نہیں پایا۔"

ابو حاتم الرازیؒ بیان کرتے ہیں کہ "خراسان و عراق کی سرزمین نے امام بخاری جیسی شخصیت آج تک پیدا نہیں کی۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارۂ اوّل

كِتَابُ الوَحْيِ

وحی کی ابتداء

باب ۱ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوْحٍ وَالنَّبِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ وحی کا آغاز کیسے ہوا اور وحی کے بارے میں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم پر وحی بھیجی، جس طرح نوح اور ان کے بعد دوسرے پیغمبروں پر بھیجی۔"

۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ

۱۔ ہم سے حمیدی[۲] نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے یحییٰ ابن سعید الانصاری نے، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے، انھوں نے

---

[۱] امام بخاری نے کتاب کی ابتدا وحی سے کی، کیونکہ درحقیقت رسول کا کلام بھی وحی ہی کی ایک قسم ہے۔ وحی لغت کے اعتبار سے کسی چیز کا اترنا ہے۔ شرعی اصطلاح میں وحی کا تعلق صرف خدا کے کلام سے ہے جو کسی رسول کے اوپر خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ مؤلف نے شروع ہی میں اس چیز کی حقیقت واضح کردی جس پر پورے دین کی عمارت کھڑی ہے۔ اگر وحی نہ ہوتی تو قرآن بھی دنیا میں نہ آتا اور اسلام کی دولت سے لوگ محروم رہ جاتے اس لیے تفصیلی احکام سے پہلے وحی کے نزول کا ذکر ضروری تھا۔ جب وحی کا اثبات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا اترنا مسلّم ہوگیا تو اب آپ کی رسالت واجب التسلیم ہوگئی۔ اور کسی صاحبِ عقل کے لیے مجالِ انکار نہیں رہی۔ وحی کیا چیز ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے۔ اس کی طرف ان ابتدائی حدیثوں میں اطمینان بخش رہنمائی ملتی ہے۔ مؤلف نے اس ابتدائی حصہ کا عنوان وحی کو اس لیے قرار دیا ہے کہ رسول کے فرمودات جن پر یہ کتاب مشتمل ہے سرتاسر وحی سے ماخوذ ہیں اور وحی کی کیفیت یہ ہے کہ رسول فرشتہ سے براہ راست حاصل کرتا ہے اور فرشتہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اس لیے رسول کی کہی ہوئی ہر بات لائقِ یقین ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر آدمی وحی کی ماہیت ہی سے ناواقف ہو تو وہ رسالت کی اصلیت کیا سمجھ سکتا ہے۔ اس باب کے تحت عنوان کے مطابق صرف ایک حدیث ہے۔ باقی حدیثیں بظاہر عنوان سے الگ ہیں۔ کہ اصل مقصود وحی کی اہمیت وعظمت کا اظہار ہے۔ وحی کی ابتدا کس وقت ہوئی اور کس جگہ ہوئی؟ دونوں چیزیں آگئیں، ایک حدیث میں مقام کا ذکر ہے اور ایک حدیث میں وقت کا۔ پھر وحی کی تعریف میں کلامِ الٰہی بھی آگیا اور کلام رسول بھی آگیا، باب کے ساتھ میں قرآن کی جوآیت ذکر کی گئی ہے اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وحی ایک نئی اور نرالی چیز نہیں ہے بلکہ تم سے پہلے ہر پیغمبر کے پاس اللہ کی طرف سے پیغام رسانی کا ذریعہ یہی رہا ہے اور عادۃ اللہ کے موافق ہے۔ جس طرح ان پچھلے پیغمبروں کی وحی شک وشبہ سے پاک تھی اسی طرح تمھاری طرف جو پیغام بھیجا گیا ہے وہ بھی ہر شبہ سے بری اور ہر کوتاہی سے محفوظ ہے اور گویا ہدایت یابی کا یہ ہی ایک ذریعہ ہے، جس کی بدولت انسان صراطِ مستقیم پاسکتا ہے اور گمراہی سے اسے نجات مل سکتی ہے۔

[۲] شروع میں یہ حدیث محض اس لیے لائے ہیں کہ خود مؤلف کتاب کی نیت اور کتاب پڑھنے والے کی درست ہو جائے اور وہ صحیح نیت (بقیہ....)

مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلَى امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

علقمہ بن وقاص اللیثی سے سنا۔ وہ حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے منبر پر (کھڑے ہوکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ اعمال کا اعتبار نیتوں کے ساتھ ہے اور آدمی کو نیت ہی کا صلہ ملتا ہے۔ چنانچہ جس کی ہجرت حصولِ دنیا کی خاطر ہو یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہو، تو اس کی ہجرت اسی مد میں شمار ہوگی۔

۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ

۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے خبر دی انھوں نے ہشام بن عروہ سے سنا، انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی سے سنا کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ، یا رسول اللہ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحی کبھی میرے پاس گھنٹی کی جھنکار[۱] کی طرح

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کے ساتھ اس کتاب کو شروع کرسکے۔ نیز وجہ یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں ہجرت کا ذکر ہے اور اس کے بعد اگلی حدیثوں میں رسول اللہؐ کی غارِ حرا کی خلوتوں کی تفصیل ہے جو ایک لحاظ سے ہجرت ہی ہے۔ دوسری بات ہے کہ آدمی کے ظاہری افعال میں دھوکہ اور ریا بھی شامل ہوسکتا ہے مگر جو کام دل کا ہے اس میں کوئی ریا اور دکھاوا ممکن نہیں۔ اس لیے امام بخاریؒ کا مقصود یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میں یہ کتاب خالص اللہ کے لیے لکھ رہا ہوں۔ ہجرت کہتے ہیں کسی جگہ کو یا کسی چیز کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا۔ یا کسی چیز سے تعلق منقطع کردینا۔ غارِ حرا کی طرف آپ کی ہجرت بھی جملہ دنیوی آلودگیوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے انقطاع کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس مناسبت سے بھی یہ حدیث سب سے پہلے ذکر کی گئی ہے۔ اس حدیث سے ابتدا کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کی بنیاد وہ عقائد ہیں جن کا تعلق دل سے ہے اور نیت بھی فعلِ قلب کا نام ہے، اس لیے اسلام کی بنیادی تعلیم جو وحی والہام کے ذریعہ پیغمبرؐ کو دی گئی ہے وہ اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتی جب تک کہ آدمی سچائی کے ساتھ راہِ ہدایت کا طلبگار اور نجات کا خواہش مند نہ ہو اور اس کے لیے نیت خالص درکار ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] وحی یا الہام اس خاص سلسلہ پیغام رسانی کو کہتے ہیں جو اللہ کی طرف سے اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ مخصوص ہے اصطلاحی طور پر وحی کا لفظ صرف پیغمبروں کے لیے بولا جاتا ہے اور الہام عام ہے جو اللہ کے دوسرے نیک بندوں کو بھی ہوتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ گھنٹی کی جھنکار درحقیقت فرشتہ کی آواز ہے، البتہ یہ کہ وحی کن کن کیفیتوں کے ساتھ آتی ہے، تو علماء نے اس کے مختلف طریقے نقل کیے ہیں مگر فی الحقیقت چار طرح سے وحی آتی ہے، اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام پیغمبر براہِ راست سُنے، جیسے کوہِ طور پر موسیٰ علیہ السلام نے سُنا، اور معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دوسرا، یہ کہ کوئی فرشتہ اللہ کا پیغام لے کر آئے۔ تیسرے یہ کہ قلب پر القاء ہو، چوتھے یہ کہ سچے خواب دکھائی دیں۔ مذکورہ ترتیب کے لحاظ سے آخری صورت سے نبوت کا آغاز ہوتا ہے، یعنی پہلے خواب دکھائی دیتے ہیں، پھر قلب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ پھر فرشتہ کبھی خاص شکل میں وحی لے کر آتا ہے، اور اللہ کے کلام کی براہ راست سماعت تو صرف اولوالعزم پیغمبروں کا حصہ ہے۔ یہ فضیلت ہر نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔

شَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

آتی ہے اور وحی[1] کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گزرتی ہے۔ پھر یہ کیفیت مجھ سے دور ہو جاتی ہے جبکہ اس (فرشتہ) کا کہا مجھے محفوظ ہو جاتا ہے اور کسی وقت فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے، پھر جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے کڑاکے کی سردی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وحی کا سلسلہ موقوف ہو جاتا تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہ نکلتا[2]۔

۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ

۳۔ یحییٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا، انھیں لیث نے خبر دی، انھوں نے عقیل سے سنا، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتداءً اچھے خوابوں[3] سے وحی کا سلسلہ شروع ہوا، آپ جو خواب دیکھتے سپیدۂ سحر کی طرح روشن ہوتا۔ پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے اور غارِ حرا میں خلوت نشین رہنے لگے، کئی کئی دن تک اس میں تحنث[4] یعنی مسلسل کئی کئی رات عبادت

---

[1] وحی درحقیقت انسانی تقاضوں کا جواب ہے، الہام بھی اسی کی ایک قسم ہے اور یہ جانوروں تک کو ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔ واوحی ربك الی النحل۔ اس کے علاوہ عام طور پر انسان الہام سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔ آج یہ جتنے انکشافات اور جتنی ایجادات ہو رہی ہیں، ان سب کی بنیاد الہام پر ہے۔ الہام کے ایک اشارہ کے بعد انسانی عقل نے گھوڑے دوڑائے اور نئی نئی چیزیں ایجاد کر ڈالیں۔ اس لیے الہام یا وحی ایسی چیز نہیں جس کے تسلیم کرانے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت پیش آئے۔ روزمرہ کی زندگی میں اس قسم کے واقعات پیش آتے ہیں کہ جن سے الہام کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

[2] اللہ کا پیغام ایک عظیم الشان ذمہ داری اور انسانی کمال کا آخری درجہ ہے۔ اس بوجھ کا برداشت کرنا بہت دشوار ہے۔ یہ اللہ ہی کی دی ہوئی قوت برداشت اور اسی کی بخشی ہوئی توفیق ہے جس کی بدولت پیغمبر وحی کی امانت کو اپنے سینہ میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ وحی کی اسی عظمت اور گرانباری کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ اس کے نزول کے وقت عرق عرق ہو جاتے۔ حتیٰ کہ ہر وہ چیز جس پر آپ تشریف فرما ہوتے اس کیفیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی اور یہ بھی وحی کی حقانیت کا ایک ثبوت ہے۔

[3] خواب عالمِ روحانی کی ابتدائی منزلوں سے تعلق رکھتے ہیں، خواب دیکھنے والا ایک طرف اپنے اسی مادی جسم کے ساتھ اسی عالمِ آب و گِل میں موجود ہوتا ہے۔ دوسری طرف خواب کی کیفیات اس پر بعض ایسے حقائق روشن کرتے ہیں جن تک اس کی عقل کبھی مادی ساز و سامان کے ساتھ پہنچ نہیں سکتی تھی اسی لیے سچے خواب کو نبوت کا ایک جزو قرار دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام پہلے پہل پاکیزہ اور سچے خواب دیکھتے ہیں، اس طرح نبوت کی آئندہ سپرد ہونے والی ذمہ داریوں سے ایک گونہ مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا نبی کو پیغمبرانہ ذمہ داریوں کی تربیت ایک خاص ترتیب سے دی جاتی ہے۔

[4] تحنث زمانہ جاہلیت کی اصطلاح ہے اس دور میں عبادت کا ایک طریقہ یہ تھا کہ آدمی کسی گوشے میں سب سے الگ تھلگ کچھ راتیں خدا کے گیان دھیان میں گزارتا تھا اس وقت تک چونکہ رسول اللہ کو راہِ حق معلوم نہیں ہوئی تھی، اِدھر طبیعت بت پرستی کی گندگیوں سے متنفر تھی، اس لیے اس دور میں جبکہ وحی سے آپ کی رہنمائی کا آغاز نہیں ہوا تھا آپ نے اس وقت کی عبادت کا وہ طریقہ اختیار کیا جو اپنی اصل کے لحاظ سے درست اور قابلِ عمل تھا یعنی دنیا و مافیہا سے دور ہٹ کر اپنی اور خدا کی ذات میں غور و فکر اور مراقبۂ نفس، یہ ہی وہ تحنث تھا، پیغمبر بننے سے پہلے جس پر آپ عمل پیرا تھے۔

وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَآءٍ[1] فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَآءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ قُلْتُ مَآ اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَآ اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى

(حاشیہ: فقلت ما انا بقارئ قال فاخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ)

کرتے، جب تک گھر آنے کی رغبت نہ ہوتی، اور اس کے لیے توشہ ساتھ لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ کے پاس واپس آتے اور اتنا ہی توشہ اور لے جاتے حتیٰ کہ اسی غارِ حرا میں حق[1] آپ پر منکشف ہوا اور فرشتہ نے آکر کہا "پڑھو" آپ نے جواب دیا "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر اس نے کہا کہ "پڑھ" میں نے پھر وہی جواب دیا کہ "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" آپ فرماتے ہیں کہ تیسری بار اس نے مجھ کو زور سے پکڑ کر چھوڑ دیا اور کہا کہ "پڑھ اپنے رب کے نام کی برکت سے جس نے (ہر شے کو) پیدا کیا۔ (اور) انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھ اور تیرا رب بڑے کرم والا ہے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیتوں کو دہرایا (مگر) آپ کا دل (اس انوکھے واقعہ سے) کانپ[2] رہا تھا پھر آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اُڑھاؤ، مجھے کمبل اُڑھاؤ، انھوں نے آپ کو کمبل اُڑھا دیا۔ جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو حضرت خدیجہؓ کو پورا قصہ سنایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے، انھوں نے کہا ہرگز نہیں، خدا کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مفلسوں کے لیے کماتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصائب میں حق کی مدد کرتے ہیں[3]۔ اس کے بعد آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے۔

---

[1] حق سے مراد اللہ کا دین ہے جس سے آپ ابتداء میں ناواقف تھے۔ غارِ حرا میں جبریلؑ نے آپ کو دین کی حقیقت بتلائی۔

[2] اس واقعہ سے پہلے کبھی آپ کو ایسا اتفاق نہیں ہوا تھا اس لیے بشری تقاضے کے مطابق اس غیر متوقع صورتِ حال سے دوچار ہونے کے بعد دہشت کا طاری ہونا کوئی بعید بات نہیں۔

[3] منصبِ رسالت پر سرفراز ہونے کے لیے جن اوصاف کا ملکہ ضرورت ہوتی ہے وہ بحسن وخوبی آپ کے اندر موجود تھے اس لیے ابھی تک اسلام کی روشنی سے مستفید نہ ہونے کے باوجود حضرت خدیجہ کو اس بات کا یقین تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت میں کوئی ایسا جوہر ضرور ہے جس کی بنا پر انھیں کوئی کارنامہ انجام دینا ہے اور انھیں دنیا کی کوئی قوت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پھر اللہ ایسے شائل کردار رکھنے والے بندوں کو کسی طرح بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بھی ان تمام بشری کیفیتوں سے متصف ہوتے ہیں جو کسی انسان میں ہو سکتی ہیں، اس لیے وہ پیغمبری کی ساری ذمہ داریاں قبول کرنے کے بعد بھی انسان ہی رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کلمہ شہادت میں جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر ہے وہیں آپ کے بندہ ہونے کی بھی تصریح کر دی گئی ہے "اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله" اگر رسول اللہ کا پیغمبر بننے کے لیے بشریت سے خارج ہونا ضروری ہوتا تو وحی آنے سے قبل آپ کی جملہ انسانی کیفیات ختم ہو جاتیں یا وحی کے آغاز کے وقت آپ پر کوئی خوف طاری نہ ہوتا۔

ابن عم خديجة وكان امرأ تنصر في الجاهلية وكان يكتب الكتاب العبراني فيكتب من الانجيل بالعبرانية ما شاء الله ان يكتب وكان شيخا كبيرا قد عمي فقالت له خديجة يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي نزّل الله على موسى يا ليتني فيها جذعا يا ليتني اكون حيا اذ يخرجك قومك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او مخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به الا عودي وان يدركني يومك انصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة ان توفي وفتر الوحي قال ابن شهاب واخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله الانصاري قال وهو يحدث عن فترة الوحي فقال في حديثه بينا انا امشي اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصري فاذا الملك الذي جاءني بحراء جالس على كرسي بين السماء والارض فرعبت منه فرجعت فقلت زملوني زملوني فانزل الله تعالى يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر وثيابك فطهر والرجز فاهجر فحمي الوحي وتتابع تابعه عبد الله بن يوسف و ابو صالح وتابعه هلال بن رداد عن

وہ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہوگئے تھے اور عبرانی لکھا کرتے تھے چنانچہ انجیل کو عبرانی زبان میں لکھتے۔ جتنا اللہ کا حکم ہوتا۔ بہت بوڑھے۔ ضعیف اور نابینا ہوگئے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے ان سے کہا کہ اے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے (محمد) کی بات تو سنیے، وہ بولے، اے بھتیجے! کہو تم کیا دیکھتے ہو؟ آپ نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا، تب ورقہ (بے اختیار) بول اٹھے یہ تو وہی ناموس ہے[1] جو اللہ نے موسیٰؑ پر نازل کیا تھا۔ کاش میں اس عہد (نبوت) میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جبکہ آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، رسول اللہ ؐ نے پوچھا کہ وہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں جو شخص بھی اس طرح کی چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں، لوگ اس کے دشمن ہوگئے، اگر مجھے آپ (کی نبوت) کا زمانہ مل گیا تو میں آپ کی پوری مدد کروں گا، پھر کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہوگیا اور (کچھ عرصہ تک) وحی کی آمد موقوف رہی[2]

ابن شہاب (اس حدیث کے راوی) کا قول ہے کہ مجھ سے ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت نقل کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کے موقوف ہونے کا حال بیان فرماتے ہوئے یہ (بھی) ارشاد فرمایا کہ میں ایک بار جا رہا تھا، اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، آنکھ اٹھائی تو نظر آیا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا، زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ مجھ پر اس منظر سے دہشت سی چھا گئی اور واپس لوٹ کر میں نے کہا مجھے کپڑا اڑھا دو، مجھے کپڑا اڑھا دو، اس وقت اللہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں "اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈرا اور اللہ کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ دے"۔ پھر وحی تیزی کے ساتھ اور لگاتار آنے لگی[3]۔ اس حدیث کو یحییٰ کے ساتھ عبداللہ بن یوسف اور ابوصالح نے بھی روایت کیا ہے اور عقیل کے

---

[1] ناموس لغت میں رازدان کو کہتے ہیں یعنی ایسا رازدان جو اپنا بہی خواہ اور ہمدرد ہو، اس کے مقابلہ میں جاسوس کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو دشمن بن کر آدمی کے راز معلوم کرنے کی کوشش کرے، یہاں لفظ ناموس سے مراد فرشتہ ہے جو پیغمبروں کے پاس وحی لے کر آتا ہے۔

[2] وحی کا سلسلہ درمیان میں دو یا تین سال موقوف رہا۔

[3] دوبارہ جب وحی کا سلسلہ شروع ہوا، یہ واقعہ اس وقت پیش آیا، اس دوسرے دور کی سب سے پہلی وحی سورہ مدثر کی ابتدائی آیتیں ہیں۔

الزُّهْرِيِّ وَقَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهُ۔

ساتھ ہلال بن رداد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔ یونس اور معمر نے فوآد، کی جگہ بوادرہ بیان کیا ہے[1]۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ۔

۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے ہم سے بیان کیا انھیں ابوعوانہ نے خبردی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کلام الٰہی لَا تُحَرِّكْ الخ کی تفسیر کے سلسلہ میں یہ ارشاد سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے وقت کچھ گرانی محسوس فرمایا کرتے تھے اور اس (کی علامتوں) میں سے ایک یہ تھی کہ آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا، میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح آپ ہلاتے تھے، سعید کہتے ہیں میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباس کو ہلاتے ہوئے دیکھا۔ پھر اپنے ہونٹ ہلائے۔ (ابن عباس نے کہا) پھر یہ آیت اتری کہ اے محمدؐ قرآن کو جلد جلد یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلاؤ اس کا جمع کردینا اور پڑھا دینا ہمارا ذمہ ہے[2]۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں یعنی قرآن تمھارے دل میں جما دینا، اور تمھیں پڑھا دینا۔ پھر جب ہم پڑھ لیں تو اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (اس کا مطلب یہ ہے) تم اس کو خاموشی کے ساتھ سنتے رہو اس کے بعد مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمے ہے پھر یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ تم اس کو پڑھو (یعنی تم اس کو محفوظ کرسکو) چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس جبریلؑ (وحی لے کر) آتے تو آپ (توجہ سے) سنتے۔ جب وہ چلے جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (تازہ وحی) کو اس طرح پڑھتے جس طرح جبریلؑ نے پڑھا تھا[3]۔

---

۵۱ ان دو راویوں نے فوآد کی بجائے بوآدر کا لفظ نقل کیا۔ بوادر، بادرۃ کی جمع ہے گردن اور مونڈھے کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں کسی دہشت انگیز منظر کو دیکھ کر یہ حصہ بسا اوقات پھڑکنے لگتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس حیرت انگیز واقعہ سے آپ کے کاندھے کا گوشت تیزی کے ساتھ پھڑکنے لگا۔

۵۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرنے کے خیال سے وحی کو جلدی جلدی دہرانے کی کوشش فرماتے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ قرآن ہمارا کلام ہے جس غرض سے ہم اسے نازل کر رہے ہیں اس کا پورا کرنا ہمارے ذمے ہے اس لیے اطمینان سے نازل ہونے والی وحی کو سنو، اس کو محفوظ کرنے کی فکر نہ کرو چنانچہ قرآن کی آیتوں میں خدا نے یہ اعجاز بھی پیدا فرما دیا کہ وہ ایک معصوم بچے تک کو یاد ہو جاتی ہیں جبکہ دوسری مذہبی کتابیں مختصر ہونے کے باوجود آدمی یاد نہیں کرسکتا۔ پھر اسی آیت سے اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، اگر یہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہوتی تو اس میں اس قسم کی آیتیں بالکل نہ آتیں جن میں خود رسول پاکؐ کو کسی معاملے پر تنبیہ کی گئی ہے۔ ٹوکا گیا ہے۔

۵۳ منشاء یہ تھا کہ وحی کے الفاظ محفوظ ہوجائیں۔

۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

۵۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انھیں یونس نے، انھوں نے زہری سے سنا۔ دوسری سند یہ ہے کہ ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن مبارک نے، ان سے یونس اور معمر دونوں نے بیان کیا، ان دونوں نے زہری سے روایت کی پہلی سند کے مطابق زہری سے عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبریل آپ سے ملتے بہت ہی زیادہ سخاوت فرماتے۔ جبریلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی نفع رسانی میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے[1]

۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيْهَا اَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَحَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهٗ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ نَسَبًا

۶۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے سنا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ عبداللہ بن عباس سے سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل[2] نے ان کے پاس قریش کے قافلے میں ایک آدمی بھیجا اور اس وقت یہ لوگ تجارت کے لیے شام گئے ہوئے تھے اور وہ یہ زمانہ تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور ابوسفیان سے ایک وقتی عہد کیا تھا تو ابوسفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس ایلیا[3] پہنچے۔ جہاں ہرقل نے انھیں اپنے دربار میں طلب کیا تھا، اس کے گرد روم کے بڑے بڑے لوگ بیٹھے تھے۔ ہرقل نے انھیں اور اپنے ترجمان کو بلوایا، پھر ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدعی رسالت کا قریبی عزیز ہے[4]؛ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی

---

[1] اس حدیث میں ذکر ہے کہ رمضان میں جبریل آپ سے قرآن کا دور کرتے، یہ اس لیے کہ قرآن دنیا والوں کے لیے رمضان ہی کے مہینے میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اس لحاظ سے رمضان سے قرآن کو بہت بڑی مناسبت ہے، گویا یہ نزول وحی کا مہینہ ہے اور اسی کے طفیل یہ نزول رحمت کا مہینہ بن گیا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ بھلائیاں کرنی چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے۔

[2] ہرقل روم کے بادشاہ کا لقب تھا۔ [3] بیت المقدس کا نام ہے۔

[4] اس سوال سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اہل مکہ کا یہ قافلہ ان لوگوں پر مشتمل تھا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کٹر مخالفین میں سے تھے اس لیے اس نے ان میں سے ایسے شخص کو گفتگو کے لیے منتخب کرنا چاہا جو رسول اللہ سے قرابت کی بنا پر زیادہ سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو اور اسے قابل اعتماد معلومات بہم پہنچا سکے۔

فَقَالَ اَدْنُوْهُ مِنِّيْ وَقَرِّبُوْا اَصْحَابَهٗ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَّاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهٗ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْنَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا قَالَ وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ

رشتہ دار ہوں (یہ سن کر) ہرقل نے حکم دیا کہ اس (ابوسفیان) کو میرے قریب لاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پس پشت بٹھادو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا حال پوچھتا ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم ان کا جھوٹ ظاہر کردینا (ابوسفیان کا قول ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے یہ غیرت نہ آتی کہ یہ لوگ مجھ کو جھٹلائیں گے تو میں آپ کی نسبت ضرور غلط گوئی سے کام لیتا۔ خیر پہلی بات[1] جو ہرقل نے مجھ سے پوچھی وہ یہ کہ اس شخص کا خاندان تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو بڑے نسب[2] والا ہے۔ کہنے لگا اس سے پہلے بھی کسی نے تم لوگوں میں ایسی بات کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا، اچھا اس کے بڑوں میں بھی کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں، پھر اس نے کہا بڑے لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی ہے یا کمزوروں نے؟ میں نے کہا نہیں، کمزوروں[3] نے، پھر کہنے لگا، اس کے متبعین روز بروز بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جارہے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، ان میں زیادتی ہو رہی ہے۔ کہنے لگا، اچھا اس کے دین کو برا سمجھ کر اس کا کوئی ساتھی پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا، کیا اپنے اس دعویٰ (نبوت) سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اور اب ہماری اس سے (صلح کی) ایک مدت ٹھہری ہوئی ہے معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرتا ہے۔ (ابوسفیان کہتے ہیں) بس اس بات کے سوا اور کوئی (جھوٹ) بات میں اس (گفتگو) میں شامل نہ کرسکا۔ ہرقل نے کہا، کیا تمھاری اس سے لڑائی بھی ہوئی ہے؟ ہم نے کہا ہاں، بولا پھر تمھاری اس سے جنگ کس طرح ہوتی ہے؟ میں نے کہا، لڑائی ڈول[4] کی طرح ہوتی ہے کبھی وہ ہم سے (میدان جنگ) لے لیتے ہیں اور کبھی

---

[1] یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا ایک اعجاز ہے کہ آپ کا سب سے بڑا مخالف آپ کے بارے میں خواہش کے باوجود غلط بیانی نہیں کرسکا اور وہی بات اسے کہنی پڑی جو صحیح تھی۔ [2] مکہ میں سب سے زیادہ بااثر اور اونچا قبیلہ قریش کا تھا اور اس میں بھی بنی ہاشم کا کنبہ شرافت میں سب سے بہتر شمار ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ بنی ہاشم میں سے تھے [3] یعنی زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کی دنیوی حیثیت کمزور تھی ورنہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت خدیجہؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عمرؓ بڑی حیثیت کے لوگوں میں سے سمجھے جاتے تھے۔ [4] یہ ایک عربی کہاوت ہے جو ایسے موقعوں پہ بولی جاتی ہے مطلب یہ کہ لڑائی کا معاملہ ایسا ہے کہ اس میں کبھی ایک فریق کامیاب ہو جاتا ہے کبھی دوسرا۔

قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا
اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا
مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَ
الصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ
قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ
أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ
تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ
أَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا
فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَأَسّٰى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ
فَذَكَرْتَ أَنْ لَا قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ
آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ
مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ
تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا
قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ
أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ
أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ
فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ
وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ
أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ
أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ
حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ
سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ
فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ
تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ

ہم ان سے۔ ہرقل نے پوچھا، وہ تمھیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے
کہا۔ وہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک
نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو، اور ہمیں نماز
پڑھنے، سچ بولنے، پرہیزگاری اور صلۂ رحمی[۱] کا حکم دیتا ہے۔ (یہ
سب سنکر) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہدے
کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب
ہے اور پیغمبر اپنی قوم میں عالی نسب ہی بھیجے جایا کرتے ہیں۔ میں نے
تم سے پوچھا کہ (دعویٰ نبوت کی) یہ بات تمھارے اندر اس سے پہلے
کسی اور نے بھی کہی تھی؟ تو تم نے جواب دیا کہ نہیں، تب میں نے
(اپنے دل میں) یہ کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو
میں یہ سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اس بات کی تقلید کی ہے جو پہلے
کہی جا چکی۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ
بھی گزرا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو میں نے (دل میں) کہا کہ انکے بزرگوں
میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو کہہ دونگا کہ وہ شخص (اس بہانہ سے)
اپنے آباؤ اجداد کا ملک (حاصل کرنا) چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے
پوچھا کہ اس بات کے کہنے (یعنی پیغمبری کا دعویٰ کرنے) سے پہلے
تم نے کبھی اس کو دروغ گوئی کا الزام لگایا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو
میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص آدمیوں کے ساتھ دروغ گوئی سے بچے، وہ
اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹی بات کہہ سکتا ہے۔ اور میں نے تم سے
پوچھا کہ بڑے لوگ اس کے پیرو ہوتے ہیں یا کمزور آدمی، تم نے کہا کہ
کمزوروں نے اس کا اتباع کیا ہے، تو (دراصل) یہی لوگ پیغمبروں کے
متبعین ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے
ہیں یا کم ہو رہے ہیں، تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں، اور ایمان کی کیفیت
یہی ہوتی ہے، حتیٰ کہ وہ کامل ہو جاتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ
کوئی شخص اس کے دین سے ناخوش ہو کر لوٹ بھی جاتا ہے، تم نے
کہا نہیں، تو ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے، جن کے دلوں میں اس کی
مسرت رچ بس جائے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ عہدشکنی

---

[۱] صلہ رحمی کا مطلب ہے خون کے رشتوں سے تعلقات باقی رکھنا، عزیز و اقارب سے سلوک کرنا۔

يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ
وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ
شَيْئًا وَّيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ
وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ
فَإِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ
مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ
أَنَّهُ خَارِجٌ وَّلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ
مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّيْ أَعْلَمُ أَنِّيْ أَخْلُصُ إِلَيْهِ
لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ
عَنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلٰى
عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ
فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ
عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى
مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ
الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ
مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ
الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَيٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا

کرتے ہیں، تم نے کہا کہ نہیں، پیغمبروں کا یہی حال ہوتا ہے[1]، وہ عہد
کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اور میں نے تم سے پوچھا، وہ تم سے
کس چیز کے لیے کہتے ہیں، تم نے کہا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں، کہ
اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور تمھیں
بتوں کی پرستش سے روکتے ہیں، سچ بولنے اور پرہیزگاری کا حکم
دیتے ہیں[2]۔ لہٰذا اگر یہ باتیں جو تم کہہ رہے ہو، سچ ہیں تو عنقریب
وہ اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں[3]۔
مجھے معلوم تھا کہ وہ (پیغمبر) آنے والا ہے۔ مگر مجھے خیال نہیں تھا کہ وہ
تمھارے اندر ہوگا۔ اگر میں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا تو اس سے
ملنے کے لیے ہر تکلیف گوارا کرتا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے
پاؤں دھوتا[4]۔ ہرقل نے رسول اللہ کا وہ خط منگایا جو آپ نے دحیہ کلبی
کے ذریعہ حاکمِ بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ ہرقل کے
پاس بھیج دیا تھا[5]۔ پھر اس کو پڑھا تو اس میں (لکھا) تھا[6] اللہ کے
نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔ اللہ کے بندے اور
اس کے پیغمبر محمدؐ کی طرف سے شاہِ روم کے لیے۔ اس شخص پر سلام ہو
جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تمھیں دعوتِ اسلام دیتا
ہوں۔ کہ اسلام لے آؤ گے تو (دین و دنیا کی) سلامتی نصیب[7] ہوگی
اللہ تمھیں دوہرا ثواب دے گا[8] اور اگر تم (میری دعوت سے) روگردانی
کرو گے تو (تمھاری) رعایا کا گناہ بھی تم ہی پر ہوگا[9] اور اے اہلِ کتاب!

---

[1] ہرقل کی گفتگو سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نہایت دانشمند، منصف مزاج اور حق پسند آدمی تھا۔ یہ ساری گفتگو جو ابوسفیان سے ہوئی یقیناً ایک صاحبِ عقل آدمی کو رسول اللہؐ کی دعوت تسلیم کرانے کے لیے کافی ہے۔ بشرطیکہ اسے حق کی تلاش ہو [2] ہرقل نے جس طرح ابوسفیان کی ایک ایک بات پر غور کیا اور اس کا جواب دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کی روح اور پیغمبروں کی تاریخ سے بخوبی واقف تھا کہ رسول اللہ کی ایک ایک خصوصیت کا پچھلے پیغمبروں سے مقابلہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نبی برحق ہیں [3] یعنی رسول اللہ اس سلطنت پر بھی غالب آجائیں گے جو اس وقت میرے قبضہ میں ہے [4] یعنی ان کی غلامی اختیار کرتا اور ان کا پیرو بن جاتا۔

[5] پہلے اس کے پاس رسول اللہ کا یہ دعوت نامہ پہنچ چکا تھا اسے دیکھ کر اس نے پھر اس قریشی قافلے کو رسول اللہ کے حالات معلوم کرنے کے لیے بلوایا تھا۔ ابوسفیان کی اس پوری تقریر کے بعد اس نے وہ خط منگوایا اور پڑھا [6] دیکھنے میں بڑا سادہ خط ہے مگر بڑا پر اثر اور باوقار۔ اس قدر جرأت اور بے تکلفی کے ساتھ دنیا کی عظیم الشان سلطنت کے فرمانروا کو اسلام کی دعوت پیش کرنا اسی شخص کا کام ہے جس کو اپنی بات کی سچائی کا کامل یقین ہو۔ اور جو فی الواقع اپنے دعوے میں سچا اور قابلِ اعتماد ہو [7] یعنی اسلامی قوانین کی بدولت دنیا میں چین و سکون نصیب ہوگا اور اسلام قبول کر کے آخرت میں جنت اور خدا کی رضا میسر آئے گی [8] حدیث میں آیا ہے کہ جو اہلِ کتاب اسلام قبول کر لیں انھیں دگنا ثواب ملے گا، ایک تو پہلی الہامی شریعت کے اتباع کا، دوسرا اس آخری شریعت کے قبول کرنے کا [9] یعنی جو دین تمھارا ہے وہی تمھاری رعایا کا بھی ہوگا اگر عیسائیت پر قائم رہو گے تو رعایا بھی عیسائی رہے گی اور اگر اسلام قبول کر لو گے تو رعایا بھی مسلمان ہو جائے گی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا
اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ - فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ -
قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَ
فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ
الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا
فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ
أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ
مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ
سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ
وَكَانَ ابْنُ النَّاطُورِ صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَ
هِرَقْلَ سُقُفًّا عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ
أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا
خَبِيثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا
هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً
يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ
إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ
مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ
هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوا لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا
يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ
مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ فَبَيْنَمَا هُمْ
عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ
مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوا فَانْظُرُوا

ایک ایسی بات پر آجاؤ جو ہمارے تمھارے درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ
کہ ہم سب اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک
نہ ٹھیرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا رب بنائے[1] پھر
اگر وہ اہل کتاب (اس بات سے) منہ پھیریں تو (مسلمانو!) تم ان سے
کہہ دو کہ (تم مانو یا نہ مانو) ہم تو ایک خدا کے اطاعت گذار ہیں[2]
ابوسفیان کہتے ہیں۔ جب ہرقل نے جو کہنا تھا کہہ دیا اور خط پڑھ کر
فارغ ہوا تو اس کے ارد گرد بہت شور و غوغا ہوا، بہت سی آوازیں
اٹھیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا
کہ ابوکبشہ[3] کے بیٹے کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا (دیکھو تو) اس سے
بنی اصفر (روم) کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ مجھے اس وقت سے اس بات کا
یقین ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب غالب ہو کر رہیں گے۔ حتیٰ کہ
اللہ نے مجھے مسلمان کر دیا[4]۔ (راوی کا بیان ہے) ابن ناطور ایلیاء کا
حاکم ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا لاٹ پادری بیان کرتا تھا
کہ ہرقل جب ایلیاء[5] میں آیا۔ ایک دن صبح کو پریشان حال اٹھا، تو
اس کے درباریوں نے دریافت کیا کہ آج آپ کی صورت بدلی ہوئی
پاتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) ابن ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل نجومی تھا۔ علم
نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے ہم نشینوں کے پوچھنے پر بتایا کہ
میں نے آج رات ستاروں پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والوں کا
بادشاہ غالب آگیا۔ (بھلا) اس زمانہ میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟
انھوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا، سو ان کی وجہ سے
پریشان نہ ہوں، سلطنت کے تمام شہروں میں یہ حکم لکھ بھیجئے کہ وہاں
جتنے یہودی ہوں سب قتل کر دیے جائیں۔ وہ لوگ ان ہی باتوں میں
مشغول تھے کہ ہرقل کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے شاہِ غسان نے
بھیجا تھا، اس نے رسول اللہ کے حالات بیان کیے۔ جب ہرقل نے
(سارے حالات) اس سے سن لیے تو کہا کہ جا کر دیکھو وہ ختنہ کیے ہوئے

(بقیہ صفحہ سابقہ) جس کا ثواب بادشاہ کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا۔ ورنہ اسلام قبول نہ کرنے کا گناہ تمھارا اپنا بھی اور اپنی رعایا کا بھی تمھارے سر پر رہے گا۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] عیسائیوں نے تثلیث کا عقیدہ قائم کر لیا تھا اور پادریوں ہی کو سب کچھ سمجھنے لگے تھے۔ قرآن کی اس آیت میں ان کی اس گمراہی کی طرف اشارہ ہے۔
[2] یعنی مسلمان کی اصل ذمہ داری تبلیغ ہے۔ اس کے بعد کوئی نہیں مانتا تو یہ اس کا فعل ہے [3] مکہ کے کفار رسول اللہ کو طنز اور تحقیر کی غرض سے ابوکبشہ کے لقب سے پکارا
کرتے تھے یہ ایک شخص کا نام ہے جو بتوں کی بجائے ایک ستارے کی پوجا کیا کرتا تھا [4] ابوسفیان آخر وقت میں جب مکہ فتح ہوا تب اسلام لائے [5] بیت المقدس

أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ
مُخْتَتِنٌ. وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُونَ
فَقَالَ هِرَقْلُ هَذَا مَلِكُ هَذِهِ الْأُمَّةِ
قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ
لَهُ بِرُومِيَةَ وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ
هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ
كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى
خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ
فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ
ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا
مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ
وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ
فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ
فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ
وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَ
قَالَ إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ
بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ.
فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ فَكَانَ
ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ

ہے یا نہیں؛ انھوں نے اسے دیکھا تو بتلایا کہ وہ ختنہ کیا ہوا ہے۔
ہرقل نے جب اس شخص سے عرب کے بارے میں پوچھا تو اس نے
بتلایا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں، تب ہرقل نے کہا کہ یہ ہی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
اس امت کے بادشاہ ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے اپنے ایک
دوست[1] کو رومیہ لکھا اور وہ علم نجوم میں ہرقل کی ٹکر کا تھا۔ پھر خود ہرقل
حمص چلا گیا۔ ابھی حمص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست کا خط (اس کے
جواب میں) آگیا[2]۔ اس کی رائے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے
بارے میں ہرقل کے موافق تھی کہ محمدؐ (واقعی) پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد ہرقل
نے روم کے بڑے بڑے آدمیوں کو اپنے حمص کے محل میں طلب کیا، اس کے
حکم سے محل کے دروازے بند کر لیے گئے پھر وہ (اپنے خاص گھر سے) باہر
آیا اور کہا اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی کچھ تمھارے لیے بھی
ہے اور تم اپنی سلطنت کی بقا چاہتے ہو تو پھر اس نبی کی بیعت کر لو[3]
(یہ سننا تھا کہ) پھر وہ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے
(مگر) انھیں بند پایا۔ آخر جب ہرقل نے (اس بات سے) ان کی یہ نفرت
دیکھی اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو کہنے لگا کہ ان لوگوں کو
پھر میرے پاس لاؤ (جب وہ دوبارہ آئے تو) اس نے کہا: میں نے جو
بات کہی تھی اس سے تمھاری دینی پختگی کی آزمائش مقصود تھی، سو وہ میں
نے دیکھ لی[4] تب (یہ بات سن کر) سب کے سب اس کے سامنے سجدے
میں گر پڑے[5] اور اس سے خوش ہو گئے۔ بالآخر ہرقل کی آخری حالت

---

[1] بیت المقدس کا حاکم۔ [2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو یہ خط سنہ ۶ھ میں صلح حدیبیہ سے لوٹنے کے بعد دحیہ کلبی ایک قدیم الاسلام صحابی کی معرفت بھیجا تھا۔ [3] ہرقل کی اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر اپنے سرداروں کے ڈر اور پبلک کے خوف سے اس میں اتنی جرأت نہ پیدا ہوئی کہ بغیر کسی جھجک کے اسلام قبول کر لیتا۔

[4] ہرقل کا یہ کہنا ان سب لوگوں کے لیے بڑی غیر متوقع بات تھی اور پھر یک بیک اپنے مذہب کو چھوڑ دینا کیسے گوارا کرتے جبکہ اس مذہب میں عیش و عشرت کی پوری آزادی حاصل تھی، ان لوگوں کے شور اور ہنگامے پر کنٹرول کرنے اور شہر میں اس قسم کی گڑبڑ پھیلنے کے خیال سے ہرقل نے قلعہ کے دروازے بند کروا دیے تھے۔

[5] جب ہرقل کو یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ بدنصیب لوگ کسی طرح اسلام کی طرف نہیں آ سکتے تو اس نے بھی اپنا پینترا بدل دیا، چنانچہ جب اس نے کہا کہ اس بات سے محض تمھارا امتحان مقصود تھا تو سب کے سب بیوقوف اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے جو گویا تعظیم و اطاعت کا اظہار تھا۔ ہرقل کے بارہ میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا مگر صحیح بات یہی ہے کہ اپنی رغبت کے باوجود اسلام قبول نہ کر سکا اور آخر تک عیسائیت پر قائم رہا، جیسا کہ حدیث کے آخری جملے سے معلوم ہوتا ہے۔

رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

بھی رہی۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو صالح بن کیسان، یونس اور معمر نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمان کا بیان

ایمان لغت کے اعتبار سے کسی بات کو صحیح مان لینا ہے اور شریعت میں ایمان کہتے ہیں رسولِ خدا کی تصدیق کرنے کو، اللہ کی طرف سے پیغمبر جو کچھ لے کر آتا ہے اسے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

محدثین کے نزدیک ایمان نام ہے، دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء کے عمل کا۔ یہ حضرات ایمان کی تعریف میں ان تینوں چیزوں کو داخل کرتے ہیں لیکن جمہور اہلِ سنت کے نزدیک اس کا مطلب ایمان کامل ہے۔ یعنی اصل ایمان تو دل کی تصدیق کا نام ہے۔ مگر وہ کامل اسی وقت ہوتا ہے جب زبان سے اقرار کرے اور ظاہری اعمال بجالائے۔ خود بخاری نے آئندہ ایک حدیث میں مومن کامل کے ایمان کی تصریح کی ہے۔

اکثر علماء اعمال کو ایمان کی تکمیل کیلئے شرط قرار دیتے ہیں۔ یعنی عمل کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ البتہ دنیا میں اسی شخص کو مسلمان قرار دیا جائے گا جو خود اپنی زبان سے اسلام کا اقرار کرے۔ ایسے ہی شخص پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے۔ اگر کوئی شخص دل میں ایمان رکھتا ہو اور اس کے اظہار سے پہلے مر جائے تو اللہ کے یہاں وہ اپنے ایمان کی بنا پر مومن قرار دیا جائے گا۔ خلاصہ یہ کہ ایمان کا تعلق قلب سے ہے اور اسلام کا تعلق عمل سے۔ اگر ایمان کامل ہے تو وہ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جتنا ایمان کمزور اور پھسپھسا ہوگا، اعمال بھی اتنے ہی ناکارہ اور بے جان ہوں گے۔ اسی باب میں امام بخاری نے اپنے مسلک کے مطابق عنوانات جمع کر دیے ہیں یہاں امام بخاریؒ کا مقصود فرقۂ مرجیہ کا رد کرنا ہے جس کا مسلک یہ ہے کہ ایمان محض اقرار کا نام ہے۔

باب ۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور اس بات کا بیان کہ اسلام، قول بھی اور فعل بھی اور وہ بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں (متعدد جگہ) ارشاد فرمایا ہے، آیت "تاکہ مومنین کے (پہلے) ایمان پر ایمان کی اور زیادتی ہو اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں، اللہ انہیں مزید ہدایت عطا کرتا ہے۔ اور جو لوگ

سلہ یہ حدیث رسول اللہؐ کی ابتدائی بعثت کے حالات اور آپ کی ان صفات و خصوصیات پر مشتمل ہے جو انبیاء کرام کی ہوتی ہیں۔ اس لیے عنوان کے مطابق ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وحی کے نزول کے لیے کس معیار کی شخصیت مطلوب ہے۔ ہرقل نے اسی معیار پر آپ کی نبوت کو سمجھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ آپ کے احوال اس معیار کے مطابق نکلے تو اس پر اسلام کی حقانیت ظاہر ہوگئی۔ اب یہ اس کی بدقسمتی تھی کہ وہ اسلام قبول نہ کر سکا قسطلانی نے لکھا ہے کہ ان کے عہد تک یعنی گیارہویں صدی ہجری تک وہ خط ہرقل کی اولاد میں محفوظ تھا اور اس کو تبرک سمجھ کر بڑے اہتمام سے سونے کے صندوقچے میں رکھا گیا تھا۔

اٰمَنُوْا اِیْمَانًا۔

وَقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَوْلِهٖ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَوْلِهٖ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا۔ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ لِلْاِيْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُوْدًا فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْاِيْمَانَ فَاِنْ اَعِشْ فَسَاُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنْ اَمُتْ فَمَآ اَنَا عَلٰى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيْصٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَقَالَ مُعَاذٌ اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْيَقِيْنُ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ التَّقْوٰى حَتّٰى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا اَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَاِيَّاهُ دِيْنًا وَّاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّ

سیدھی راہ پر ہیں انھیں اللہ نے اور زیادہ ہدایت دی اور پرہیزگاری عنایت کی۔

اور اللہ بزرگ و برتر کا فرمان (ہے) کہ تم میں سے کسی کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا (یہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے اس سورت نے ان کے یقین میں اضافہ کر دیا (سورۂ آلِ عمران میں ہے) جب انھیں ڈرایا تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور (سورۂ احزاب میں ہے) ان کے یقین و اطاعت ہی میں اضافہ ہوا اور اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی ایمان ہی میں داخل ہے' اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے عدی بن عدی کو لکھا تھا کہ ایمان کے کچھ فرائض، کچھ ضابطے کچھ حدیں اور کچھ سُنن ہیں (یعنی ایمان کے لوازمات میں کچھ اوامر، کچھ نواہی اور کچھ سنتیں داخل ہیں) پھر جس نے ان چیزوں کی تکمیل کر لی اس نے ایمان کامل کر لیا اور جس نے ان میں کوتاہی کی، اس نے ناکمل رکھا اور اگر میں زندہ رہا تو میں ان سب کو تم سے کھول کر بیان کر دونگا تاکہ تم ان پر عمل پیرا ہو سکو۔ اور اگر میں مر گیا تو (پھر واقعہ یہ ہے کہ) میں تمھاری ہم نشینی کا خواہاں نہیں ہوں اور ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا (سورۂ بقرہ میں) لیکن (اس لیے کہ) میرے دل کو اطمینان حاصل ہو۔ اور حضرت معاذ بن جبلؓ اسود ابن ہلال کو فرمایا کہ ہمارے پاس بیٹھو (تاکہ) کچھ دیر ہم مؤمن رہیں (یعنی ایمان تازہ کریں) ابن مسعودؓ کا ارشاد ہے "یقین پورا کا پورا ایمان ہے"۔ اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہے کہ بندہ اس وقت تک تقوٰی کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک دل کی کھٹک (یعنی شرک و بدعت کے شبہات) کو دور نہ کر دے اور مجاہد نے (اس آیت کی تفسیر میں) کہ "تمھارے لیے وہی دین ہے جس کی تعلیم ہم نے نوح کو دی ہے"۔ کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمدؐ! ہم نے تمھیں اور نوح کو ایک ہی دین کی تعلیم دی ہے۔ اور ابن عباسؓ نے شِرْعَۃ اور مِنْھَاج کا مطلب راستہ اور

سُنَّةً وَدُعَاؤُكُمْ إِيمَانُكُمْ ٭

طریقہ بتلایا ہے اور (قرآن کی اس آیت قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ) تمہاری دعا سے تمہارا ایمان مراد ہے[1]

٭ ٭ ٭

۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ٭

۷۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ انھیں حنظلہ بن ابی سفیان ... نے خبر دی، عکرمہ بن خالد کے واسطہ سے اور انھوں نے حضرت ... عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (اول) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں (دوسرے) نماز پڑھنا (تیسرے) زکوٰۃ دینا (چوتھے) حج کرنا (پانچویں) رمضان کے روزے رکھنا[2]

---

[1] ان آیتوں سے امام بخاری کا مقصود یہ ہے کہ ایمان کی کمی زیادتی ثابت ہو۔ لیکن سلف و خلف کا اصل مسلک وہی ہے جس کی طرف اس سے قبل اشارہ کیا جا چکا ہے اور امام بخاری بھی جس کمی زیادتی کو ثابت کرنا چاہتے ہیں، وہ غالباً ایمان کی مقدار کے لحاظ سے نہیں بلکہ کیفیت کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہے۔ اس لیے اصل ایمان کا دار و مدار جن چیزوں پر ہے وہ متعین ہیں۔ ان میں اگر ایک کا انکار کر دیا جائے تو ایمان لانے کے کوئی معنی نہیں۔ ایمان میں جو کمی زیادتی ہے وہ یقین و معرفت سے تعلق رکھتی ہے۔ کبھی قدرتِ خداوندی کا کوئی ایسا منظر سامنے آجاتا ہے کہ آدمی معرفت رب کے جذبہ سے سرشار ہو جاتا ہے اور کسی وقت گناہوں کا صدور قلب کو اتنا زنگ آلود کر دیتا ہے کہ ایمانی عقائد کا اقرار کرنے کے باوجود آدمی ایمان کی حلاوت اور معرفتِ الٰہی کی کیفیات سے اپنے آپ کو خالی پاتا ہے۔ یہ ہی ایمان کا گھٹنا بڑھنا ہے۔

ان آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین میں کمی بیشی ہوتی ہے تو درحقیقت دین میں جو بنیادی چیزیں ہیں، وہ تو ہر دور میں مشترک رہی ہیں ہر پیغمبر نے ان ہی کی طرف لوگوں کو دعوت دی ہے لیکن اس کے علاوہ دین کی تفصیلات جن کو شریعت سے تعبیر کیا گیا ہے وہ ہر قوم اور ہر دور کے مزاج کے لحاظ سے مختلف رہی ہیں، البتہ جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے وہ گذشتہ تمام پیغمبروں کی لائی ہوئی شریعتوں کا خلاصہ اور آنے والے ہر دور کی ضرورتوں کے مطابق ہے

[2] پانچ ستون ہیں جن پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ درحقیقت کلمۂ شہادت وہ بنیادی پتھر ہے جس کے بغیر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے سارے ستون بے کار ہیں۔ اصل اہمیت اس عقیدہ کی ہے جو خدا کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر یقین و اعتماد سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عملی زندگی میں نماز کو پہلا مقام حاصل ہے۔ اس کے بعد زکوٰۃ کو، پھر روزہ کو، پھر حج کو۔ اگرچہ اس روایت میں روزہ کو حج کے بعد بیان کیا گیا ہے۔ مگر مسلم نے اپنی روایت میں روزہ کو حج سے پہلے بیان کیا ہے۔ جہاد کو اس لیے بیان نہیں کیا کہ وہ فرض کفایہ ہے، دوسرے یہ کہ جہاد کا مقصد اسلام کی پانچوں بنیادوں کے مقابلہ میں چھت کی سی ہے۔ جو بارش، گرمی اور سردی سے مکان کو محفوظ رکھتی ہے اس لیے جہاد کو بنیادوں میں شامل نہیں کیا۔ البتہ دوسری احادیث میں اس کی اتنی زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے بغیر اسلام کی یہ پانچ بنیادیں محفوظ نہیں رہ سکتیں، یہاں صرف ان باتوں کا بیان کرنا مقصود تھا جو اسلام قبول کرنے اور مسلمان بننے کے لیے ضروری ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کا قائل اور عامل ہو۔ اس کی نجات اور ہدایت کے لیے یہ کافی ہیں۔

باب۳ أُمُورِ الْإِيمَانِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ إِلَى قَوْلِهِ الْمُتَّقُونَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الْآيَةَ

۳۔ ان چیزوں کا بیان جو ایمان میں داخل ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی یہ نہیں کہ تم پچھم اور پورب کی طرف منہ کر لو بلکہ (اصل) نیکی (کا کام تو) وہ ہے کہ آدمی اللہ پر ایمان لائے اور بے شک ایماندار کامیاب ہوں گے۔

۸۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

۸۔ عبداللہ بن محمد جعفی نے ہم سے بیان کیا، ان سے ابو عامر العقدی نے کہا، ان سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، وہ عبداللہ بن دینار سے بیان کرتے ہیں، وہ ابو صالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہے[۵]

باب۴ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

۴۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔

۹۔ **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۹۔ آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے انھوں نے عبداللہ بن ابی السفر اور اسمٰعیل سے اور ان دونوں نے شعبی سے، اور شعبی نے عبداللہ بن عمرو سے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (سچا) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کے ضرر) سے مسلمان محفوظ رہیں، مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔

ابو عبداللہ (بخاری) اور ابو معاویہ نے کہا، ہم سے حدیث بیان کی داؤد بن ابی ہند نے، انھوں نے عامر سے، وہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ ابن عمرو سے سنا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اور عبدالاعلیٰ نے داؤد سے (سن کر) کہا، داؤد نے عامر سے، انھوں نے عبداللہ سے ..... اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[۵] ایک دوسری حدیث میں ستر سے بھی زیادہ شاخیں بیان کی گئی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے بہت سے شعبے ہیں جن میں سے حیا، یعنی شرم بھی ایمان ہی کا ایک جزو ہے۔ بے حجابی، بے شرمی اور بے غیرتی ایک کافرانہ خصلت ہے، اس کے مقابلہ میں غیرت اور حیاء کو ایمان کی شاخ قرار دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اخلاقی خوبیوں کے مجموعے کا نام ہے۔

حیاء سے مراد وہ شرم ہے جو بے غیرتی اور بے شرمی کے کاموں سے آدمی کو بچائے۔ غیر ضروری شرم اور بے موقع حیاء، دراصل بے کرداری اور نفس کی کمزوری کا دوسرا نام ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بیان کرتے ہیں[1]۔

بَابٌ ۵ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ ؛

۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاُمَوِيِّ الْقُرَشِيِّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ۔

۵۔ بہترین اسلام کونسا ہے!

۱۰۔ ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی القرشی نے بیان کیا، ان سے ان کے باپ نے کہا، ان سے ابوبردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی، وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ صحابہؓ نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کونسا اسلام عمدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (اس آدمی کا اسلام) جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں[2]۔

بَابٌ اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ؛

۶۔ کھانا کھلانا بھی اسلام (کے احکام) میں داخل ہے۔

۱۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، ان سے لیث نے یزید کے واسطے سے بیان کیا، یزید نے ابوالخیر سے سنا انھوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے سنا کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تم کھانا کھلاؤ۔ اور جانے انجانے سب آدمیوں کو سلام کرو[3]۔

---

[1] مقصد یہ ہے کہ سچا اور پکا مسلمان وہ کہلائے گا جو کسی دوسرے مؤمن کو اپنے ہاتھ سے یا اپنی سے کوئی نقصان نہ پہنچائے نہ ہاتھ سے مارے نہ منہ سے برا بھلا کہے۔ اسی طرح اصل ہجرت یہ ہے کہ آدمی اللہ کی منع کی ہوئی باتوں سے رک جائے یعنی سراسر اللہ کا اطاعت گزار بن جائے اس حدیث میں مہاجرین کو خاص طور پر اس لیے ذکر کیا کہ لوگ صرف ترکِ وطن کو ہجرت سمجھ کر دین کی دوسری باتوں میں سستی نہ کرنے لگیں۔ یا ہجرت حبشہ یا ہجرت مکہ کی بجائے ہجرت کا ثواب اب اس طرح آدمی کو حاصل ہوسکتا ہے کہ وہ حرام باتوں کو قطعاً چھوڑ دے۔ آخر میں بخاری نے اس روایت کی تعلیق ظاہر کی ہے کہ چند اور واسطوں سے بھی انھیں یہ روایت ملی ہے۔

یہ حدیث مسلم میں نہیں ہے اس لیے بخاری کی ان حدیثوں میں شامل ہے جو افرادِ بخاری کے نام سے موسوم ہیں۔

[2] اسلام جن عقائد پر مشتمل ہے ان کو ماننے کے بعد آدمی مسلمان شمار کیا جاتا ہے لیکن وہ عقائد جب عملی جامہ پہنتے ہیں اس وقت اسلام کی دنیوی برکات اور اخروی ثواب کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہے۔ اس حدیث میں ایک سچے، پکے مسلمان کی ایک علامت بتلا دی گئی ہے یعنی بہترین اسلام اسی شخص کا ہے جو اپنی زبان سے کسی کو برا نہ کہے اور اپنے عمل سے کسی کو ایذا نہ پہنچائے جو سلیم الطبع، شریف النفس اور صلح کل ہو۔ اس حدیث میں اگرچہ صرف مسلمانوں کا ذکر کیا گیا ہے مگر دوسری احادیث کے مطابق اس میں مسلم و غیر مسلم سب شامل ہیں۔

[3] سوال کا منشا، یہ ہے کہ کونسی بات ایسی ہے جو اسلام کی خوبیوں میں شمار کی جائے، تو آپ نے دو بہترین اسلامی خصلتوں کا ذکر فرمایا، کھانا کھلانا اس میں دونوں باتیں داخل ہیں، اول بھوکے آدمی کا پیٹ بھرنا، دوسرے مہمان کی، مسافر کی اور دوست کی خاطر مدارات کرنا۔ اور دوسری بہترین خصلت ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ وہ واقف ہو یا ناواقف، سلام باہمی محبت و مودت کا ذریعہ ہے اس لیے اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے جڑ کر رہے، کٹ کر نہ رہے اور باہمی سلام کا رواج اس کا بہت موثر اور سہل ذریعہ ہے۔

باب مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

۷۔ یہ بھی ایمان ہی کی بات ہے کہ جو بات اپنے لیے پسند کرو، وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرو۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ وَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

۱۲۔ مسدد نے ہم سے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں، شعبہ قتادہ سے، وہ حضرت انسؓ سے روایت بیان کرتے ہیں (اور ایک اور واسطہ سے) یحییٰ بن سعید نے حسین المعلم سے روایت بیان کی۔ انھوں نے قتادہ سے سنا، قتادہ نے حضرت انسؓ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے[1]

باب حُبُّ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا جزو ہے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ۔

۱۳۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ان سے شعیب نے، ان سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے روایت کی، اعرج حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک میں اسے اس کے باپ اور اس کی اولاد سے (بھی) زیادہ محبوب نہ بن جاؤں[2]

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ

۱۴۔ یعقوب بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا ان سے ابن علیہ نے عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے سے روایت کی۔ وہ حضرت انسؓ

---

[1] اسلامی اخوت و محبت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے بازو بن کر رہیں۔ اس لیے جس قلب میں ایمان کی حرارت ہوگی وہ اپنے میں اور دوسرے مسلمان میں کوئی فرق نہیں رکھے گا اس حدیث میں اس بات کی تاکید کی گئی۔ ایک مسلمان جس قدر دوسرے مسلمانوں سے بے تعلق اور لاپروا ہوگا اسی قدر اس کا ایمان کمزور اور پھیپھسا ہوگا۔ کمال ایمان یہ ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنے ہی جیسا سمجھے۔

[2] اسلام کی دولت ہمیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وسیلے سے ملی ہے۔ اس لیے خدا کے بعد کسی کا احسان اگر ہماری گردنوں پر ہے تو وہ رسول اللہؐ کا ہے اور اسلام ہی وہ دین ہے جس نے ہمیں پُرسکون اور ہموار زندگی بسر کرنے کے طریقے بتلائے ہیں۔ ماں باپ تو دنیا میں صرف ہمارے آنے کا ایک ذریعہ ہیں، اسی طرح اولاد ہمارے نام و نشان کو باقی رکھنے کی ایک صورت ہے لیکن بچپن سے لے کر موت تک جو برسوں کی زندگی ہم گزارتے ہیں، اس زندگی کو سدھارنے اور موت کے بعد دائمی زندگی کو سنوارنے کے گر ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے معلوم ہوئے ہیں اس لیے آپ کا احسان سب سے بڑا ہے، اسی لیے آپ سے قلبی تعلق اور محبت بھی سب سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ یہ محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی ایمان کامل ہوگا۔

اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔

سے اور حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں (ایک دوسرے واسطے سے) آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ قتادہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہوسکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے ماں باپ، اپنے بچوں، اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

باب ۹ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ

۹۔ ایمان کی حلاوت۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ ۔

۱۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا ان سے عبدالوہاب الثقفی نے بیان کیا ان سے ایوب نے ابو قلابہ کے واسطہ سے روایت کی، ابوقلابہ نے حضرت انسؓ سے نقل کیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا۔ وہ یہ ہیں کہ اس کو اللہ اور اس کا رسول ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور جس سے محبت کرے اللہ ہی کے لیے کرے اور (تیسرے یہ کہ) دوبارہ کفر اختیار کرنے کو ایسا ہی بُرا سمجھے جیسا آگ میں ڈالے جانے کو۔[1]

باب ۱۰ عَلَامَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ ۔

۱۰۔ انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ ۔

۱۶۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے انھیں عبداللہ ابن جبیر نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انسؓ بن مالک سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے کینہ رکھنا نفاق کی علامت ہے۔[2]

---

[1] ایک مومن کو اللہ اور رسولؐ کی محبت اور ان سے تعلق ساری کائنات سے زیادہ ہونا چاہیے اس لیے کہ ایمان اللہ کی توحید اور رسولؐ کی رسالت ہی پر موقوف ہے۔ جتنا زیادہ ان دونوں سے تعلق ہوگا آدمی اتنا ہی ایمان میں کامل اور ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوسکے گا۔ پھر ایک مومن کے تعلقات دنیاوی اغراض کی بجائے محض اللہ ہی کی خاطر ہونے چاہئیں۔ تیسری بات یہ کہ آدمی کو کفر سے جو ایمان کی بالکل ضد ہے، اتنی شدید نفرت ہونی چاہیے جتنی نفرت اور ناگواری آگ میں جلنے سے ہوسکتی ہے۔ یہ تینوں باتیں جس میں ہوں گی وہ یقیناً ایک پکا اور سچا مسلمان ہوگا۔ وہی ایمان کے مزے کو پا سکتا ہے اور اس کا مشاہدہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں سے کیجیے، کہ جن کی جاں سپاری و سرفروشی اور فدویت و جاں نثاری سے ایمان کی حلاوت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

[2] جس وقت آپ نے یہ ارشاد فرمایا وہ وقت ہی ایسا تھا کہ انصار کو اللہ کے رسولؐ کی طرف سے یہ اعزاز ملتا ہے اس لیے کہ انصار اہل مدینہ کا لقب ہے۔ جو انھیں مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمانوں کی امداد و اعانت کی بنا پر دیا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مدینہ آ بسی تو اس وقت مدینہ کے مسلمانوں نے آپ کی اور دیگر مسلمانوں کی جس طرح اعانت اور رفاقت کی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

باب ۱۱

۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَبُوْاِدْرِیْسَ عَائِذُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عُبَادَۃَ بْنَ الصَّامِتِ وَکَانَ شَھِدَ بَدْرًا وَّھُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَیْلَۃَ الْعَقَبَۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَہٗ عِصَابَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ بَایِعُوْنِیْ عَلٰٓی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُھْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفّٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ فِی الدُّنْیَا فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْہُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ ۔

۱۱۔ انصار کی وجہ تسمیہ۔

۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، ان سے شعیب نے، وہ زہری سے نقل کرتے ہیں، انھیں ابوادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور لیلۃ العقبہ کے نقیبوں میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہؓ کی ایک جماعت موجود تھی، یہ فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو اس بات کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروگے، چوری نہیں کروگے، زنا نہیں کروگے، اپنی نسل کشی نہ کروگے اور نہ عمداً کوئی بہتان باندھوگے اور کسی اچھی بات میں (خدا کی) سرکشی نہ کروگے۔ جو کوئی تم میں (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان (بُری باتوں) میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے اور اسے دنیا میں سزا دیدی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لیے کفارہ ہو جائے گی اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہوگیا اور اللہ نے اس (گناہ) کو چھپا لیا تو وہ (معاملہ) اللہ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے معاف کردے اور اگر چاہے سزا دیدے (عبادہ کہتے ہیں کہ) پھر ہم سب نے ان (سب باتوں) پر آپؐ سے بیعت کرلی[1]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ان کا بہت بڑا احسان تھا جس کو اللہ کی طرف سے اس طرح چکایا گیا کہ قیامت تک ان کا ذکر انصار کے معزز نام سے مسلمان لیتے رہیں گے۔ آج بھی انصار کی محبت اسی طرح ضروری ہے جس طرح ان کی زندگی میں تھی۔ اس لیے کہ اس نازک وقت میں اگر اہل مدینہ اسلام کی مدد کے لیے اٹھ کھڑے نہ ہوتے تو بظاہر حالات پھر عرب میں اسلام کے ابھرنے کا کوئی موقع نہ تھا اور ہم تک اسلام کی یہ نعمت نہ پہنچ پاتی۔ اسی لیے انصار کی محبت ایمان کا جزو قرار دی گئی۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اس حدیث کے راوی جو صحابی ہیں وہ انصاری ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے مکہ آکر مقام عقبہ میں آپ سے بیعت کی۔ اور اہل مدینہ کی تعلیم و تربیت کے لیے آپؐ نے جن بارہ آدمیوں کو اپنا نائب اور نقیب مقرر کیا تھا یہ ان میں سے ایک ہیں اور جنگ بدر کے شرکا میں سے ہیں۔

اس حدیث سے اگرچہ صراحت کے ساتھ انصار کی وجہ تسمیہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن اس سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ مدینہ کے لوگوں نے جب اسلام کی نصرت و اعانت کے لیے مکہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو اسی بنا پر ان کا نام انصار پڑا، انصار جمع ہے ناصر کی اور ناصر مددگار کو کہتے ہیں۔

اس حدیث سے ایک مسئلہ یہ نکلتا ہے کہ اسلامی قانون کے مطابق جب ایک مجرم کو اس کے جرم کی سزا دیدی جائے تو آخرت میں اس کے لیے یہ سزا کفارہ بن جاتی ہے یعنی پھر اس کو آخرت کی سزا نہیں ملتی۔ دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ جس طرح یہ ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جرم کی سزا دے، اسی طرح اللہ پر کسی نیکی کی جزا دینا بھی فرض نہیں، اگر سزا دے تو یہ اس کا انصاف ہے اور جرم معاف کردے تو یہ اس کی رحمت ہے۔ نیکی پر اگر ثواب نہ دے تو یہ اس کی بے نیازی ہے اور ثواب عطا فرمائے تو یہ اس کا کرم ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب بغیر توبہ کیے مرجائے تو یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے، چاہے تو اس کے ایمان کی برکت سے بغیر سزا دیے جنت میں داخل کردے اور چاہے سزا دے کر پھر جنت میں داخل کرے۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ کسی عام آدمی کے بارے میں (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ١٢ مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ ۔

١٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ ۔

١٢۔ فتنوں سے بھاگنا (بھی) دین (ہی) میں داخل ہے۔

١٨۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انھوں نے مالک سے نقل کیا، انھوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے، انھوں نے اپنے باپ (عبداللہ) سے، وہ ابوسعید خدری رضؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا (سب سے) عمدہ مال (اس کی) بکریاں ہوں گی۔ جن کے پیچھے (انھیں ہنکاتا ہوا) وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں میں اپنے دین کو بچانے کے لیے بھاگتا پھرے گا۔[1]

بَابٌ ١٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ وَاَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۔

١٣۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تفصیل کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور اس بات کا ثبوت کہ وہ پہچان دل کا فعل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "لیکن (اللہ) گرفت کرے گا اس پر جو تمھارے دلوں کا کیا دھرا ہوگا"۔

١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاكُمْ وَاَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ

١٩۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ انھیں عبدہ نے خبر دی، وہ ہشام سے نقل کرتے ہیں۔ ہشام حضرت عائشہ رضؓ سے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کسی کام کا حکم دیتے تو وہ ایسا ہی کام ہوتا جس کے کرنے کی لوگوں میں طاقت ہوتی (اس پر) صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم لوگ تو آپ جیسے نہیں ہیں۔ (آپ تو معصوم ہیں) مگر ہم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، اس لیے ہمیں اپنے سے زیادہ عبادت کرنے کا حکم فرمائیے اور آپ کی تو اللہ نے اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرما دیں۔ (یہ سن کر) آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ خفگی آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہونے لگی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) یہ کہنا کہ یہ قطعی جنتی ہے یا قطعی دوزخی ہے، مناسب نہیں۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر ایمان دل میں ہے تو محض گناہوں کے ارتکاب سے کافر نہیں ہوتا۔ اس حدیث میں اسلامی تعلیم کا پورا خلاصہ اور اخلاق فاضلہ کا جوہر آگیا جو شخص اس حدیث کے مضمون پر عمل درآمد کرلے، اس کی نجات کے لیے کافی ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو فتنوں سے ہر حال میں بچنا چاہیئے اور جب فتنہ وفساد اتنا بڑھ جائے کہ اس کی اصلاح نہ ہوسکتی ہو تو ایسے وقت میں گوشہ نشینی اور یکسوئی بہتر ہے۔ اب رہی یہ بات کہ فتنہ سے مراد کیا ہے تو اس میں فسق وفجور کی زیادتی، سیاسی حالات کی ابتری اور ملکی انتظامات کی بدعنوانی، یہ سب چیزیں شامل ہیں، جن کا اثر آدمی کی زندگی پر پڑتا ہے اور جن کی وجہ سے اپنے دین کی حفاظت دشوار ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں اگر محض دین کی حفاظت کے جذبے سے آدمی کسی تنہائی کی جگہ چلا جائے جہاں فتنہ وفساد سے بچ سکے تو یہ بھی دین ہی کی بات ہے اور اس پر بھی آدمی کو اجر ملے گا۔

آگیا۔

پھر فرمایا کہ بیشک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اسے جانتا ہوں[1]

بَابٌ ۱۴ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مِنَ الْإِيمَانِ

۱۴۔ جو آدمی کفر کی طرف واپسی کو آگ میں گرنے کے مترادف سمجھے تو یہ بھی ایمان کی علامت ہے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا۔ وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔

۲۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت انسؓ سے اور حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کے مزے کو پائے گا۔ ایک وہ شخص جسے اللہ اور اس کا رسول ساری کائنات سے زیادہ عزیز ہوں۔ اور ایک وہ آدمی جو کسی بندے سے محض اللہ ہی کے لیے محبت کرے۔ اور ایک وہ آدمی جسے اللہ نے کفر سے نجات دی ہو، پھر دوبارہ کفر اختیار کرنے کو ایسا برا سمجھے جیسا آگ میں گر جانے کو[2]

بَابٌ ۱۵ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ

۱۵۔ ایمان والوں کا عمل میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ

۲۱۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ان سے مالک نے عمرو بن یحییٰ المازنی سے، وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور وہ ابو سعید خدری سے، اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اہلِ جنت، جنت میں، اہلِ دوزخ، دوزخ میں (جب) داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا

---

[1] اس باب کے عنوان میں بھی امام بخاریؒ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور دل کا یہ فعل ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا۔ رسول اللہؐ کے قلب کی ایمانی کیفیت تمام صحابہؓ اور ساری مخلوقات سے بڑھ کر تھی۔

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت میں میانہ روی ہی خدا کو پسند ہے۔ ایسی عبادت جو طاقت سے زیادہ ہو، اسلام نے فرض ہی نہیں کی ہے، اس کی فرض کی ہوئی عبادتیں انسان کو ایک متوازن اور خوشگوار زندگی بخشتی ہیں، جن کی بدولت ایک طرف آدمی عبدیت کے جذبے سے سرشار ہے اور دوسری طرف خدا کی اس دنیا کو بنانے اور سنوارنے کے لیے اپنی صلاحیتیں ٹھیک ٹھیک خرچ کر سکے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایمان معرفتِ رب کا نام ہے اور معرفت کا تعلق دل سے ہے اس لیے ایمان محض زبانی اقرار کو نہیں کہا جا سکتا۔

[2] ظاہر ہے کہ جس شخص کے دل میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت اور اسلام کی محبت اتنی رچ بس جائے تو پھر وہ کفر کو کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس محبت کا اظہار محض اقرار سے نہیں ہوتا بلکہ اطاعتِ احکام اور مجاہدۂ نفس سے ہوتا ہے اور ایسا ہی آدمی درحقیقت اسلام کی راہ میں مصیبتیں جھیل کر خوش و خرم رہ سکتا ہے۔

مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَيَاةِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ.

جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہے، اس کو (دوزخ سے) نکال لو تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لیے جائیں گے، وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو گئے ہوں گے، پھر وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے یا بارش کے پانی میں (یہاں راوی کو شک ہو گیا ہے کہ اوپر کے راوی نے کونسا لفظ استعمال کیا) اس وقت وہ دانے کی طرح اُگ آئیں گے (یعنی تروتازہ اور شاداب ہو جائیں گے) جس طرح ندی کے کنارے درخت اُگ آتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے۔ وہیب نے کہا ہم سے عمرو نے (حیاء کی بجائے) حیاۃ اور (خردل من ایمان کی بجائے) خردل من خیر کا لفظ بیان کیا۔[1]

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ.

۲۲۔ ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے، وہ صالح سے نقل کرتے ہیں، وہ ابن شہاب سے، وہ ابوامامہ بن سہل ابن حنیف سے، وہ حضرت ابوسعید خدری سے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور وہ کُرتے پہنے ہوئے ہیں، کسی کا کُرتہ سینے تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے (پھر) میرے سامنے عمر بن الخطاب لائے گئے ان (کے بدن) پر (جو) قمیص ہے اسے گھسیٹ رہے ہیں (یعنی زمین تک نیچا ہے) صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا کہ (اس کا مطلب) دین ہے۔[2]

---

[1] جس کسی کے دل میں ایمان کم سے کم ہوگا اس کی بھی نجات ہوگی۔ مگر اعمال بد کی سزا بھگتنے کے بعد، یہ اللہ کا فضل ہے کہ ایسے لوگ دوزخ میں جانے کے بعد ایمان کی بدولت سزا کی میعاد پوری کرنے سے پہلے ہی نکال لیے جائیں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان پر نجات کا مدار تو ہے مگر اللہ کے یہاں اصل مراتب اعمال ہی پر ملیں گے۔ جس قدر اعمال عمدہ اور نیک ہوں گے اسی قدر اس کی پوچھ ہوگی۔

[2] اس تمثیل سے ایک مطلب تو یہ ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے حضرت عمرؓ کی ذات میں اس طرح جمع ہو گیا کہ کسی اور کو یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ یعنی حضرت عمرؓ کی شخصیت نے دین کی انفرادی و اجتماعی و اخلاقی و اصلاحی، انتظامی و قانونی اور دفاعی و سیاسی تعمیر کا جو کارنامہ انجام دیا ہے، رسول اللہؐ کے بعد کسی اور کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت اپنی فداکاری و جاں نثاری اور دینی عظمت و اہلیت کے لحاظ سے حضرت عمرؓ سے بھی بڑھ کر ہے مگر اسلام کو جو ترقی اور بحیثیت دین کے جو شوکت و عروج اور جو عظمت و وقار حضرت عمرؓ کی ذات سے ہوا ہے اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی (ان کے اسلام لانے کا واقعہ بھی اس پر شاہد ہے اور خلافت کا دور بھی اس کا گواہ ہے دوسرے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ نے اس امت میں دین کا سب سے زیادہ فہم حضرت عمرؓ ہی کو عطا فرمایا تھا اس لیے جس کا کُرتہ جتنا بڑا تھا اس کا فہم بھی اسی درجے کا تھا، ان کا کرتہ سب سے بڑا تھا اس لیے ان کا دینی فہم بھی اوروں سے بڑھ کر تھا۔ جیسا کہ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

باب ١٦ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ۔

۱۶۔ حیار ایمان کا جزء ہے۔

۲۳۔ عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مالک بن انسؓ نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کی طرف (سے) گزرے (آپ نے دیکھا) کہ وہ انصاری اپنے بھائی کو حیار کے بارہ میں کچھ سمجھا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو، کیونکہ حیار ایمان کا ایک حصہ ہے۔[۱]

باب ١٧ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ ۔

۱۷۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تفسیر کہ اگر وہ (کافر) توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا ان سے ابوروح حرمی بن عمارہ نے، ان سے شعبہ نے، وہ واقد بن محمد سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سُنا، وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے (اللہ کی طرف سے) یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کرلیں گے سوائے اسلام کے حق کے اور (باقی رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب (کتاب) اللہ کے ذمے ہے۔[۲]

---

[۱] یہ اپنے انصاری بھائی کی شرم آلود عادت پر کچھ روک ٹوک کر رہے تھے۔ آپ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا کہ شرم کا مادہ دراصل ایمان ہی سے پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کو شرم ترک کرنے کی تلقین مت کرو۔ کیونکہ انسان کی فطری شرم اسے بہت سے بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے اور اس کے طفیل سے آدمی متعدد گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ لیکن حیار سے مراد یہاں وہ بے جا شرم نہیں جس کی وجہ سے آدمی کی جرأت مفقود اور قوت عمل ہی مجروح ہو جائے۔

[۲] اسلام دین فطرت ہے اس لیے اللہ کے نزدیک کسی انسان کے لیے یہ ہرگز روا نہیں کہ وہ اپنے فطری راستہ کو چھوڑ کر کسی دوسری غلط راہ پر چلے۔ دعوت و تبلیغ سے اتمام حجت کرنے کے بعد اب صرف دو ہی راستے رہ جاتے ہیں، یا اسلام کی چوکھٹ پر دل جھکے یا سر جھکے۔ دل کی تبدیلی کسی جبر سے نہیں ہو سکتی۔ لا اکراہ فی الدین۔ خود اسلام کا یہ ایک اصول آزادی ہے لیکن نظام عالم کی قیادت و رہنمائی اور اجتماعی زندگی پر بہر حال اسلام قبضہ کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لیے اگر کسی کا دل اسلام کی حقانیت کا قائل نہیں ہوتا تو نہ ہو مگر ہر صورت اسے اسلامی قوانین کے سامنے سر اطاعت خم کرنا پڑے گا اور اس کے لیے طاقت استعمال کی جائے گی۔

اسلام خونریزی کو کسی طرح پسند نہیں کرتا اسی لیے کہہ دیا گیا کہ جن جرائم کی اسلامی سزا میں جان کا لینا ضروری ہے، ان کے علاوہ ... (بقیہ بر صفحۂ آئندہ)

باب ۱۸ مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ ھُوَ الْعَمَلُ لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عِدَّۃٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ عَنْ قَوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَقَالَ لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ ۔

۱۸۔ بعض نے کہا ہے کہ ایمان عمل ہی کا نام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " اور یہ جنت ہے اپنے عمل کے عوض تم جس کے مالک ہوئے ہو " اور بہ ارباب علم ، ارشاد باری " فَوَرَبِّکَ ... الخ (اس آیت کی تفسیر) کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہاں عمل سے مراد " لا الٰہ الا اللہ " کہنا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ " عمل کرنے والوں کو اسی جیسا عمل کرنا چاہیئے "۔

* * *

۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ وَمُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

۲۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے اور موسیٰ بن اسمٰعیل دونوں نے کہا ، ان سے ابراہیم بن سعد نے کہا ، ان سے ابن شہاب نے ، وہ سعید بن المسیبؓ سے نقل کرتے ہیں ۔ وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ، کہا گیا ، اس کے بعد کونسا ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ، کہا گیا ، پھر کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا حج مبرور[لہ]

باب ۱۹ اِذَا لَمْ یَکُنِ الْاِسْلَامُ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ وَکَانَ عَلَی الْاِسْتِسْلَامِ اَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْآ اَسْلَمْنَا فَاِذَا کَانَ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ فَھُوَ عَلٰی قَوْلِہٖ جَلَّ ذِکْرُہٗ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔ اَلْاٰیَۃَ ۔

۱۹۔ اگر کوئی حقیقۃً اسلام پر نہ ہو اور ظاہری اطاعت گزار ہو ۔ یا جان کے خوف سے (اسلام کا نام لیتا ہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ " دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ، تم کہدو کہ نہیں تم ایمان نہیں لائے ہاں یوں کہو کہ مسلمان ہو گئے " تو اگر کوئی شخص فی الواقع (اسلام لایا ہو) تو اللہ کے نزدیک وہ (مؤمن) ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ " اللہ کے نزدیک (اصل) دین اسلام ہی ہے ۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں شعیب نے زہری سے خبر دی ، انھیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے باپ سعد سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کسی انسانی جان کا اتلاف جو بے قصور بھی ہو اور مؤمن بھی ہو ہرگز ہرگز روا نہیں ۔ ایک نکتہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلامی سوسائٹی جن افراد سے مرکب ہوگی ان کے ظاہر ہی کا اعتبار ہوگا ، اگر وہ ان رسوم و قواعد اور ان مظاہر و مراسم کی پابندی کریں گے جن کا لحاظ ایک مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے تو وہ یقیناً مسلم معاشرہ ہی کے افراد شمار ہوں گے ۔ اب رہی ان کے دل کی کیفیت تو ان کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے ، وہ خود آخرت میں ان سے نمٹ لے گا ۔ دنیا میں خواہ مخواہ کسی کی نیت کو ٹٹولنا اور اس پر کوئی حکم لگانا محض نادانی ہے ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [لہ] مختصر الفاظ میں اہم حقیقتوں کی طرف روشنی ڈالی گئی ہے ۔ یہ تین بنیادی نکتے اپنی جگہ بہت اہم ہیں ، البتہ حج مبرور یا حج مقبول کی بات کسی خاص وقتی ضرورت کے تحت بڑھائی گئی ہے ، ایسا متعدد احادیث میں ہوا ہے ۔

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يَّكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔ رَوَاهُ يُوْنُسُ وَصَالِحٌ وَّمَعْمَرٌ وَّابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۞

(سن کر) یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ عطا فرمایا اور سعد بھی وہاں بیٹھے تھے (یہ کہتے ہیں کہ) آپ نے ان میں سے ایک شخص کو نظر انداز کر دیا جو مجھے ان سب میں پسند تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کس وجہ سے فلاں آدمی کو چھوڑ دیا خدا کی قسم! میں تو اسے مؤمن سمجھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ مؤمن یا مسلمان؟ کچھ دیر میں خاموش رہا۔ اس کے بعد اس شخص کے متعلق جو مجھے معلومات تھیں انھوں نے مجھے مجبور کیا اور میں نے دوبارہ وہی بات عرض کی، کہ خدا کی قسم! میں تو اسے مؤمن سمجھتا ہوں۔ حضورؐ نے پھر فرمایا کہ مؤمن یا مسلم! میں پھر کچھ دیر چپ رہا اور پھر جو کچھ مجھے اس شخص کے بارے میں معلوم تھا اس نے تقاضا کیا۔ میں نے پھر وہی بات عرض کی۔ حضورؐ نے پھر اپنا جملہ دُہرایا۔ اس کے بعد کہا کہ اے سعد! اس کے باوجود کہ ایک شخص مجھے زیادہ عزیز ہے اور میں دوسرے کو اس خوف کی وجہ سے (مال) دیتا ہوں کہ (وہ اپنے افلاس یا کچے پن کی وجہ سے اسلام سے پھر جائے اور) اللہ اسے آگ میں اوندھا نہ ڈال دے۔ اس حدیث کو یونس، صالح، معمر اور زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے زہری سے روایت کیا۔[۵]

بَابٌ اِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلٰثٌ مَّنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيْمَانَ اَلْاِنْصَافُ مِنْ نَّفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ ۞

۲۰۔ سلام کا رواج اسلام میں داخل ہے اور حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ تین باتیں جس میں اکٹھی ہو جائیں اس نے (گویا پورے) پورے ایمان کو جمع کر لیا، اپنے نفس سے انصاف، سب لوگوں کو سلام کرنا اور تنگ دستی میں (اپنی ضرورت کے باوجود راہِ خدا میں) خرچ کرنا۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ۔ قَالَ

۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے، وہ یزید بن ابی حبیب سے نقل کرتے ہیں۔ وہ ابوالخیر سے، وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا (پہلو اسلام (کا) بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا

---

[۵] معلوم ہوا کہ آدمی کو جس بات کے صحیح ہونے کا یقین ہو اس پر قسم کھا سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ سفارش کرنا جائز ہے اور سفارش قبول کرنا یا رد کرنا یہ بھی جائز ہے، ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ جنت کسی کے لیے یقینی نہیں سوائے عشرہ مبشرہ کے۔ ایک یہ کہ مؤمن بننے کے لیے محض زبانی اقرار کافی نہیں۔ قلبی اعتقاد بھی ضروری ہے۔ ایک بات یہ کہ تالیف قلب کے لیے نومسلموں پر روپیہ صرف کرنا درست ہے ۞

تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ۞

(یہ کہ) کھانا کھلاؤ اور ہر واقف و ناواقف شخص کو سلام کرو۔[1]

۞ ۞ ۞

بَابٌ ۲۱ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرٍ دُونَ كُفْرٍ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

۲۱- خاوند کی ناشکری کا بیان اور ایک کفر کا (مراتب میں) دوسرے کفر سے کم ہونے کا بیان اور (اس بارہ) میں حضرت ابوسعید خدری کی (ایک) روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۞

۲۸- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا وہ مالک سے نقل کرتے ہیں۔ وہ زید بن اسلم سے، وہ عطاء بن یسار سے۔ وہ ابن عباس سے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مجھے دوزخ دکھلائی گئی ہے تو اس میں میں نے زیادہ تر عورتوں کو پایا (کیونکہ) وہ کفر کرتی ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں، آپ نے فرمایا (نہیں) شوہر کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ اور (اس کا) احسان نہیں مانتیں (ان کی عادت یہ ہے کہ) اگر تم مدت تک کسی عورت پر احسان کرتے رہو (اور) پھر تمھاری طرف سے کوئی (ناگوار) بات پیش آجائے تو (وہی) کہے گی، میں نے تو تمھاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔[2]

۞ ۞ ۞

---

[1] اسلام زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے، آپؐ نے اس حدیث میں جو جواب مرحمت فرمایا وہ اسلامی زندگی کے ایک خاص گوشے کو نمایاں کرتا ہے۔ یعنی یہ بھی اسلام کا ایک بہترین پہلو ہے کہ وہ بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ہر شخص کو سلام کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ معاشرے میں کوئی نادار شخص بھوکا نہ رہے اور ایک عقیدے کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ایک دوسرے سے ناواقف اور اجنبی بن کر نہ رہیں، ان میں کوئی اور واسطہ نہ ہو تو کم از کم دعاؤں بھرے سلام کا ایک واسطہ ضرور ہو۔

[2] اس باب میں عنوان کے تحت امام بخاریؒ نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ انھوں نے دوسری جگہ بیان کی ہے۔ اس کا مضمون اور حدیث ۲۸ کا مضمون ایک ہی ہے۔ صرف سند مختلف ہے۔ یہاں خاوند کی ناشکری کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے اسی لیے مؤلف نے یہ ظاہر کر دیا کہ کفر کے درجے بھی مختلف ہیں، ایک کفر وہ ہے جو ایمان کے مقابلے میں ہے، وہ تو ہر لحاظ سے کفر ہی ہے لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر بھی کفر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ مگر اس سے مراد کسی حق کا انکار کرنا یا کسی حقیقت کو چھپانا ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ سے آدمی کافر اور خارج از اسلام نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بہت بڑا ہے، دوسرے یہ کہ عورتیں عام طور پر شکر گزاری کی صفت سے محروم ہوتی ہیں اس لیے اس میں ایک طرف مردوں کے لیے سبق ہے کہ وہ عورتوں کے ناشکرے پن سے کبیدہ خاطر نہ ہوں کہ یہ ان کی عام روش ہے، دوسری طرف عورتوں کے لیے عبرت ہے کہ وہ اپنی غلط روی کی بنا پر دوزخ کا ایندھن بننے سے بچنے کی کوشش کریں۔

باب ۲۲ اَلْمَعَاصِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا اِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاِنْ طَائِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

۲۲۔ گناہ جاہلیت کی بات ہے اور گناہگار کو شرک کے سوا کسی حالت میں بھی کافر نہ گردانا جائے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوذر غفاری رضؓ سے) فرمایا کہ تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت (کا کچھ اثر) باقی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا اور شرک کے علاوہ جس گناہ کو چاہے بخش دے گا (دوسری جگہ قرآن میں ہے) اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو (تو یہاں) اللہ تعالیٰ نے (ان لڑنے والوں کو) مسلمان ہی کہہ کر پکارا۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ ۔

۲۹۔ عبدالرحمٰن بن مبارک نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے ہیں ان سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب اور یونس نے، حسن سے روایت نقل کی، حسن احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ (جنگ میں) میں اس مرد (حضرت علیؓ) کی مدد کرنے کو چلا تو مجھے ابوبکرہ مل گئے، کہنے لگے، کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا اس شخص (علیؓ) کی مدد کروں گا (اس پر) انھوں نے کہا کہ لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر (آپس میں) بھڑ جائیں تو پس مرنے اور مارنے والا دونوں دوزخی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! یہ تو قاتل ہے (ٹھیک ہے) مگر مقتول کا کیا قصور؟ آپؐ نے جواب دیا کیونکہ وہ مقتول بھی اپنے (مسلمان) قاتل کو قتل کرنے کا خواہشمند تھا[1]

---

[1] اس باب کا منشا یہ ہے کہ گناہ کسی قسم کا ہو، چھوٹا ہو یا بڑا، بہر حال وہ اسلام کی ضد ہے اور جاہلیت کی بات ہے لیکن اس کے باوجود شرک کے علاوہ کسی بڑے سے بڑے گناہ کے ارتکاب سے آدمی کافر نہیں بن جاتا۔ حدیث کے مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان لڑائی اسلام اور ایمان کے تقاضے کے خلاف تھی۔ اس بنا پر ابوبکرہ نے احنف بن قیس کو روکا۔ مگر رسول اللہؐ کا جو ارشاد انھوں نے نقل کیا اس کا تعلق اس لڑائی سے ہے جو محض ذاتی اور نفسانی اغراض کے تحت ہو لیکن حضرات صحابہؓ کی باہمی جنگ غلط فہمیوں اور اجتماعی اور دینی مصالح کی بنا پر واقع ہوئی تھی اس لیے قاتل اور مقتول والی مذکورہ حدیث کا اطلاق اس جنگ کے شرکا پر نہ ہوگا۔ چنانچہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ احنف بن قیس نے ابوبکرہ کا مشورہ رد کر دیا اور وہ باقاعدہ حضرت علیؓ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے۔ یہ جنگ بہر حال اجتہادی امور سے متعلق تھی۔ اس میں ایک فریق کا اجتہاد یقیناً صحیح تھا اور ایک کا اجتہاد صحیح نہ تھا اور رائے کی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی گرفت نہیں۔ صحابہؓ کا معاملہ یہی تھا۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ عَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ۔

۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے واصل الاحدب نے، انھوں نے معرور سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ربذہ کے مقام پر ابوذر رضؓ سے ملا۔ ان کے بدن پر جیسا جوڑا تھا ویسا ہی ان کے غلام کے جسم پر بھی تھا۔ میں نے اس (حیرت انگیز بات) کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص (غلام) کو برا بھلا کہا، پھر میں نے اسے ماں کی غیرت دلائی (یعنی ماں کی گالی دی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حال معلوم کرکے) مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر تو نے اسے ماں (کے نام) سے غیرت دلائی بیشک تجھ میں (ابھی کچھ) جاہلیت (کا اثر) باقی ہے۔ تمھارے ماتحت (لوگ) تمھارے بھائی ہیں۔ اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے) انھیں تمھارے قبضہ میں دے رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اس کو (بھی) وہی کھلائے جو آپ کھائے اور وہی پہنائے جو آپ پہنے اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان پر بار ہو جائے اور ان پر اگر کوئی ایسا سخت کام ڈالو تو تم (خود بھی) ان کی مدد کرو[1]۔

بَابٌ ۲۳ ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ۔

۲۳۔ ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم (بھی) ہوتا ہے۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

۳۱۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے (اور دوسری سند یہ ہے کہ) ہم سے بشر نے بیان کیا، ان سے محمد نے، وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ سلیمان سے، وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے، وہ عبداللہ (ابن مسعود) سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ "جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم (گناہ) سے الگ رکھا" تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "بے شک شرک بہت بڑا ظلم (گناہ) ہے[2]"۔

بَابٌ ۲۴ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ۔

۲۴۔ منافق کی علامتیں۔

---

[1] یہ حدیث اسلام کے اصول مساوات کا عدل پرور اعلان ہے، اس معاشرتی مساوات تک دنیا کا کوئی نظام نہیں پہنچا، اسلام کی زبردست کامیابی کا ایک گر یہ مساوات کا سادہ اور پُر اثر اصول بھی ہے جو عبادت سے لے کر معاشرت تک ہر جزو میں سمویا ہوا ہے۔

[2] معلوم ہوا کہ ظلم کا اطلاق گناہ پر بھی کیا جاتا ہے۔ اور گناہ چھوٹا بھی ہوتا ہے اور بڑا بھی۔ صحابہ رضؓ کو اسی لیے تشویش ہوئی کہ مومن سے چھوٹے گناہ تو سرزد ہو ہی جاتے ہیں۔ کبھی قصداً اور کبھی غفلت کی وجہ سے۔ اس پر دوسری آیت نازل ہوئی جس سے پتہ چلا کہ ایمان لانے کے بعد اگر شرک نہیں کیا تو نجات ہے، اگرچہ اور گناہ سرزد ہو گئے ہوں۔ اس لیے دوسرے گناہوں کی معافی کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

۳۲۔ ہم سے سلیمان ابوالربیع نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے، ان سے نافع بن ابی عامر سہیل نے اپنے باپ سے، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب[1] بولے جھوٹ بولے، جب[2] وعدہ کرے اس کی خلاف ورزی کرے اور جب[3] اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے[1]

۳۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ۞

۳۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے وہ اعمش بن عبیداللہ بن مرہ سے نقل کرتے ہیں، وہ مسروق سے وہ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ پورا منافق ہے۔ اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے۔ جب تک اسے چھوڑ نہ دے (وہ یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے دھوکہ دے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے[2] ۞ اس حدیث کو شعبہ نے (بھی) سفیان کے ساتھ اعمش سے نقل کیا ہے۔

بَابٌ ۲۵ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ ۞

۲۵۔ شب قدر کی بیداری (اور عبادت گزاری) ایمان (ہی کا تقاضا) ہے۔

---

[1] نفاق اس بُری خصلت کا نام ہے جو آدمی کی سیرت کو کمزور، اس کی شخصیت کو بیمار اور اس کی زندگی کو ناکارہ بنا کر رکھ دیتی ہے، ایسا آدمی نہ اپنے لیے نفع بخش بن سکتا ہے نہ دوسروں کے لیے۔ اس لیے قرآن و احادیث میں منافقین کی سخت مذمت آئی ہے۔ اگر کسی قوم میں یہ عنصر بڑھ جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی بنیادیں کھوکھلی اور اس کا مستقبل تاریک ہو چکا ہے۔ دروغ گوئی، وعدہ شکنی اور خیانت کے یہ تین اوصاف وہ ہیں کہ انھیں کوئی بُری سے بُری قوم اور بدتر سے بدتر نظام اخلاق بھی برداشت نہیں کر سکتا، کجا اسلام جیسا پاکیزہ مذہب، اس لیے ایک مسلمان صحیح معنی میں اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کے اندر یہ تین خصلتیں باقی ہیں ۞

[2] اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کوئی تعارض نہیں، اس لیے کہ اس حدیث میں "منافق خالص" کے الفاظ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس میں یہ چوتھی عادت بھی ہو کہ لڑائی کے وقت بازاری پن اختیار کرے اور حدود شرافت سے تجاوز کر جائے تو اس کا نفاق ہر طرح سے مکمل ہے اور اس کی عملی زندگی سراسر نفاق پر مبنی ہے اور جس میں صرف کوئی ایک عادت ہو تو بہرحال نفاق تو وہ بھی ہے۔ مگر کم درجے کا۔

ان احادیث میں نفاق کی جتنی علامتیں بتلائی گئی ہیں، وہ عمل سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی مسلمان ہونے کے بعد پھر عمل میں نفاق کا مظاہرہ ہو۔ اور اگر نفاق قلب ہی میں ہے یعنی سرے سے ایمان ہی موجود نہیں اور محض زبان سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے تو وہ نفاق تو یقیناً کفر و شرک ہی کی برابر ہے بلکہ ان سے بھی بڑھ کر، البتہ نفاق کی جو علامتیں عمل میں پائی جائیں ان کا مطلب بھی یہ ہی ہے کہ قلب کا اعتقاد اور ایمان کا پردہ کمزور ہے اور اس میں نفاق کا گھن لگا ہوا ہے ۞

۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؞

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطے سے بیان کیا، اعرج نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ محض ثواب آخرت کے لیے ذکر و عبادت میں گزارے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۲۶ اَلْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ ؞

۲۶۔ جہاد (بھی) ایمان کا جزو ہے۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ اَوْ تَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ؞

۳۵۔ ہم سے حرمی بن حفص نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے، ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے، وہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلے، اللہ اس کا ضامن ہوگیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیونکہ) اس کو میری ذات پر یقین اور میرے پیغمبروں کی تصدیق نے (اس سرفروشی کے لیے گھر سے) نکالا ہے (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ یا تو اس کو واپس کردوں، ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ یا (شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کردوں (رسول اللہؐ نے فرمایا) اور اگر میں اپنی امت پر (اس کام کو) دشوار نہ سمجھتا تو لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میری خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں[1]

بَابٌ ۲۷ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ ؞

۲۷۔ رمضان (کی راتوں) میں نفل عبادت ایمان ہی کا جزو ہے۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؞

۳۶۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب سے نقل کیا، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتیں ایمان اور آخرت کے تصور کے ساتھ ذکر و عبادت میں گزارے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے[2]

---

[1] جہاد کی فضیلت اور اس کی اہمیت بتائی گئی ہے، اللہ کے حضور پیش کرنے کے لیے آدمی کے پاس جان سے بڑھ کر اور کیا چیز ہے، جب آدمی اس کی خاطر سر دینے کے لیے نکل کھڑا ہو تو پھر اس کی رحمت بے پایاں بھی اس کے ساتھ ساتھ ہو جاتی ہے۔ فتحیاب ہوئے تو غازی اور مرے تو شہید، دونوں صورتوں میں ثواب کا حصول یقینی۔

[2] یہ بھی حدیث ۳۴ ہی کا مضمون ہے اور اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو گذر چکا ؞

باب ۲۸۔ صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِّنَ الْاِیْمَانِ۔

۲۸۔ نیت خالص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا جزو ہیں۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؞

۳۷۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انھیں محمد بن فضیل نے خبر دی ان سے یحییٰ بن سعید نے ابو سلمہ کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور خالص نیت کے ساتھ رکھے، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں[1]

باب ۲۹۔ اَلدِّيْنُ يُسْرٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ۔

۲۹۔ دین آسان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کو سب سے زیادہ وہ دین پسند ہے جو سچا اور سیدھا ہو۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ ۔

۳۸۔ ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا، انھیں عمر بن علی معن بن محمد الغفاری نے خبر دی، وہ سعید بن ابی سعید المقبری سے نقل کرتے ہیں۔ وہ حضرت ابوہریرہؓ سے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بلاشبہ دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی (اختیار) کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (اس لیے) اپنے عمل میں استقامت اختیار کرو اور (جہاں تک ہوسکے) میانہ روی برتو، خوش ہوجاؤ کہ اس طرز عمل پر اللہ کے یہاں اجر ملے گا) اور صبح، دوپہر شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو[2] ؞

* * *

باب ۳۰۔ اَلصَّلٰوةُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ يَعْنِيْ صَلٰوتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ؞

۳۰۔ نماز ایمان کا جزو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تمھارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں، یعنی تمھاری وہ نمازیں جو تم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی ہیں۔

---

[1] یعنی روزوں کی ادائیگی ایمان و یقین کی پختگی کے ساتھ محض اللہ کی خاطر ہو ؞

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میں تشدد برتنا، عمل میں غلو کرنا، عبادت میں حد سے بڑھ جانا، اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔ ایک معتدل اور متوازی زندگی جس میں اللہ کی یاد سے غفلت بھی نہ ہو اور دنیاوی زندگی معطل بھی نہ ہو، اسلام کو مطلوب ہے، ایسے لوگ جو ہر مسئلہ میں بال کی کھال نکالتے ہیں اور ہر دینی حکم کی اہمیت بلاوجہ بڑھاتے ہیں آخر کار خود اپنی شدت پسندی میں پھنس جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ دین پر صحیح طرح سے عمل پیرا ہو سکتے ہیں اور نہ انھیں دینی سہولتوں سے کوئی راحت و فائدہ میسر آسکتا ہے، اسی لیے عنوان میں بتلایا ہے کہ اللہ کو سیدھا اور سچا دین ہی پسند ہے اور وہ اسلام ہے، ورنہ مشقتوں اور ریاضتوں کے لیے عیسائیت اور جوگیوں کے طریقے کیا کچھ کم ہیں۔ مگر اللہ کے نزدیک یہ سب مردود ہیں۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاَهْلُ الْكِتٰبِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّهٗ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَّقُتِلُوْا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؁

بَابٌ ۳۱ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ ؁

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا

۳۹۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، انھیں زہیر نے خبر دی، انھیں اسحاق نے حضرت براء بن عازب سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنی ننہال میں اترے جو انصار تھے اور وہاں آپ نے ۱۶ یا ۱۷ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور آپ کی خواہش تھی کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی طرف ہو (جب بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہو گیا) سب سے پہلی نماز جو آپ نے بیت اللہ کی طرف پڑھی، عصر کی تھی۔ آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھی، پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی نکلا اور اس کا گزر مسجد (بنی حارثہ) کی طرف سے ہوا تو وہ رکوع میں تھے۔ تو وہ بولا کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے تو (یہ سنکر) وہ لوگ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے۔ اور جب رسول اللہؐ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے، یہود اور عیسائی خوش ہوتے تھے۔ مگر جب بیت اللہ کی طرف منہ پھیر لیا تو انھیں یہ امر ناگوار ہوا۔

زہیر (ایک راوی) کہتے ہیں کہ ہم سے ابو اسحٰق نے براء سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ قبلہ کی تبدیلی سے پہلے کچھ مسلمان انتقال کر چکے تھے تو ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان کی نمازوں کے بارے میں کیا کہیں، تب اللہ نے یہ آیت نازل کی۔[1]

۳۱۔ آدمی کے اسلام کی خوبی۔

امام مالکؒ کہتے ہیں، مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انھیں عطاء ابن یسار نے، ان کو حضرت ابو سعید خدری نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب (ایک) بندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو (یقین و خلوص کے ساتھ ہو) تو اللہ اس کے ہر گناہ کو جو اس نے اس (اسلام لانے) سے پہلے کیا ہو گا، معاف فرما دیتا ہے اور اب اس کے بعد بدلہ شروع ہو جاتا ہے

[1] جو لوگ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے اور اس دوران میں انتقال کر گئے تو صحابہ کو شبہ ہوا کہ اصل قبلہ تو بیت اللہ قرار پایا ہے، کہیں وہ پچھلی نمازیں بیکار نہ گئی ہوں اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت اتری کہ ہم منصف ہیں، بلا وجہ لوگوں کا ایمان ضائع نہیں کریں گے۔

یہاں ایمان سے مراد نماز ہے۔ حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نماز پر بھی ایمان کا اطلاق ہوتا ہے یعنی وہ بھی ایمان کا جزو ہے۔

إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا۔

(یعنی) ایک نیکی کے عوض دس گُنے سے لے کر سات سو گُنے تک (ثواب) اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق (بدلہ دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس برائی سے بھی درگزر کرے[1] اور اسے بھی معاف فرما دے۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا۔

۴۰۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا، ان سے عبدالرزاق نے انھیں معمر نے ہمام سے خبر دی، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے اسلام کو عمدہ بنالے (یعنی نفاق اور ریا سے پاک کرلے) تو ہر نیک کام جو وہ کرتا ہے اس کے عوض دس سے لے کر سات سو گنے تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر برا کام جو کرتا ہے وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے۔

بَابٌ ۳۲ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ۔

۳۲۔ اللہ کو دین (کا) وہ (عمل) سب سے زیادہ پسند ہے جس کو پابندی سے کیا جائے۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

۴۱۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے ہشام کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں، مجھے میرے باپ (عروہ) نے حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) ان کے پاس آئے، اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی۔ آپؐ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت، اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا ٹھہر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر سکت ہے۔ خدا کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتاتا مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے اور اللہ کو دین (کا) وہی (عمل) زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جاسکے[2]۔

---

[1] عنوان میں باب کے تحت امام مالک سے جو حدیث نقل کی ہے اس کا اور حدیث ۴۰ کا مضمون تو ایک ہی ہے مگر امام مالک کی روایت امام بخاری کو کسی واسطہ سے نہیں ملی، اس لیے انھوں نے اسے محض سرخی کے تحت درج کر دیا۔ ان دونوں روایتوں میں ایک ہی بات بیان کی گئی ہے، نیکی اور بدی کا اندراج خداوندی رجسٹر میں کس طرح ہوتا ہے۔ ایک شخص سچے دل سے مسلمان ہو جائے جب کوئی عمل سرزد ہوجاتا ہے تو وہ خدا کی نگاہ میں بڑا وزن رکھتا ہے، اب یہ اس کا فضل ہے کہ نیکی کا اجر دس گنا اور سات سو گنا تک عطا فرماتا ہے اور برائی کے بدلے صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے اور اس ایک برائی کے مطابق اس کی گرفت ہوگی البتہ یہ مسئلہ کہ اسلام لانے سے پہلے کے اعمال صالحہ کی کیا نوعیت ہے؛ اس میں علماء اسلام کی رائے مختلف ہے مگر احادیث و آثار کی روشنی میں محققین نے جو رائے اختیار کی ہے وہ یہ ہی ہے کہ اگر وہ شخص مسلمان ہوگیا تو اس کے گذشتہ نیک اعمال بھی اس کی نیکیوں میں شامل کردیے جاتے ہیں، ورنہ ان سب نیکیوں کا بدلہ اسی عالم میں چکا دیا جاتا ہے۔ اسلام کی جس خوبی کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہی ہے کہ آدمی کا دل نفاق کے کھوٹ اور ریا کی آلودگی سے بالکل پاک ہو۔

[2] معلوم ہوا کہ عبادت کی زیادتی مطلوب نہیں اس کی پابندی اور ہمیشگی پسند ہے کہ تھوڑے عمل میں انبساط و فرحت بھی رہتی ہے اور آدمی اس کو (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

باب۳۳ زِيَادَةِ الْإِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ۔ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَّيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَقَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ۔ فَاِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ ۔

۳۳۔ ایمان کی کمی اور زیادتی۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کا بیان" اور ہم نے انھیں ہدایت مزید دیدی" اور دوسری آیت" اور اہل ایمان کا ایمان بڑھ جائے" پھر یہ بھی فرمایا" آج کے دن میں نے تمھارا دین مکمل کر دیا" کیونکہ جب کمال میں سے کچھ باقی رہ جائے تو اسی کو کمی کہتے ہیں۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ مَكَانَ خَيْرٍ ۔

۴۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے قتادہ نے حضرت انسؓ کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اور اس کے دل میں جَو برابر نیکی (ایمان) ہے تو وہ دوزخ سے نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گیہوں کے برابر ایمان ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہے

بخاری کہتے ہیں کہ ابان نے بروایت قتادہ بواسطہ حضرت انس رسول اللہؐ سے خیر کی جگہ ایمان کا لفظ نقل کیا ہے۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

۴۳۔ ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا۔ انھوں نے جعفر بن عون سے سنا، وہ ابوالعمیس سے بیان کرتے ہیں، انھیں قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب کے واسطے سے خبر دی، وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! تمھاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپؐ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) دیر تک نبھا بھی سکتا ہے اور زندگی کی گوناگوں ذمہ داریوں کے ساتھ ایسی ہی عبادت اختیار بھی کی جا سکتی ہے۔ جو انسان میں اس کی عبدیت کے احساس کو ہمیشہ اور ہر دم برقرار رکھ سکے اور اسے عام انسانی فرائض کی بجا آوری سے روکے بھی نہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۵۱ محض زبان سے کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں جب تک دل میں اس کلمہ کی حقیقت جاگزین نہ ہو۔ ایمان اگر ہے تو سزا بھگتنے کے بعد پھر بخشا جانا یقینی ہے اس حدیث میں ایمان کو چند چیزوں سے تشبیہ دی ہے مطلب یہ ہی ہے کہ کم سے کم مقدار میں بھی اگر ایمان قلب میں موجود ہے تو آخرت میں اس کا فائدہ حاصل ہوگا۔ حدیث میں خیر سے ایمان مراد ہے۔ پھر اخیر میں بخاری نے خود ایک روایت کے حوالے سے کہہ دیا کہ اس میں ایمان ہی کا لفظ آیا ہے۔

دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ؛

(یہ آیت کہ) آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور تمہارے لیے دینِ اسلام پسند کیا" حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم اس دن اور اس مقام کو خوب جانتے ہیں۔ جب یہ آیت رسول اللہؐ پر نازل ہوئی (اس وقت) آپؐ عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے[1]

بَابُ ۳۴ اَلزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ ۔

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ط

۳۴۔ زکوٰۃ اسلام (کے ارکان) میں سے ہے۔

اور (زکوٰۃ کے لیے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" انہیں (اہل کتاب کو) صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ کج روی سے بچتے ہوئے دین کو خالص اللہ کے لیے بنا کر اس کی عبادت کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ ہی سیدھی راہ ہے"۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَآ

۴۴۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا اس نے مالک بن انس سے انھوں نے اپنے چچا ابوسہیل بن مالک سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ ایک پراگندہ بال نجدی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کی آواز کی گنگناہٹ تو ہم سنتے تھے مگر اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ جب وہ قریب آگیا تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسلام کے بارے میں کچھ آپ سے دریافت کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات (کے سب اوقات) میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ اس پر اس نے کہا، کیا اس کے علاوہ بھی (اور نمازیں) مجھ پر فرض ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر تم نفل پڑھنا چاہو (تو پڑھ سکتے ہو) اور رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے کہا ان کے علاوہ بھی (اور روزے) مجھ پر فرض ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر نفل روزے رکھنا چاہو (تو رکھ سکتے ہو) طلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) اس سے زکوٰۃ (کے فرض ہونے) کو بیان کیا (تو) اس نے کہا کیا اس کے علاوہ (کوئی صدقہ) مجھ پر فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر جو (خیرات) تم اپنی طرف سے کرنا چاہو۔ طلحہؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص

---

[1] حضرت عمرؓ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کا دن، اور عرفہ کا دن ہمارے یہاں عید ہی شمار ہوتا ہے۔ اس لیے ہم بھی ان آیتوں پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ پھر عرفہ سے اگلا دن عیدالاضحیٰ کا ہوتا ہے اس لیے جتنی خوشی اور مسرت ہمیں ہوتی ہے۔ تم کھیل تماشوں اور لہو ولعب کے سوا اتنی خوشی منا نہیں سکتے۔

اَفْلَحَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ ۔

یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا، خدا کی قسم! نہ اس پر (کوئی چیز) گھٹاؤں گا اور نہ بڑھاؤں گا (یہ سنکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص (اپنی بات میں) سچا رہا تو کامیاب ہے[1]

بَابٌ ۳۵ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِیْمَانِ ۔

۳۵۔ جنازے کے ساتھ جانا ایمان (ہی کی ایک شاخ) ہے۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَلِیٍّ الْمَنْجُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَۃَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّکَانَ مَعَہٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْھَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِھَا فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطٍ تَابَعَہٗ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ۔

۴۵۔ ہم سے احمد بن عبد اللہ بن علی المنجوفی نے بیان کیا، ان سے روح (ابن عبادہ) نے بیان کیا، ان سے عوف نے حسن (البصری) سے اور محمد (بن سیرین) سے روایت کی۔ وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ہمراہ ایمان (کی تازگی) اور محض ثواب کی خاطر جائے اور جب تک (اس کی) نماز پڑھی جائے اور (لوگ) اس کے دفن سے فارغ ہوں، وہ جنازے کے ساتھ ہے تو وہ دو قیراط ثواب کے ساتھ لوٹتا ہے۔ ہر قیراط اُحد پہاڑ کی برابر، اور جو شخص صرف (اس کی) نماز جنازہ پڑھ کر دفن کرنے سے پہلے واپس ہو جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر آتا ہے۔

اس حدیث میں (روح کی) متابعت عثمان مؤذن نے کی ہے (یعنی انھوں نے بھی اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے) وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عوف نے محمد بن سیرین کے واسطے سے نقل کیا، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مطابق[2]

---

[1] کامیاب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کی سرفرازی اسے نصیب ہوگی۔ آپ نے سائل کو اسلام کے وہ بنیادی احکام بتلا دیے کہ جن پر اسلامی زندگی کی پوری عمارت تعمیر ہوتی ہے اور یہ ہی بنیادی احکام اپنی جگہ اسلامی اخلاق کی نشو و نما کے لیے سرچشمۂ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں، اگر عقیدہ کی پختگی اور صحیح اسلامی مزاج کے ساتھ اسلام کی ان بنیادی حقیقتوں کو اپنا لیا جائے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آدمی کی سیرت کا کوئی گوشہ ناقص رہ جائے جس کی بدولت کسی ناکامی سے دوچار ہونا پڑے۔

اور یہ سائل کی سادگی اور اخلاص کی بات ہے کہ اس نے احکام میں کمی بیشی کو گوارا نہیں کیا، اگرچہ بخاری نے باب الصیام میں اس روایت میں یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے کہ ان احکام کے بعد رسول اللہؐ نے اسے اسلام کے تفصیلی احکامات بھی بتلائے، بہرحال حدیث کے مفہوم و مطلب میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

[2] ایک مسلمان کا آخری حق جو دوسرے مسلمانوں پر واجب رہ جاتا ہے وہ یہ ہی ہے کہ اس کو اگلی منزل کے لیے نہایت اہتمام و توجہ سے رخصت کریں۔ نہ یہ کہ جان نکلنے کے بعد اب وہ بالکل اجنبی بن جائے، آخرت کے اس طویل سفر پر ہر مسلمان کو جانا ہے اس لیے اس سفر کی تیاری میں کوئی بے توجہی اور لاپروائی نہ برتیں، پھر جبکہ خداوند کریم کی طرف سے اس خدمت پر اتنا بڑا ثواب ہے، اُحد پہاڑ کے برابر جس کی مثال دی گئی ہے، قیراط ایک اصطلاحی وزن ہے یہاں اس کا وہ اصطلاحی مفہوم مراد نہیں، تمثیلاً اس وزن کا نام لیا گیا ہے، منشا نزو ثواب کی ایک بہت بڑی مقدار سے ہے۔

باب ۳۶ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّحْبَطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِيْ عَلٰى عَمَلِيْ اِلَّا خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مُكَذِّبًا وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَدْرَكْتُ ثَلٰثِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلٰى نَفْسِهٖ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَلٰى اِيْمَانِ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا اَمِنَهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؕ

۳۶۔ (اس بات کی تفصیل کہ) مومن کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں اس کا کوئی عمل اکارت نہ چلا جائے اور اسے معلوم بھی نہ ہو ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ جب میں اپنے قول و فعل کا موازنہ کرتا ہوں تو مجھے ڈر ہوتا ہے کہ لوگ مجھے جھوٹا نہ کہہ دیں، اور ابن ابی ملیکہ کا ارشاد ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہؓ سے ملاقات کی، ان سب کو اپنے بارے میں نفاق کا اندیشہ تھا، ان میں سے کوئی یہ نہیں کہتا تھا کہ میرا ایمان جبریلؑ اور میکائیلؑ کا سا ایمان ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ نفاق سے مومن ہی ڈرتا ہے اور جو منافق ہوتا ہے اس کو نفاق کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا اور جس بات سے (مومنوں کو) ڈرایا جاتا ہے وہ باہمی قتال (جدال) اور گناہوں پر اصرار کرنا اور پھر توبہ نہ کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور وہ اپنے کیے ہوئے (گناہوں) پر واقفیت کے بعد جمے نہیں رہے۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ ؀

۴۶۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، وہ زبید سے نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے ابو وائل سے فرقۂ مرجیہ کے (عقیدہ کے) بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے کہ مجھ سے عبداللہ (ابن مسعودؓ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر[1]

۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاِنَّهٗ تَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ وَ

۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبادہ بن صامت نے بتلایا کہ (ایک بار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر (کے متعلق) بتانے کے لیے باہر تشریف لائے، اتنے میں (آپؐ نے دیکھا) کہ دو مسلمان آپس میں تکرار کر رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں اس لیے نکلا تھا کہ تمھیں شب قدر (کے متعلق) بتلاؤں۔ لیکن یہ اور یہ باہم لڑے اس لیے (اس کی خبر) اٹھالی گئی اور شاید تمھارے لیے بہتر ہو) اب اسے (رمضان کی)

[1] مرجیۂ کا عقیدہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے بھی مسلمان فاسق نہیں ہوتا۔ ابو وائل کے پوچھنے کا منشاء یہ ہی تھا کہ ان کا یہ عقیدہ کیسا ہے، حضرت ابن مسعودؓ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے جیسا کہ حضورؐ کے مذکورہ ارشاد سے واضح ہوتا ہے لہٰذا ان کا یہ عقیدہ باطل ہے ؀

التِّسْعِ وَالْخَمْسِ ۔

ستائیسویں، انتیسویں اور پچیسویں (رات) میں تلاش کرو[1]۔

بَابُ ۳۷ سُؤَالُ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ دِينًا وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۔

۳۷۔ جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان و اسلام اور احسان اور قیامت کے علم کے بارے میں سوال اور (اس کے جواب میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔ (پھر اسی روایت رسول اللہ نے فرمایا) کہ جبریل تمھیں (یعنی صحابہ کو) تمھارا دین سکھلانے کے لیے آئے تھے تو (گویا) آپ نے ان تمام باتوں کو دین ہی قرار دیا اور جو باتیں ایمان کی آپ نے عبدالقیس کے وفد سے بیان فرمائیں، اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ "جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرے تو وہ ہرگز قبول نہ ہوگا (اس باب کا منشا یہ ہے کہ "اسلام" اور "دین" کے الفاظ مترادف ہیں اور اسلام سے مراد دین اور دین سے اسلام مراد ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ کہ اسلام اور ایمان کبھی ایک دوسرے کے ہم معنی ہوتے ہیں ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ

۴۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے، انھیں ابوحیان التیمی نے ابوزرعہ سے خبر دی، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے کہ اچانک آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں) اللہ سے ملنے پر اور اللہ کے رسولوں پر اور (دوبارہ) جی اٹھنے پر یقین رکھو۔ اس کے بعد اس نے پوچھا، اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم (خالص) اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو جو فرض ہے اور رمضان کے روزے رکھو

---

[1] مسلم کی روایت میں ہے کہ چونکہ فلاں فلاں شخص لڑے اس لیے میں شب قدر کی خبر بھول گیا اور بھولنا اس لیے بہتر ہوا کہ تم شب قدر کی مبارک ساعتوں کو پانے کی زیادہ کوشش کرو۔ اور اگر ایک رات متعین ہوجاتی تو لوگ صرف ایک ہی رات عبادت کرتے لیکن مختلف راتوں کی وجہ سے اب انھیں عبادت کا زیادہ موقع ملے گا اور شب قدر کا اصل مقصود بھی عبادت اور توجہ الی اللہ ہے۔ اس باب کے عنوان میں امام بخاری نے جو تفصیل اختیار کی ہے۔ یہ حدیث اس کے بالکل مطابق ہے اس باب کی اصل سرخی یہ تھی کہ مومن کو اپنے اعمال کے ضائع ہوجانے سے ڈرتے رہنا چاہیئے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں پھر رسول اللہ کے سامنے (اور غالباً مسجد نبوی میں)، دو مسلمان آپس میں جھگڑے اور ان کے اس باہمی لڑائی کی وجہ سے شب قدر کا علم اللہ نے اٹھا لیا اور ایک نعمت سے مسلمان محروم ہوگئے، دوسرے یہ کہ مسلمان کو گناہ سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں کوئی پچھلا عمل ضبط نہ ہوجائے اور کوئی نعمت جو ملنے والی ہے غلطاً نہ کی جائے، یہ بھی مرجیئہ فرقے کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان کے بعد پھر مسلمان کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۔ اَلْاٰيَةَ ۔ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ ؕ

(پھر) اس نے پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے کہ اسے تم دیکھ رہے ہو اور اگر یہ (تصور) نہ ہو سکے کہ اسے دیکھ رہے ہو تو پھر (یہ سمجھو کہ) وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔ (پھر) اس نے پوچھا، قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا کہ (اس کے بارے میں) جواب دینے والا، پوچھنے والے سے زیادہ کچھ نہیں جانتا اور (البتہ) تمھیں میں قیامت کی علامتیں بتلا دوں گا (وہ یہ ہیں) جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے مکانات کی تعمیر میں باہم ایک دوسرے سے بازی لے جائیں (ان علامتوں کے علاوہ قیامت کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی "اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ" اس کے بعد وہ شخص لوٹنے لگا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے واپس لاؤ (صحابہؓ نے اسے لوٹانا چاہا)، وہاں انھوں نے کسی کو بھی نہ پایا، تب آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبریلؑ تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھلانے آئے تھے، ابو عبداللہ بخاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کو ایمان ہی کا جزو قرار دیا[1]۔

---

[1] ایمان، اسلام اور دین یہ تین وہ بنیادی لفظ ہیں جن سے ان اصولوں کی تعبیر کی جاتی ہے جن پر ایک مسلمان یقین رکھتا ہے۔ یہ بات کہ یہ تینوں لفظ ہم معنی ہیں یا الگ الگ معنی رکھتے ہیں، اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، ایمان کہتے ہیں یقین کو، اسلام کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں، اور دین ایسے متعدد معنی اپنے اندر رکھتا ہے جن سے ایک مخصوص طرز زندگی مراد لیا جاتا ہے، جسے عام اصطلاح میں ملت اور مذہب بھی کہتے ہیں، اسی ترتیب کے لحاظ سے اول یقین یعنی ایمان کا درجہ ہے پھر اطاعت یعنی اسلام کا اور اس یقین و اطاعت کے لیے جن مراسم اور قوانین کی ضرورت ہوتی ہے، وہ دین کہلاتے ہیں مگر کبھی کبھی ایک لفظ دوسرے لفظ کے معنی میں استعمال کر لیا جاتا ہے جس کی متعدد مثالیں قرآن اور احادیث میں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمت کے ساتھ اپنے مخصوص فرشتے کے ذریعہ صحابہ کرام کو تعلیم فرمائی پہلے ایمان یعنی عقائد کی تعلیم دی، پھر اسلام یعنی اطاعت کے طریقے اور اس کے بعد احسان کی حقیقت ظاہر کی کہ یقین و اطاعت کے بعد جو کیفیت آدمی کی عملی زندگی میں پیدا ہو وہ یہ کہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا تصور پیشِ نظر رہے اول تو یہ تصور کہ وہ ذات جو پوری کائنات کو محیط ہے میرے سامنے ہے لیکن چونکہ ایسی ذات کا تصور آسان نہیں ہے جس کی کوئی مثال نہیں اس لیے کم از کم یہ خیال تو رہنا چاہیے کہ ایسی عظیم المرتبت ہستی میرے احوال کی نگران ہے، پھر چونکہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست کوئی ربط آدمی کا قائم ہوتا ہے تو عبادت ہی میں ہوتا ہے اسی لیے خصوصیت کے ساتھ عبادت کو اس طرح ادا کرنے کی تاکید کی گئی تاکہ عبادت صحیح طور پر ادا ہو سکے اور اسی عبادت کی برکت سے آدمی کی خارجی زندگی میں بھی اللہ کی ربوبیت و مالکیت اور اپنی عبدیت کا احساس پیدا ہو۔

قیامت کی جن دو نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے پہلی نشانی کا مطلب یہ ہے کہ اولاد اپنی ماں سے ایسا برتاؤ کرے گی جیسا کنیزوں اور باندیوں سے کیا جاتا ہے یعنی ماں باپ کی نافرمانی عام ہو جائے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ کم حیثیت اور کم رتبہ کے لوگ اونچے عہدوں پر قابض ہوں گے اونچی اونچی بلڈنگیں بنائیں گے اور اس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ باقی قیامت کا اصل وقت خدا ہی کو معلوم ہے، وہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کے بارہ میں ٹھیک ٹھیک علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ باقی کچھ حسابی طریقوں یا نجوم کے ذریعے سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

باب ۳۸

۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ۔

۳۸۔

۴۹۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے صالح سے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھیں عبداللہ بن عباس نے خبر دی (اور) انھیں ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ جب ان سے ہرقل (شاہ روم) نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کہ وہ لوگ (رسول کے پیرو) کم ہو رہے ہیں، یا زیادہ؟ تو تم نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور یہی حالت ایمان کی ہوتی ہے جب تک وہ کمل ہو، اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا ان میں سے کوئی اس دین کو قبول کر کے پھر اسے بُرا سمجھ کر ترک بھی کر دیتا ہے؟ تم نے کہا کہ نہیں اور یہی کیفیت ایمان کی ہوتی ہے کہ جب اس کی فرحت دلوں میں سما جاتی ہے پھر اسے کوئی ناگوار نہیں سمجھتا[1]

باب ۳۹ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ۔

۳۹۔ اس شخص کی فضیلت جو دین کو (غلطیوں اور گناہوں سے) صاف ستھرا رکھے۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا

۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے زکریا نے عامر کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سُنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، تو جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچے تو گویا اس نے اپنے دین اور آبرو کو سلامت رکھا۔ اور جو ان شبہات (کی دلدل) میں پھنس گیا، وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو (اپنے جانوروں کو) محفوظ چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے، ممکن ہے کہ وہ اپنے دھن کو اس چراگاہ میں جا گھسائے اچھی طرح سن لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کی زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور سُن لو کہ جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) وہ ناقص اور قیاسی ہوتی ہیں، وہ پانچ چیزیں، بارش کے برسنے کا ٹھیک وقت، پیٹ کے لڑکے یا لڑکی کی تعیین، موت کا وقت آنے والی کل کا حال اور یہ کہ قیامت کب ہوگی

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کو غیب کا صحیح حال معلوم نہیں ہوتا۔ خواہ وہ رسول ہو یا فرشتہ۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [1] اس حدیث میں بھی دین اور ایمان ایک ہی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ٭

جسم سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے سُن لو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا) دل ہے[1]

بَابٌ ۴۰ اَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْاِيْمَانِ ٭

۴۰۔ خمس کا ادا کرنا (بھی) ایمان میں داخل ہے۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِي عَلَى سَرِيْرِهِ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِي حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِي فَاَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ ۔ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ

۵۱۔ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، انھیں شعبہ نے ابوجمرہ سے خبر دی، وہ کہتے ہیں، میں ابن عباس کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو وہ مجھے اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے (ایک بار) انھوں نے مجھ سے فرمایا (یہاں) میرے پاس ٹھہرو تاکہ تمھارے لیے میں اپنے مال میں سے کچھ حصہ نکال دوں، تب میں ان کے ساتھ دو ماہ رہا، پھر (ایک دن) انھوں نے مجھ سے کہا کہ جب (قبیلہ) عبدالقیس کا وفد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے دریافت کیا کہ کس قبیلے کے لوگ ہیں؟ (یا پوچھا کہ کون وفد ہے؟ انھوں نے عرض کیا ہم ربیعہ کے لوگ ہیں، آپ نے فرمایا مرحبا! ان لوگوں کو یا اس وفد کو، یہ نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ ہوئے۔ اس کے بعد انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کی خدمت میں ماہِ حرام کے سوا کسی اور وقت حاضر نہیں ہو سکتے (کیونکہ) ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ رہتا ہے، لہٰذا ہمیں کوئی ایسی قطعی بات بتلا دیجیے جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (بھی) خبر کر دیں اور جس کی وجہ سے ہم جنت میں جا سکیں اور آپ سے انھوں نے پینے کی چیزوں کی بابت پوچھا تو آپ نے انھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا، ان کو اللہ واحد پر ایمان لانے کا حکم دیا (اور) پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان (لانے کا) کیا (مطلب) ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول (اس کے بارے میں) زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی ذات عبادت و اطاعت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا،

[1] حدیث میں کتنا پرحکمت اور قیمتی جملہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انسانی جسم کا اصل تعلق دل سے ہے جب تک وہ کام کرتا ہے انسان کا سارا جسم متحرک ہے اور جس دن اس نے کام چھوڑ دیا اسی وقت زندگی کا سلسلہ ختم ہے، یہی دل انسانی اعضاء کی طرح انسانی اخلاق کے لیے کنجی کی حیثیت رکھتا ہے، اگر دل ان تمام بداخلاقیوں، بے حیائیوں اور خباثتوں سے پاک ہے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو انسان کی ساری زندگی پاک صاف ہوگی اور اگر دل ہی میں فساد بھر گیا تو پھر آدمی کا ہر فعل فتنہ انگیز اور فساد پرور بن جاتا ہے اس لیے سب سے پہلے قلب کی اصلاح ضروری ہے اسی لیے احکام سے پہلے عقائد کی درستگی پر زور دیا جاتا ہے اگر دل سنور گیا تو آدمی کے جسم کی اور روح کی اصلاح ممکن ہے۔

وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَكُمْ ؏

اور یہ کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں سے انھیں آپ نے منع فرمایا۔ حنتم، دُبا، نقیر اور مزفّت (کے استعمال) سے اور فرمایا کہ ان باتوں کو محفوظ کر لو اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (جو آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے انھیں) ان کی خبر دے دو[1]

بَابُ ۴۱ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى فَدَخَلَ الْاِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ عَلٰى نِيَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰٓى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ ؏

۴۱۔ اس بات کا بیان کہ (شریعت میں) اعمال کا دارومدار نیت و اخلاص پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے (تو اس اصول کے لحاظ سے) اعمال میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور احکام (شرعیہ بھی) داخل ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے نبیؐ! آپ کہہ دیجیے کہ ہر شخص اپنے طریقے پر یعنی اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے (چنانچہ) کوئی اگر ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے تو وہ صدقہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (مکہ فتح ہونے کے بعد اب ہجرت تو باقی نہیں) ہاں جہاد اور نیت باقی ہے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ؏

۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انھیں مالک نے یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے سنا، انھوں نے علقمہ بن وقاص سے، انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی، تو وہ اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے شمار ہو گی اور جس نے حصولِ دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو وہ اسی مد میں (شمار) ہو گی جس کے لیے اس نے ہجرت اختیار کی[2]

---

[1] خمس جہاد میں حاصل ہونے والے مال کا پانچواں حصہ ہے۔ قبیلے کے لوگوں نے آپؐ سے وہ اعمال دریافت کیے جن پر عمل کر کے وہ جنت میں داخل ہو سکیں اس لیے آپ نے انھیں صرف احکام بتلائے جن پر عمل کرنا ان کے لیے ممکن تھا، اسی لیے حج کا حکم بیان نہیں کیا گیا اور چونکہ اس قبیلے کی سکونت ایسی جگہ تھی جہاں کفار سے ہر وقت سامنا تھا، اس لیے جہاد کے سلسلہ میں مال خمس کی ادائیگی کی تاکید فرمائی اور اسے بھی ایمانیات میں داخل فرمایا۔

حدیث میں جن چار چیزوں کے برتنے سے منع فرمایا وہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب وغیرہ بنتی اور پی جاتی تھی۔

[2] اس حدیث کے عنوان میں امام بخاری نے یہ بات ملحوظ رکھی ہے کہ آدمی کے جملہ افعال اس کے ارادے کے تابع ہوتے ہیں۔ یہ حدیث بالکل ابتدا میں بھی گزر چکی ہے۔ تقریباً سات جگہ امام بخاری اس روایت کو لائے ہیں اور اس سے یا تو یہ ثابت کیا ہے کہ اعمال کی صحت نیت پر موقوف ہے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۵۳ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهٗ صَدَقَةٌ ۔

۵۳ ۔ ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، انھیں عدی بن ثابت نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے سُنا، انھوں نے ابو مسعودؓ سے روایت کی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی خاطر روپیہ خرچ کرے (تو) وہ اس کے لیے صدقہ ہے (یعنی صدقہ کرنے کا ثواب ملیگا)

۵۴ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَاَتِكَ ۔

۵۴ ۔ ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا انھیں شعیب نے زہری سے خبر دی، ان سے عامر بن سعد نے سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو جو کچھ محض رضاء الٰہی کی خاطر خرچ کرے تجھے اس پر اجر (ضرور) دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دوگے اس کا بھی ثواب ملے گا۔ ۵؎

بَابٌ ۴۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔

۴۲ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ دین، اللہ اور اس کے رسول اور قائدین اسلام اور عام مسلمانوں کے لیے نصیحت (کا نام) ہے اور (اللہ کا قول کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے نصیحت کریں، یعنی دین کا خلاصہ اور حاصل اخلاص اور خیر خواہی ہے۔

۵۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

۵۵ ۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے اسمٰعیل کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) یا یہ بتلایا ہے کہ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے اس جگہ یہی بتلایا گیا ہے کہ ثواب صرف نیت پر موقوف ہے جیسے اپنے بال بچوں پر آدمی روپیہ پیسہ محض اس لیے خرچ کرے کہ ان کی پرورش میرا دینی فریضہ ہے اور حکم خداوندی ہے تو یہ خرچ کرنا بھی صدقے ہی میں شمار ہوگا اور اس پر صدقے کا ثواب ملے گا۔

احناف کے نزدیک نیت کی شرعی حیثیت میں ایک تھوڑا سا باریک فرق ہے۔ وہ یہ کہ جو افعال عبادت ہیں اور عبادت بھی وہ جو مقصود اصلی ہیں، ان میں نیت ضروری ہے یعنی نیت کے بغیر نہ وہ افعال صحیح ہوں گے اور نہ ان پر ثواب ملے گا جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد۔ اور جو افعال مقصود اصلی نہیں بلکہ کسی عبادت کے لیے محض ایک ذریعہ ہیں ان میں نیت ضروری نہیں جیسے نماز کے لیے وضو، اس میں نیت شرط نہیں۔

امام بخاریؒ نے اسی عنوان کے تحت حسب ذیل دو حدیثیں اور ذکر کی ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۵؎ اسلامی احکامات کی جامعیت وہمہ گیری اور معقولیت و دل نشینی کا اندازہ کیجیے کہ زندگی کے ہر پہلو کے لیے ایک ایسا لائحہ عمل انسان کو دیدیا کہ جس سے کبھی اور کسی موقع پر انسان اکتا نہیں سکتا۔ اسلامی تعلیمات کا یہ توازن اور یہ خوبصورتی ہی ان کے دوامی ہونے اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے کی ضامن ہے انسان کے لیے مرد وعورت کے تعلقات سے زیادہ کوئی چیز جاذب توجہ نہیں، لیکن اسلام نے ان تعلقات کی دلکشی اور رنگینی کو باقی رکھتے ہوئے انھیں اتنا پاکیزہ اور بلند کر دیا کہ وہ اخلاق کی پستیوں کی بجائے اخلاقی عظمتوں کی اس حد کو پہنچ گیا کہ جہاں عبادت کی سرحد شروع ہو جاتی ہے، صرف ایک بنیادی نقطۂ نظر کی تبدیلی سے ان علائق کی نوعیت میں اتنا بڑا دست انقلاب آگیا کہ ایک طرف وہ خدا کی نگاہ میں محبوب اور قابل اجر قرار پائے اور دوسری طرف خاندان کا ایک ایسا پاکیزہ تصور سامنے آگیا جس سے آگے چل کر ایک با اخلاق، صحت مند اور ترقی پذیر معاشرہ نمودار ہوا۔

إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ؕ

واسطے سے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی پر بیعت کی[۱]

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ أَمِيْرٌ فَإِنَّمَا يَأْتِيْكُمُ الْآنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَعْفُوْا لِأَمِيْرِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهُ عَلٰى هٰذَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ إِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَّكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ ؕ

۵۶۔ ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے زیاد بن علاقہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ جس دن مغیرہ بن شعبہ کا انتقال ہوا، اس روز میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا، کھڑے ہو کر انھوں نے (اول) اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور (لوگوں سے) کہا تمھیں صرف خدائے وحدہ لاشریک سے ڈرنا چاہیے، اور وقار اور سکون اختیار کرو جب تک کہ کوئی امیر تمھارے پاس آئے کیونکہ وہ (امیر) ابھی تمھارے پاس آنے والا ہے، پھر کہا اپنے (مرحوم) امیر کے لیے خدا سے مغفرت مانگو، کیونکہ وہ بھی درگزر کرنے کو پسند کرتا تھا۔ پھر کہا اب اس (حمد وصلوٰۃ) کے بعد (سن لو کہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں تو آپ نے مجھ سے اسلام (پر قائم رہنے) کی اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کی شرط لی۔ تو میں نے اسی پر آپ کی بیعت کی۔ اور قسم ہے اس مسجد کے رب کی کہ یقیناً میں تمھارے لیے خیرخواہ ہوں۔ پھر استغفار کیا اور (منبر سے) اتر گئے[۲]

---

[۱] دین کا حاصل صرف یہ ہے کہ آدمی محض اخلاص وخیرخواہی کے جذبات اپنے دل میں رکھے، اللہ کے لیے بھی، اس کے رسول کیلیے بھی، اسلامی حکام کیلیے بھی، اور دوسرے عام مسلمانوں کے لیے بھی۔ اللہ کی ذات وصفات کا صحیح تصور، اس کی عظمت ورفعت کا پورا احساس اور خالص اس کی اطاعت وعبادت، یہ اللہ کے لیے اخلاص وخیرخواہی ہے اور مسلمان حکام کی اطاعت فی المعروف۔ دینی رہنماؤں کی توقیر وتعظیم، مسائل میں ان پر اعتماد یہ ائمہ مسلمین کی خیرخواہی ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق پہچاننا، ان کے ساتھ شفقت ومروت سے پیش آنا، ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا یہ عام مسلمانوں کے لیے اخلاص وخیرسگالی کا مظاہرہ ہے ایک مسلمان کو اللہ اور اس کے رسول، علماء وحکام اور عوام کے بارے میں یہی رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

[۲] اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی بھلائی اختیار کرنی چاہیئے۔ حاکم کو عام پبلک کی اور عوام کو حکام کی۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد جریر بن عبداللہ کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہاں مؤلف نے کتاب الایمان کو ختم کر دیا۔ اب اس کے بعد کتاب العلم شروع ہو رہی ہے۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

بَابٌ ۴۳ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ وَقَوْلِهِ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۔

بَابٌ ۴۴. مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ

کتاب العلم

۴۳۔ علم کی فضیلت (جس کی تفصیل میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے اہلِ علم و اہلِ ایمان کے درجے بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے۔ اور (اسی علم کی فضیلت میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اے پیغمبر کہو کہ) اے میرے رب! میرا علم زیادہ کر[1]

۴۴۔ کسی شخص سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ کسی بات میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے پھر جواب دے۔

۵۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا ان سے فلیح نے (اور دوسری سند سے) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، ان سے محمد بن فلیح نے، ان سے ان کے باپ (فلیح) نے، ان سے ہلال بن علی نے عطاء بن یسار کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے (کچھ) بیان فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی (شخص) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی (اور) آپ باتیں کرتے رہے، کسی نے عرض کیا کہ آپ نے اس کی بات سن لی مگر اس کی بات (درمیانِ گفتگو میں) ناگوار معلوم ہوئی، اور کسی نے کہا بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں، یہاں تک کہ جب آپ نے اپنا (سلسلہ) بیان پورا فرما لیا (تو) پوچھا، وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ شخص بولا، یا رسول اللہؐ! میں (یہاں) موجود ہوں، آپ نے فرمایا۔ جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا منتظر رہ، اس نے پوچھا امانت کس طرح ضائع ہوگی؟ آپ نے فرمایا۔ جب نااہل کو حکومت کی باگ ڈور سونپ دی جائے تو (اس کے بعد)

---

[1] امام بخاریؒ نے اس باب میں صرف دو آیتیں بیان کیں، کوئی حدیث ذکر نہیں کی، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس باب کے تحت انھیں کوئی اس درجہ کی صحیح حدیث نہیں ملی جو ان کی مقررہ شرائط کے مطابق ہوتی۔

فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ.

قیامت کا انتظار کر[1]

بَابٌ ۴۵ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

۴۵ - جو شخص علم کی باتیں بلند آواز سے بیان کرے۔

۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا۔

۵۸ - ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے بشر کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے یوسف بن ماہک سے روایت کی انھوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے، پھر (آگے بڑھ کر) آپ نے ہم کو پا لیا اور اس وقت نماز کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے (ہم عجلت کے ساتھ) وضو کر رہے تھے تو ہم (پاؤں پر پانی ڈالنے کی بجائے) ہاتھ سے پاؤں پر پانی پھیرنے لگے کہ آپ نے پکار کر فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ (کے عذاب) سے خرابی ہے دو مرتبہ یا تین مرتبہ (فرمایا)[2]

بَابٌ ۴۶ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَقَالَ شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً كَذَا وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ

۴۶ - محدث کے اس قول کی تائید میں کہ ہم سے حدیث بیان کی یا ہمیں خبر دی یا ہمیں بتلایا اور حمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا أَنْبَأَنَا اور سَمِعْتُ (کے معنی) ایک ہی تھے اور ابن مسعودؓ نے کہا حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق۔ اور شقیق نے عبداللہ (ابن مسعود) سے نقل کیا کہ "سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ کذا" (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فلاں بات سنی) اور حذیفہ نے کہا "حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین (ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان کیں) اور ابو العالیہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... عن ربہ۔ اور حضرت انسؓ

[1] سلسلہ گفتگو میں جب کوئی شخص غیر متعلق بات پوچھ بیٹھے تو اسی وقت اس کا جواب دینا ضروری نہیں، آداب گفتگو میں سے ہے کہ بات پوری کر چکنے کے بعد کوئی سوال کرنا چاہیے۔
دوسری بات حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ جب اقتدار نا اہل لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے گا تو دنیا میں فتنے عام ہو جائیں گے اور زندگی میں ابتری اور انتشار پھیل جائے گا اور بڑھتے بڑھتے جب فساد پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا تو اس کے بعد قیامت آ جائے گی۔

[2] نماز کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے صحابہ پاؤں پر فراغت کے ساتھ پانی ڈالنے کی بجائے ہاتھ سے ان پر پانی پھیرنے لگے اس وقت چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ذرا فاصلہ پر تھے اس لیے آپ نے پکار کر فرمایا کہ ایڑیاں خشک رہ جائیں تو وضو پورا نہ ہوگا جس کے نتیجے میں قیامت میں عذاب ہوگا۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ۔

نے فرمایا "عن النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .. عَنْ رَبِّهِ" اور حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى[1]

۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ ۔

۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے (خزاں میں) نہیں جھڑتے اور وہ مؤمن کی طرح ہے تو مجھے بتاؤ کہ وہ (درخت) کیا ہے؟ (اسے سن کر) لوگ جنگلی درختوں (کے دھیان) میں پڑ گئے۔ عبداللہ (ابن مسعود) کہتے ہیں کہ میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور کا پیڑ ہے لیکن مجھے شرم آئی (کہ بڑوں کے سامنے کچھ کہوں)، پھر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی فرمائیے وہ کونسا درخت ہے، آپ نے فرمایا وہ کھجور (کا پیڑ) ہے۔

بَابٌ ۴۷ طَرْحِ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۔

۴۷۔ ایک مقتدار کا اپنے رفقاء کی علمی آزمائش کے لیے کوئی سوال کرنا۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا يَا رَسُولَ اللهِ مَا هِيَ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ ۔

۶۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ کے واسطے سے روایت کی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے (ایک بار) ارشاد فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کی طرح ہے، مجھے بتلاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے؟ عبداللہ کہتے ہیں کہ لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے، ان کا بیان ہے کہ میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور (کا پیڑ) ہے مگر مجھے (عرض کرتے ہوئے) شرم آئی، پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی بتلا دیجئے کہ وہ کونسا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کھجور ہے[2]۔

---

[1] اس باب سے بخاری کا مقصود یہ ہے کہ ان کے نزدیک حدیث بیان کرنے کے جتنے اصطلاحی الفاظ ہیں وہ معنی کے اعتبار سے ایک ہیں، اگرچہ دوسرے علماء کے نزدیک الفاظ کے ساتھ ساتھ معنی میں بھی تفاوت ہے

[2] یہ حدیث مکرر ہے مگر عنوان الگ الگ ہیں اور سند بھی جدا ہے۔ کھجور کی مثال اس لیے دی ہے کہ وہ سدا بہار پیڑ ہے، پھل اس کا نہایت شیریں، خوش ذائقہ، خوش رنگ اور خوشبودار ہوتا ہے۔ ایک سچے مسلمان کی یہ ہی شان ہے، وہ ہر لحاظ سے پسندیدہ اور محبوب ہوتا ہے۔

باب ۴۸ اَلْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ وَرَاَى الْحَسَنُ وَالثَّوْرِيُّ وَ مَالِكٌ اَلْقِرَاءَةَ جَائِزَةً وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيْثِ ضِمَامِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُصَلِّيَ الصَّلٰوةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهٰذِهٖ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهٗ بِذٰلِكَ فَاَجَازُوْهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ بِالصَّكِّ يُقْرَاُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُوْنَ اَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَاُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُوْلُ الْقَارِئُ اَقْرَاَنِيْ فُلَانٌ ؛

۴۸۔ (حدیث) پڑھنے اور محدث کے سامنے (حدیث) پیش کرنے کا بیان حسن (بصریؒ) اور سفیان (ثوریؒ) اور (امام) مالکؒ کے نزدیک قرأۃ جائز ہے۔ بعض محدثین نے عالم کے سامنے قرأۃ کے کافی ہونے پر ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا اللہ نے آپ کو (یہ) حکم دیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، تو یہ (گویا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنا ہے اور ضمام نے اس بات کی اپنی قوم کو اطلاع دی اور ان کی قوم نے (ان کی) اس خبر کو کافی سمجھا اور امام مالکؒ نے قرأۃ کے جواز پر دستاویز سے استدلال کیا ہے، جو لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں ہمیں فلاں شخص نے (اس دستاویز پر) گواہ بنایا اور قرآن جب استاد کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا[1]

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَّقُوْلَ حَدَّثَنِيْ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ يَقُوْلُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهٗ سَوَاءٌ ؛

۶۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا ان سے محمد بن الحسن الواسطی نے عوف کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حسن بصریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ عالم کے سامنے پڑھنے میں کچھ ہرج نہیں۔ اور ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے سفیان کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ جب محدث کے سامنے پڑھا ہو تو حدثنی کہنے میں کچھ حرج نہیں، بخاری کہتے ہیں میں نے ابو عاصم سے سنا وہ مالک اور سفیان سے نقل کرتے تھے کہ عالم کو پڑھ کر سنانا اور عالم کا (خود) پڑھنا (دونوں) برابر ہیں۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا

۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے سعید مقبری کے واسطے سے نقل کیا، وہ شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالک سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار (ہوکر) آیا اور اسے مسجد (کے احاطے) میں بٹھلا دیا پھر اسے (رسی سے) باندھ دیا۔ اس کے بعد پوچھنے لگا تم میں سے محمد کون ہیں؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے

[1] حدیث کی روایت کے دو طریقے رائج ہیں، ایک یہ کہ استاد پڑھے اور شاگرد سنے۔ دوسرا یہ کہ شاگرد پڑھے اور استاد سنے۔ امام بخاری نے دونوں طریقوں کی طرف اشارہ کر دیا۔ بعض محدثین کے نزدیک پہلا طریقہ بہتر ہے۔ بعض کے نزدیک دوسرا۔

الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ اَسْاَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُّصَلِّيَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ رَوَاهُ مُوْسٰى وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

اس پر ہم نے کہا یہ صاحب سفید رنگ جو تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ تو اس شخص نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں کہو) میں جواب دوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور اپنے سوالات میں ذرا شدت سے کام لوں گا، تو آپ میرے اوپر کچھ ناراض نہ ہوں، آپ نے فرمایا پوچھو جو تمھاری سمجھ میں آئے، وہ بولا کہ میں آپ کو اپنے رب کی اور آپ سے پہلے لوگوں کے رب کی قسم دیتا ہوں (سچ بتائیے) کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتلائیے) کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں ۵ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ بولا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتلائیے) کیا اللہ نے سال میں اس (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ بولا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہمارے مالداروں سے صدقہ لے کر ہمارے غرباء کو تقسیم کر دیں؟ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) اس پر اس شخص نے کہا کہ جو کچھ (اللہ کی طرف سے احکام) آپ لے کر آئے ہیں میں ان پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کا جو پیچھے رہ گئی ہے ایلچی ہوں۔ میں ضمام ہوں ثعلبہ کا لڑکا اپنی سعد بن بکر کے بھائیوں میں سے ہوں (یعنی ان کی قوم سے ہوں)[1]

اس حدیث کو موسیٰ اور علی بن عبدالحمید نے بیان کیا ہے، انھوں نے ثابت سے، ثابت نے انس سے اور حضرت انس رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ

۶۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ان سے سلیمان المغیرہ نے ان سے ثابت نے حضرت انس رضی کے واسطے سے روایت نقل کی۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم کو قرآن میں اس کی ممانعت کر دی گئی کہ رسول اللہ سے (باربار) سوال کریں اور ہماری یہ خواہش رہتی تھی کہ کوئی جنگل کا رہنے والا (اکھڑ) آ کر آپ سے سوال کرے اور ہم (آپ کا جواب) سنیں، تو (ایک دن) ایک بادیہ نشین آیا اور اس نے (آ کر) کہا کہ ہمارے پاس آپ کا قاصد پہنچا تھا اور اس نے ہمیں بتلایا کہ آپ (اس بات کے)

---

[1] اس روایت میں حج کا ذکر نہیں۔ مگر مسلم شریف کی روایت میں حج کا بھی ذکر ہے اس لیے کہ وہ ارکان دین میں سے ہے۔

صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوٰتٍ وَزَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ بِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِيْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ ؂

مدعی ہیں کہ یقیناً آپ کو اللہ بزرگ و برتر نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے آپؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس شخص نے پوچھا، اچھا آسمان کس نے پیدا کیا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے، وہ بولا اچھا زمین اور پہاڑ کس نے بنائے؟ آپ نے فرمایا اللہ نے۔ اس نے کہا اچھا پہاڑوں میں (اتنے) منافع کس نے رکھے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ نے (اس کے بعد) وہ کہنے لگا، تو اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو قائم کیا اور ان میں نفع کی چیزیں رکھیں، کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں (تب) اس نے کہا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ ہم پر پانچ نمازیں، اور اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا فرض ہے، آپؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا (پھر) وہ بولا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، کیا اس نے آپؐ کو یہ حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ (پھر) وہ بولا کہ آپؐ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ سال بھر میں ایک ماہ کے روزے ہم پر فرض ہیں، آپؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ (پھر) وہ بولا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ ہمارے اوپر حج فرض ہے بشرطیکہ ہم میں بیت اللہ تک پہنچنے کی سکت ہو۔ آپؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا (اس کے بعد) وہ کہنے لگا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (تب) وہ کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں ان (احکامات) پر نہ کچھ زیادہ کروں گا نہ کم۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو یقیناً جنت میں جائے گا۔

باب ۴۹ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ اِلَى الْبُلْدَانِ

وَقَالَ اَنَسٌ نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْاٰفَاقِ وَرَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَتَبَ لِاَمِيْرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا تَقْرَاْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَاَهُ عَلَى النَّاسِ

۴۹ - مناولہ کا بیان اور اہل علم کا علمی باتیں لکھ کر (دوسرے) شہروں کی طرف بھیجنا اور حضرت انسؓ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ نے مصاحف (یعنی قرآن) لکھوا دیے اور انھیں چاروں طرف بھیج دیا اور عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ (کتابت) جائز ہے اور بعض اہل حجاز نے مناولہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں آپ نے امیر لشکر کے لیے خط لکھا پھر (قاصد سے) فرمایا کہ جب تک تم فلاں فلاں مقام پر نہ پہنچ جاؤ اس خط کو نہ پڑھنا، پھر جب وہ اس جگہ پہنچ گئے تو اس خط کو لوگوں کے سامنے پڑھا اور جو آپ کا

مَا أَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حکم تھا، وہ انھیں بتلایا۔[۱]

۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ رَجُلًا وَّأَمَرَهُ أَنْ يَّدْفَعَهُ إِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔

۶۴۔ اسمٰعیل بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا ان سے ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطے سے روایت کی، انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے نقل کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنا ایک خط دے کر بھیجا اور اسے یہ حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین کے پاس لے جائے۔ بحرین کے حاکم نے وہ خط کسریٰ (شاہ ایران) کے پاس بھیج دیا، تو جس وقت اس نے وہ خط پڑھا تو اسے چاک کر ڈالا (راوی کہتے ہیں) اور میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے (اس کے بعد مجھ سے) کہا کہ (اس واقعہ کو سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایران کے لیے بددعا کی کہ وہ (بھی چاک شدہ خط کی طرح) ٹکڑے ٹکڑے ہو کر (فضا میں) منتشر ہو جائیں۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَّكْتُبَ فَقِيْلَ لَهٗ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ أَنَسٌ ۔

۶۵۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا، ان سے عبداللہ نے، انھیں شعبہ نے قتادہ سے خبر دی، وہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی بادشاہ کے نام دعوت اسلام دینے کے لیے) ایک خط لکھا یا لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ بغیر مہر کا خط نہیں پڑھتے (یعنی بے مہر کے خط کو مستند نہیں سمجھتے) تب آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا گویا میں (آج بھی) آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں (شعبہ راوی حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے قتادہ سے پوچھا کہ یہ کس نے کہا (کہ) اس پر "محمد رسول اللہ" کندہ تھا؟ انھوں نے جواب دیا انسؓ نے۔

بَابٌ ۵ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَّأٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا ۔

۵۰۔ وہ شخص جو مجلس کے آخر میں بیٹھ جائے اور وہ شخص جو درمیان میں جہاں جگہ دیکھے، بیٹھ جائے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْ وَاقِدِ نِ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

۶۶۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے واسطے سے ذکر کیا کہ ابومرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب نے انھیں ابوواقد اللیثی سے خبر دی کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ اور لوگ

[۱] حدیث ۶۴، ۶۵ سے مقصد مناولہ کی تائید و اجازت ہے یعنی خط میں لکھی ہوئی بات قابل اعتبار سمجھی جائے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَآوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ.

آپ کے پاس (بیٹھے) تھے کہ تین آدمی آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچ گئے اور ایک چلا گیا (راوی کہتے ہیں) پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے، اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا جو تھا وہ لوٹ گیا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے تو (صحابہ سے) فرمایا کہ کیا میں تمھیں تین آدمیوں کے بارہ میں نہ بتاؤں؛ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ ڈھونڈی، اللہ نے اسے پناہ دی اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ بھی اس سے شرمایا اور تیسرے شخص نے منہ موڑا تو اللہ نے (بھی) اس سے منہ موڑ لیا[1]۔

بَابُ ۵۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ.

۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے (براہ راست) سننے والے سے زیادہ (حدیث کو) یاد رکھتا ہے۔

٦٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ

٦٧۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے بشر نے، ان سے ابن عون نے ابن سیرین کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے نقل کیا، انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ وہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھام رکھی تھی، آپ نے پوچھا یہ کونسا دن ہے؟ ہم خاموش رہے حتیٰ کہ ہم یہ سمجھے کہ آج کے دن کا آپ کوئی دوسرا نام اس کے نام کے علاوہ تجویز فرمائیں گے۔ (پھر) آپ نے فرمایا، کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک۔ (اس کے بعد) آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم (اس پر بھی) خاموش رہے (اور یہی) سمجھے کہ اس ماہ کا (بھی) آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے (پھر) آپ نے فرمایا کیا یہ ذی حجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا۔

---

[1] آپ نے مذکورہ تین آدمیوں کی کیفیت مثال کے طور پر بیان فرمائی۔ ایک شخص نے مجلس میں جہاں جگہ دیکھی وہاں بیٹھ گیا، دوسرے نے کہیں جگہ نہ پائی تو مجلس کے کنارے جا بیٹھا اور تیسرے نے جگہ نہ پاکر اپنا راستہ لیا۔ حالانکہ رسول اللہ کی مجلس سے اعراض گویا اللہ سے اعراض ہے اسی لیے تنبیہاً آپ نے اس کے بارے میں سخت الفاظ فرمائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجلس میں آدمی کو جہاں جگہ ملے، وہاں بیٹھ جانا چاہیے۔

يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَىٰ أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَىٰ لَهُ مِنْهُ۔

بے شک (نہیں)، آپ نے فرمایا تو یقیناً تمھاری جانیں اور تمھارے مال اور تمھاری آبرو تمھارے درمیان (ہمیشہ کے لیے) اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمھارے اس مہینے اور اس شہر میں، جو شخص حاضر ہے اسے چاہیئے کہ غائب کو یہ (بات) پہنچا دے کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جو شخص یہاں موجود ہے وہ ایسے شخص کو یہ خبر پہنچائے جو اس سے زیادہ (حدیث کا) محفوظ رکھنے والا ہو۔

بَاب ۵۲ الْعِلْمِ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ وَقَالَ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ - وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَىٰ هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَىٰ قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۲ - علم (کا درجہ) قول و عمل سے پہلے ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (آپ جان لیجیے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے)، تو (گویا)، اللہ تعالیٰ نے علم سے ابتدا فرمائی اور (حدیث میں ہے) کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں (اور) پیغمبروں نے نے علم (ہی) کا ترکہ چھوڑا ہے (پھر) جس نے علم حاصل کیا، اس نے (دولت کی) بہت بڑی مقدار حاصل کر لی اور جو شخص کسی راستے پر حصول علم کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں اور (دوسری جگہ) فرمایا ہے اور اس کو عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا - اور ان لوگوں (کافروں نے) کہا اگر ہم سنتے یا عقل رکھتے، جہنمی نہ ہوتے اور (ایک اور جگہ) فرمایا، کیا اہل علم اور جاہل برابر ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے اور علم تو سیکھنے ہی سے آتا ہے اور حضرت ابوذر کا ارشاد ہے کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اور مجھے گمان ہو کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ایک کلمہ سنا ہے، گردن کٹنے سے پہلے بیان کر سکوں گا تو یقیناً میں اس کو بیان کر دوں گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ حاضر کو چاہیئے

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے باہمی خونریزی حرام ہے - ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کی جان و مال اور آبرو کا احترام ضروری ہے - حج کے مہینوں میں اہل عرب لڑائی کو برا سمجھتے تھے۔ خصوصاً ذی الحجہ کے مہینے اور حج کے دن کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ اسی لیے مثالاً آپ نے اسی کو بیان فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ حُكَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ ؛

کہ (میری بات) غائب کو پہنچا دے اور حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ آیت "كُونُوا رَبَّانِيِّينَ" سے مراد حکماء، فقہاء، علماء ہیں، اور ربانی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بڑے مسائل سے پہلے چھوٹے مسائل سمجھا کر لوگوں کی (علمی) تربیت کرے ؛

بَابٌ ۵۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا ؛

۵۳ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے نصیحت فرماتے اور تعلیم دیتے (تاکہ) انھیں ناگواری نہ ہو۔

۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ؛

۶۸ - ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انھیں سفیان نے اعمش سے خبر دی، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت فرمانے کے لیے کچھ دن مقرر کر دیئے تھے۔ ہمارے پریشان ہو جانے کے خیال سے (ہر روز وعظ نہ فرماتے)

۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا ؛

۶۹ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو التیاح نے حضرت انسؓ سے نقل کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ[1]

بَابٌ ۵۴ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً ؛

۵۴ - کوئی شخص طالبین علم کی تعلیم کے لیے کچھ دن مقرر کر دے (تو یہ جائز ہے)

۷۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ

۷۰ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ (عبداللہ) ابن مسعود ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے، ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اے ابو وائل! میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیں ہر روز وعظ سنایا کرو، انھوں نے فرمایا تو سن لو کہ

---

[1] اسلام دین فطرت ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور ہر انسان کے لیے آیا ہے اس لیے یہ دین اپنے اندر ایسے اصول رکھتا ہے جو انسانی فطرت کے لیے ناگوار نہیں۔ قرآن وحدیث میں تہدید و تنبیہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا بیان ہے اس لیے خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول مقرر فرمادیا کہ دین کے کسی مسئلہ میں وہ پہلو نہ اختیار کرو جس سے لوگ کسی تنگی میں مبتلا ہو جائیں یا انھیں اس طرح پند و نصیحت نہ کرو جس سے انھیں خدا کی مغفرت و رحمت کی بجائے اس طرز تبلیغ ہی سے نفرت پیدا ہو جائے، اسلام کے یہ حکیمانہ اور نفسیاتی اصول ہی اس کی حقانیت و سچائی کا روشن ثبوت ہے ؛

ذٰلِكَ اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ؛

مجھے اس امر سے کوئی چیز اگر مانع ہے تو یہ کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کہیں تم تنگ نہ ہو جاؤ اور میں وعظ میں تمھاری فرصت و فرحت کا وقت تلاش کیا کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ ہم کبیدہ خاطر نہ ہو جائیں، وعظ کے لیے ہمارے اوقات فرصت کے متلاشی رہتے تھے۔

بَابُ ۵۵ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ؛

۵۵۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ ؛

۷۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، ان سے وہب نے یونس کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں ان سے حمید بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ میں نے معاویہ سے، وہ خطبہ کے دوران میں فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتے ہیں اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، جو شخص ان کی مخالفت کرے گا انھیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے[۱]۔

بَابُ ۵۶ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ ؛

۵۶۔ علم کی باتیں دریافت کرنے میں سمجھداری سے کام لینا۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً

۷۲۔ ہم سے علی (بن مدینی) نے بیان کیا، ان سے سفیان نے ان سے ابن ابی نجیح نے مجاہد کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ مدینے تک رہا۔ میں نے (اس) ایک حدیث کے سوا ان سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور حدیث نہیں سنی، وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک گابھ لایا گیا (اسے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے اس کی مثال

---

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقیہ ہونا علم کا سب سے اونچا درجہ ہے، دوسرے یہ کہ اسلام قیامت تک دنیا میں باقی رہے گا۔ کوئی شخص اس کو روئے زمین سے مٹانا چاہے تو مٹا نہیں سکے گا۔ تیسرے یہ کہ نبی کا کام تو صرف تبلیغ احکام ہے۔ اللہ کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلا دینا اور ہر شخص کو تقسیم کر دینا ہے۔ اب کس کے حصے میں کتنا علم اور کتنا دین آتا ہے، یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے۔ ہر شخص کو اپنی اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق دین کی سمجھ دی جاتی ہے اور اس سے یہ بھی مراد ہے کہ جو کچھ مال و دولت مسلمانوں میں رسول تقسیم کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے کہتے ہیں، رسول صرف تقسیم کرنے والا ہے، اصل دینے والا اللہ ہی ہے۔

تَمَثُلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ .

مسلمان کی طرح ہے (ابن مسعود کہتے ہیں کہ) یہ سن کر میں نے ارادہ کیا کہ عرض کروں کہ وہ (درخت) کھجور کا ہے مگر چونکہ میں سب میں چھوٹا تھا اس لیے خاموش رہا (پھر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا پیڑ ہے[1]

باب ۵۷ الاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ .

۵۷۔ علم و حکمت میں رشک کرنا۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ قائد بننے سے پہلے فقیہ بنو۔ (یعنی دین کا علم حاصل کرو) اور ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ قائد بنائے جانے کے بعد بھی علم حاصل کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بڑھاپے میں بھی دین سیکھا[2]۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَلٰى مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .

۷۳۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے دوسرے لفظوں میں بیان کیا، ان لفظوں کے علاوہ جو زہری نے ہم سے بیان کیے۔ وہ کہتے ہیں میں نے قیس بن ابی حازم سے سنا انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے سُنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے، ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو۔ اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو وہ اس کے ذریعہ سے فیصلے کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو[3]۔

باب ۵۸ مَا ذُكِرَ فِيْ ذَهَابِ مُوْسٰى فِي الْبَحْرِ اِلَى الْخَضِرِ وَقَوْلِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ .

۵۸۔ حضرت موسیٰ کے حضرت خضر کے پاس دریا میں جانے کا ذکر۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (جو حضرت موسیٰ کا قول ہے) کیا میں تمہارے ساتھ چلوں اس شرط پر کہ تم مجھے (اپنے علم سے کچھ) سکھاؤ۔

---

[1] یہ عبداللہ بن مسعود کی ذہانت وذکاوت کی بات ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا منشا فوراً سمجھ گئے اور یہ بھی ان کی سمجھداری کی دلیل ہے کہ بزرگوں کے مجمع میں از خود بولنے کو اچھا نہیں سمجھا۔

[2] امام بخاری کا منشا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے ارشاد سے یہ نہ سمجھو کہ رئیسِ قوم اور سردار بننے سے پہلے تو علم حاصل کیا جائے اور اس کے بعد اس کی ضرورت نہیں بلکہ دینی معلومات تو ہر وقت حاصل کی جا سکتی ہیں (اور کرنی چاہئیں، جیسا کہ صحابہ کرام کا حال تھا۔

[3] کسی دوسرے کی صلاحیت یا شخصیت یا خوبی یا خوشحالی سے رنجیدہ ہو کر یہ خواہش کرنا کہ اس شخص کی یہ نعمت یا کیفیت ختم ہو جائے اس کا نام حسد ہے لیکن کبھی کبھی حسد سے مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ آدمی دوسرے کو دیکھ کر صرف یہ چاہے کہ کاش! میں بھی ایسا ہی ہوتا یا مجھے بھی ایسی ہی نعمت مل جاتی اس حالت کا نام رشک ہے۔ یہ کسی چیز کی شدید رغبت اور حرص سے پیدا ہوتا ہے اسی لیے امام بخاری نے عنوان میں غبطہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ حسد تو بہر حال ایک مذموم چیز ہے مگر ایسا حسد جس کو رشک کہہ سکتے ہوں ان دو شخصوں کے مقابلہ میں جائز ہے جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔

۷۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوْسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّي تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِي سَاَلَ مُوْسٰى السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِي مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلَيْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ الْحُوْتَ اٰيَةً وَّقِيْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوْسٰى فَتَاهُ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ۔ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهٖ ۔

۷۴. ہم سے محمد بن غریر زہری نے بیان کیا۔ ان سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے ان کے باپ (ابراہیم) نے، انھوں نے صالح سے سنا۔ انھوں نے ابن شہاب سے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس کے واسطے سے خبر دی کہ وہ اور حر بن قیس بن حصین الفزاری حضرت موسیٰؑ کے ساتھی کے بارے میں بحثے، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ خضرؑ تھے، پھر ان کے پاس سے ابی بن کعب گزرے تو عبداللہ ابن عباسؓ نے انھیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے یہ رفیق حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جن سے انھوں نے ملاقات کی سبیل چاہی تھی، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ ذکر سنا ہے، انھوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ایک دن حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں، کہ (دنیا میں) کوئی آپ سے بھی بڑھ کر عالم ہے؟ موسیٰ نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں ہمارا بندہ خضر ہے (جس کا علم تم سے زیادہ ہے) تب حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ خضر سے ملنے کی کیا صورت ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان سے ملاقات کی علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم اس مچھلی کو گم کر دو تو (واپس) لوٹ جاؤ، تب خضر سے تمھاری ملاقات ہوگی۔ تب موسیٰ علیہ السلام (چلے اور) دریا میں مچھلی کی علامت تلاش کرتے رہے۔ اس وقت ان کے ساتھی نے کہا، جب ہم پتھر کے پاس تھے کیا آپ نے دیکھا تھا۔ میں اس وقت مچھلی کو کہنا بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے اس کا ذکر بھلا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اسی مقام کی تو ہمیں تلاش تھی، تب وہ اپنے نشانات قدم پر (پچھلے پاؤں) باتیں کرتے ہوئے لوٹے (وہاں) انھوں نے خضر علیہ السلام کو پایا۔ پھر ان کا وہی قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بیان کیا ہے[1]

---

[1] اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ پیغمبر جیسی ذی علم ہستی نے بھی مزید علم کے حصول کے لیے کسی دوسرے کی شاگردی کو عیب نہیں گردانا۔ اسی سے علم کی فضیلت واہمیت سمجھ میں آتی ہے۔

باب ۵۹ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ .

۷۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ۔

۵۹ ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما"

۷۵ ۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا ان سے عبدالوارث نے، ان سے خالد نے عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (سینے سے) لپٹا لیا اور فرمایا کہ "اے اللہ! اسے علم کتاب (قرآن) عطا فرما"

باب ۶۰ مَتٰى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيْرِ

۷۶ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ ۔

۶۰ ۔ بچے کا (حدیث) سننا کس عمر میں صحیح ہے؟

۷۶ ۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے، وہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) گدھی پر سوار ہو کر چلا۔ اس زمانے میں میں بلوغ کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منٰی میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سامنے دیوار (کی آڑ) نہ تھی تو میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چھوڑ دیا، وہ چرنے لگی (مگر کسی نے مجھے اس بات پر ٹوکا نہیں)

۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ وَجْهِيْ وَاَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِيْنَ مِنْ دَلْوٍ ۔

۷۷ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے ابو مسہر نے، ان سے محمد بن حرب نے، ان سے زبیدی نے زہری کے واسطے سے بیان کیا وہ محمود بن الربیع سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے چہرے پر کلی فرمائی اور اس وقت میں پانچ سال کا تھا[1]

باب ۶۱ الْخُرُوْجِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ فِيْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ ۔

۶۱ ۔ علم کی تلاش میں نکلنا۔ جابر بن عبداللہؓ نے ایک حدیث کی خاطر عبداللہ بن انیس کے پاس جانے کے لیے ایک ماہ کی مسافت طے کی ہے

۷۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِيْ حِمْصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ

۷۸ ۔ ہم سے ابوالقاسم خالد بن خلی قاضی حمص نے بیان کیا، ان سے محمد بن حرب نے، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہمیں زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے خبر دی، وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور حُر بن قیس حصن الفزاری حضرت موسیٰؑ کے

[1] مذکورہ حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۵ سال کی عمر کی بات بچہ یاد رکھ سکتا ہے اور وہ قابل اعتماد ہے۔

وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسٰى لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى مُوسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسٰى يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى لِمُوسٰى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ ۔

باب ٦٢ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ ۔

٧٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ

ساتھی کے بارے میں جھگڑے (اس دوران میں) ان کے قریب سے ابی بن کعب گزرے تو ابن عباس رضؓ نے انھیں بلا لیا اور کہا کہ میں اور میرے (یہ) ساتھی حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جس سے ملنے کی حضرت موسیٰ نے (اللہ سے) سبیل چاہی تھی۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابی نے کہا کہ ہاں۔ میں نے رسول اللہ کو ان کا حال بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ فرما رہے تھے کہ ایک بار حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں (بیٹھے) تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ سے بھی بڑھ کر کوئی عالم ہے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل کی کہ ہاں! ہمارا بندہ خضر (علم میں تم سے بڑھ کر) ہے تو حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کی سبیل دریافت کی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (ان سے ملاقات کے لیے) مچھلی کو علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا تھا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو لوٹ جاؤ، تب تم خضر سے ملاقات کر لوگے۔ حضرت موسیٰ دریا میں مچھلی کے نشان کا انتظار کرتے رہے تب ان کے خادم نے ان سے کہا کیا آپ نے دیکھا تھا جب ہم پتھر کے پاس تھے میں وہاں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے غافل کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہم اسی (مقام) کے تو متلاشی تھے تب وہ اپنے (قدموں کے) نشان پر باتیں کرتے ہوئے واپس لوٹے (وہاں) خضر کو انھوں نے پایا پھر (اس کے بعد) ان کا قصہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

۶۲۔ پڑھنے اور پڑھانے والے کی فضیلت

۷۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا ان سے حماد بن اسامہ نے برید ابن عبداللہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت ابوموسیٰ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برسے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اس سے

[1] طلبِ علم کی ضرورت و اہمیت کے لیے یہ حدیث مکرر دوسرے عنوان سے بیان کی گئی ہے۔

اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَ سَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَآئِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَّا يُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي الدِّيْنِ وَنَفَعَهٗ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَآئِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَآءَ قَاعٌ يَعْلُوْهُ الْمَآءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْاَرْضِ ؕ

اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑا۔ وہ بالکل چٹیل میدان ہی تھے۔ نہ پانی کو روکتے ہیں اور نہ سبزہ اگاتے ہیں تو یہ مثال ہے اس شخص کی جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور نفع دیا اس کو اس چیز نے جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں جو اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا اور بخاری کہتے ہیں کہ ابن اسحٰق نے ابو اسامہ کی روایت سے "قیلت الماء" کا لفظ نقل کیا ہے۔ قاع اس حصہ زمین کو کہتے ہیں جس پر پانی چڑھ جائے (مگر ٹھیرے نہیں) اور صفصف ہموار زمین کو کہتے ہیں لہ

بَابٌ ٦٣ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُوْرِ الْجَهْلِ وَقَالَ رَبِيْعَةُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِّنَ الْعِلْمِ اَنْ يُّضَيِّعَ نَفْسَهٗ ؕ

۶۳۔ علم کا زوال اور جہل کی اشاعت اور ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس کچھ علم ہو اسے یہ جائز نہیں کہ (دوسرے کام میں لگ کر علم کو چھوڑ دے اور) اپنے آپ کو ضائع کر دے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا ؕ

۸۰۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے ابو التیاح کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علاماتِ قیامت میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل (اس کی جگہ) قائم ہو جائے گا اور (علانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَّا يُحَدِّثُكُمْ بَعْدِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ

۸۱۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے شعبہ سے نقل کیا۔ وہ قتادہ سے اور قتادہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علاماتِ قیامت میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائیگا

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو علم و حکمت عطا فرمایا اس کو آپ نے بڑی اچھی مثال سے واضح فرمایا۔ زمین یا تو نہایت باصلاحیت ہوتی ہے پانی خوب پیتی ہے اور اس پانی سے اس میں نہایت اچھی پیداوار ہوتی ہے یا ایک زمین نشیبی ہوتی ہے کہ بارش کا پانی اس میں جمع ہوتا ہے اس سے اگرچہ زمین میں کوئی عمدگی اور زرخیزی پیدا نہیں ہوتی۔ مگر اس جمع شدہ پانی سے آدمی اور جانور سیراب ہوتے ہیں۔ ایک زمین سنگلاخ اور پتھر ہوتی ہے۔ بارش سے اس میں نہ پیداواری کی صلاحیت آتی ہے اور نہ پانی اس میں ٹھیرتا ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔ ایک طبقہ تو ایسا ہے جس نے خود بھی فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو بھی پہنچایا۔ ایک ایسا ہے جس نے خود تو فائدہ نہیں اٹھایا مگر دوسرے اس سے مستفیض ہوں، پہلی یہ دونوں جماعتیں بہر حال بہتر ہیں اور پہلی کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے لیکن تیسری جماعت وہ ہے جس نے رسول اللہ کی دعوت پر کان ہی نہیں دھرا۔ وہ سب سے بدتر جماعت ہے۔

وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ۔

جہل پھیل جائے گا، زنا بکثرت ہوگا، عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ اور مرد کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ ۵۰ عورتوں کا نگران صرف ایک مرد ہوگا۔

بَابُ ۶۴ فَضْلِ الْعِلْمِ

۶۴۔ علم کی فضیلت

۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ أَظْفَارِيْ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ ۔

۸۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سو رہا تھا (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا۔ میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا پس ماندہ عمر بن الخطاب کو دیدیا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا علم[1]

بَابُ ۶۵ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ أَوْ غَيْرِهَا ۔

۶۵۔ جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا ۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۔

۸۳۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا ان سے مالک نے شہاب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عیسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مسائل دریافت کرنے کی وجہ سے منیٰ میں ٹھیر گئے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا (اب) ذبح کر لے اور کچھ حرج نہیں ہوا۔ پھر دوسرا آدمی آیا، اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں رمی سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ نے فرمایا (اب) رمی کر لے (اور پہلے کر دینے سے) کچھ حرج نہیں ہوا۔ ابن عمرو کہتے ہیں (اس دن) آپ سے جس چیز کا بھی سوال ہوا جو کسی نے مقدم و مؤخر کر لی تھی تو آپ نے یہی فرمایا کہ (اب) کر لے، اور کچھ حرج نہیں[2]

---

[1] علم کو دودھ سے تشبیہ دی گئی، جس طرح آدمی کی نشوونما اور صحت کے لیے مفید ہے اسے طراوت اور قوت بخشتا ہے اسی طرح علم بھی انسان کی ترقی و عظمت کا ذریعہ ہے پھر حضرت عمرؓ کو علوم نبوت سے نسبت تھی وہ بھی اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے [2] حرج نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نادانستگی کی وجہ سے اگر ترتیب بدل گئی تو کوئی گناہ نہیں ہوا، دوسرے ائمہ کے نزدیک ترتیب چھوڑ دینے سے کفارہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ترتیب واجب ہے ترک ترتیب سے اس کا کفارہ دینا پڑے گا اگرچہ حدیث میں اس جگہ یہ تصریح نہیں کہ آپ نے مسائل کا جواب سواری پر دیا مگر کتاب الحج میں جو حدیث ہے اس میں تصریح ہے کہ آپ منیٰ میں اونٹنی پر سوار تھے۔

باب ٦٦ مَنْ اَجَابَ الْفُتْيَا بِاِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّاْسِ ۞

٨٤۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ قَالَ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ وَلَا حَرَجَ ۞

٨٥۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَحَرَّفَهَا كَاَنَّهٗ يُرِيْدُ الْقَتْلَ ۞

٨٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَاْسِيَ الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّا رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبَ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ

٦٦۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتوٰی کا جواب دینا۔

٨٤۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ان سے وہیب نے، ان سے ایوب نے عکرمہ کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے (آخری) حج میں کسی نے پوچھا کہ میں نے رمی کرنے (یعنی کنکر پھینکنے) سے پہلے ذبح کر لیا، آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اور) فرمایا کچھ حرج نہیں کسی نے کہا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کرا لیا (آپ نے) سر سے اشارہ فرما دیا کہ کچھ حرج نہیں۔

٨٥۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں حنظلہ نے سالم سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ (ایک وقت ایسا آئیگا کہ جب) علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! ہرج کیا چیز ہے آپ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا کہ اس طرح، گویا آپ نے اس سے قتل مراد لیا۔

٨٦۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے وہیب نے ان سے ہشام نے فاطمہ کے واسطے سے نقل کیا وہ اسماء سے روایت کرتی ہیں کہ میں عائشہؓ کے پاس آئی۔ وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے (یعنی لوگ کیوں پریشان ہیں) تو انھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی سورج کو گہن لگا ہے) اتنے میں لوگ (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ عائشہؓ نے کہا اللہ پاک ہے۔ میں نے کہا کیا یہ (گہن) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ انھوں نے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں پھر میں بھی (نماز کے لیے) کھڑی ہو گئی (نماز طویل تھی) حتیٰ کہ مجھے غش آنے لگا۔ تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی پھر (نماز کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان فرمائی پھر فرمایا جو چیز مجھے پہلے دکھلائی نہیں گئی تھی آج وہ سب اس جگہ میں نے دیکھ لی، یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ مثل یا قرب کا کونسا لفظ حضرت

الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلٰثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ۔

اسماء نے فرمایا، میں نہیں جانتی، حضرت فاطمہ کہتی ہیں (یعنی) فتنۂ دجال کی طرح (آزمائے جاؤ گے)، کہا جائے گا (قبر کے اندر) کہ تم اس آدمی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو جو صاحب ایمان یا صاحب یقین ہوگا، کونسا لفظ فرمایا حضرت اسماء نے، مجھے یاد نہیں۔ وہ کہے گا، وہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، جو ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور دلیلیں لے کر آئے تو ہم نے اس کو قبول کر لیا اور اس کی پیروی کی، وہ محمد ہیں تین بار (اس طرح کہے گا)، پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ آرام سے سو رہ، بیشک ہم نے جان لیا کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھتا تھا اور بہر حال منافق یا شکی آدمی۔ میں نہیں جانتی کہ ان میں سے کونسا لفظ حضرت اسماء نے کہا تو وہ (منافق یا شکی آدمی) کہے گا کہ جو لوگوں کو کہتے سنا میں نے (بھی) وہی کہہ دیا[1]۔

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا إِلٰى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ۔

۶۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ عبد القیس کے وفد کو اس پر آمادہ کرنا کہ وہ ایمان اور علم کی باتیں یاد رکھیں، اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (ان باتوں کی) خبر کر دیں اور مالک ابن الحویرث نے فرمایا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (خطاب کر کے) فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر انھیں (دین کا) علم سکھاؤ۔

۸۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا

۸۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے غندر نے، ان سے شعبہ نے ابو جمرہ کے واسطے سے بیان کیا کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دیتا تھا تو (ایک مرتبہ) ابن عباس نے کہا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت فرمایا کہ کون قاصد ہے؟ یا یہ پوچھا کہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ ربیعہ (کے لوگ ہیں) آپ نے فرمایا کہ مبارک ہو قوم کو (آنا) یا مبارک ہو اس وفد کو (جو کبھی) نہ رسوا ہو نہ شرمندہ ہو (اس کے بعد) انھوں نے عرض کیا کہ ہم ایک دور دراز گوشہ سے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں اور ہمارے آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ (پڑتا) ہے (اس کے خوف کی وجہ سے) ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور دنوں میں حاضر

---

[1] اس حدیث کے لانے کا منشا یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو سر کے اشارے سے جواب دیا۔ باقی پوری حدیث صلوٰۃ کسوف کے بارے میں ہے جو سورج گہن ہونے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی۔

نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ

قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرُ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرُ قَالَ احْفَظُوْهُ وَأَخْبِرُوْهُ مَنْ وَّرَآءَكُمْ ؛

نہیں ہوسکتے اس لیے ہمیں کوئی ایسی (قطعی) بات بتلا دیجیے کہ جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو خبر دے دیں (اور) اس کی وجہ سے ہم جنت میں داخل ہوسکیں، تو آپ نے انھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے روک دیا۔ اور انھیں حکم دیا کہ اللہ واحد پر ایمان لائیں (اس کے بعد) فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا (ایک اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ) اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا دبّاء، حنتم اور مزفّت کے استعمال سے منع فرمایا اور (چوتھی چیز کے بارے میں) شعبہ کہتے ہیں کہ ابوجمرہ بسا اوقات نقیر کہتے تھے اور بسا اوقات مقیر۔ (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان (باتوں کو) یاد رکھو اور اپنے پیچھے (رہ جانے) والوں کو ان کی اطلاع پہنچا دو[1]۔

بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ ؛

۶۸۔ جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لیے سفر کرنا (کیسا ہے)

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِّأَبِيْ إِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّيْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِيْ وَلَا أَخْبَرْتِنِيْ فَرَكِبَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

۸۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن الحارث کے واسطے سے نقل کیا کہ عقبہ نے ابواہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا، تو ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ کو اور جس سے اس کا نکاح ہوا ہے اس کو دودھ پلایا ہے۔ (یہ سن کر) عقبہ نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے تب سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کس طرح (تم اس لڑکی سے تعلق رکھو گے) حالانکہ (اس کے متعلق یہ) یہ کہا گیا۔ تب عقبہ نے اس لڑکی کو چھوڑ دیا اور اس نے دوسرا خاوند کر لیا[2]۔

---

[1] یہ حدیث کتاب الایمان کے اخیر میں گزر چکی ہے۔

[2] انھوں نے احتیاطاً چھوڑ دیا کہ جب شبہ پیدا ہوگیا تو اب شبہ کی بات سے بچنا بہتر ہے۔ مگر جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے تو ایک عورت کی شہادت اس کے لیے کافی نہیں، یہاں بربنائے احتیاط آپ نے ایسا فرما دیا ورنہ جمہور ائمہ کے نزدیک دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے۔

باب ۶۹ التناوب في العلم

۸۹ - حدثنا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهري ح قال وقال ابن وهب انا يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله ابن ابي ثور عن عبد الله بن عباس عن عمر رضي الله عنه قال كنت انا وجار لي من الانصار في بني امية بن زيد وهي من عوالي المدينة وكنا نتناوب النزول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل يوما وانزل يوما فاذا نزلت جئته بخبر ذلك اليوم من الوحي وغيره واذا نزل فعل مثل ذلك فنزل صاحبي الانصاري يوم نوبته فضرب بابي ضربا شديدا فقال أثم هو ففزعت اليه فقال حدث امر عظيم فدخلت على حفصة فاذا هي تبكي فقلت أطلقكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لا ادري ثم دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت وانا قائم أطلقت نساءك قال لا فقلت الله اكبر.

۶۹۔ (حصول) علم کے لیے نمبر مقرر کرنا۔

۸۹۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انھیں شعیب نے زہری سے خبر دی (ایک دوسری سند سے) امام بخاری کہتے ہیں۔ ابن وہیب کو یونس نے ابن شہاب سے خبر دی وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن عباسؓ سے، وہ حضرت عمرؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی دونوں عوالی مدینہ کے ایک گاؤں بنی امیہ بن یزید میں رہتے تھے اور ہم دونوں باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن وہ آتا، ایک دن میں آتا۔ جس دن میں آتا تو اس دن کی وحی کی اور (رسول اللہؐ کی مجلس کی) دیگر باتوں کی اس کو اطلاع دیتا تھا۔ اور جب وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا تو ایک دن وہ میرا انصاری رفیق اپنی باری کے روز حاضر خدمت ہوا (جب واپس آیا) تو میرا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹایا اور (میرے بارے میں) پوچھا کہ کیا وہ یہاں ہے؟ میں گھبرا کر اس کے پاس آیا۔ وہ کہنے لگا کہ ایک بڑا معاملہ پیش آگیا۔

(یعنی رسول اللہ نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی)، پھر میں حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا تمھیں رسول اللہؐ نے طلاق دی ہے؟ وہ کہنے لگی۔ میں نہیں جانتی۔ پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کھڑے کھڑے آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے، آپؐ نے فرمایا نہیں۔ تب میں نے (تعجب سے) کہا "اللہ اکبر!"

باب الغضب في الموعظة والتعليم اذا رأى ما يكره.

۹۰ - حدثنا محمد بن كثير قال اخبرني سفيان عن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن ابي مسعود الانصاري قال قال رجل يا رسول الله لا اكاد ادرك الصلوة مما يطول بنا فلان فما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا من يومئذ فقال ايها الناس انكم منفرون

۷۰۔ جب کوئی ناگوار بات دیکھے تو وعظ کرتے اور تعلیم دینے میں ناراض ہو سکتا ہے۔

۹۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے ابوخالد سے خبر دی۔ وہ قیس بن ابی حازم سے بیان کرتے ہیں، وہ ابومسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے (رسول اللہؐ کی خدمت میں آکر) عرض کیا یا رسول اللہؐ! فلاں شخص لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ اس لیے میں (جماعت کی) نماز میں شریک نہیں ہو سکتا (ابومسعود کہتے ہیں کہ) اس دن سے زیادہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران نصیحت میں غضبناک نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا اے لوگو! تم (ایسی شدت اختیار

فمن صلى بالناس فليخفف فإن فيهم المريض والضعيف وذا الحاجة ‹

کر کے لوگوں کو دین سے) نفرت دلاتے ہو (سن لو) جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور ضرورت مند (سب ہی قسم کے لوگ) ہوتے ہیں۔

۹۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا أبو عامر العقدي قال ثنا سليمان بن بلال المديني عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني أن النبي صلى الله عليه وسلم سأله رجل عن اللقطة فقال اعرف وكاءها أو قال وعاءها وعفاصها ثم عرفها سنة ثم استمتع بها فإن جاء ربها فأدها إليه قال فضالة الإبل فغضب حتى احمرت وجنتاه أو قال احمر وجهه فقال ما لك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وترعى الشجر فذرها حتى يلقاها ربها قال فضالة الغنم قال لك أو لأخيك أو للذئب ‹

۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ان سے ابو عامر العقدی نے۔ وہ سلیمان بن بلال المدینی سے، وہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے، وہ یزید سے جو منبعث کے آزاد کردہ تھے، وہ زید بن خالد الجہنی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ[۱] کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اس کی بندش پہچان لے یا فرمایا کہ اس کا برتن اور تھیلی (پہچان لے) پھر ایک سال تک اس کی شناخت (کا اعلان) کراؤ پھر (اس کا مالک نہ ملے تو) اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر اس کا مالک آجائے تو اسے سونپ دے اس نے پوچھا کہ اچھا گمشدہ اونٹ (کے بارے میں) کیا حکم ہے؟ آپ کو غصہ آگیا، کہ رخسار مبارک سرخ ہوگئے یا راوی نے کہا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ (یہ سنکر) آپ نے فرمایا، تجھے اونٹ سے کیا واسطہ؟ اس کے ساتھ اس کی مشک ہے اور اس کے (پاؤں کے) سُم ہیں۔ وہ خود پانی پر پہنچے گا اور درخت پر چرے گا لہٰذا اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے۔ اس نے کہا کہ اچھا گمشدہ بکری (کے بارہ میں) کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی ورنہ بھیڑیے کی (غذا) ہے۔

۹۲۔ حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن أشياء كرهها فلما أكثر عليه غضب ثم قال للناس سلوني عما شئتم فقال رجل من أبي قال أبوك حذافة فقام آخر فقال من أبي يا رسول الله قال أبوك سالم مولى شيبة فلما رأى عمر ما في وجهه قال يا رسول الله إنا نتوب إلى الله

۹۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، ان سے ابو اسامہ نے برید کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو بردہ سے اور وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی گئیں جو آپ کو ناگوار ہوئیں اور جب (اس قسم کے سوالات کی) آپ پر بہت زیادتی کی گئی تو آپ کو غصہ آگیا اور پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا (اچھا اب) مجھ سے جو چاہے پوچھو، تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ آخر حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرے کا حال دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! ہم (ان باتوں کے دریافت

---

[۱] کسی کی گری پڑی چیز اگر کہیں مل جائے اسے لقطہ کہتے ہیں اس حدیث میں اسی کا حکم بیان فرمایا گیا ہے۔

عَزَّ وَجَلَّ ۔

کرنے سے جو آپ کو ناگوار ہوں) اللہ سے توبہ کرتے ہیں[1]۔

بَابٌ مَنْ بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ ۔

۱۷۔ امام یا محدث کے سامنے دو زانو بیٹھنا۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلٰثًا فَسَكَتَ ۔

۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے زہری سے خبر دی، انھیں انس بن مالک نے بتلایا کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حذافہ۔ پھر آپ نے بار بار فرمایا کہ مجھ سے پوچھو، تو حضرت عمرؓ نے دو زانو ہو کر عرض کیا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ (اور یہ جملہ) تین مرتبہ (دوہرایا) پھر (یہ بات سنکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے[2]۔

بَابٌ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلٰثًا لِيُفْهَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا ۔

۷۲۔ کوئی شخص سمجھانے کے لیے (ایک) بات کو تین مرتبہ دوہرائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "الا وقول الزور" اس کو تین بار دوہراتے رہے اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو پہنچا دیا؟ (یہ جملہ) تین بار دوہرایا۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا ۔

۹۴۔ ہم سے عبدہ نے بیان کیا ان سے عبدالصمد نے ان سے عبداللہ ابن مثنیٰ نے۔ ان سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے، حضرت انس سے بیان کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار لوٹاتے۔ حتیٰ کہ خوب سمجھ لیا جاتا اور جب کچھ لوگوں کے پاس آپ تشریف لاتے اور انھیں سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ

۹۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے ابی بشر کے واسطے سے بیان کیا، وہ یوسف بن ماہک سے بیان کرتے ہیں۔ وہ

[1] لغو اور بیہودہ سوال کسی صاحب علم سے کرنا نا سمجھی اور نادانی کی بات ہے۔ پھر اللہ کے رسول سے اس قسم کا معاملہ کرنا تو گویا بہت ہی سخت بات ہے اسی لیے اس قسم کے بیجا سوالات پر آپ نے غصہ میں فرمایا کہ جو چاہے دریافت کرو، اس لیے کہ اگرچہ بشر ہونے کے لحاظ سے آپ کی معلومات محدود تھیں مگر اللہ کا برگزیدہ پیغمبر ہونے کی بنا پر وحی و الہام سے وہ ساری کیفیات وہ سارے احوال آپ کو معلوم ہو جاتے تھے یا معلوم ہو سکتے تھے، جن کی آپ کو ضرورت پیش آتی تھی۔ [2] حضرت عمر کے عرض کرنے کی منشا یہ تھی کہ اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمدؐ کو نبی مان کر اب ہمیں مزید کچھ سوالات پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

ابْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ۔

عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے۔ پھر آپ ہمارے قریب پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے تو ہم اپنے پیروں پر پانی کا ہاتھ پھیرنے لگے تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا کہ آگ کے عذاب سے ان ایڑیوں کی خرابی ہے۔ یہ دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔

باب ۷۳ تَعْلِيْمِ الرَّجُلِ أَمَتَهٗ وَأَهْلَهٗ

۷۳۔ مرد کا اپنی باندی اور گھر والوں کو تعلیم دینا۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا الْمُحَارِبِيُّ نَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ أَمَةٌ يَطَاهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيْمَا دُوْنَهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ ۔

۹۶۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انھیں محاربی نے خبر دی، وہ صالح بن حیان سے بیان کرتے ہیں، ان سے عامر الشعبی نے بیان کیا ان سے ابو بردہ نے اپنے باپ کے واسطے سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کے لیے دو اجر ہیں۔ ایک وہ جو اہل کتاب ہو اور اپنے نبی اور محمدؐ پر ایمان لائے اور (دوسرے) وہ مملوک غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے وہ) آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو جس سے شب باشی کرتا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے، تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ پھر عامر نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث تھیں کسی عوض کے بغیر دی ہے (ورنہ) اس سے کم حدیث کے لیے مدینہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

باب ۷۴ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيْمِهِنَّ

۷۴۔ امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا، اور تعلیم دینا۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِيْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ وَقَالَ إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا، انھوں نے ابن عباس سے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں یا عطاء نے کہا کہ میں ابن عباس کو گواہ بناتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ عید کے موقع پر لوگوں کی صفوں میں) نکلے اور آپ کے ساتھ بلال تھے تو آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں کو (خطبہ اچھی طرح) نہیں سنائی دیا تو آپ نے انھیں نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا تو (یہ وعظ سن کر) کوئی عورت بالی (اور کوئی عورت) انگوٹھی ڈالنے لگی۔ اور بلالؓ اپنے کپڑے کے دامن میں (یہ چیزیں) لینے لگے۔

باب ۷۵ اَلْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيْثِ

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ۔

۷۵۔ حدیث کی رغبت کا بیان

۹۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے سلیمان نے عمرو بن ابی عمرو کے واسطے سے بیان کیا، وہ سعید بن ابی سعید المقبری کے واسطے سے بیان کرتے ہیں، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ کس کو حصہ ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! مجھے خیال تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارہ میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی۔ قیامت میں سب سے زیادہ فیضیاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا جو سچے دل سے یا سچے جی سے "لا الہ الا اللہ" کہے گا[۱]

باب ۷۶ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَإِنِّيْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَقْبَلْ إِلَّا حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْيَجْلِسُوْا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى يَكُوْنَ سِرًّا۔

۷۶۔ علم کس طرح اٹھا لیا جائے گا؟ اور عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم کو لکھا کہ تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی حدیثیں بھی ہوں ان پر نظر کرو اور انھیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی حدیث قبول نہ کرو۔ اور لوگوں کو چاہیئے کہ علم پھیلائیں اور ایک جگہ جم کر بیٹھیں تاکہ جاہل بھی جان لے اور علم چھپانے ہی سے ضائع ہوتا ہے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ حَدِيْثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى قَوْلِهِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ۔

۹۹۔ ہم سے علاء بن عبدالجبار نے بیان کیا ان سے عبدالعزیز ابن مسلم نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے اس کو بیان کیا۔ یعنی عمر بن عبدالعزیز کی حدیث ذہاب العلماء تک۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ

۱۰۰۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، ان سے مالک نے ہشام بن عروہ سے ان کے باپ کے واسطے سے نقل کیا۔ انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے لیکن اللہ تعالے

[۱] یعنی عقائد میں پختہ ہو اور یقین میں کچا نہ ہو۔

الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا قَالَ الْفِرَبْرِيُّ نَا عَبَّاسٌ قَالَ ثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ ۔

علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر جواب دیں گے تو خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ ۔

۷۷۔ کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی خاص دن مقرر کرنا (مناسب ہے)؟

١٠١۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ ۔

۱۰۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ان سے ابن الاصبہانی نے، انھوں نے ابو صالح ذکوان سے سنا، وہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا (کہ آپ سے مستفید ہونے میں) مرد ہم سے بڑھ گئے اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے (بھی) کوئی دن مقرر فرما دیں۔ تو آپ نے ان سے ایک دن کا وعدہ کر لیا، اس دن عورتوں سے آپ ملے اور انھیں نصیحت فرمائی اور انھیں (مناسب) احکام دیے جو کچھ آپ نے ان سے فرمایا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین لڑکے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ کی آڑ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا اگر دو (لڑکے بھیج دے) آپ نے فرمایا ہاں اور دو (کا بھی یہ حکم ہے)[1]

١٠٢۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۔

۱۰۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے غندر نے، ان سے شعبہ نے عبد الرحمن بن الاصبہانی کے واسطے سے بیان کیا، وہ ذکوان سے وہ ابو سعید سے، ابو سعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی روایت کرتے ہیں۔ اور (دوسری سند میں) عبد الرحمن بن الاصبہانی سے روایت ہے کہ میں نے ابو حازم سے سنا وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا ایسے تین (لڑکے) جو ابھی بلوغ کو نہ پہنچے ہوں[2]

بَابٌ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَاجَعَهُ حَتَّى يَعْرِفَهُ ۔

۷۸۔ ایک شخص کوئی بات سنے اور نہ سمجھے تو دوبارہ دریافت کرلے تاکہ (اچھی طرح) سمجھ لے۔

---

[1] یعنی شیرخوار بچے کی موت ماں کے لیے بخشش کا ذریعہ ہو جائے گی، پہلی مرتبہ تین لڑکے فرمایا، پھر دو، اور ایک حدیث میں ایک بچے کے انتقال کا بھی یہ ہی حکم آیا ہے۔ [2] یہ حدیث پہلی حدیث کی تائید کے لیے اور ایک راوی ابن الاصبہانی کے نام کی تصریح کے لیے لائے ہیں۔ بالغ ہونے سے پہلے بچے کی موت کا کافی رنج ہوتا ہے اس لیے معصوم بچے کی موت ماں کی بخشش کا ذریعہ قرار دی گئی۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ ؎

۱۰۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انھیں نافع بن عمر نے خبر دی ان سے ابن ابی ملیکہ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہؓ جب کوئی ایسی بات سنتیں جس کو سمجھ نہ پاتیں۔ تو دوبارہ اس کو معلوم کرتیں تاکہ سمجھ لیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائیگا تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) میں نے کہا کہ کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صرف (اللہ کے دربار میں) پیشی ہے۔ لیکن جس کے حساب میں یہ جانچ کی گئی (سمجھو) وہ ہلاک ہوگیا۔

بَابٌ ۷۹ لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

۷۹۔ جو لوگ موجود ہیں وہ غائب شخص کو علم پہنچائیں۔ یہ حضرت ابن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ؎

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ فِيهَا فَقُولُوا إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ

۱۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، وہ ابو شریح سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عمرو بن سعید (والیٔ مدینہ) سے جب وہ مکہ (ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لیے) لشکر بھیج رہے تھے، کہا کہ اے امیر! مجھے اجازت ہو تو میں وہ بات آپ سے بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی تھی اس (حدیث) کو میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے (اول) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے آدمیوں نے حرام نہیں کیا تو (سن لو کہ) کسی شخص کے لیے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ جائز نہیں کہ مکہ میں خونریزی کرے یا اس کا کوئی پیڑ کاٹے، پھر اگر کوئی اللہ کے رسول (کے لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز چاہے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول کے لیے اجازت دی تھی، تمھارے لیے نہیں دی اور مجھے بھی دن کے کچھ لمحوں کے لیے اجازت ملی۔ آج اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور

ل حضرت عائشہؓ کے شوق علم اور سمجھداری کی بات ہے کہ جس مسئلہ میں انھیں الجھن ہوئی اس کے بارے میں رسول اللہ سے بے تکلف دریافت کر لیا، اللہ کے یہاں پیشی تو سب کی ہوگی مگر حساب فہمی جس کی شروع ہوگئی وہ ضرور گرفت میں آجائے گا۔

وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِأَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا تُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ؛

حاضر غائب کو (یہ بات) پہنچا دے۔ (یہ حدیث سننے کے بعد راوی حدیث) ابوشریح سے پوچھا گیا کہ (آپ کی بات سنکر) عمرو نے کیا جواب دیا، انھوں نے کہا یہ کہ (ابوشریح) میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، حرم (مکہ) کسی خطا کار کو یا خون کرکے اور فتنہ پھیلا کر بھاگ آنے والے کو پناہ نہیں دیتا[1]

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُوْلُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ؛

۱۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، ان سے حماد نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا، وہ محمد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ابوبکرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آپ نے (یوں) فرمایا، تمھارے خون اور تمھارے مال، محمد کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ نے اعراضکم کا لفظ بھی فرمایا (یعنی) اور تمھاری آبروئیں تم پر حرام ہیں جس طرح تمھارے آج کے دن کی حرمت تمھارے اس مہینے میں (سن لو) یہ خبر حاضر غائب کو پہنچا دے اور محمد کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر دوبارہ فرمایا کہ کیا میں نے (اللہ کا یہ حکم تمھیں) نہیں پہنچا دیا[2]

بَابُ ۸ ـ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والے کا گناہ ؛

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ ؛

۱۰۶۔ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھوں نے ربعی بن حراش سے سنا کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو۔ کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ دوزخ میں داخل ہو۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ إِنِّيْ لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ قَالَ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ

۱۰۷۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے جامع ابن شداد نے، وہ عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اپنے باپ سے (یعنی اپنے والد زبیرؓ سے) عرض کیا کہ میں نے کبھی آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہیں سنیں۔ جیسا کہ فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں، زبیر نے جواب دیا کہ سن لو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کبھی) جدا نہیں ہوا لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے۔ وہ

[1] عمرو بن سعید نے ابوشریح کو جو جواب دیا، سراسر دھاندلی کا جواب تھا۔ ابن زبیرؓ نہ باغی تھے نہ فسادی، بلکہ وہ خود تھا ؛

[2] یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ دوسری حدیث میں تفصیل سے اس کا ذکر آیا ہے ؛

النَّارِ ۔ — اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (اسی لیے میں حدیث رسول بیان نہیں کرتا)

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ اَنَسٌ اِنَّهُ لَيَمْنَعُنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔

۱۰۸۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے عبدالعزیز کے واسطے سے نقل کیا کہ حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ مجھے بہت سی حدیثیں بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے ۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔

۱۰۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ ان سے یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن الاکوع کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص میری نسبت وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔

۱۱۰۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے ابی حصین کے واسطہ سے نقل کیا، وہ ابو صالح سے روایت کرتے ہیں وہ ابوہریرہؓ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ (اپنی اولاد کا) میرے نام کے اوپر نام رکھو۔ مگر میری کنیت اختیار نہ کرو، اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلا شبہ اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے، وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے[1] ۔

بَابٌ ۸۱ كِتَابَةِ الْعِلْمِ ۔

۸۱۔ علم کا قلمبند کرنا ۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ اَوْ فَهْمٌ اُعْطِيَهٗ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اَوْ مَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ

۱۱۱۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انھیں وکیع نے سفیان سے خبر دی۔ انھوں نے مطرف سے سنا، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے ابو جحیفہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کوئی (اور بھی) کتاب ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ مگر اللہ کی کتاب ہے یا فہم ہے جو وہ ایک مسلمان کو عطا کرتا ہے، یا پھر جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے

[1] یہ مسلسل حدیثیں سب اسی ذیل میں آئی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوگ غلط بات منسوب کرکے دنیا میں خلق کو گمراہ اور آخرت میں دوزخ کو آباد نہ کریں۔ یہ حدیثیں بجائے خود اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عام طور پر احادیث کا ذخیرہ مفسد لوگوں کی دست برد سے محفوظ رہا اور جتنی احادیث لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑلیں ان کو علماء نے صحیح احادیث سے الگ چھانٹ دیا۔
اسی طرح آپ نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ خواب میں بھی اگر کوئی بات میری طرف منسوب کی جائے تو وہ بھی صحیح ہونی چاہیے کیونکہ خواب میں شیطان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں نہیں آسکتا۔

الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ؕ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ؕ

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا، دیت اور اسیروں کی رہائی کا بیان اور یہ حکم کہ مسلمان، کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے [1]

۱۱۲۔ ہم سے ابونعیم الفضل ابن دکین نے بیان کیا، ان سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (قبیلہ خزاعہ) کے کسی شخص نے بنولیث کے کسی آدمی کو اپنے مقتول کے عوض مار دیا تھا۔ یہ فتح مکہ والے سال کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی، آپ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے قتل یا فیل کو روک لیا، امام بخاری کہتے ہیں اس لفظ کو شک کے ساتھ سمجھو، ایسا ہی ابونعیم وغیرہ نے القتل اور الفیل کہا، ان کے علاوہ دوسرے لوگ الفیل کہتے ہیں (رسول اللہ نے فرمایا) کہ ان پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کر دیا اور سمجھ لو کہ وہ (مکہ) کسی کے لیے حلال نہیں ہوا، مجھ سے پہلے اور نہ (آئندہ) کبھی ہوگا۔ اور میرے لیے بھی صرف دن کے تھوڑے سے حصہ کے لیے حلال کر دیا گیا تھا۔ سن لو کہ وہ اس وقت حرام ہے نہ اس کا کوئی کانٹا توڑا جائے نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور اس کی گری پڑی چیز بھی وہی اٹھائے جس کا منشا یہ ہو کہ وہ اس شے کا تعارف کرائے گا، تو اگر کوئی شخص مارا جائے تو (اس کے عزیزوں کو) اس کو اختیار ہے دو باتوں کا، یا دیت لے یا قصاص۔ اتنے میں ایک یمنی آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! (یہ مسائل) میرے لیے لکھوا دیجیے، تب آپ نے فرمایا کہ ابوفلاں کے لیے (یہ مسائل) لکھ دو، تو ایک قریشی شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ کیونکہ اسے ہم گھروں میں بوتے ہیں اور اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ہاں) مگر اذخر مگر اذخر۔

۱۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے عمرو نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے وہب بن منبہ نے اپنے بھائی کے واسطے سے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں عبداللہ بن عمرو کے علاوہ

[1] کچھ لوگوں کو یہ شبہ تھا کہ حضرت علی رضؓ کے پاس کچھ ایسے خاص احکام اور پوشیدہ باتیں کسی صحیفے میں درج ہیں جو رسول اللہ نے ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائیں، اس حدیث سے اس غلط فہمی کی تردید ہوتی ہے۔

أَحَدٌ أَكْثَرُ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞

۱۱۴ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللّٰهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ ۞

بابٌ ۸۲ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ ۞

۱۱۵ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ح وَعَمْرٍو وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ ۞

بابٌ ۸۳ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ ۞

مجھ سے زیادہ کوئی حدیث بیان کرنے والا نہیں، وہ لکھ لیا کرتے تھے، میں لکھتا نہیں تھا، دوسری سند سے معمر نے وہب بن منبہ کی متابعت کی۔ وہ ہمام سے روایت کرتے ہیں وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ۞

۱۱۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے ابن وہب نے، انھیں یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں شدت ہوگئی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سامانِ کتابت لاؤ تاکہ تمھارے لیے ایک نوشتہ لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہوسکو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے (لوگوں سے) کہا کہ اس وقت رسول اللہ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہمیں (ہدایت کے لیے) کافی ہے۔ اس پر لوگوں کی رائے مختلف ہوگئی اور بول چال زیادہ ہونے لگی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو۔ (اس وقت) میرے پاس جھگڑنا ٹھیک نہیں، تو ابن عباس یہ کہتے ہوئے نکل آئے کہ بیشک مصیبت بڑی سخت مصیبت ہے (وہ چیز جو) ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کی (مطلوبہ) تحریر کے درمیان حائل ہوگئی۔

۸۲۔ رات کو تعلیم دینا اور وعظ کرنا ۞

۱۱۵۔ صدقہ نے ہم سے بیان کیا انھیں ابن عیینہ نے معمر کے واسطے سے خبر دی، وہ زہری سے روایت کرتے ہیں، زہری ہند سے، وہ ام سلمہؓ سے (دوسری سند میں) عمرو اور یحییٰ بن سعید زہری سے، وہ ایک عورت سے، وہ ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور فرمایا کہ سبحان اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے کھولے گئے۔ ان حجرہ والیوں کو جگاؤ، کیونکہ بہت سی عورتیں (جو) دنیا میں (باریک) کپڑا اوڑھنے والی ہیں وہ آخرت میں برہنہ ہوں گی[1]

۸۳۔ رات کے وقت علمی مذاکرہ ۞

[1] مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کے خزانے نازل ہوئے اور اس کا عذاب بھی اترا۔ دوسرے یہ کہ بہت سی عورتیں جو ایسے باریک کپڑے استعمال کریں گی جن سے بدن نظر آئے، آخرت میں انھیں رسوا کیا جائے گا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَّاَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ ؕ

۱۱۶۔ سعید بن عفیر نے ہم سے بیان کیا، ان سے لیث نے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا وہ سالم اور ابوبکر بن ابی حثمہ سے۔ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ آخر عمر میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہوگئے۔ فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ نہیں رہے گا۔[1]

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِيْ لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ اَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ ؕ

۱۱۷۔ آدم نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ایک رات میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت الحارث زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن، ان کی رات میں ان ہی کے پاس تھے۔ آپ نے عشاء کی نماز مسجد میں پڑھی۔ پھر گھر میں تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کر سو گئے۔ پھر اٹھے اور فرمایا کہ چھوکرا سو رہا ہے یا اسی جیسا لفظ فرمایا، پھر آپ (نماز پڑھنے) کھڑے ہوگئے اور میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب (کھڑا) کر لیا۔ تب آپ نے پانچ رکعت پڑھیں، پھر دو پڑھیں، پھر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔ پھر نماز کے لیے (باہر) تشریف لے آئے۔[2]

بَابٌ ۸۴۔ حِفْظُ الْعِلْمِ ؕ

۸۴۔ علم کو محفوظ رکھنا

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلَوْ لَا اٰيَتَانِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيْثًا

۱۱۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا وہ کہتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ اگر قرآن میں دو آیتیں

[1] یا تو یہ مطلب ہے کہ عام طور پر اس امت کی عمریں سو برس سے زیادہ نہ ہوں گی لیکن محققین کے نزدیک اس کا مطلب وہی ہے جو ظاہری لفظوں سے سمجھ میں آتا ہے۔ چنانچہ سب سے آخری صحابی عامر بن واثلہ کا ٹھیک سو برس بعد انتقال ہوا۔ اُحد کی لڑائی میں ان کی پیدائش ہوئی اور ایک سو دو برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔
[2] کتاب التفسیر میں بھی بخاری نے یہ حدیث ایک دوسرے واسطے سے نقل کی ہے۔ وہاں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر حضرت میمونہ رضہ سے باتیں کیں اور پھر سو گئے۔ اس جملے سے اس حدیث کا عنوان صحیح ہو جاتا ہے یعنی رات کو علمی گفتگو کرنا۔

ثُمَّ يَتْلُوْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى اِلٰى قَوْلِهٖ الرَّحِيْمُ اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِيْ اَمْوَالِهِمْ وَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهٖ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُوْنَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُوْنَ ۞

نہ ہوتیں۔ میں کوئی حدیث نہ بیان کرتا، پھر یہ آیت پڑھی جس کا مطلب یہ ہے) کہ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ دلیلوں اور ہدایتوں کو چھپاتے ہیں (آخر آیت) رحیم تک (حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ) ہمارے مہاجر بھائی تو بازار کی خرید و فروخت میں لگے رہتے اور انصار بھائی اپنی جائیداد میں مشغول رہتے اور ابوہریرہ رض رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جی بھر کر رہتا اور (ان مجلسوں میں) حاضر رہتا جن (مجلسوں) میں دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ (باتیں) محفوظ رکھتا جو دوسرے محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے ۞[1]

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهٗ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ بِهٰذَا وَقَالَ يَغْرِفُ بِيَدِهٖ فِيْهِ ۞

۱۱۹۔ ہم سے ابو مصعب احمد بن ابی بکر نے بیان کیا، ان سے محمد ابن ابراہیم بن دینار نے ابن ابی ذئب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ سعید بن المقبری سے، وہ ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت باتیں سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلا۔ میں نے اپنی چادر پھیلائی۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی چلو بنائی اور (میری چادر میں ڈالدی) فرمایا کہ چادر کو لپیٹ لے۔ میں نے چادر کو (اپنے بدن پر) لپیٹ لیا پھر (اس کے بعد) میں کوئی چیز نہیں بھولا۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے ابن ابی فدیک نے اسی طرح بیان کیا کہ (یوں) فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو اس (چادر) میں ڈالدی ۞[1]

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَلْبُلْعُوْمُ مَجْرَى الطَّعَامِ ۞

۱۲۰۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے ان کے بھائی (عبد الحمید) نے ابن ابی ذئب سے نقل کیا۔ وہ سعید المقبری سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابوہریرہ رض سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (علم کے) دو ظرف یاد کر لیے ہیں۔ ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا کاٹ دیا جائے[2] ۞

---

[1] حضرت ابوہریرہ کے حق میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا کہ انھیں ہر چیز یاد رہ جاتی۔ [2] ابوہریرہ کے اس ارشاد کا مطلب بعض علماء نے تو یہ بیان کیا ہے کہ علم ظاہر سے متعلق حدیثیں تو ابوہریرہ رض نے دوسروں تک پہنچا دیں اور جن حدیثوں کا تعلق علم باطن سے ہے۔ وہ چونکہ عوام کے لیے مفید نہیں، ان کی اشاعت سے فتنہ پھیلنے کا خطرہ ہے اس لیے انھوں نے یہ بات کہی کہ دوسری قسم کی حدیثیں بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے اور محققین علماء کی رائے یہ ہے کہ دوسری حدیثوں سے مراد ایسی حدیثیں ہیں جن میں ظالم اور جابر حکام کے حق میں وعیدیں آئی ہیں اور فتنوں کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث ابوہریرہ رض نے جس زمانہ میں بیان کی وہ زمانہ تھا جب فتنوں کا آغاز ہو گیا تھا اور مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پیدا ہو چلا تھا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ٨٥ اَلْاِنْصَاتُ لِلْعُلَمَآءِ

۱۲۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ؛

بَابٌ ٨٦ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ اِذَا سُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ؛

۱۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفَ الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى لَيْسَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسَى النَّبِيُّ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَاِذَا فَقَدْتَّهٗ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ وَحَمَلَا حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوْسَهُمَا فَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَّكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ

۸۵- عالموں کی بات خاموشی سے سُننا ؛

۱۲۱- ہم سے حجاج نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے۔ انھیں علی بن مدرک نے ابوزرعہ سے خبردی، وہ جریر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ لوگوں کو خاموشی کے ساتھ بات سنواؤ، پھر فرمایا لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو[1]

۸۶- جب کسی عالم سے یہ پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے تو مستحب یہ ہے کہ اللہ کے حوالے کردے (یعنی یہ کہدے کہ اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے)

۱۲۲- ہم سے عبداللہ بن محمد المسندی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے ان سے عمرو نے، انھیں سعید بن جبیر نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رض سے کہا کہ نوف بکالی کا یہ خیال ہے کہ موسیٰ (جو خضر کے پاس گئے تھے وہ) بنی اسرائیل والے نہیں تھے۔ بلکہ دوسرے موسیٰ تھے (یہ سنکر) ابن عباسؓ بولے کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا۔ ہم سے ابی بن کعب رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (ایک روز) موسیٰ ؑ نے کھڑے ہوکر بنی اسرائیل میں خطبہ دیا تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں ہوں اس وجہ سے اللہ کا عتاب ان پر ہوا کہ انھوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کردیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دریاؤں کے سنگم پر ہے۔ وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ نے کہا اے پروردگار! میری ان سے کیسے ملاقات ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی توشے میں رکھ لو، پھر جب تم اس مچھلی کو گم کردو تو وہ بندہ تمھیں (وہیں) ملے گا۔ تب موسیٰ چلے اور ساتھ میں اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا اور انھوں نے توشے میں مچھلی رکھ لی، جب (ایک) پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے۔ اور مچھلی توشہ دان سے نکل کر دریا میں اپنی راہ جاگی، اور یہ بات موسیٰ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اسی لیے یہ کہا کہ ان حدیثوں کے بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے مصلحتاً خاموشی اختیار کرلی ہے۔ اس علم باطن سے اگر تصوف مراد لیا جائے تو وہ بھی وہی تصوف ہوگا جس کا قرآن اور حدیث میں ذکر ہے۔ قرآن وسنت سے باہر کوئی چیز ایسی نہیں جو ہر ایک مسلمان کے لیے واجب التسلیم ہو۔ جو چیز قرآن اور حدیث کے مطابق ہوگی وہ تو قابل اتباع ہے ورنہ نہیں۔

(صفحہ ہذا) [1] رسول اللہ نے نصیحتیں فرمانے کیلئے جریر کو حکم دیا کہ لوگوں کو توجہ سے بات سننے کے لیے آمادہ کریں۔

لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ
آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا
نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى
جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ فَقَالَ فَتَاهُ
أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ
الْحُوتَ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا
عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ
إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ
فَسَلَّمَ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ
السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى فَقَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا
عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ
لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ
لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا
وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى
سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ
بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا
فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ
عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ
نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا
مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ
تَعَالَى إِلَّا كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ
فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنَ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ
فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى
سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي
بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ
فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا

اور ان کے ساتھی کے لیے تعجب انگیز تھی، پھر دونوں بقیہ رات اور دن
میں چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی موسٰی نے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ
لاؤ۔ اس سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی اور موسٰی بالکل نہیں
تھکے تھے مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے جہاں تک انھیں جانے کا
حکم ملا تھا، تب ان کے خادم نے کہا کیا آپ نے دیکھا تھا کہ جب ہم
صخرہ کے پاس ٹھیرے تھے تو میں مچھلی کو (کہنا) بھول گیا (یہ سن کر)
موسٰی بولے کہ یہ ہی وہ جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی تو وہ پچھلے پاؤں
لوٹ گئے۔ جب پتھر تک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے
(موجود) ہے۔ موسٰی نے انھیں سلام کیا۔ خضر نے کہا کہ تمھاری سرزمین
میں سلام کہاں۔ پھر موسٰی نے کہا کہ میں موسٰی ہوں، خضر بولے کہ بنی اسرائیل
کے موسٰی؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں، پھر کہا کہ کیا میں تمھارے ساتھ
چل سکتا ہوں تاکہ تم مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتلاؤ جو خدا نے تمھیں
سکھلائی ہیں۔ خضر بولے کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے، اے
موسٰی! مجھے اللہ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے اور تم کو جو علم
دیا ہے اسے میں نہیں جانتا۔ (اس پر) موسٰی نے کہا کہ خدا نے چاہا تو
مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمھاری خلاف ورزی نہیں
کروں گا۔ پھر دونوں دریا کے کنارے کنارے پیدل چلے، ان کے
پاس کوئی کشتی نہ تھی کہ ایک کشتی ان کے سامنے سے گزری تو کشتی
والوں سے انھوں نے کہا کہ ہمیں بٹھالو، خضر کو انھوں نے پہچان لیا
اور بے کرایہ سوار کر لیا اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر
بیٹھ گئی، پھر سمندر میں اس نے ایک یا دو چونچیں ماریں (اسے دیکھ کر)
خضر بولے کہ اے موسٰی! میرے اور تمھارے علم نے اللہ کے علم میں سے
اتنا ہی کم کیا ہوگا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے، پھر خضر
نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال ڈالا۔ موسٰی نے کہا کہ ان
لوگوں نے تو ہمیں بلا کرایہ کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی (کی لکڑی)
اکھاڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جاویں۔ خضر بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم
میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے (اس پر) موسٰی نے جواب دیا کہ بھول پر
میری گرفت نہ کرو۔ موسٰی نے بھول کر یہ پہلا اعتراض کیا تھا، پھر دونوں چلے
(کشتی سے اتر کر) ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے اوپر سے

غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ مِنْ اَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَاْسَهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ؕ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا ؕ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا بِهٖ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُوْلِهٖ ؕ

اس کا سر پکڑ کر ہاتھ سے اسے الگ کر دیا، موسیٰ بول پڑے کہ تم نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی جانی حق کے مار ڈالا۔ خضر بولے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے، ابن عیینہ کہتے ہیں کہ اس کلام میں زیادہ تاکید ہے پہلے سے۔ پھر دونوں چلتے رہے حتیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے، ان سے کھانا لینا چاہا، انھوں نے کھانا کھلانے سے انکار کر دیا، انھوں نے وہیں دیکھا کہ ایک دیوار اسی گاؤں میں گرنے کے قریب تھی۔ خضر نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ بول اٹھے کہ اگر تم چاہتے تو (گاؤں والوں سے) اس کام کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر نے کہا کہ (بس اب) ہم تم میں جدائی کا وقت آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ موسیٰ پر رحم کرے، ہماری تمنا تھی کہ موسیٰ کچھ دیر اور صبر کرتے، تو مزید واقعات ان دونوں کے بیان کیے جاتے۔ محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ ہم سے علی بن خشرم نے یہ حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عیینہ نے پوری کی پوری بیان کی۔

بابٌ مَنْ سَاَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا ؕ

۸۷۔ کھڑے ہو کر کسی عالم سے سوال کرنا۔ جو بیٹھا ہوا ہو۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ اَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَهٗ قَالَ وَمَا رَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

۱۲۳۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو وائل سے، وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی خاطر لڑائی کی کیا صورت ہے کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے اور کوئی غیرت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے تو آپ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور سر اسی لیے اٹھایا کہ پوچھنے والا کھڑا تھا، تو آپ نے فرمایا جو اللہ کے کلمے کو سربلند کرنے کے لیے لڑے وہ اللہ ہی کی راہ میں (لڑتا) ہے۔[1]

بابٌ اَلسُّؤَالِ الْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ ؕ

۸۸۔ رمی جمار (یعنی حج میں پتھر پھینکنے) کے وقت مسئلہ پوچھنا۔

---

[1] یعنی جب اللہ کے دشمنوں سے لڑنے کے لیے آدمی میدانِ جنگ میں پہنچتا ہے اور غصہ کے ساتھ یا غیرت کے ساتھ جوش میں آکر لڑتا ہے تو یہ سب اللہ ہی کی خاطر سمجھا جائے گا اس کو ذاتی یا نفسانی جنگ نہیں کہا جائے گا۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ؂

۱۲۴۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے زہری کے واسطے سے روایت کیا۔ انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے' انھوں نے عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی جمار کے وقت دیکھا، آپ سے کچھ پوچھا جا رہا تھا، تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رمی سے قبل قربانی کرلی؟ آپ نے فرمایا (اب) رمی کرلو، کچھ حرج نہیں ہوا۔ دوسرے نے کہا یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ آپ نے فرمایا (اب) قربانی کرلو، کچھ حرج نہیں ہوا۔ (اس وقت) آپ سے جس چیز کے بارے میں جو آگے پیچھے ہوگئی تھی، آپ سے پوچھا، آپ نے یہی جواب دیا کہ (اب) کرلو، کچھ حرج نہیں ہوا[1]۔

بَابُ ۸۹ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَمَا أُوتِيتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ؂

۸۹۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ تمھیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هِيَ كَذَا فِي قِرَاءَتِنَا

۱۲۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے۔ ان سے اعمش سلیمان بن مہران نے ابراہیم کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کے کھنڈرات میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی پر سہارا دے کر چل رہے تھے تو کچھ یہودیوں کا (ادھر سے) گزر ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول اللہؐ سے روح کے بارے میں کچھ پوچھو، ان میں سے کسی نے کہا، مت پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمھیں ناگوار ہو (مگر) ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے ابوالقاسمؐ! روح کیا چیز ہے؟ آپ نے خاموشی اختیار کی۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے۔ اس لیے میں کھڑا ہوگیا جب آپ سے (وہ کیفیت) دور ہوگئی تو آپ نے (قرآن کا یہ ٹکڑا جو اس وقت نازل ہوا تھا) ارشاد فرمایا "(اے نبیؐ) تم سے یہ لوگ روح کے بارے میں پوچھ رہے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے

[1] یہ حدیث اس سے قبل بھی دوسرے عنوان سے گزر چکی ہے۔

وَمَآ اُوْتُوْا ؕ — پیدا ہوئی ہے اور تمہیں علم کی بہت تھوڑی مقدار دی گئی ہے "
(اس سے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) اعمش کہتے ہیں کہ ہماری قرأت میں وَمَآ اُوْتُوْا ہے (وَمَآ اُوْتِیْتُمْ نہیں)[1]

بَاب ۹۰ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ اَنْ يَّقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَيَقَعُوْا فِي اَشَدَّ مِنْهُ ؕ

۹۰۔ کوئی شخص بعض جائز باتوں کو اس ڈر سے ترک کر دے کہ کہیں لوگ اس کی وجہ سے اس سے زیادہ سخت (یعنی ناجائز) باتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ اِلَيْكَ كَثِيْرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابٌ يَّدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَّخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ؕ

۱۲۶۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل کے واسطے سے نقل کیا۔ انھوں نے ابو اسحٰق سے اسود کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ تم سے بہت باتیں چھپا کر کہتی تھیں تو کیا تم سے کعبہ کے بارہ میں بھی کچھ بیان کیا میں نے کہا ہاں، مجھ سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا کہ اے عائشہؓ! اگر تیری قوم (دور جاہلیت کے ساتھ) قریب العہد نہ ہوتی (بلکہ پرانی ہو گئی ہوتی) ابن زبیرؓ نے کہا یعنی کفر کے ساتھ (قریب نہ ہوتی) تو میں کعبہ کو توڑ دیتا اور اس کے لیے دو دروازے بناتا، ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور ایک دروازے سے باہر نکلتے تو (بعد میں) ابن زبیرؓ نے یہ کام کیا۔[2]

بَاب ۹۱ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ اَنْ لَّا يَفْهَمُوْا وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

۹۱۔ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا۔ اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ لوگوں سے وہ باتیں کرو جنھیں وہ پہچانتے ہوں کیا تمھیں یہ پسند ہے کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیں؟"[3]

---

[1] روح کی حقیقت کے بارہ میں یہودیوں نے جو سوال کیا تھا، اس کا منشا بھی یہی تھا کہ چونکہ تورات میں بھی روح کے متعلق یہ ہی بیان کیا گیا کہ وہ خدا کی طرف سے ایک چیز ہے۔ اس لیے وہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ان کی تعلیم بھی تورات کے مطابق ہے یا نہیں، یا یہ بھی فلسفیوں کی طرح روح کے سلسلہ میں ادھر ادھر کی باتیں کہتے ہیں۔ روح چونکہ خالص ایک لطیف شے ہے اس لیے ہم اپنی موجودہ زندگی میں جو کثافت سے بھرپور ہے کسی طرح روح کی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتے ؕ

[2] قریش چونکہ قریبی زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاطاً کعبہ کی نئی تعمیر کو ملتوی رکھا۔ حضرت زبیرؓ نے یہ حدیث سنکر کعبے کی دوبارہ تعمیر کی اور اس میں دو دروازے ایک شرقی اور ایک غربی نصب کیے لیکن حجاج نے پھر کعبہ کو توڑ کر اسی شکل پر قائم کر دیا جس پر عہد جاہلیت سے چلا آ رہا تھا۔ اس باب کے تحت حدیث لانے کا منشا یہ ہے کہ ایک بڑی مصلحت کی خاطر کعبہ کا توڑنا رسول اللہؐ نے ملتوی فرما دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مستحب یا سنت پر عمل کرنے سے فتنہ و فساد پھیل جانے کا یا اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہو تو وہاں مصلحتاً اس سنت کو ترک کر دینا چاہیے لیکن اس کا فیصلہ بھی کوئی واقف شریعت اور سمجھدار عالم ہی کر سکتا ہے۔ ہر شخص نہیں ؕ [3] منشا یہ ہے کہ (بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا بِهٖ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَّعْرُوْفٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ ؎

۱۲۷۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے معروف کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابوطفیل سے نقل کیا، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مضمونِ حدیث بیان کیا۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا ؎

۱۲۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے معاذ بن ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے قتادہ کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپ نے (دوبارہ) فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے (سہ بارہ) فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! تین بار ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہوں؟ آپ نے فرمایا (جب تم یہ خبر سنا دو گے) اس وقت لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے) حضرت معاذ نے انتقال کے وقت یہ حدیث اس خیال سے بیان فرما دی کہ کہیں حدیثِ رسول چھپانے کا ان سے آخرت میں مؤاخذہ نہ ہو۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ ذُكِرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَّنْ لَّقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَّكِلُوْا ؎

۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ان سے معتمر نے بیان کیا انھوں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے اس کیفیت کے ساتھ ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو وہ (یقیناً) جنت میں داخل ہوگا۔ معاذ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا اس بات کی لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں مجھے خوف ہے کہ لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے[1]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق بات کرنی چاہیئے۔ اگر لوگوں سے ایسی بات کی جائے جو ان کی عقل سے باہر ہو تو ظاہر ہے کہ وہ اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیثیں بیان کرو جو ان کی سمجھ کے مطابق ہوں۔ ورنہ وہ کہیں ناقابلِ فہم باتیں سن کر ایسی حدیثوں کو جھٹلانے نہ لگیں حالانکہ وہ حدیثیں اپنی جگہ بالکل صحیح ہوں گی۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اصل چیز یقین واعتقاد ہے اگر وہ درست ہو جائے تو پھر اعمال کی کوتاہیاں اور کمزوریاں اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے خواہ ان اعمال بد کی سزا بھگت کر جنت میں داخلہ ہو یا پہلے ہی مرحلے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش شاملِ حال ہو جائے۔

باب ۹۲ الحياء في العلم وقال مجاهد لا يتعلم العلم مستحي ولا مستكبر وقالت عائشة نعم النساء نساء الأنصار لم يمنعهن الحياء أن يتفقهن في الدين ۔

۹۲۔ حصولِ علم میں شرم ماننا۔ مجاہد کہتے ہیں کہ متکبّر اور شرمانے والا آدمی علم حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت عائشہ رضی کا ارشاد ہے کہ انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں کہ شرم انھیں دین میں سمجھ پیدا کرنے سے نہیں روکتی ۔

۱۳۰۔ حدثنا محمد بن سلام قال أخبرنا أبو معاوية قال حدثنا هشام عن أبيه عن زينب بنت أم سلمة عن أم سلمة قالت جاءت أم سليم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن الله لا يستحيي من الحق فهل على المرأة من غسل إذا احتلمت فقال النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأت الماء فغطت أم سلمة تعني وجهها وقالت يا رسول الله أو تحتلم المرأة قال نعم تربت يمينك فبم يشبهها ولدها ۔

۱۳۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے زینب بنت ام سلمہؓ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت کرتی ہیں کہ ام سُلیم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا (اس لیے میں پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ہاں) جب عورت پانی دیکھ لے (یعنی کپڑے وغیرہ پر پانی کا اثر معلوم ہو) تو (یہ سنکر) حضرت ام سلمہؓ نے پردہ کر لیا یعنی اپنا چہرہ چھپا لیا (شرم کی وجہ سے) اور کہا یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر کیوں اس کا بچہ اس کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔[1]

---

[1] ضرورت کے وقت دینی مسائل دریافت کرنے میں کوئی شرم نہیں کرنی چاہیے اس لیے کہ بے جا شرم سے نہ آدمی کو خود کوئی فائدہ پہنچتا ہے نہ دوسروں کو زندگی کے جتنے بھی پہلو ہیں وہ خلوت کے ہوں یا جلوت کے تنہائی کے ہوں یا مجلسی، اور اجتماعی ہوں یا انفرادی، ان سب کے لیے خدا نے کچھ حدود اور ضابطے مقرر کیے ہیں اگر آدمی ان سے ناواقف رہ جائے تو پھر وہ قدم قدم پر ٹھوکریں کھائے گا اور پریشان ہوگا اس لیے ان تمام ضابطوں اور قاعدوں سے واقفیت ضروری ہے جن سے کسی نہ کسی وقت واسطہ پڑتا ہے۔ انصار کی عورتیں ان مسائل کے دریافت کرنے میں کسی قسم کی روایتی شرم سے کام نہیں لیتی تھیں جن کا تعلق صرف عورتوں سے ہے یہ واقعہ ہے کہ اگر وہ رسول اللہؐ سے ان مسائل کو وضاحت کے ساتھ دریافت نہ کرتیں تو آج مسلمان عورتوں کو اپنی زندگی کے اس گوشے کے لیے کوئی رہنمائی کہیں سے نہ ملتی جو عام طور پر دوسروں سے پوشیدہ رہتا ہے اسی طرح مذکورہ حدیث میں حضرت ام سلیمؓ نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ پہلے اللہ تعالیٰ کی صفت خاص بیان فرمائی کہ وہ حق بات کے بیان میں نہیں شرماتا، پھر وہ مسئلہ دریافت کیا جو بظاہر شرم سے تعلق رکھتا ہے مگر مسئلہ ہونے کی حیثیت اپنی جگہ دریافت طلب تھی اور اگر اس کے دریافت کرنے میں وہ عورتوں جیسی شرم سے کام لیتیں تو اس مسئلہ میں نہ صرف یہ کہ وہ خود دینی حکم سے محروم رہ جاتیں بلکہ دوسری تمام مسلمان عورتیں ناواقف رہتیں۔ اس لحاظ سے پوری امت پر سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا احسان ہے کہ انھوں نے ذاتی زندگی سے متعلق بھی وہ باتیں کھول کر بیان فرما دیں جنھیں عام طور پر لوگ بے جا شرم کے سہارے بیان نہیں کرتے اور دوسری طرف صحابی عورتوں کی یہ امت ممنون ہے کہ انھوں نے آپؐ سے سب سوالات دریافت کر ڈالے جن کی ہر عورت کو ضرورت پیش آتی ہے اور جنھیں بسا اوقات خاوند سے بھی دریافت کرتے ہوئے کتراتی ہے ۔

١٣١- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَحَدَّثْتُ أَبِيْ بِمَا وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ لَأَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لِيْ كَذَا وَكَذَا۔

۱۳۱- ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے روایت کیا، وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت (ایسا) ہے جس کے پتے (کبھی) نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے، مجھے بتلاؤ وہ کیا (درخت) ہے؟ تو لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے اور میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور (کا پیڑ) ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ پھر مجھے شرم آ گئی، تب لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی (خود) اس کے بارہ میں بتلائیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے جی میں جو بات تھی وہ میں نے اپنے والد (حضرت عمرؓ) کو بتلائی، وہ کہنے لگے کہ اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو میرے لیے ایسے ایسے قیمتی سرمایہ سے زیادہ محبوب تھا[1]

بَابُ ٩٣ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ۔

۹۳- جو شخص شرمائے وہ دوسرے کو سوال کرنے کے لیے کہہ دے۔

١٣٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

۱۳۲- ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن داؤد نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے منذر الثوری سے نقل کیا انھوں نے محمد بن الحنفیہ سے نقل کیا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا جسے جریان مذی کی شکایت تھی، تو میں نے مقداد کو حکم دیا کہ وہ (اس کے بارہ میں) رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں تو انھوں نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا کہ اس مرض میں وضو (فرض ہوتا) ہے[2]

بَابُ ٩٤ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ۔

۹۴- مسجد میں علمی مذاکرہ اور فتویٰ دینا

[1] اس سے قبل بھی دوسرے عنوان کے تحت یہ حدیث آ چکی ہے، یہاں اس لیے بیان کی ہے کہ اس میں شرم کا ذکر ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے شرم سے کام لیا۔ اگر وہ شرم نہ کرتے تو جواب دینے کی فضیلت انھیں حاصل ہو جاتی، جس کی طرف حضرت عمرؓ نے اشارہ فرمایا کہ اگر تم بتلا دیتے تو میرے لیے بہت بڑی بات ہوتی۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر شرم سے کام نہ لینا چاہیے۔

[2] حضرت علی رضؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے رشتۂ دامادی کی بنا پر اس مسئلے کے بارے میں شرم محسوس کی مگر چونکہ مسئلہ معلوم کرنا ضروری تھا تو دوسرے صحابی رضؓ کے ذریعے دریافت کرا یا اس طرح فطری شرم کا لحاظ کرتے کے ساتھ ساتھ دینی حکم معلوم کر لیا، اصل مقصد تو احکام دین سے واقفیت ہے وہ جس صورت سے بھی ہو۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَّوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُّهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے لیث بن سعد نے، ان سے نافع مولی عبداللہ بن عمر بن الخطاب نے، انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا کہ (ایک مرتبہ) ایک آدمی نے مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اور اہل شام جحفہ سے اور نجد والے قرن سے، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں، اور ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ (آخری جملہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد نہیں[1]۔

بَابُ ۹۵ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ۔

۹۵۔ سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ فَإِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ۔

۱۳۴۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ذئب نے نافع کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ احرام باندھنے والے کو کیا پہننا چاہیئے؟ آپ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنے نہ صافہ باندھے اور نہ پاجامہ اور نہ کوئی سرپوش اوڑھے۔ اور نہ کوئی زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے اور اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انھیں (اس طرح) کاٹ دے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں[2]۔

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کا بیان

بَابُ ۹۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ

۹۶۔ اس آیت کے بیان میں کہ "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اپنے چہروں کو دھولو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا

---

[1] مسجد میں سوال کیا گیا اور مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔

[2] ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہوتی ہے۔ حج کا احرام باندھنے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ سائل نے سوال تو مختصر سا کیا تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے تفصیل کے ساتھ اس کو جواب دیا تاکہ جواب نامکمل نہ رہ جائے۔

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ - قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّاَ اَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْاِسْرَافَ فِيْهِ اَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

اور اپنے پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک۔ بخاری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ وضو میں اعضاء کا دھونا ایک ایک مرتبہ فرض ہے اور رسول اللہؐ نے (اعضاء کو) دو دو بار (دھو کر بھی) وضو کیا ہے اور تین تین دفعہ بھی، ہاں تین مرتبہ سے زیادہ نہیں کیا اور علماء نے وضو میں اسراف (پانی حد سے زیادہ استعمال کرنے) کو مکروہ کہا ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے بھی بڑھ جائیں ؛

بابٌ ۹۷ لَا يُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ ؛

۹۷ - نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی ؛

۱۳۵ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ ؛

۱۳۵ - ہم سے اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی نے بیان کیا، انھیں عبدالرزاق نے خبردی، انھیں معمر نے ہشام بن منبہ کے واسطے سے بتلایا کہ انھوں نے ابوہریرہ رضؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک (دوبارہ) وضو نہ کرے۔ حضرموت کے ایک شخص نے پوچھا کہ بے وضو ہونا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی) آواز والی یا بے آواز والی ہوا[1]

---

[1] نماز جس چیز کا نام ہے وہ درحقیقت اللہ اور بندے کے درمیان اظہار تعلق ہے اس تعلق کے لیے جس یکسوئی اور فراغت قلب کی ضرورت ہے وہ بغیر اس کے پیدا نہیں ہوسکتی کہ آدمی اپنے نفس کے ساتھ جسم کو بھی نجاستوں سے پاک کرے۔ ایک نجاست تو وہ ہے جو ظاہری طور پر بدن سے تعلق رکھتی ہے اور نظر آتی ہے مگر ایک نجاست وہ ہے جو نظر نہیں آتی صرف محسوس ہوتی ہے۔ اسی لیے دونوں قسم کی گندگیوں سے پاک ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جس چیز سے وضو ٹوٹ جانے کی خبر دی گئی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی۔ مگر آدمی اس کو محسوس کرتا ہے اس لیے ایسی چیز کو وضو ٹوٹنے کا سبب قرار دیا گیا ہے جو درحقیقت آدمی کے اندر یہ احساس پیدا کردے کہ وہ خدا کا بندہ ہے اور اس کا کوئی فعل خدا کی نگاہ سے چھپا ہوا نہیں۔ ہوا خارج ہونے کا عام طور پر دوسروں کو پتہ نہیں چلتا اس لیے اگر کوئی ظاہری علامت وضو کے ٹوٹنے کی مقرر کی جاتی تو یہ تو ہوتا کہ جب وہ علامت سامنے آتی نئے وضو کے لیے آدمی تیاری کرتا۔ مگر ہوسکتا تھا کہ اس طرح صرف دوسروں کو دکھانے اور دھوکہ دینے کے لیے وضو کر لیا جاتا اور نمائش یا دکھاوے کے طور پر نماز بھی ادا کرلی جاتی مگر اب ایک ایسی چیز نقض وضو کا سبب مقرر کی گئی ہے جس کا تعلق آدمی کے اپنے ضمیر اور احساس سے ہے، اب اس کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وضو صرف دکھاوے ہی کے لیے کرے، اب تو یہ سمجھ کر وضو کریگا کہ اسے اللہ کے سامنے پاک وصاف ہو کر حاضر ہونا ہے۔ اس لیے وضو ٹوٹنے کے بعد مجھے از سرنو وضو کرنا چاہیے۔ یہ وہ حکیمانہ اصول ہے جو صرف خداوند قدوس ہی کی طرف سے عطا ہوسکتا ہے۔

فُسَاء، اس ہوا کو کہتے ہیں جو ہلکی آواز سے آدمی کے مقعد سے نکلتی ہے اور ضراط وہ ہوا ہے جس میں آواز ہو؛

باب ۹۸ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ ؕ

۹۸۔ وضو کی فضیلت (اور ان لوگوں کی فضیلت، جو وضو کے نشانات سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہونگے (قیامت کے دن)

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ ؕ

۱۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے خالد کے واسطے سے نقل کیا، وہ سعید بن ابی ہلال سے روایت کرتے ہیں، وہ نعیم المجمر سے، وہ کہتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) ابوہریرہؓ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا تو انھوں نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھالے[1] (یعنی وضو اچھی طرح کرے)

باب ۹۹ لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ ؕ

۹۹۔ جب تک بے وضو ہونے کا یقین نہ ہو محض شک کی بناء پر نیا وضو کرنا ضروری نہیں۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ اَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا ؕ

۱۳۷۔ ہم سے علی (بن) سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے سعید ابن المسیب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عباد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے چچا (عبداللہ بن زید) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ایک شخص ہے جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز (یعنی ہوا نکلتی) محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھرے یا نہ مڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے[2]

باب ۱۰۰ اَلتَّخْفِيْفُ فِي الْوُضُوْءِ ؕ

۱۰۰۔ معمولی طور پر وضو کرنا۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ

۱۳۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے عمرو کے واسطے سے بیان کیا، انھیں کریب نے ابن عباسؓ سے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور کبھی (راوی نے یوں) کہا کہ آپ لیٹ گئے پھر خراٹے لینے لگے، پھر کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد نماز پڑھی۔ پھر سفیان نے ہم سے دوسری مرتبہ حدیث بیان کی کہ عمرو سے، انھوں نے کریب سے، انھوں نے ابن عباسؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) میں نے اپنی خالہ

---

[1] جو اعضاء وضو میں دھوئے جاتے ہیں قیامت میں وہ سفید اور روشن ہونگے ان ہی کو غرا محجلین کہا گیا ہے۔ [2] اگر نماز پڑھتے ہوئے ریح خارج ہونے کا شک ہو تو محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جب تک ہوا خارج ہونے کی آواز یا اس کی بدبو محسوس نہ کرے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ وَقَامَ يُصَلِّي فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ۝

(ام المومنین) حضرت میمونہ کے گھر رات گزاری تو (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے۔ جب تھوڑی رات رہ گئی تو آپ نے اٹھ کر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے معمولی طور پر وضو کیا، عمرو اس کا ہلکا پن اور معمولی ہونا بیان کرتے تھے۔ اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں نے بھی اس طرح وضو کیا جس طرح آپ نے کیا تھا۔ پھر آ کر آپ کے بائیں کھڑا ہو گیا اور کبھی سفیان نے عن یسارہ کی بجائے عن شمالہ کا لفظ کہا (مطلب دونوں کا ایک ہے)، پھر آپ نے مجھے پھیر لیا اور اپنی داہنی جانب کر لیا پھر نماز پڑھی جتنی اللہ کا حکم تھا۔ پھر لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ پھر آپ کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوا اور اس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا[1] (سفیان کہتے ہیں کہ) ہم نے عمرو سے کہا، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں، دل نہیں سوتا تھا، عمرو نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں پھر (قرآن کی یہ آیت) پڑھی "میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں" (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب)

بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ الْإِنْقَاءُ

۱۰۱۔ اچھی طرح وضو کرنا۔ ابن عمرؓ کا قول ہے کہ وضو کا پورا کرنا (اعضاء کا) صاف کرنا ہے۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ

۱۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس سے نقل کیا، انھوں نے اسامہ بن زید سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے چلے، جب گھاٹی میں پہنچے تو اتر گئے آپ نے (پہلے) پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو نہیں کیا۔ تب میں نے کہا یا رسول اللہ! نماز کا وقت (آ گیا) آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ چل کر پڑھیں گے) تو جب مزدلفہ میں پہنچے تو آپ نے خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جماعت کھڑی کی گئی۔

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو جو وضو فرمایا تو یا تو تین مرتبہ ہر عضو کو نہیں دھویا، یا دھویا تو اچھی طرح ملا نہیں، بس پانی ترا دیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح بھی وضو ہو جاتا ہے۔ باقی یہ بات صرف رسول اللہؐ کے ساتھ خاص ہے کہ نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا، آپ کے علاوہ کسی بھی شخص کو اگر پوری غفلت کی نیند آ جائے تو اس کا وضو نہیں رہتا ۝

الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ۞

آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی جگہ بٹھلایا پھر عشاء کی جماعت کھڑی کی گئی اور آپ نے نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی[1]

باب ۱۰۲ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ ۞

۱۰۲۔ چہرے کا صرف ایک چلّو (پانی) سے دھونا

۞ ۞ ۞

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هَكَذَا أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ۞

۱۴۰۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا انھیں ابوسلمہ الخزاعی منصور بن سلمہ نے خبر دی، انھیں ابن بلال یعنی سلیمان نے زید بن اسلم کے واسطے سے خبر دی، انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ (ایک مرتبہ) انھوں نے (یعنی ابن عباس نے) وضو کیا تو اپنا چہرہ دھویا (اس طرح کہ پہلے) پانی کی ایک چلّو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ پھر پانی کی ایک چلّو لی۔ پھر اس کو اس طرح کیا (یعنی) دوسرے ہاتھ کو ملایا۔ پھر اس سے اپنا چہرہ دھویا پھر پانی کی دوسری چلّو لی اس سے اپنا داہنا ہاتھ دھویا پھر ایک اور چلّو لے کر بایاں ہاتھ دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر پانی کی چلّو لے کر داہنے پاؤں پر ڈالی اور اسے دھویا، پھر دوسری چلّو سے بایاں پاؤں دھویا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۞ ۞ ۞

باب ۱۰۳ اَلتَّسْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ الْوِقَاعِ ۞

۱۰۳۔ ہر حال میں بسم اللہ پڑھنا، یہاں تک کہ جماع کے وقت بھی۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ

۱۴۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے نقل کیا وہ کریب سے، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں وہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے، کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو (اس جماع کے

[1] پہلی مرتبہ آپ نے وضو صرف پاکی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا، دوسری مرتبہ نماز کے لیے کیا تو ایک مرتبہ معمولی طور پر کر لیا اور دوسری دفعہ خوب اچھی طرح کیا ۞

يَضُرُّهُ ۔

نتیجے میں) ہمیں عطا فرمائے (یہ دعا پڑھنے کے بعد جماع کرنے سے میاں بیوی کو جو اولاد ملے گی اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا[1]۔

بَابُ ۱۰۴ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۰۴۔ باخانہ جانے کے وقت کیا دعا پڑھے۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔

۱۴۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (قضاء حاجت کے لیے) پاخانہ میں داخل ہوتے تو (یہ دعا) پڑھتے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اے اللہ! میں ناپاک سے اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں[2]۔

بَابُ ۱۰۵ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۰۵۔ پاخانہ کے قریب پانی رکھنا۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۔

۱۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ان سے ہاشم بن القاسم نے ان سے ورقاء نے عبیداللہ بن یزید کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں تشریف لے گئے۔ میں نے (پاخانے کے قریب) آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا (باہر نکل کر) آپ نے پوچھا یہ کس نے رکھا ہے؟ جب آپ کو بتلایا گیا (کہ کس نے رکھا ہے) تو آپ نے (میرے لیے دعا کی اور) فرمایا اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

بَابُ ۱۰۶ لَا يُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ وَلَا بِغَائِطٍ اِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ جِدَارٍ اَوْ نَحْوِهِ ۔

۱۰۶۔ پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیئے، لیکن جب کسی عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو تو کچھ حرج نہیں۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا ۔

۱۴۴۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے ابن ابی ذئب نے ان سے زہری نے عطاء بن یزید اللیثی کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اس کی طرف پشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف[3]۔

---

[1] مرد عورت کے تعلقات کی نوعیت بظاہر کتنی ہی حیا اور شرم کی بات ہو مگر بہرحال فطرت کا ایک قاعدہ اور انسانی طبیعت کا ایک تقاضا ہے اس لیے اپنی ہر انسانی ذمہ داری کو پورا کرنے سے پہلے آدمی کو اپنی بندگی و بیچارگی اور خدا کی قدرت و برتری کا احساس ہونا چاہیئے۔ اس کی آسان صورت یہی ہے کہ آدمی ہر کام کے آغاز میں اللہ کا نام لے۔ جب جماع جیسے خالص مادی اور نفسانی کام میں بسم اللہ کا حکم ہے تو پھر وضو جو عبادت ہے اس میں تو بسم اللہ کہنا زیادہ اولیٰ ہے۔ [2] آپ پاخانہ جانے کے وقت یہ دعا پڑھتے اور دوسری حدیثوں میں اوروں کو بھی یہی دعا پڑھنے کا آپ نے حکم دیا ہے۔ [3] یہ حکم مدینہ والوں کے لیے مخصوص ہے کیونکہ مدینہ مکہ سے جانب شمال میں واقع ہے اس لیے آپ نے قضاء حاجت کے وقت پچھم یا پورب کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا (بقیہ...)

باب مَنْ تَبَرَّزَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ

۱۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى أَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَا أَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْأَرْضِ۔

باب خُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ

۱۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيْدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ

۱۰۷۔ کوئی شخص دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضاء حاجت کرے (تو کیا حکم ہے؟)

۱۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے یحییٰ بن سعید سے خبر دی، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے، وہ اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ جب قضاء حاجت کے لیے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف (تو یہ سن کر) عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لیے بیٹھے ہیں، پھر ابن عمرؓ نے (واسع سے) کہا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنے گھٹنوں پر (سر رکھ کر) نماز پڑھتے ہیں، تب میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا (کہ آپ کا کیا مطلب ہے) امام مالکؒ نے کہا کہ گھٹنوں پر نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ زمین سے اونچے نہیں اٹھتے، سجدہ (اس طرح کرتے ہیں کہ زمین سے ملے رہتے ہیں)[1]

۱۰۸۔ عورتوں کا قضائے حاجت کے لیے باہر نکلنا

۱۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عروہ سے، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضاء حاجت کے لیے جاتیں اور مناصع ایک کھلا میدان ہے اور حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ کرائیے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل نہیں کیا تو ایک روز رات کو عشاء کے وقت حضرت سودہؓ بنت زمعہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) یہ بیت اللہ کا ادب ہے۔ امام بخاری نے حدیث کے عنوان سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اگر کوئی آڑ سامنے ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر سکتا ہے لیکن جمہور کا مسلک یہ ہی ہے کہ آڑ ہو یا نہ ہو، پیشاب پاخانے کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنے یا پشت کرنے کی ممانعت ہے۔ جیسا کہ مختلف احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] عبداللہ بن عمرؓ اپنی کسی ضرورت سے کوٹھے پر چڑھے اور اتفاقیہ ان کی نگاہ رسول اللہ پر پڑ گئی، ابن عمرؓ کے اس قول کا منشا کہ لوگ اپنے گھٹنوں پر نماز پڑھتے ہیں، یہ ہے کہ قبلہ کی طرف شرمگاہ کا رخ اس حال میں منع ہے کہ جب آدمی رفع حاجت وغیرہ کے لیے برہنہ ہو، لباس پہن کر پھر بہ تکلف کرنا کہ کسی طرح قبلہ کی طرف سامنا یا پشت نہ ہو، یہ نرا تکلف ہے جیسا کہ انھوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سجدہ اس طرح کرتے کہ اپنا پیٹ رانوں سے بالکل ملا لیتے تاکہ شرمگاہ کا رخ قبلہ کی جانب نہ ہو۔

سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ فَأَنْزَلَ اللهُ الْحِجَابَ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ جو دراز قد عورت تھیں، (باہر گئیں) حضرت عمرؓ نے انھیں آواز دی (اور کہا) ہم نے تمھیں پہچان لیا اور ان کی خواہش یہ تھی کہ پردہ (کا حکم) نازل ہو جائے۔ چنانچہ (اس کے بعد) اللہ نے پردہ (کا حکم) نازل فرما دیا۔

١٤٧ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ ۔

۱۴۷۔ ہم سے زکریا نے بیان کیا ان سے ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ اپنے باپ سے۔ وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے (اپنی بیویوں سے) فرمایا کہ تمھیں قضاء حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ ہشام کہتے ہیں کہ حاجت سے مراد پاخانے کے لیے (باہر) جانا ہے۔

بَابُ ١٠٩ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ ۔

۱۰۹۔ گھروں میں قضاء حاجت کرنا۔

١٤٨ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ ۔

۱۴۸۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے انس بن عیاض نے عبید اللہ بن عمر کے واسطے سے بیان کیا، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے نقل کرتے ہیں، وہ واسع بن حبان سے، وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن میں اپنی بہن اور رسول اللہؐ کی اہلیہ محترمہ) حفصہؓ کے مکان کی چھت پر اپنی کسی ضرورت سے چڑھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور شام کی طرف پشت کیے ہوئے نظر آئے۔

١٤٩ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ۔

۱۴۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا ان سے یزید بن ہارون نے انھیں یحییٰ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے خبر دی، انھیں ان کے چچا واسع بن حبان نے بتلایا انھیں عبد اللہ بن عمرؓ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر (قضاء حاجت کے وقت) بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے نظر آئے۔[1]

بَابُ ١١٠ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ ۔

۱۱۰۔ پانی سے طہارت کرنا۔

١٥٠ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

۱۵۰۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے ابو معاذ سے جن کا نام عطاء بن ابی میمونہ تھا، نقل کیا، انھوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کبھی اپنے گھر کی چھت اور کبھی حضرت حفصہ کے گھر کی چھت کا ذکر کیا، تو حقیقت یہ ہے کہ گھر تو حضرت حفصہؓ ہی کا تھا مگر حضرت حفصہؓ کے انتقال کے بعد ورثہ میں ان ہی کے پاس آ گیا تھا۔ اس باب کی احادیث کا منشاء یہ ہے کہ گھروں میں پاخانہ بنانے کی اجازت ہے۔

يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ ؛

رفع حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لے آتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پانی سے رسول اللہ طہارت کیا کرتے تھے[1]

باب ۱۱۱ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُورِهِ

۱۱۱۔ کسی شخص کے ہمراہ اس کی طہارت کے لیے پانی لے جانا

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوِسَادَةِ ؛

حضرت ابو الدرداء نے فرمایا کہ کیا تم میں جوتوں والے، پاک پانی والے، اور تکیہ والے نہیں ہیں[2]؟

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ ؛

۱۵۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ وہ عطاء بن ابی میمونہ سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے انس سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے نکلتے۔ میں اور ایک لڑکا دونوں آپ کے پیچھے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک برتن ہوتا تھا۔

باب ۱۱۲ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ ؛

۱۱۲۔ استنجاء کے لیے پانی کے ساتھ نیزہ بھی لے جانا۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَيْمُونَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ ؛

۱۵۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے عطاء بن ابی میمونہ کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے انس بن مالک سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے میں جاتے تھے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ لے کر چلتے تھے۔ پانی سے آپ طہارت کرتے تھے (دوسری سند سے) نضر اور شاذان نے اس حدیث کی شعبہ سے متابعت کی ہے۔ عنزہ لاٹھی کو کہتے ہیں جس پر پھلا لگا ہوا ہو[3]۔

باب ۱۱۳ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ ؛

۱۱۳۔ داہنے ہاتھ سے طہارت کرنے کی ممانعت ؛

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۱۵۳۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا، ان سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن کثیر کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عبداللہ بن قتادہ سے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] مٹی سے بھی پیشاب پاخانے کی گندگی صاف ہو جاتی ہے مگر مکمل صفائی اور پوری طہارت پانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اس لیے پہلے مٹی سے صفائی کا حکم ہے۔ پھر پانی سے۔

[2] یہ اشارہ عبداللہ بن مسعود کی طرف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں، تکیہ اور وضو کا پانی لیے رہتے تھے اسی مناسبت سے آپ کا یہ خطاب پڑ گیا۔

[3] نیزہ ساتھ میں اس لیے رکھتے تھے کہ موذی جانوروں سے حفاظت کے لیے اگر کبھی ضرورت پڑے تو اس سے کام لیا جائے یا استنجے کے لیے زمین سے ڈھیلے توڑنے کے لیے اس کو کام میں لایا جائے ؛

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ ؛

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے' اپنی شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے ؛

باب ۱۱۴ لَا یُمْسِکُ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ اِذَا بَالَ ؛

۱۱۴- پیشاب کے وقت اپنے عضو کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے ؛

۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَاْخُذَنَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَسْتَنْجِیْ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ ؛

۱۵۴- ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے یحییٰ بن کثیر کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عبداللہ بن ابی قتادہ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا عضو اپنے داہنے ہاتھ میں نہ پکڑے نہ داہنے ہاتھ سے طہارت کرے، نہ (پانی پیتے وقت) برتن میں سانس لے[1] ؛

باب ۱۱۵ اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَۃِ ؛

۱۱۵- پتھروں سے استنجاء کرنا ؛

۱۵۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَکِّیُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَکِّیُّ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِہٖ وَکَانَ لَا یَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْہُ فَقَالَ ابْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِھَا اَوْ نَحْوَہٗ وَلَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ فَاَتَیْتُہٗ بِاَحْجَارٍ بِطَرْفِ ثِیَابِیْ فَوَضَعْتُھَا اِلٰی جَنْبِہٖ وَاَعْرَضْتُ عَنْہُ فَلَمَّا قَضٰی اَتْبَعَہٗ بِھِنَّ ؛

۱۵۵- ہم سے احمد بن محمد المکی نے بیان کیا ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو المکی نے اپنے دادا کے واسطے سے بیان کیا وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) رفع حاجت کے لیے تشریف لے چلے، آپ کی عادت تھی کہ آپ (چلتے وقت) ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے قریب پہنچ گیا (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ مجھے پتھر ڈھونڈ دو تاکہ میں اس سے پاکی حاصل کروں یا اسی جیسا کوئی لفظ فرمایا اور کہا کہ ہڈی اور گوبر نہ لانا، چنانچہ میں اپنے دامن میں پتھر (بھر کر) آپ کے پاس لے گیا اور آپ کے پہلو میں رکھ دیے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا جب آپ (قضاء حاجت سے) فارغ ہوئے تو آپ نے ان پتھروں سے استنجا کیا[2] ؛

باب ۱۱۶ لَا یَسْتَنْجِیْ بِرَوْثٍ ؛

۱۱۶- گوبر سے استنجاء نہ کرے ؛

۱۵۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا زُھَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ لَیْسَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ ذَکَرَہٗ وَلٰکِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ

۱۵۶- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے زہیر نے ابواسحاق کے واسطے سے نقل کیا، ابواسحاق کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابوعبیدہ نے ذکر نہیں کیا، لیکن عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے باپ سے ذکر کیا ہے

---

[1] داہنے ہاتھ کو کھانے پینے کے کاموں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور گندے کاموں کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح جس برتن میں پانی پیئے اس میں پانی پیتے وقت سانس لینے کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ اس صورت میں پانی کے حلق کے اندر اٹک جانے یا ناک میں چڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ؛ [2] ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنا جائز نہیں، اگر ڈھیلے نہ ملیں تو پتھر استعمال کر سکتے ہیں ؛

عَبْدَ اللهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُّ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ؛

باب ۱۱۷ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً ؛

۱۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً ؛

باب ۱۱۸ الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ؛

۱۵۸ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ؛

باب ۱۱۹ الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ؛

۱۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

انھوں نے عبداللہ (ابن مسعود) سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے گئے تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میں تین پتھر تلاش کر کے لاؤں، مجھے دو پتھر ملے، تیسرا ڈھونڈا مگر مل نہیں سکا تو میں نے خشک گوبر اٹھا لیا اس کو لے کر آپ کے پاس گیا آپ نے پتھر تو لے لیے مگر گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ ناپاک شے ہے (اور یہ حدیث) ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ سے بیان کی انھوں نے ابواسحاق سے سنا، ان سے عبدالرحمن نے بیان کی۔

۱۱۷۔ وضو میں ہر عضو کو ایک ایک بار دھونا ؛

۱۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے زید بن اسلم کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عطاء بن یسار سے، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا[1]

۱۱۸۔ وضو میں ہر عضو کو دو دو بار دھونا ؛

۱۵۸۔ ہم سے حسین بن عیسیٰ نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد نے، انھیں فلیح بن سلیمان نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے واسطے سے خبر دی۔ وہ عباد بن تمیم سے نقل کرتے ہیں۔ وہ عبداللہ بن زید کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو دو دو بار دھویا[2]

۱۱۹۔ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔

۱۵۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ الاویسی نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں انھیں عطاء بن یزید نے خبر دی، انھیں حمران حضرت عثمان کے مولیٰ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا (اور لے کر) پہلے اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انھیں دھویا، اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی۔ پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں

[1] یہ بیان جواز ہے یعنی اگر ایک ایک بار اعضاء کو دھو لیا جائے تو وضو پورا ہو جاتا ہے اگرچہ سنت پر عمل کرنے کا ثواب نہیں ہوا جو تین تین دفعہ دھونے سے ہوتا ہے ؛ [2] دو دو بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے اگرچہ سنت ادا نہیں ہوتی ؛

... مِرَارًا إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَوْ لَا آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ الخ ؛

دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے پھر دو رکعت پڑھے جس میں اپنے آپ سے کوئی بات نہ کرے (یعنی خشوع و خضوع سے نماز پڑھے) تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں؛ اور روایت کی عبدالعزیز نے ابراہیم سے، انھوں نے صالح بن کیسان سے، انھوں نے ابن شہاب سے، لیکن عروہ حمران سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان نے وضو کیا تو فرمایا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان کروں ؛ اگر اس سلسلہ میں آیت (نازل) نہ ہوتی تو میں حدیث تم کو سناتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور (خلوص کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے تو اس کے ایک نماز سے دوسری نماز کے پڑھنے تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ عروہ کہتے ہیں وہ آیت یہ ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) جو لوگ اللہ کی اس نازل کی ہوئی ہدایت کو چھپاتے ہیں جو اس نے لوگوں کے لیے اپنی کتاب میں بیان کی ہے، ان پر اللہ کی لعنت ہے اور (دوسرے) لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے [1]؛

باب ۱۲۰ الْاِسْتِنْثَارُ فِي الْوُضُوْءِ

ذَكَرَهُ عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۲۰۔ وضو میں ناک صاف کرنا۔

اس کو عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ ؛

۱۶۰۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے زہری کے واسطے سے خبر دی، انھیں ابوادریس نے بتایا انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اسے چاہیئے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی پتھر سے (یا ڈھیلے سے) استنجا کرے اسے چاہیئے کہ طاق عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات) ہی سے کرے ؛

باب ۱۲۱ الْاِسْتِجْمَارُ وِتْرًا ؛

۱۲۱۔ طاق (یعنی بے جوڑ) عدد سے استنجا کرنا)

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ

۱۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ابوالزناد کے واسطے سے خبر دی، وہ اعرج سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے

[1] اعضاء وضو کا تین بار دھونا سنت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی معمول تھا ؛

أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ؎

کوئی وضو کرے تو اسے چاہیئے کہ اپنی ناک میں پانی دے پھر (اسے) صاف کرے اور جو شخص پتھروں سے استنجا کرے اسے چاہیئے کہ بے جوڑ عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ) سے استنجا کرے اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھو لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا[1]

بَابُ ۱۲۲ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ؎

۱۲۲ - دونوں پاؤں دھونا اور قدموں پر مسح نہ کرنا ؎

۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ؎

۱۶۲ - ہم سے موسیٰ نے بیان کیا ان سے ابو عوانہ نے، وہ ابو بشر سے وہ یوسف بن ماہک سے، وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر (کچھ دیر بعد) آپ نے ہمیں پا لیا اور عصر کا وقت آپہنچا تھا تو ہم وضو کرنے لگے اور (اچھی طرح پاؤں دھونے کی بجائے) ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے (یہ دیکھ کر دور سے) آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا[2]

بَابُ ۱۲۳ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوْءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

۱۲۳ - وضو میں کلی کرنا۔

اس کو ابن عباس رضہ اور عبداللہ بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ

۱۶۳ - ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انھیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی، انھیں عطاء بن یزید نے حمران مولیٰ عثمان بن عفان کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے حضرت عثمان رضہ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی (لے کر) ڈالا پھر دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ وضو کے پانی میں ڈالا۔ پھر کلی کی، پھر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین دفعہ ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ہر ایک پاؤں تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے اس وضو جیسا وضو فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص میرے اس وضو جیسا وضو کرے اور (خلوص دل سے) دو رکعت پڑھے (جس میں اپنے دل سے باتیں

---

[1] اسلام جس طہارت اور پاکیزگی کا طالب ہے اس کا تقاضا ہے کہ زندگی کے ہر گوشے میں آدمی پاکیزگی اور صفائی کا اہتمام کرے ؎

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاؤں پر مسح کرنا ٹھیک نہیں جیسا کہ شیعوں کا مسلک ہے بلکہ انھیں بھی دوسرے اعضاء کی طرح دھونا چاہیئے ؎

نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؎

بَابُ ۱۲۴ غَسْلِ الْاَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ اِذَا تَوَضَّأَ ؎

۱۶۴ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَاِنَّ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ؎

بَابُ ۱۲۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ ؎

۱۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا

نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے ؎

۱۲۴۔ ایڑیوں کا دھونا۔ ابن سیرین وضو کرتے وقت انگوٹھی کے نیچے کی جگہ (بھی) دھویا کرتے تھے۔

۱۶۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے ذکر کیا، ان سے شعبہ نے ان سے محمد بن زیاد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ ہمارے پاس سے گزرے اور لوگ لوٹے سے وضو کر رہے تھے آپ نے کہا اچھی طرح وضو کرو کیونکہ ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خشک) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے[1] ؎

۱۲۵۔ جوتوں کے اندر پاؤں دھونا اور (محض) جوتوں پر مسح نہ کرنا۔

۱۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے سعید المقبری کے واسطے سے خبر دی وہ عبید اللہ بن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے تمہیں چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا جنھیں تمھارے ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ کہنے لگے اے ابن جریج وہ (چار کام) کیا ہیں، ابن جریج نے کہا کہ میں نے طواف کے وقت آپ کو دیکھا تم دو یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کو نہیں چھوتے (دوسرے) میں نے آپ کو سبتی جوتے پہنے ہوئے دیکھا اور (تیسرے) میں نے دیکھا کہ تم زرد رنگ استعمال کرتے ہو اور (چوتھی بات) میں نے یہ دیکھی کہ جب تم مکہ میں تھے، لوگ (ذی الحجہ کا) چاند دیکھ کر لبیک پکارنے لگتے ہیں (اور) حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ (دوسرے) ارکان کو تو میں یوں نہیں چھوتا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمانی رکنوں کے علاوہ کوئی رکن چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہے سبتی جوتے، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا کہ جن کے چمڑے پر بال نہیں تھے اور آپ ان ہی کو پہنے پہنے وضو فرمایا کرتے تھے۔ تو میں بھی انھی کو پہننا پسند کرتا ہوں، اور زرد

[1] منشا یہ ہے کہ وضو کا کوئی عضو خشک نہ رہ جائے خواہ وہ پاؤں ہوں یا کوئی دوسرا حصہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے یہاں گرفت ہوگی ؎

يُهِلُّ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ؕ

رنگ لی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ رنگتے ہوئے دیکھا ہے تو میں بھی اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ کو اس وقت احرام باندھتے دیکھا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر چل پڑتی تھی ؕ

باب ۱۲۶ اَلتَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ ؕ

۱۲۶۔ وضو اور غسل میں داہنی جانب سے ابتداء کرنا ؕ

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا ؕ

۱۶۶۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل نے، ان سے خالد نے حفصہ بنت سیرین کے واسطے سے نقل کیا، وہ ام عطیہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی (حضرت زینب) کو غسل دینے کے وقت فرمایا کہ غسل داہنی طرف سے دو اور اعضاء وضو سے غسل کی ابتداء کرو [2]

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ فِيْ شَاْنِهِ كُلِّهِ ؕ

۱۶۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، انھیں اشعث بن سلیم نے خبر دی، ان کے باپ نے مسروق سے سنا۔ وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے، اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

باب ۱۲۷ اِلْتِمَاسِ الْوُضُوْءِ اِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ ؕ

۱۲۷۔ نماز کا وقت ہو جانے پر پانی کی تلاش۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک سفر میں) صبح ہو گئی۔ پانی تلاش کیا۔ جب نہیں ملا، تو آیت تیمم نازل ہوئی ؕ

ؕ ؕ ؕ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ

۱۶۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے خبر دی۔ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کا وقت آگیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا۔ جب نہیں ملا تو آپ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا، آپ کی انگلیوں کے نیچے سے

---

[1] ابتداء میں جوتوں پر مسح کرنا جائز تھا اس کے بعد منسوخ ہو گیا، دوسری بات یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے موزے پہنے ہوتے ہوتے تو موزوں پر مسح کرنے کے ساتھ جوتوں کے اوپر بھی ہاتھ پھیر لیتے، اس سے دوسرے یہ ہی سمجھتے کہ آپ کے جوتوں پر مسح کیا ہے۔

[2] وضو اور غسل میں داہنی طرف سے کام کی ابتداء کرنا مسنون ہے۔ اس کے علاوہ اور دوسرے کاموں میں بھی مسنون ہے۔

يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ ۔

پانی پھوٹ رہا تھا۔ یہاں تک کہ (قافلے کے) آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا یعنی سب لوگوں کے لیے یہ پانی کافی ہو گیا[1]۔

باب ۱۲۸ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الْإِنْسَانِ وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا وَلَغَ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ سُفْيَانُ هَذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا وَهَذَا مَاءٌ وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ ۔

۱۲۸۔ وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں (پاک ہے) عطاء بن ابی رباح کے نزدیک آدمیوں کے بالوں سے رسیاں اور ڈوریاں بنانے میں کچھ حرج نہیں اور کتوں کے جُھوٹے اور ان کے مسجد سے گزرنے کا بیان۔ زہری کہتے ہیں کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے اور اس کے علاوہ وضو کے لیے اور پانی نہ ہو تو اس پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے ابو سفیان کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے سمجھ میں آتا ہے کہ جب پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو اور کتے کا جُوٹھا پانی (تو) ہے ہی (مگر) طبیعت ذرا اس سے کتراتی ہے (بہرحال) اس سے وضو کرلے اور (احتیاطاً) تیمم بھی کرلے[2]۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعْرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۔

۱۶۹۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا ان سے اسرائیل نے عاصم کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال (مبارک) ہیں جو ہمیں حضرت انسؓ سے پہنچے ہیں۔ یا انسؓ کے گھر والوں کی طرف سے (یہ سن کر) عبیدہ نے کہا کہ اگر میرے پاس ان بالوں میں سے ایک بال بھی ہو تو وہ میرے لیے ساری دنیا اور اس کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے ۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ ۔

۱۷۰۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں سعید بن سلیمان نے خبر دی، ان سے عباد نے ابن عون کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن سیرین سے، وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جب سر کے بال اتروائے تو سب سے پہلے ابو طلحہ نے آپ کے بال لیے تھے[3]۔

---

[1] یہ رسول اللہؐ کا معجزہ تھا کہ ایک پیالہ پانی سے کتنے ہی لوگوں نے وضو کر لیا ۔

[2] امام بخاری نے پچھلے ائمہ کا اختلافی مسلک نقل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک کتے کا جھوٹا ناپاک ہے جس کی تائید میں متعدد حدیثیں موجود ہیں اور آگے آئیں گی، ایسے پانی سے ان کے نزدیک وضو نہ کرے بلکہ صرف تیمم کرے ۔ [3] اس حدیث سے انسان کے بالوں کی پاکی اور طہارت بیان کرنا مقصود ہے نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے تبرکات لوگوں میں تقسیم فرمائے اس لیے اگر آج بھی کسی مقام پر آپکا موئے مبارک بعینہٖ موجود ہو تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ۔

باب ۱۲۹ إذا شرب الكلب في الإناء ؛

۱۷۱ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا شرب الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبعا ؛

۱۷۲ حدثنا إسحاق قال أخبرنا عبد الصمد قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار قال سمعت أبي عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا رأى كلبا يأكل الثرى من العطش فأخذ الرجل خفه فجعل يغرف له به حتى أرواه فشكر الله له فأدخله الجنة وقال أحمد بن شبيب ثنا أبي عن يونس عن ابن شهاب قال حدثني حمزة بن عبد الله عن أبيه قال كانت الكلاب تقبل وتدبر في المسجد في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكونوا يرشون شيئا من ذلك ؛

۱۷۳ حدثنا حفص بن عمر قال ثنا شعبة عن ابن أبي السفر عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أرسلت كلبك المعلم فقتل فكل وإذا أكل فلا تأكل فإنما أمسك على نفسه قلت أرسل كلبي فأجد معه كلبا آخر قال فلا تأكل فإنما سميت على كلبك ولم تسم على كلب آخر ؛

۱۲۹- کتا برتن میں سے کچھ پی لے (تو کیا حکم ہے)

۱۷۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ابوالزناد سے خبر دی، وہ اعرج سے، وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں سے (کچھ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو (تو پاک ہو جائیگا)

۱۷۲- ہم سے اسحاق نے بیان کیا انھیں عبدالصمد نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا، انھوں نے اپنے باپ سے سنا، وہ ابوصالح سے، وہ ابوہریرہ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی کھا رہا تھا تو اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس سے (اس کتے کے لیے) پانی بھرنے لگا. حتیٰ کہ (خوب پانی پلا کر) اس کو سیراب کر دیا، اللہ نے اس شخص کو اس فعل کا اجر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا، احمد بن شبیب نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے یونس کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں، ان سے حمزہ بن عبداللہ نے اپنے باپ (یعنی عبداللہ بن عمرؓ) کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن لوگ ان جگہوں پر پانی نہیں چھڑکتے تھے[۱]

۱۷۳- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ابن ابی السفر کے واسطے سے بیان کیا، وہ شعبی سے، وہ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کتے کے شکار کے متعلق) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب تم سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور وہ شکار کرلے تو تم اس (شکار) کو کھالو۔ اور اگر وہ کتا اس شکار میں سے خود (کچھ) کھالے تو تم (اس کو) نہ کھاؤ کیونکہ اب اس نے شکار اپنے لیے پکڑا (تمھارے لیے نہیں پکڑا) میں نے کہا میں (شکار کے لیے) اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں، پھر اس کے ساتھ دوسرے

[۱] یہ ابتدائی عہد کی بات تھی اس کے بعد جب مساجد کے بارے میں احترام و اہتمام کا حکم نازل ہوا تو اس طرح کی سب باتوں سے منع کر دیا گیا اسی لیے اس سے پہلی حدیث سے کتے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ پاک کرنے کا حکم آیا ہے، اب وہی حکم باقی ہے جس کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہے بلکہ بعض روایات میں کتے کے جھوٹے برتن کے بارے میں اتنی تاکید آئی ہے کہ اسے پانی کے علاوہ مٹی سے صاف کرنے کا بھی حکم ہے۔

کتے کو دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر مت کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی[1]

بَابُ ۱۳۰ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوْءَ إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيْ مَنْ يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّوْدُ أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ نَحْوُ الْقَمْلَةِ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلٰوةِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ مَا زَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِيْ جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَطَاءٌ وَأَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوْءٌ وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَزَقَ ابْنُ أَبِيْ أَوْفٰى دَمًا فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيْمَنِ احْتَجَمَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهِ ۔

۱۳۰ ۔ بعض لوگوں کے نزدیک صرف پیشاب اور پاخانے کی راہ سے وضو ٹوٹتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے فارغ ہو کر آئے۔ (اور تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو) عطا کہتے ہیں کہ جس شخص کے پچھلے حصہ سے یا اگلے حصہ سے کوئی کیڑا یا جوں کی طرح کا کوئی جانور نکلے اسے چاہیئے کہ وضو لوٹائے اور جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب (آدمی) نماز میں ہنس دے تو نماز لوٹائے، وضو نہ لوٹائے اور حسن (بصری) کہتے ہیں کہ جس شخص نے (وضو کے بعد) اپنے بال اتروائے یا ناخن کٹوائے یا موزے اتار ڈالے اس پر (دوبارہ) وضو (فرض) نہیں ہے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ وضو حدث کے سوا کسی اور چیز سے فرض نہیں ہوتا) اور حضرت جابر سے نقل کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات الرقاع کی لڑائی میں (تشریف فرما) تھے۔ ایک شخص کے تیر مارا گیا اور اس (کے جسم) سے بہت خون بہا (مگر) پھر بھی رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پوری کر لی۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ مسلمان ہمیشہ اپنے زخموں کے باوجود نماز پڑھا کرتے تھے۔ یعنی (زخموں سے خون بہنے کے باوجود) اور طاؤس، محمد بن علی اور اہل حجاز کے نزدیک خون (نکلنے) سے وضو (واجب) نہیں ہوتا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے (اپنی) ایک پھنسی کو دبا دیا تو اس سے خون نکلا۔ مگر آپ نے (دوبارہ) وضو نہیں کیا اور ابن ابی اوفیٰ نے خون تھوکا مگر وہ اپنی نماز پڑھتے رہے اور ابن عمرؓ اور حسنؒ پچھنے لگوانے والے کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ جس جگہ پچھنے لگے ہوں اس کو دھولے، دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں[2]۔

[1] اس حدیث کی اصل بحث کتاب الصید میں ہے۔ یہاں امام بخاری اس لیے لائے ہیں کہ کتے کا شکار پاک اور حلال ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا جھوٹا پاک ہے مگر یہ بات اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتی۔ اس پر اصل گفتگو اپنے مقام پر ہوگی [2] امام بخاریؒ نے جو عنوان قائم کیا ہے یہ ان کا اور شوافع کا مسلک ہے۔ احناف کے نزدیک خون بہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ حنفیہ کی دلیل حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کی احادیث ہیں جن میں خون نکلنے اور نکسیر پھوٹنے سے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

١٧٤۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلٰوةٍ مَا کَانَ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَا لَمْ یُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْجَمِیٌّ مَا الْحَدَثُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ الصَّوْتُ یَعْنِی الضَّرْطَةَ ؞

١٧٤۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید المقبری نے۔ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس وقت تک نماز ہی میں گنا جاتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے تا وقتیکہ اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ ایک عجمی آدمی نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ! حدث کیا چیز ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہوا جو پیچھے سے خارج ہوا کرتی ہے۔

١٧٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْصَرِفُ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا ؞

١٧٥۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے ابن عیینہ نے، وہ زہری سے روایت کرتے ہیں وہ عباد بن تمیم سے، وہ اپنے چچا سے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ (نمازی نماز سے) اس وقت تک نہ پھرے جب تک (ریح کی) آواز نہ سن لے یا اس کی بو نہ پالے[1]

١٧٦۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ اَبِیْ یَعْلَی الثَّوْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ؞

١٧٦۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا، وہ منذر سے، وہ ابویعلی ثوری سے۔ وہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا آدمی تھا جس کو سیلان مذی کی شکایت تھی۔ مگر (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے شرماتا تھا تو میں نے قصداً ابن الاسود سے کہا، انھوں نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس روایت کو شعبہ نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

١٧٧۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُلْتُ اَرَاَیْتَ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ یُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ یَتَوَضَّاُ کَمَا یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَیَغْسِلُ ذَکَرَهٗ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ عَلِیًّا وَالزُّبَیْرَ وَطَلْحَةَ وَاُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِکَ ؞

١٧٧۔ ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا ان سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا وہ عطاء بن یسار سے نقل کرتے ہیں انھیں زید بن خالد نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص صحبت کرے اور اخراج منی نہ ہو (تو کیا حکم ہے) حضرت عثمان نے فرمایا کہ وضو کرے جس طرح نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور اپنے عضو کو دھولے۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ (یہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (زید بن خالد کہتے ہیں کہ) پھر میں نے اس کے بارہ میں علی، زبیر، طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا سب نے اس شخص کے بارہ میں یہی حکم دیا[2]

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب تک وضو کے ٹوٹنے کا یقین نہ ہو اس وقت تک آدمی محض کسی شبہ کی بنا پر نماز کی نیت نہ توڑے ؞

[2] یہ ابتدائی حکم تھا اس کے بعد دوسری احادیث سے یہ حکم منسوخ ہوگیا اب صحبت کرنے پر غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو ؞

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ فَعَلَیْكَ الْوُضُوْءُ ؎

۱۷۸۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا، انھیں نضر نے خبر دی۔ انھیں شعبہ نے حکم کے واسطے سے بتلایا۔ وہ ذکوان سے وہ ابوصالح سے، وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلایا، وہ آئے تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا (انھیں دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید ہم نے تمھیں جلدی میں بلوا لیا؛ انھوں نے کہا جی ہاں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جلدی (کا کام) آپڑے یا تمھیں انزال نہ ہو تو تم پر وضو ہے[1] (غسل ضروری نہیں)

بَابٌ ۱۳۱ الرَّجُلُ یُوَضِّئُ صَاحِبَہٗ ؎

۱۳۱۔ جو شخص اپنے ساتھی کو وضو کرائے ؎

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ اِلَی الشِّعْبِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ قَالَ اُسَامَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَیْہِ وَیَتَوَضَّاُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُصَلِّیْ قَالَ الْمُصَلّٰی اَمَامَكَ ؎

۱۷۹۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انھیں یزید بن ہارون نے یحیٰی سے خبر دی، وہ موسٰی بن عقبہ سے، وہ کریب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام سے، وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ سے چلے تو (پہاڑ کی) گھاٹی کی جانب مڑ گئے اور (وہاں) رفع حاجت کی، اسامہ کہتے ہیں کہ پھر (آپ نے وضو کیا، اور) میں آپ کے (اعضاءِ شریفہ) پر پانی ڈالنے لگا اور آپ وضو فرماتے رہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ (اب) نماز پڑھیں گے آپ نے فرمایا۔ نماز کا موقعہ تمھارے سامنے (مزدلفہ میں) ہے[2] ؎

* * *

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ یُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّہٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَّاَنَّہٗ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَّہٗ وَاَنَّ الْمُغِیْرَةَ جَعَلَ یَصُبُّ الْمَاءَ عَلَیْہِ وَهُوَ یَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَہٗ وَیَدَیْہِ وَمَسَحَ بِرَاْسِہٖ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ ؎

۱۸۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، ان سے عبدالوہاب نے بیان کیا، انھوں نے یحیٰی بن سعید سے سنا، انھیں سعد بن ابراہیم نے خبر دی، انھیں نافع بن جبیر بن مطعم نے بتلایا، انھوں نے عروہ بن المغیرہ بن شعبہ سے سنا، وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (وہاں ایک موقع پر) آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے (جب آپ واپس تشریف لے آئے) آپ نے وضو شروع کیا تو میں آپ (کے اعضاءِ وضو) پر پانی ڈالنے لگا، آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا ؎

بَابٌ ۱۳۲ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ الْحَدَثِ

۱۳۲۔ بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوتِ قرآن کرنا۔

---

[1] یہ سب روایات ابتدائی عہد کی ہیں، اب صحبت کے بعد غسل فرض ہے۔ خواہ انزال ہو یا نہ ہو ؎

[2] یہ حدیث لانے کا منشا یہ ہے کہ وضو میں دوسرے آدمی کی مدد لینا جائز ہے ؎

وَغَيْرِهِ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ وَإِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ ؛

منصور نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ حمام (غسل خانے) میں تلاوت قرآن میں کچھ حرج نہیں۔ اسی طرح بغیر وضو خط لکھنے میں (بھی) کچھ حرج نہیں اور حماد نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ اگر اس (حمام والے آدمی کے بدن) پر تہ بند ہو تو اس کو سلام کرو، ورنہ مت کرو ؛

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ؛

۱۸۱۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے مخرمہ بن سلیمان کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ کریب، ابن عباس کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس نے انھیں بتلایا کہ انھوں نے ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ اور اپنی خالہ حضرت میمونہ رض کے گھر میں گزاری (وہ فرماتے ہیں کہ) میں تکیہ کے عرض (یعنی گوشہ) کی طرف لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ نے (معمول کے مطابق) تکیہ کی لمبائی پر (سر رکھ کر) آرام فرمایا۔ رسول اللہ (کچھ دیر کے لیے) سوئے اور جب آدھی رات ہو گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے اپنی نیند کو صاف کرنے لگے (یعنی نیند دور کرنے کے لیے آنکھیں ملنے لگے) پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پھر ایک مشکیزہ کے پاس جو (چھت میں) لٹکا ہوا تھا، آپ کھڑے ہو گئے اور اس سے وضو کیا خوب اچھی طرح۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ابن عباس رض کہتے ہیں۔ میں نے بھی کھڑے ہو کر اس طرح کیا جس طرح آپ نے کیا تھا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تب آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا بایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھ کر اس کے بعد آپ نے وتر پڑھے اور لیٹ گئے، پھر جب مؤذن آپ کے پاس آیا تو آپ نے اٹھ کر دو رکعت معمولی (طور پر) پڑھیں۔ پھر باہر تشریف لا کر صبح کی نماز پڑھی [1]

[1] نیند سے اٹھنے کے بعد آپ نے بغیر وضو آیاتِ قرآنی پڑھیں تو اس سے ثابت ہوا کہ بغیر وضو تلاوت جائز ہے۔ پھر وضو کر کے تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں اور اسی وقت عشاء کے وتر بھی ادا فرمائے۔ پھر لیٹ گئے، صبح کی اذان کے بعد جب مؤذن آپ کو اطلاع دینے کے لیے پہنچا تو آپ نے فجر کی سنتیں پڑھیں پھر فجر کی نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے ؛

باب ۱۳۳ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ

۱۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ‌‌٭

۱۳۳ - کچھ علماء کے نزدیک صرف بیہوشی کے شدید دورہ ہی سے وضو ٹوٹتا ہے (معمولی بیہوشی سے نہیں ٹوٹتا)

۱۸۲ - ہم سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ اپنی بیوی فاطمہ سے، وہ اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر سے روایت کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایسے وقت آئی جب سورج گہن ہو رہا تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، کیا دیکھتی ہوں کہ وہ بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہی ہیں (یہ دیکھ کر) میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا۔ تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ! میں نے کہا (کیا یہ) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ تو انھوں نے اشارے سے کہا کہ ہاں تو میں کھڑی ہو گئی (اور نماز پڑھنے لگی) حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی اور اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی (نماز پڑھ کر) جب رسول اللہ لوٹے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا آج کوئی چیز ایسی نہیں رہی جس کو میں نے اپنی اسی جگہ نہ دیکھ لیا ہو۔ حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم لوگوں کی قبروں میں آزمائش ہو گی دجال جیسی یا اس کے قریب قریب (راوی کا بیان ہے کہ) میں نہیں جانتی کہ اسماء نے کونسا لفظ کہا، تم میں سے ہر ایک کے پاس (اللہ کے فرشتے) بھیجے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ تمھارا اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پھر اسماء نے ایماندار کہا یا یقین رکھنے والا کہا، مجھے یاد نہیں (بہرحال وہ شخص) کہے گا کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کی روشنی لے کر آئے ہم نے (اسے) قبول کیا (اس پر) ایمان لائے (اور ان کا) اتباع کیا پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ تو نیک بختی کے ساتھ آرام کر، ہم جانتے تھے کہ تو مومن ہے اور بہرحال منافق یا شکی آدمی، اسماء نے کونسا لفظ کہا مجھے یاد نہیں۔ (جب اس سے پوچھا جائے گا، کہے گا کہ میں) کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔[1]

[1] پہلا مسئلہ تو اس حدیث سے یہ ہی ثابت کیا کہ معمولی غشی کے دورہ سے وضو نہیں ٹوٹتا کہ حضرت اسماء اپنے سر پر پانی ڈالتی رہیں اور پھر بھی نماز پڑھتی رہیں۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ایمان اور اسلام بغیر سوچے سمجھے لانا بیکار رہے۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اسلام کیا ہے اور ایمان کیا ہے اس وقت تک آدمی پکا مومن نہیں بن سکتا۔ منافقوں پر قبر میں گرفت اسی بنا پر تو ہو گی کہ وہ اسلام کی حقیقت سے بے خبر ہوں گے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

باب ۱۳۴ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ رَأْسِهِ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

۱۳۴۔ پورے سر کا مسح کرنا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے (اپنے سروں کا مسح کرو۔ اور ابن مسیّب نے کہا ہے کہ سر کا مسح کرنے میں عورت مرد کی طرح ہے ۔ وہ (بھی) اپنے سر کا مسح کرے امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ کیا کچھ حصہ سر کا مسح کرنا کافی ہے تو انھوں نے دلیل میں عبداللہ بن زید کی (یہ) حدیث پیش کی یعنی پورے سر کا مسح کرنا چاہیئے۔

۱۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

۱۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے عمرو بن یحیٰی المازنی سے خبر دی، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن زید سے جو عمرو بن یحیٰی کے دادا ہیں، پوچھا کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ عبداللہ بن زید نے کہا کہ ہاں، تو انھوں نے پانی کا برتن منگوایا۔ (پانی پہلے) اپنے ہاتھوں پر ڈالا، دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ پھر تین مرتبہ کلی کی، تین بار ناک صاف کی، پھر تین دفعہ چہرہ دھویا، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا یعنی اپنے ہاتھ (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے (مسح) سر کے ابتدائی حصے سے شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے جا کر وہیں واپس لائے جہاں سے (مسح) شروع کیا تھا پھر اپنے پیر دھوئے۔[1]

باب ۱۳۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

۱۳۵۔ ٹخنوں تک پاؤں دھونا۔

۱۸۴ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ

۱۸۴۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا انھیں وہیب نے عمرو سے انھوں نے اپنے باپ (یحییٰ) سے خبر دی، انھوں نے کہا کہ میری موجودگی میں عمرو بن حسن نے عبداللہ بن زید سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے پانی کا طشت منگوایا اور ان (پوچھنے والوں) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا وضو کیا۔ (پہلے) طشت سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا پھر تین بار ہاتھ دھوئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اور محض دوسروں کی کہی ہوئی باتوں کو اپنی زبان سے دوہرا دینا کافی سمجھیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس چیز کا ثبوت شریعت سے نہ ہو، محض رواج اور رسم کے طور پر چلی آرہی ہو۔ اس کو شریعت نہ سمجھے اور ایسی باتوں سے پرہیز کرے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] یہ امام بخاری اور امام مالک کا مسلک ہے کہ پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے، احناف اور شوافع کے نزدیک سر کے ایک حصہ کا مسح فرض ہے اور پورے سر کا سنت، البتہ حنفیہ چوتھائی سر کے مسح کو ضروری کہتے ہیں جس کی تائید ایک دوسرے صحابی ابو معقل کی روایت سے ہوتی ہے جس میں آپ نے صرف پیشانی پر مسح کیا اور باقی سر پر نہیں کیا اس لیے اس حدیث سے پورے سر کے مسح کا فرض ہونا ثابت نہیں ہوتا البتہ سنت ضرور ہے۔

فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۞

بَابُ ۱۳۶ اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ

وَأَمَرَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ ۞

۱۸۵ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا ۞

۱۸۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور پانی لیا، پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا۔ ناک صاف کی تین چلوؤں سے، پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور تین مرتبہ منہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو بار دھوئے پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور سر کا مسح کیا (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے ایک بار۔ پھر ٹخنوں تک اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۳۶۔ لوگوں کے وضو کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا۔ جریر ابن عبداللہ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ان کے مسواک کے بچے ہوئے پانی سے وضو کریں یعنی مسواک جس پانی میں ڈوبی رہتی تھی اس پانی سے گھر کے لوگوں کو وضو کرنے کیلئے کہتے تھے

۱۸۵۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، انھوں نے ابوجحیفہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دوپہر میں تشریف لائے تو آپ کے لیے وضو کا پانی لایا گیا، آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے وضو کا بقیہ پانی لینے لگے اور اسے (اپنے بدن پر) پھیرنے لگے۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے (آڑ کے لیے) ایک نیزہ (گڑا ہوا) تھا۔ (اور ایک دوسری حدیث میں) ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ آپ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا اس سے آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور اس پیالہ میں منہ دھویا اور اس میں کلی فرمائی۔ پھر فرمایا تم لوگ اس کو پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔[1]

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان سے ان کے باپ (ابراہیم) نے، انھوں نے صالح سے سنا، انھوں نے ابن شہاب سے انھیں محمود بن الربیع نے خبر دی۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ محمود وہی ہیں کہ جب وہ چھوٹے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنویں (کے پانی) سے ان کے منہ میں کلی کی تھی اور عروہ نے اسی حدیث کو مسور وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ہر ایک (راوی) ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمایا کرتے تھے

---

[1] یہ جنگل کا موقع تھا جہاں آپ نے نماز پڑھی اور اپنا مستعمل پانی ان حضرات کو بطور تبرک دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا جھوٹا ناپاک نہیں جیسے آپ کی کلی کا پانی اور اس کو آپ نے انھیں پی لینے کا حکم فرمایا۔

وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ ۔

تو آپ کے بچے ہوئے وضو کے پانی پر صحابہ جھگڑنے کے قریب ہو جاتے تھے[1]۔

باب ۱۳۷

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ ۔

۱۸۷۔ ہم سے عبد الرحمٰن بن یونس نے بیان کیا، ان سے حاتم بن اسمٰعیل نے جعد کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے سائب بن یزید سے سُنا، وہ کہتے تھے کہ میری خالہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا (یعنی جو پانی آپ نے وضو کے لیے استعمال فرمایا میں نے وہ پی لیا) پھر میں آپ کی پس پُشت کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے مونڈھوں کے درمیان تھی۔ وہ ایسی تھی جیسی چھپرکھٹ کی گھنڈی یا کبوتر کا انڈا ہے[2]۔

باب ۱۳۸ مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

۱۳۸۔ ایک ہی چلّو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهٗ أَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۸۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے خالد بن عبد اللہ نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبد اللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ (وضو کرتے وقت) انھوں نے برتن سے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر انھیں دھویا، پھر منہ دھویا (یا یوں کہا کہ) کلی کی اور ناک میں ایک چلّو سے پانی ڈالا تین بار ایسا ہی کیا، پھر کہنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے، پھر سر کا مسح کیا (اگلی جانب اور پچھلی جانب کا) اور ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا۔

باب ۱۳۹ مَسْحُ الرَّأْسِ مَرَّةً ۔

۱۳۹۔ سر کا مسح ایک بار کرنا۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُّ عَمْرَو بْنَ أَبِيْ حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ

۱۸۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے وہیب نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں موجود تھا جس وقت عمرو بن حسن نے عبد اللہ بن زید سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارہ میں دریافت کیا تو عبد اللہ بن زید نے پانی کا

---

[1] صحابہ اپنی والہانہ کیفیت اور رسول اللہؐ سے فدویانہ تعلق کی بنا پر آپ کے وضو کے بقیہ پانی کو حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس کوشش میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے تاکہ اس تبرک سے وہ فیضیاب ہو سکیں۔ [2] حنفیہ کے نزدیک صحیح قول کے مطابق وضو کا مستعمل پانی بجائے خود پاک ہے لیکن اس سے کسی دوسرے ناپاک جسم یا کپڑے کو پاک نہیں کر سکتے۔

مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ فَكَفَأَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَأَدْبَرَ بِهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَقَالَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ۔

ایک طشت منگوایا پھر ان (لوگوں) کے لیے وضو (شروع) کیا (پہلے) طشت سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا، پھر انھیں تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، ناک صاف کی تین چلوؤں سے تین دفعہ، پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور اپنے منہ کو تین بار دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے (پھر) سر پر مسح کیا (پہلے) آگے کی طرف اپنا ہاتھ لائے پھر پیچھے کی طرف لے گئے۔ پھر برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے (دوسری روایت میں) ہم سے موسیٰ نے، ان سے وہیب نے بیان کیا آپ نے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا[1]۔

باب ۱۴۰ وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ وَفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْأَةِ وَتَوَضَّأَ عُمَرُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ ۔

۱۴۰۔ خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا۔ حضرت عمرؓ نے گرم پانی سے اور عیسائی عورت کے گھر کے پانی سے وضو کیا۔

۱۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ۔

۱۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے نافع سے خبر دی، وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورت اور مرد سب ایک ساتھ وضو کیا کرتے تھے (یعنی ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے تھے)۔

باب ۱۴۱ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهُ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

۱۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بے ہوش آدمی پر اپنے وضو کا پانی چھڑکنا۔

۱۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَأَنَا مَرِيْضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ إِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ ۔

۱۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن المنکدر نے، انھوں نے حضرت جابرؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں (اس وقت) بیمار تھا کہ مجھے ہوش نہیں تھا آپ نے اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا وارث کون ہوگا؟ میرا تو صرف ایک کلالہ وارث ہے اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔

باب ۱۴۲ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ ۔

۱۴۲۔ لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتن سے غسل اور وضو کرنا۔

---

[1] وضو کی جملہ احادیث سے معلوم ہوا کہ ایک بار تو وضو میں دھوئے جانے والے ہر عضو کا دھونا فرض ہے، دو مرتبہ دھونا کافی ہے اور تین مرتبہ دھونا سنت ہے اسی طرح کلی اور ناک میں پانی ایک چلو سے بھی دیا جا سکتا ہے اور الگ الگ چلو سے بھی، سر کا مسح ایک بار کرنا چاہیے، پورے سر کا مسح کرنا افضل ہے اور چوتھائی سر پر اگر کرلے تو حنفیہ کے نزدیک فرض ادا ہو جائے گا۔

۱۹۲ - حدثنا عبد الله بن منير سمع عبد الله بن بكر قال حدثنا حميد عن أنس قال حضرت الصلوٰة فقام من كان قريب الدار إلى أهله وبقي قوم فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بمخضب من حجارة فيه ماء فصغر المخضب أن يبسط فيه كفه فتوضأ القوم كلهم قلنا كم كنتم قال ثمانين وزيادة ؂

۱۹۲ - ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا۔ انھوں نے حمید سے، انھوں نے انس سے۔ وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز کا وقت آگیا تو ایک شخص جس کا مکان قریب ہی تھا۔ اپنے گھر چلا گیا اور (کچھ) لوگ رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پتھر کا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ وہ برتن اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اس میں اپنی ہتھیلی نہیں پھیلا سکتے تھے (مگر) سب نے اس برتن سے وضو کر لیا۔ ہم نے حضرت انس رض سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے کہنے لگے اسّی سے کچھ زیادہ تھے [1]

۱۹۳ - حدثنا محمد بن العلاء قال ثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى أن النبي صلى الله عليه وسلم دعا بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه ؂

۱۹۳ - ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا، ان سے ابواسامہ نے برید کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابوبردہ سے، وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا پھر اس میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اسی میں کلی کی۔

۱۹۴ - حدثنا أحمد بن يونس قال ثنا عبد العزيز بن أبي سلمة قال ثنا عمرو بن يحيى عن أبيه عن عبد الله بن زيد قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخرجنا له ماء في تور من صفر فتوضأ فغسل وجهه ثلثا ويديه مرتين مرتين ومسح برأسه فأقبل به وأدبر وغسل رجليه ؂

۱۹۴ - ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے یہاں) تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی نکالا (اس سے) آپ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا، دو دو بار ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا (پہلے) آگے کی طرف (ہاتھ) لائے، پھر پیچھے کی جانب لے گئے اور پیر دھوئے [2]

۱۹۵ - حدثنا أبو اليمان قال أنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن عائشة قالت لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم واشتد به وجعه استأذن أزواجه في أن يمرض في بيتي فأذن له فخرج النبي صلى الله عليه وسلم بين رجلين تخط رجلاه في الأرض بين عباس ورجل آخر قال عبيد الله فأخبرت عبد الله بن

۱۹۵ - ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے زہری سے خبر دی، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف شدید ہو گئی تو آپ نے اپنی (دوسری) بیویوں سے اس بات کی اجازت لی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، انھوں نے آپ کو اس کی اجازت دیدی تو (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) باہر نکلے۔ آپ کے پاؤں (کمزوری کی وجہ سے) زمین میں گھسٹتے جاتے تھے، حضرت عباس رض اور ایک اور آدمی کے درمیان

[1] یہ رسول اللہ کا ایک معجزہ تھا کہ اتنی قلیل مقدار سے اتنے لوگوں نے وضو کر لیا۔

[2] تانبے کے برتن میں پانی لے کر اس سے رسول اللہ کا وضو کرنا ثابت ہوا۔

عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَکَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَیْتَهٗ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ هَرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْکِیَتُهُنَّ لَعَلِّیْ اَعْهَدُ اِلَی النَّاسِ وَاُجْلِسَ فِیْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَیْهِ تِلْكَ حَتّٰی طَفِقَ یُشِیْرُ اِلَیْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی النَّاسِ۔

(آپ باہر) نکلے تھے۔ عبیداللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس رضؓ کو سنائی تو وہ بولے، تم جانتے ہو، وہ دوسرا آدمی کون تھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں، کہنے لگے وہ علی تھے (پھر سلسلۂ حدیث) حضرت عائشہ رضؓ بیان فرماتی تھیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں (یعنی حضرت عائشہ رضؓ کے مکان میں) داخل ہوئے اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا، میرے اوپر ایسی سات مشکوں کا پانی ڈالو جن کے بندنہ کھلے ہوں تاکہ میں (سکون کے بعد) لوگوں کو کچھ وصیت کروں (چنانچہ) آپ حضرت حفصہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (دوسری) بیوی کے کونڈے میں بٹھلا دیے گئے۔ پھر ہم نے آپ پر ان مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ جب آپ نے اشارے سے فرمایا کہ بس اب تم نے (تعمیل حکم) کر دی۔ تو اس کے بعد لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

باب ۱۴۳ اَلْوُضُوْءِ مِنَ التَّوْرِ۔

۱۴۳۔ طشت سے (پانی لے کر) وضو کرنا۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ عَمِّیْ یُکْثِرُ مِنَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَخْبِرْنِیْ کَیْفَ رَاَیْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَکَفَاَ عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فِی التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَیْهِ فَاغْتَرَفَ بِهِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدَیْهِ مَاءً فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَدْبَرَ بِیَدَیْهِ وَاَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ فَقَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ۔

۱۹۶۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ (یحییٰ) کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا بہت زیادہ وضو کیا کرتے تھے تو ایک دن انھوں نے عبداللہ ابن زید سے کہا کہ مجھے بتلائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے، تب انھوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا۔ اس کو (پہلے) اپنے ہاتھوں پر جھکایا پھر دونوں ہاتھ تین بار دھوئے پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈال کر (پانی لیا اور) ایک (ہی) چلو سے کلی کی اور ناک صاف کی تین مرتبہ (تین چلوؤں سے) پھر اپنے ہاتھوں سے ایک چلو (پانی) لیا، اور تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے پھر اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا تو (پہلے اپنے ہاتھ) پیچھے لے گئے پھر آگے کی طرف لائے پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے[1]

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ فِیْهِ قَالَ اَنَسٌ

۱۹۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ان سے حماد نے، ان سے ثابت نے، وہ حضرت انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا تو آپ کے لیے ایک چوڑے منہ کا پیالہ لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگلیاں اس میں ڈالے

[1] یہ حدیث پہلے بھی آچکی ہے یہاں طشت سے براہ راست پانی لے کر وضو کرنے کا جواز ثابت کیا ہے۔

فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ قَالَ اَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّاَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ ؕ

میں ڈال دیں، انسؓ کہتے ہیں کہ میں پانی کی طرف دیکھنے لگا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اس (ایک پیالہ) پانی سے جن لوگوں نے وضو کیا، ان کی تعداد ستر سے اسّی تک تھی[1]۔

بَابُ ۱۴۴ اَلْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ ؕ

۱۴۴۔ ایک مُد (پانی) سے وضو کرنا[2]۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ اَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ وَّ يَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ ؕ

۱۹۸۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے مسعر نے، ان سے ابن جبیر نے انھوں نے حضرت انسؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوتے تھے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تھے تو ایک صاع سے لے کر پانچ مُد تک (پانی استعمال فرماتے تھے) اور جب وضو فرماتے تھے تو ایک مُد (پانی) سے[3]۔

بَابُ ۱۴۵ اَلْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؕ

۱۴۵۔ موزوں پر مسح کرنا۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْاَلْ عَنْهُ غَيْرَهٗ وَقَالَ مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعْدًا فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ

۱۹۹۔ ہم سے اصبغ بن الفرج نے بیان کیا، وہ ابن وہب سے روایت کرتے ہیں، ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے ابوالنضر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے نقل کیا، وہ عبداللہ بن عمر سے، وہ سعد بن ابی وقاص سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے اس کے بارہ میں پوچھا تو انھوں نے کہا تو انھوں نے کہا کہ ہاں (آپ نے مسح کیا ہے) جب تم سے سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں تو اس کے متعلق ان کے سوا (کسی) دوسرے آدمی سے مت پوچھو۔ اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوالنضر نے بتلایا، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص نے ان سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ) حدیث بیان کی۔ پھر حضرت عمرؓ نے (اپنے بیٹے) عبداللہ سے

---

[1] یہ حدیث تفصیل کے ساتھ پہلے بھی آ چکی ہے۔ یہاں اس برتن کی ایک خصوصیت یہ ذکر کی ہے کہ وہ چوڑے منہ کا تھا۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ پھیلا ہوا برتن تھا، جس میں پانی کی مقدار کم آتی ہے۔ پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ اتنی کم مقدار سے اسّی آدمیوں نے وضو کر لیا۔

[2] مُد ایک پیمانہ ہے جو عرب میں رائج تھا۔ جس میں کم از کم سوا سیر پانی آتا ہے۔

[3] یہ مقداریں اس وقت کے لحاظ سے تھیں جس وقت یہ پیمانے عرب میں رائج تھے۔ کسی خاص مقدار سے وضو یا غسل کرنا ضروری نہیں۔ ایک شخص کی جسمانی قد و قامت کے لحاظ سے پانی کی جتنی مقدار وضو و غسل کے لیے کفایت کرے، اتنی مقدار میں پانی استعمال کرنا چاہیئے۔ باقی جو مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے اس کو علماء نے مستحب کہا ہے

نَحْوَهُ ۔ | ایسا ہی کہا (جیسا اوپر کی روایت میں ہے)

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۔

۲۰۰۔ ہم سے عمرو بن خالد الحرانی نے بیان کیا ان سے لیث نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے نقل کیا، وہ سعد بن ابراہیم سے، وہ نافع بن جبیر سے، وہ عروہ بن المغیرہ سے وہ اپنے باپ مغیرہ بن شعبہ سے نقل کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (ایک بار) آپ رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو مغیرہ پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے، جب قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو مغیرہ نے (آپ کو وضو کرایا اور) آپ (کے اعضاء وضو) پر پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا ۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهُ حَرْبٌ وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى ۔

۲۰۱۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو سلمہ سے، وہ جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری سے نقل کیا انھیں ان کے باپ نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس حدیث کی متابعت حرب اور ابان نے یحییٰ سے کی ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۰۲۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں اوزاعی نے یحییٰ کے واسطے سے بتلایا۔ وہ ابو سلمہ سے، وہ جعفر بن عمرو سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے، اس کو روایت کیا معمر نے یحییٰ سے، انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے عمرو سے متابعت کی ہے اور کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے[2]

---

[1] اصل بات یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پہلے سے معلوم نہ تھا۔ جب وہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس کوفہ میں آئے اور انھیں موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا حوالہ دیا کہ آپ بھی مسح فرمایا کرتے تھے۔ اور کہا کہ تم اس کے متعلق اپنے والد حضرت عمرؓ سے تصدیق کرلو۔ چنانچہ انھوں نے جب حضرت سے مسئلہ کی تحقیق کی اور حضرت سعد کا حوالہ دیا، تب انھوں نے فرمایا کہ سعد کی روایت قابل اعتماد ہے۔ رسول اللہؐ سے جو حدیث وہ نقل کرتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہے۔ اس کو کسی اور سے تصدیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ بظاہر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کا مسئلہ تو معلوم ہوگا لیکن وہ غالباً یہ سمجھتے تھے کہ اس کا تعلق سفر سے ہے۔ شریعت نے سفر کے لیے یہ سہولت دی ہے کہ آدمی پاؤں دھونے کے بجائے موزے پہنے پہنے ان پر پانی کا ہاتھ پھیر لے لیکن جب حضرت سعد سے معلوم ہوا کہ اس کی اجازت حالتِ قیام میں بھی ہے تب انھوں نے اپنی سابق رائے سے رجوع فرمالیا۔

[2] خالی عمامے کا مسح کافی نہیں ہے، اس روایت کا مطلب ہے کہ سر کے اگلے حصہ پر آپ نے براہ راست مسح فرمایا اور باقی سر پر چونکہ عمامہ تھا اس لیے پورے سر کا مسح کرنے کی بجائے آپ نے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔

باب ۱۴۶ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

۱۴۶۔ وضو کے بعد موزے پہننا

۲۰۳۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ان سے زکریا نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ عامر سے وہ عروہ بن المغیرہ سے وہ اپنے باپ (مغیرہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو میرا ارادہ ہوا کہ (وضو کرتے وقت) آپ کے موزے اتار ڈالوں۔ تب آپ نے فرمایا کہ انھیں رہنے دے۔ چونکہ جب میں نے انھیں پہنا تھا تو میرے پاؤں پاک تھے (یعنی میں باوضو تھا)، لہذا آپ نے ان پر مسح کر لیا۔[1]

باب ۱۴۷ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لَحْمًا فَلَمْ يَتَوَضَّئُوا

۱۴۷۔ بکری کا گوشت اور ستو کھا کر وضو نہ کرنا۔ اور حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (گوشت) کھایا۔ اور وضو نہیں کیا

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے زید بن اسلم سے خبر دی۔ وہ عطاء بن یسار سے، وہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ نوش فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انھیں لیث نے عقیل سے خبر دی۔ وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں، انھیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے اپنے باپ عمرو سے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بکری کا شانہ کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ نماز کے لیے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، وضو نہیں کیا۔[2]

باب ۱۴۸ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۱۴۸۔ کوئی شخص ستو کھا کر کلی کر لے اور وضو نہ کرے (تو جائز ہے)

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ

۲۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے یحییٰ ابن سعید کے واسطے سے خبر دی، وہ بشیر بن موسیٰ بنی حارثہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ سوید بن نعمان نے انھیں بتلایا کہ فتح خیبر والے

---

[1] موزوں پر مسح کرنے کی روایت کم از کم چالیس صحابہ نے کی ہے مقیم کے لیے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن تین رات کے لیے مسلسل موزے پر مسح کرنے کی اجازت ہے۔ [2] ابتدائی زمانہ میں آگ پر جو چیز گرم ہوئی ہو اور پکی ہو اس کو کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا تھا اور نیا وضو کرنے کا حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اب کسی بھی جائز اور مباح چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ أَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَأَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

سال میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صہبا کی طرف جو خیبر کے نشیب میں ہے، پہنچے۔ آپ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر توشے منگائے گئے تو سوائے ستو کے کچھ اور نہیں آیا، پھر آپ نے حکم دیا تو وہ بھگو دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ہم نے (بھی) کھایا پھر مغرب (کی نماز) کے لیے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے کلی کی اور ہم نے (بھی) کلی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۲۰۷۔ ہم سے اصبغ نے بیان کیا۔ انھیں ابن وہب نے خبر دی انھیں عمرو نے بکیر سے، انھوں نے کریب سے، انھوں نے حضرت میمونہ رضی زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ آپ نے ان کے یہاں (بکری کا) شانہ کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

بَابٌ ۱۴۹ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ۔

۱۴۹۔ کیا دودھ پی کر کلی کرنا چاہیئے؟

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهٗ دَسَمًا تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۲۰۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے اور قتیبہ نے بیان کیا، ان دونوں سے لیث نے بیان کیا، وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے (اسی لیے کلی کی) اس حدیث کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے متابعت کی ہے۔

بَابُ ۱۵۰ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوْءًا۔

۱۵۰۔ سونے کے بعد وضو کرنا۔ بعض علماء کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ کی اونگھ سے یا نیند کا ایک جھونکا لینے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ۔

۲۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ہشام سے، انھوں نے اپنے باپ سے خبر دی۔ انھوں نے حضرت عائشہ رض سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے تو اسے چاہیئے کہ سو رہے۔ تاکہ نیند (کا اثر) اس پر سے ختم ہو جائے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو اسے کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ وہ اپنے لیے (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے آپ کو بد دعا دے رہا ہے[1]۔

[1] نیند کے جو اوقات ہیں ان میں عام طور پر آدمی نفل نمازیں پڑھتا ہے۔ جیسے تہجد کی نماز۔ اس لیے یہ حکم نوافل کے لیے ہے۔ فرض نمازوں کو نیند کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنَمْ حَتّٰی یَعْلَمَ مَا یَقْرَأُ ؛

۲۱۰۔ ہم سے ابومعمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے، ان سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم نماز میں اونگھنے لگو تو سو جاؤ جب تک (آدمی کو) یہ نہ معلوم ہو کہ کیا پڑھ رہا ہے۔

بَابٌ ۱۵۱ اَلْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

۱۵۱۔ بغیر حدث کے وضو کرنا۔ یعنی وضو باقی ہوتے ہوئے بھی نیا وضو کرنا ؛

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ قُلْتُ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ یُجْزِیُٔ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ یُحْدِثْ ؛

۲۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سفیان نے عمرو بن عامر کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے حضرت انسؓ سے سنا (دوسری سند سے) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عمرو بن عامر نے بیان کیا وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے۔ میں نے کہا تم لوگ کس طرح کرتے تھے، کہنے لگے کہ ہم میں سے ہر ایک کو وضو اس وقت تک کافی ہوتا جب تک کوئی وضو کو توڑنے والی چیز پیش نہ آجائے (یعنی پیشاب، پاخانے وغیرہ کی ضرورت یا نیند وغیرہ)

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالصَّھْبَآءِ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا صَلّٰی دَعَا بِالْاَطْعِمَۃِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَکَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰی لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ؛

۲۱۲۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، انھیں بشیر بن یسار نے خبر دی، انھیں سوید بن النعمان نے بتلایا کہ ہم فتح خیبر والے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جب صہبا میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے کھانے منگوائے (کھانے میں) ستو کے علاوہ کچھ اور نہ آیا۔ سو ہم نے (اسی کو) کھایا اور پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو آپ نے کلی کی پھر ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور (نیا) وضو نہیں کیا۔[1]

بَابٌ ۱۵۲ مِنَ الْکَبَآئِرِ اَنْ لَّا یَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِہٖ ؛

۱۵۲۔ پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَۃِ

۲۱۳۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا، وہ مجاہد سے، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکے کے ایک باغ میں تشریف

[1] ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا مستحب ہے مگر ایک ہی وضو سے آدمی کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے ؛

اَوْمَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا ؛

لے گئے (وہاں) آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص میں چغل خوری کی عادت تھی۔ پھر آپ نے (کھجور کی) ایک ڈالی منگوائی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان میں سے ایک ٹکڑا ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا، آپ نے فرمایا، اس لیے کہ جب تک یہ ڈالیاں خشک ہوں اس وقت تک ان پر عذاب کم ہو گا[1]

بَابُ ۱۵۳ مَا جَاءَ فِيْ غَسْلِ الْبَوْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوٰى بَوْلِ النَّاسِ ؛

۱۵۳۔ پیشاب کو دھونا اور پاک کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے پیشاب سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا تھا، آپ نے آدمیوں کے پیشاب کے علاوہ کسی اور کے پیشاب کا ذکر نہیں کیا[2]

۲۱۴ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهٖ اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهٖ ؛

۲۱۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں اسمٰعیل بن ابراہیم نے خبر دی، انھیں روح بن القاسم نے بتلایا، ان سے عطاء بن ابی میمونہ نے بیان کیا، وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے پاس پانی لاتا تھا آپ اس سے استنجاء فرماتے ؛

بَابُ ۱۵۴

۱۵۴۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۱۵۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ان سے محمد بن حازم نے،

[1] یہ قبریں مسلمانوں کی تھیں یا کفار کی؛ اس میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ لیکن قرینِ قیاس یہی ہے کہ مسلمانوں کی ہی ہوں گی اسی لیے آپ نے تخفیفِ عذاب کے لیے کھجور کی ٹہنیاں ان کی قبروں پر لگا دیں۔ لیکن اس کی مصلحت کیا تھی، ان ٹہنیوں کی وجہ سے عذاب کم کیوں ہوا؛ یہ اللہ کی مصلحت ہے۔ غالباً رسول اللہ نے بھی وحی کی بناء پر یہ فعل کیا۔

پیشاب ایک ناپاک چیز ہے۔ اس سے احتیاط کا شریعت میں تاکیدی حکم ہے۔ اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ پیشاب سے بچو۔ کیونکہ قبر کا عذاب اکثر اس کی وجہ سے (بھی) ہوتا ہے۔ خود پیشاب میں ایک قسم کی سمیت اور زہر ہے۔ صحت کے لحاظ سے بھی پیشاب کی آلودگی مضر ہے۔ پھر خود اس کی بدبو ہر سلیم الطبع اور پاکیزہ مزاج آدمی کے لیے ناگوار ہے۔

چغل خوری بھی سخت نامراد قسم کا اخلاقی مرض ہے جس سے آدمی کی خود اپنی شخصیت کو گھن لگتا ہے اور دوسرے افراد بھی اس کے اس مرض کی وجہ سے زبردست نقصان اٹھاتے ہیں، اسی لیے اس کو بھی عذابِ قبر کا سبب بتایا گیا ہے۔

[2] حنفیہ کے نزدیک آدمی کا پیشاب ناپاک ہے، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ ہو۔

حَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهٗ ؎

ان سے اعمش نے مجاہد کے واسطے سے نقل کیا، وہ طاؤس سے، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں قبروالوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بہت بڑی بات پر نہیں، ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری میں مبتلا تھا پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی لے کر بیچ سے اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر میں ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے (ایسا) کیوں کیا۔ آپ نے فرمایا تاکہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں تخفیف رہے۔ ابن المثنیٰ نے کہا کہ ہم سے وکیع نے بیان کیا ان سے اعمش نے، انھوں نے مجاہد سے اسی طرح سنا ؎

بَابٌ ۱۵۵ تَرْكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْاَعْرَابِيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهٖ فِي الْمَسْجِدِ ؎

۱۵۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا دیہاتی کو مہلت دینا۔ جب تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کرکے فارغ نہ ہوگیا ؎

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَعْرَابِيًّا يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوْهُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ ؎

۲۱۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے ہمام نے، ان سے اسحٰق نے انس بن مالک کے واسطے سے نقل کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ جب وہ (پیشاب سے) فارغ ہوگیا تو پانی منگا کر آپ نے (اس جگہ) بہا دیا ؎

بَابٌ ۱۵۶ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ ؎

۱۵۶۔ مسجد میں پیشاب پر پانی بہا دینا ؎

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ؎

۲۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے پکڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم بھرا ہوا ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم نرمی کے لیے بھیجے گئے ہو، سختی کے لیے نہیں [1]

[1] پیشاب کرتے وقت آپ نے اس کو روکا نہیں بلکہ صحابہ کو بھی منع فرمایا کہ اسے پیشاب سے فارغ ہونے دو۔ درمیان میں اسے روکنے سے ممکن ہے کہ اس کا پیشاب بند ہو جاتا اور اسے کوئی تکلیف پیدا ہو جاتی، یہ آپ کی شفقت و بصیرت کی بات تھی، البتہ پیشاب کے بعد اس جگہ جہاں اس نے پیشاب کیا تھا وہاں آپ نے پانی بہانے کا حکم دیا۔

۲۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهُ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ ؛

۲۱۸ - ہم سے عبدان نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ نے خبردی، انھیں یحیٰی بن سعید نے خبردی، انھوں نے انس بن مالک سے سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ دوسری سند یہ ہے، ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے یحیٰی بن سعید کے واسطے سے بیان کیا، وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا تو لوگوں نے اس کو منع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں روک دیا۔ جب وہ پیشاب کرکے فارغ ہوا تو آپ نے اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہانے کا حکم دیا۔ چنانچہ بہا دیا گیا۔

بَابُ ۱۵۷ بَوْلِ الصِّبْيَانِ ؛

۱۵۷ - بچوں کا پیشاب ؛

۲۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهُ اِيَّاهُ ؛

۲۱۹ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ہشام بن عروہ سے خبردی، انھوں نے اپنے باپ (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا ؛

۲۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ؛

۲۲۰ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے ابن شہاب سے خبردی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ (بن مسعود) سے روایت کرتے ہیں، وہ ام قیس بنت محصن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی شیر خوار تھا)، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے (خوب اچھی طرح) نہیں دھویا[1]

بَابُ ۱۵۸ اَلْبَوْلِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا ؛

۱۵۸ - کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا۔

[1] پیشاب ہر حال میں ناپاک ہے۔ مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے پیشاب والے کپڑے کو پاک کرنے کے لیے پانی استعمال کیا۔ لیکن دوسری حدیث میں جو یہ لفظ ہے کہ آپ نے کپڑے کو نہیں دھویا، اس کا مطلب یہ ہے کہ خوب مل کر نہیں دھویا۔ اس کے علاوہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ آخر کا فقرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں۔ بلکہ ابن شہاب نے آپ کے فعل کی تصریح کی ہے۔ لفظ نضح جو حدیث میں آیا ہے بعض احادیث میں دھونے کے معنی میں بھی آیا ہے اس لیے اس لفظ سے یہ سمجھنا کہ معمولی طور پر آپ نے پانی چھڑک کر پاک کر لیا ہوگا، درست نہیں بلکہ جس قدر ضروری تھا اتنا دھویا۔ ممکن ہے وہ پیشاب بہت معمولی مقدار میں ہو کہ خوب اچھی طرح رگڑ کر دھونے کی ضرورت نہ محسوس فرمائی ہو ؛

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ۔

۲۲۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے اعمش کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو وائل سے، وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے (وہاں) آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی کا برتن منگایا۔ میں آپ کے پاس پانی لے کر گیا تو آپ نے وضو فرمایا۔[1]

بَابُ ۱۵۹ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

۱۵۹۔ اپنے (کسی) ساتھی کے قریب پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰی فَاَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا یَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَجِئْتُهٗ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰی فَرَغَ۔

۲۲۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو وائل سے، وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے کہ ایک قوم کی کوڑی پر (جو) ایک دیوار کے نیچے (تھی) پہنچے تو آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح ہم تم میں سے کوئی (شخص) کھڑا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے پیشاب کیا اور میں ایک طرف ہٹ گیا۔ تب آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس گیا اور (پردہ کی غرض سے) آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

بَابُ ۱۶۰ الْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

۱۶۰۔ کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ یُشَدِّدُ فِی الْبَوْلِ وَیَقُوْلُ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِهِمْ قَرَضَهٗ فَقَالَ حُذَیْفَةُ لَیْتَهٗ اَمْسَكَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

۲۲۳۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو وائل سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری پیشاب (کے بارہ) میں سختی سے کام لیتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا، تو اسے کاٹ ڈالتے۔ ابو حذیفہ کہتے ہیں کہ کاش وہ اپنے اس تشدد سے باز آ جاتے (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے، اور آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔[2]

---

[1] پیشاب بیٹھ کر کرنے کا حکم ہے لیکن چونکہ وہ گندہ مقام تھا، بیٹھ کر پیشاب کرنے میں نجاست سے کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ تھا اس لیے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پیشاب کیا جا سکتا ہے اور جب ضرورتاً کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہوا تو بیٹھ کر تو یقیناً جائز ہوگا۔ [2] حضرت حذیفہ کا منشاء یہ تھا کہ پیشاب سے بچنے میں احتیاط تو ضروری ہے لیکن خواہ مخواہ کا تشدد اور زیادتی سے وہم اور وسوسہ پیدا ہوتا ہے اس لیے عمل میں اتنی ہی احتیاط چاہیئے جتنی آدمی اپنی روزمرہ کی زندگی میں کر سکتا ہے اس لیے علماء نے کہا ہے کہ بالکل باریک اور غیر محسوس و نامعلوم چھینٹیں معاف ہیں۔

باب ۱۶۱ غَسْلِ الدَّمِ ۔

۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ وَتُصَلِّي فِيهِ ۔

۱۶۱ - حیض کا خون دھونا ۔

۲۲۴ - ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا، ان سے فاطمہ نے اسماءؓ کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اس کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ہم میں کسی عورت کو کپڑے میں حیض آتا ہے (تو) وہ کیا کرے، آپ نے فرمایا کہ پہلے ملے پھر پانی سے رگڑ لے اور پانی سے صاف کرے۔ اور (اس کے بعد) اس کپڑے میں نماز پڑھ لے[1]

۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي قَالَ وَقَالَ أَبِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ ۔

۲۲۵ - ہم سے محمد نے بیان کیا، ان سے ابو معاویہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ (عروہ) کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ابو حبیش کی لڑکی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے (یعنی حیض کا خون میعاد اور مقدار سے زیادہ آتا ہے) اس لیے میں پاک نہیں رہتی ہوں تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے۔ تو جب تجھے حیض آئے (یعنی حیض کے مقررہ دن شروع ہوں) تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے) سے خون کو دھو ڈال پھر نماز پڑھ، ہشام کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ حضورؐ نے یہ (بھی) فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہ حتیٰ کہ وہی (حیض کا) وقت پھر لوٹ آئے[2]

---

[1] کپڑا اگر حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اس کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے ۔

[2] جو عورت سیلان خون کی بیماری میں مبتلا ہے اس کے لیے حکم ہے کہ ہر نماز کے لیے مستقل وضو کرے اور حیض کے جتنے دن اس کی عادت کے موافق ہوتے ہیں ان دنوں میں نماز نہ پڑھے۔ اس لیے ان ایام کی نماز معاف ہے۔ شریعت کا یہ حکم اگرچہ عورت کی زندگی کے ایک ایسے گوشے سے تعلق رکھتا ہے جو نہایت ہی پوشیدہ رہتا ہے لیکن اس کے بارہ میں اگر عورتوں کو کوئی راہ نمائی نہ ملتی تو وہ اس گوشے سے متعلق ایسی ہدایات سے محروم رہ جاتیں جن سے ان کا دین اور دنیا، روح اور جسم صاف اور پاک ہو سکتا تھا اور جس سے ان کی نفسیاتی اور اخلاقی، طبی اور روحانی اصلاح ہو سکتی تھی۔ اس بنا پر ایسی تمام احادیث کے بارہ میں یہی نقطہ نظر رکھنا چاہیئے کہ دین لوگوں کی زندگی کے لیے ایک مکمل تعمیری نقشہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو دینی راہ نمائی کے بغیر اپنے صحیح مقام پر فٹ نہیں ہو سکتا، پھر آج کے دور میں اس قسم کی جملہ احادیث کو جن میں عورت مرد کے پوشیدہ معاملات یا تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کے بارہ میں ہدایات دی گئی ہیں، بیان کرنے میں کسی شرم کی ضرورت نہیں جبکہ جنسی لٹریچر عام ہو چکا ہے اور جدید تعلیم کے سربراہ مرد عورت کے پوشیدہ سے پوشیدہ تعلقات کی تعلیم کو اپنے نزدیک ضروری قرار دیئے گئے ہیں جس کی فی الحقیقت کوئی ضرورت نہیں ۔

باب ۱۶۲ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ؕ

۲۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ ؕ

۲۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ ؕ

باب ۱۶۳ إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ ؕ

۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بُقَعُ الْمَاءِ ؕ

۲۲۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ

۱۶۲ - منی کا دھونا اور اس کا رگڑنا۔ اور جو تری عورت (کے پاس جانے) سے لگ جائے اس کا دھونا ؕ

۲۲۶ - ہم سے عبدان نے بیان کیا انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں عمرو بن میمون الجزری نے بتلایا، وہ سلیمان بن یسار سے، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی کے دھبے) کو دھوتی تھی۔ پھر (اس کو پہن کر) آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے تھے[1]

۲۲۷ - ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے یزید نے، ان سے عمرو نے سلیمان سے نقل کیا، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا (دوسری سند یہ ہے) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے، ان سے عمرو بن میمون نے سلیمان بن یسار کے واسطے سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے اس منی کے بارہ میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے تو انھوں نے فرمایا کہ میں منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان (یعنی) پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے۔

۱۶۳ - اگر منی یا کوئی اور نجاست دھوئے اور (پھر) اس کا اثر زائل نہ ہو (تو کیا حکم ہے؟)

۲۲۸ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے ان سے عمرو بن میمون نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کپڑے کے متعلق جس میں جنابت (ناپاکی) کا اثر آگیا ہو، سلیمان بن یسار سے سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو ڈالتی تھی پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے کپڑے میں ہوتے[2]

۲۲۹ - ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، ان سے زہیر نے، ان سے عمرو بن میمون بن مہران نے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے نقل کیا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ کپڑا پاک کرنے کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس سے نماز پڑھ لی جائے اگرچہ وہ خشک نہ ہوا ہو ؕ

[2] منی بھی پیشاب کی طرح نجس ہے اس کا بھی وہی حکم ہے جو دوسری نجاستوں کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک کرنے کے بعد پانی کے دھبے اگر کپڑے پر باقی رہیں تو کچھ حرج نہیں ؕ

ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا ؛

وہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوڈالتی تھیں (وہ فرماتی ہیں کہ، پھر (کبھی) میں ایک دھبہ یا کئی دھبے دیکھتی تھی[1]

باب ۱۶۴ أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا. وَصَلَّى أَبُو مُوسَى فِي دَارِ الْبَرِيدِ وَالسِّرْقِينِ وَالْبَرِّيَّةُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هَهُنَا وَثَمَّ سَوَاءٌ ؛

۱۶۴- اونٹ، بکری اور چوپایوں کا پیشاب اور ان کے رہنے کی جگہ (کا حکم کیا ہے؟)۔ حضرت ابوموسیٰ نے دار برید میں نماز پڑھی (حالانکہ وہاں گوبر تھا اور ایک پہلو میں جنگل تھا پھر انھوں نے کہا یہ جگہ اور وہ جگہ یعنی جنگل (دونوں) برابر ہیں ؛

۲۳۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَهَؤُلَاءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ ؛

۲۳۰- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انھوں نے حماد بن زید سے وہ ایوب سے، وہ ابوقلابہ سے۔ وہ حضرت انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ (قبیلوں) کے آئے اور مدینہ پہنچ کر وہ بیمار ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں لقاح میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں چنانچہ وہ (لقاح کی طرف جہاں اونٹ رہتے تھے) چلے گئے اور جب اچھے ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک لے گئے، دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اس واقعہ کی) خبر آئی، تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جب دن چڑھ گیا تو (تلاش کے بعد) وہ (ملزمین) حضور کی خدمت میں لائے گئے۔ آپ کے حکم کے مطابق (شدید جرم کی بنا پر) ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے۔ اور آنکھوں میں گرم سلائیں پھیر دی گئیں اور (مدینہ کی) پتھریلی زمین میں ڈال دیے گئے (پیاس کی شدت سے) پانی مانگتے تھے مگر انھیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔۔۔ ابوقلابہ نے (ان کے جرم کی سنگینی ظاہر کرتے ہوئے) کہا کہ ان لوگوں نے (اول) چوری کی (پھر) قتل کیا اور (آخر) ایمان سے پھر گئے (اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی[3]

---

[1] کسی بھی نجاست کا اپنا اصل اثر زائل ہو جانا چاہیئے۔ اس کے بعد اگر اس کا نشان یا رنگ وغیرہ کچھ رہ جاتا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں ؛

[2] عنوان کے تحت حضرت موسیٰ کے گوبر کی جگہ جو نماز پڑھنے کا ذکر ہے وہ صرف ان کی رائے ہے۔ دوسرے عام صحابہ اور جمہور کے نزدیک گوبر ناپاک ہے۔ بظاہر گوبر کے اوپر نماز نہیں پڑھی، نماز کی جگہ کے متصل گوبر پڑا ہوا تھا۔ احناف کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ کا حکم رکھتا ہے یعنی چوتھائی کپڑے کی بقدر معاف ہے۔

[3] اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اونٹ کے پیشاب پینے کا جو حکم دیا وہ وقتی علاج تھا ورنہ پیشاب کا استعمال حرام ہے۔ اگرچہ شافعیہ، مالکیہ اور بعض علماء کے نزدیک (اس حدیث کی بنا پر) اونٹ کا پیشاب پاک ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک پیشاب کے بارہ میں چونکہ دوسری احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں اس لیے اس کو اس حدیث کی بنا پر پاک نہیں کہا جائے گا یہ ایک وقتی اجازت تھی .... (بقیہ آئندہ صفحہ پر ....)

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

۲۳۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے، انھیں ابوالتیاح نے حضرت انس سے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی تعمیر سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔[1]

بَابٌ ۱۶۵ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ أَوْ رِيحٌ أَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا بَأْسَ بِرِيشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي عِظَامِ الْمَوْتَى نَحْوَ الْفِيلِ وَغَيْرِهِ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُونَ بِهَا وَيَدَّهِنُونَ فِيهَا لَا يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ.

۱۶۵۔ وہ نجاستیں جو گھی اور پانی میں گر جائیں۔ زہری نے کہا کہ جب تک پانی کی بو، ذائقہ اور رنگ نہ بدلے (نجاست پڑ جانے کے باوجود) اس میں کچھ حرج نہیں اور حماد کہتے ہیں کہ (پانی میں) مردار پرندوں کے پر (پڑ جانے) سے کچھ حرج نہیں (واقع ہوتا) مُردوں کی جیسے ہاتھی وغیرہ کی ہڈیاں اس کے بارہ میں زہری کہتے ہیں کہ میں نے پہلے لوگوں کو ان کی کنگھیاں کرتے اور ان (ہڈیوں کے برتنوں) میں تیل رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے، ابن سیرین اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کچھ حرج نہیں۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا سَمْنَكُمْ.

۲۳۲۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے، وہ ابن عباسؓ سے وہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چوہے کے بارہ میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا، آپ نے فرمایا اس کو نکال دو اور اس کے آس پاس (کے گھی) کو نکال پھینکو اور اپنا (بقیہ) گھی استعمال کرو۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ

۲۳۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے معن نے، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ بن مسعود سے، وہ ابن عباس سے، وہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چوہے کے بارہ میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر گیا تھا، تو آپ نے فرمایا کہ اس چوہے کو

(بقیہ از صفحہ سابقہ) ان لوگوں نے ایک ساتھ چار شدید جرم کیے تھے اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان و مروت کا جواب بدعہدی و بے مروتی سے دیا، چوری کی، قتل کیا، مرتد ہوئے، اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ کیا ان جرائم کی یہ ہی سزا ہو سکتی تھی جو انھیں دی گئی اور اس وقت کے لحاظ سے یہ سزا کوئی وحشیانہ سزا نہیں کہلائی جا سکتی۔ رسول اللہ کی حیثیت صرف ایک مصلح اور مرشد ہی کی نہیں تھی بلکہ ایک سیاسی منتظم اور ملکی مدبر کی بھی تھی اس لیے آپ کو مصالح کے پیش نظر اپنے عام جذبہ رأفت و شفقت کے برخلاف اس طرح کی سیاسی اور انتظامی تدبیروں سے بھی کام لینا پڑتا تھا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] یا مطلب یہ ہے کہ باڑے میں کپڑا وغیرہ بچھا کر اس پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ قَالَ مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ مَا لَا اُحْصِيْهِ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ ؞

اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو، بعض کہتے ہیں کہ مالک نے کتنی ہی بار (یہ حدیث) ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت میمونہ رض سے روایت کی ہے۔[1]

۲۳۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ ؞

۲۳۴ - ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں معمر نے ہمام بن منبہ سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں مسلمان کو جو زخم لگتا ہے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہوگا جس طرح وہ لگا تھا اس میں سے خون بہتا ہوگا جس کا رنگ (تو) خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی سی ہوگی۔[2]

بَابٌ ۱۶۶

۱۶۶ - ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔

۲۳۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ بِهٖ ؞

۲۳۵ - ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں ابوالزناد نے خبر دی کہ ان سے عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم (لوگ) دنیا میں پچھلے (مگر آخرت میں) سب سے آگے ہیں اور اسی سند سے (یہ بھی) فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو۔ پیشاب نہ کرے کہ (اس کے بعد) پھر اسی میں غسل کرنے لگے۔

بَابٌ ۱۶۷ اِذَا اُلْقِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُصَلِّيْ قَذَرٌ اَوْ جِيْفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّيْ وَضَعَهُ وَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ اِذَا صَلّٰى وَفِيْ ثَوْبِهٖ دَمٌ اَوْ جَنَابَةٌ اَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ اَوْ تَيَمَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَدْرَكَ الْمَاءَ فِيْ وَقْتِهٖ لَا يُعِيْدُ ؞

۱۶۷ - جب نمازی کی پشت پر کوئی نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی اور ابن عمر جب نماز پڑھتے وقت کپڑے میں خون لگا ہوا دیکھتے تو اس کو اتار ڈالتے اور نماز پڑھتے رہتے۔ ابن مسیب اور شعبی کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے کپڑے پر نجاست یا جنابت (منی) لگی ہو، یا قبلے کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھی ہو یا تیمم کرکے نماز پڑھی ہو پھر نماز ہی کے وقت میں پانی مل گیا ہو تو اب، نماز نہ دہرائے (اس کی نماز صحیح ہوگئی)

---

[1] مذکورہ بہر دو احادیث میں جو حکم دیا گیا ہے وہ ایسے گھی یا تیل کے متعلق ہے جو سخت اور جما ہوا ہو لیکن جو گھی یا تیل جما ہوا نہ ہو پگھلا ہوا ہو، وہ کھانے کے قابل نہیں رہے گا البتہ اسے کھانے کے علاوہ خارج میں استعمال کیا جاسکتا ہے جیسے چراغ وغیرہ میں جلانا۔

[2] بظاہر اس حدیث کو عنوان سے کوئی مناسبت نہیں، علماء نے اس کی مختلف مناسبتیں اپنے طور پر بیان کی ہیں، شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے نزدیک اس حدیث سے یہ ثابت کرنا ہے کہ مشک، پاک ہے۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مَیْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ عِنْدَ الْبَیْتِ وَاَبُوْ جَهْلٍ وَّاَصْحَابٌ لَّهٗ جُلُوْسٌ اِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَیُّکُمْ یَجِیْءُ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ فَیَضَعُهٗ عَلٰی ظَهْرِ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَی الْقَوْمِ فَجَآءَ بِهٖ فَنَظَرَ حَتّٰی اِذَا سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ عَلٰی ظَهْرِهٖ بَیْنَ کَتِفَیْهِ وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُغْنِیْ شَیْئًا لَوْ کَانَتْ لِیْ مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا یَضْحَکُوْنَ وَیُحِیْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰی جَآءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ اِذْ دَعَا عَلَیْهِمْ قَالَ وَکَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِیْ ذٰلِکَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمّٰی اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَهْلٍ وَّعَلَیْکَ بِعُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَشَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَیَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَّعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰی فِی الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ ۞

۲۳۶- ہم سے عبدان نے بیان کیا انھیں ان کے باپ (عثمان) نے شعبہ سے خبر دی، انھوں نے ابواسحاق سے، انھوں نے عمرو بن میمون سے انھوں نے عبداللہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھتے وقت) سجدہ میں تھے (ایک دوسری سند سے) ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا ان سے شریح بن مسلمہ نے، ان سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص قبیلے کی (جو اونٹنی ذبح ہوئی ہے اس) کی اوجھڑی اٹھا لائے اور (لاکر) جب محمد سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے، ان میں سے ایک سب سے زیادہ بدبخت (آدمی) اٹھا اور اوجھڑی لے کر آیا اور دیکھتا رہا۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوجھڑی کو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش (اس وقت) مجھے کچھ زور ہوتا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ (اس حال میں آپ کو دیکھ کر) وہ لوگ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے مارے) لوٹ پوٹ ہونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے (بوجھ کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور وہ بوجھ آپ کی پیٹھ پر سے اتار کر پھینکا۔ تب آپ نے سر اٹھایا پھر تین بار فرمایا، یا اللہ! تو قریش کی تباہی کو لازم کر دے (یہ بات) ان کافروں کو ناگوار ہوئی کہ آپ نے انھیں بددعا دی، عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں دعا قبول ہوتی ہے پھر آپ نے (ان میں سے) ہر ایک کا (جدا جدا) نام لیا کہ اے اللہ! ان کو ضرور ہلاک کر دے، ابوجہل کو، عتبہ بن ربیعہ کو، شیبہ ابن ربیعہ کو، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو، ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جن لوگوں کا (بددعا دیتے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیا تھا میں نے ان (کی لاشوں) کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا۔[1]

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی صبر آزما مصیبتیں برداشت کرنی پڑی تھیں، اس حدیث سے امام بخاری یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی نجاست پشت پر آ پڑے تو نماز ہو جائے گی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

باب ۱۶۸ البُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ۔ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ ؛

۱۶۸۔ کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ لگ جائے تو کیا حکم ہے۔ عروہ نے مسور اور مروان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانے میں نکلے (اس سلسلہ میں) انھوں نے پوری حدیث نقل کی (اور پھر کہا کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی مرتبہ بھی تھوکا وہ (زمین پر گرنے کی بجائے) لوگوں کی ہتھیلی پر پڑا (کیونکہ لوگوں نے غایت تعلق کی وجہ سے ہاتھ سامنے کر دیئے) پھر وہ لوگوں نے اپنے چہروں اور بدن پر مل لیا[1] ؛

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ ؛

۲۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حمید کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) اپنے کپڑے میں تھوکا[2] ؛

باب ۱۶۹ لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ وَلَا بِالْمُسْكِرِ۔ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ ؛

۱۶۹۔ نبیذ سے اور کسی نشہ والی چیز سے وضو جائز نہیں حسن بصری اور ابو العالیہ نے اسے مکروہ کہا ہے اور عطاء کہتے ہیں کہ نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کے مقابلے میں مجھے تیمم کرنا زیادہ پسند ہے ؛

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ؛

۲۳۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے زہری نے ابو سلمہ کے واسطے سے بیان کیا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ پینے کی ہر وہ چیز جس سے نشہ (پیدا) ہو، حرام ہے[3] ؛

باب ۱۷۰ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوا عَلَى رِجْلِي فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ ؛

۱۷۰۔ عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا۔ ابو العالیہ نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ میرے پیروں پر مالش کرو کیونکہ وہ (تکلیف کی وجہ سے) مریض ہو گئے ہیں ؛

(بقیہ صفحہ سابقہ) جب تفصیلی احکام طہارت وصلوٰۃ کے نازل نہیں ہوئے تھے، نماز کے لیے بدن کا، کپڑوں کا اور نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا جمہور کے نزدیک ضروری ہے۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس درجہ فدایانہ تعلق تھا، البتہ یہ صحابہ کا عام معمول نہیں تھا مگر صلح حدیبیہ کے وقت کسی جذبے اور کسی مصلحت کی بنا پر یہ طرز عمل اختیار کیا۔ [2] نماز پڑھتے وقت اگر تھوک آئے اور تھوکنے کی قریب میں کوئی جگہ نہیں تو کسی کپڑے میں تھوک لے تاکہ نماز میں خلل بھی نہ واقع ہو اور قریب کی جگہ بھی خراب نہ ہو۔ [3] خالص دودھ سے وضو جائز نہیں، احناف کے نزدیک ایسا دودھ جس میں پانی کافی مقدار میں مل گیا ہو، وضو جائز ہے اسی طرح ہر نشہ کرنے والی چیز حرام کر دی گئی خواہ اس کی اتنی قلیل مقدار استعمال کی جائے جس سے فوری نشہ نہ ہو لیکن چونکہ اس میں نشہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہے اس لیے وہ بھی مطلقاً حرام ہے ؛

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ فِيهِ جُرْحُهُ ۔

۲۳۹۔ ہم سے محمد نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے ابن حازم کے واسطے سے نقل کیا، انھوں نے سہل بن سعد الساعدی سے سنا کہ لوگوں نے ان سے پوچھا اور (میں اس وقت سہل کے اتنا قریب تھا کہ) میرے اور ان کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی نہیں رہا۔ علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کے منہ سے خون کو دھوتیں۔ پھر ایک بوریا لے کر جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا[1]۔

بَابُ السِّوَاكِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ ۔

۱۷۱۔ مسواک کا بیان۔

ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذاری تو (میں نے دیکھا کہ) آپ نے مسواک کی۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ ۔

۲۴۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا ان سے حماد بن زید نے غیلان بن جریر کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ ابو بردہ رضؓ سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا اور آپ کے منہ سے اُع اُع کی آواز نکل رہی تھی اور مسواک آپ کے منہ میں اس طرح تھی جس طرح آپ قے کر رہے ہوں[2]۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔

۲۴۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ ابووائل سے، وہ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے[3]۔

بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ

۱۷۲۔ بڑے آدمی کو مسواک دینا۔

عفان کہتے ہیں کہ ہم سے صخر بن جویریہ نے نافع کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں، تو

---

[1] والدین کی خدمت کا بہت بڑا اجر ہے پھر اگر باپ پیغمبر بھی ہو تو اس کا درجہ تو بہت بڑھ جاتا ہے۔

[2] جب مسواک زبان پر اندر کی طرف کی جاتی ہے تو ابکائی سی آتی ہے اور ایک خاص قسم کی آواز نکلتی ہے غالباً آپ کی یہ ہی کیفیت تھی جو راوی نے بیان کیا۔

[3] مسواک کرنے کی بڑی فضیلتیں متعدد احادیث میں آئی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کا اتنا اہتمام فرماتے کہ انتقال فرمانے سے پہلے تک آپ نے مسواک کی ہے، شرعی اور طبی دونوں لحاظ سے اس کی خاص اہمیت ہے۔

أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛

میرے پاس دو آدمی آئے، ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان میں سے بڑے کو دی۔ ابوعبداللہ بخاری رح کہتے ہیں کہ اس حدیث کو نعیم نے ابن المبارک سے، انھوں نے اسامہ سے، انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے مختصر طور پر روایت کیا ہے۔[1]

بابٌ ۱۷۳ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوْءِ

۱۷۳ - باوضو رات کو سونے والے کی فضیلت

۲۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيَ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيَ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ ؛

۲۴۲ - ہم سے محمد بن مقاتل نے کہا، انھیں عبداللہ نے خبر دی۔ انھیں سفیان نے منصور کے واسطے سے خبر دی، وہ سعد بن عبیدہ سے، وہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ، اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہو۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ رہو۔ اور یوں کہو اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا، اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی اپنا پشت پناہ بنایا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے (مخلوق کی ہدایت کے لیے) بھیجا ہے میں اس پر ایمان لایا۔ تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت (یعنی دین) پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھو براء کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا۔ جب میں آمنت بکتابك الذی انزلت پر پہنچا، تو میں نے ورسولك (کا لفظ) کہا، آپ نے فرمایا نہیں (یوں کہو) ونبیك الذی ارسلت۔[2]

الحمدللہ کہ تفہیم البخاری کا پارہ اول ختم ہوا

---

[1] معلوم ہوا کہ دوسرے شخص کی مسواک استعمال کی جا سکتی ہے اگرچہ مستحب یہ ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کرے۔

[2] دعا کے الفاظ میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کرنا نہ مناسب ہے نہ اس کے پورے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ کے فرمودات اپنی جگہ بالکل اٹل اور درست ہیں، ان کے الفاظ میں جو تاثیر ہے وہ دوسرے الفاظ میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔

دوسرا پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْغُسْلِ — غسل کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی - وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ وَقَوْلِہٖ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ عَفُوًّا غَفُوْرًا ہ

خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ "اور اگر تم کو جنابت ہو تو خوب اچھی طرح پاک ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا کوئی تم میں آیا ہے جائے ضرور سے یا پاس گئے ہو عورتوں کے، پھر نہ پاؤ تم پانی، تو قصد کرو پاک مٹی کا اور مَل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور پورا کرے اپنا احسان تم پر تاکہ تم احسان مانو" اور خدا وند تعالیٰ کا قول ہے کہ "اے ایمان والو نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ اس وقت کہ غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ غسل کر لو، اور اگر تم مریض ہو، یا سفر میں، یا آیا ہے تم میں سے کوئی جائے ضرور سے، یا پاس گئے ہو عورتوں کے پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو پاک زمین کا، پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو بے شک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔[1]

بابٌ ۱۷۴ اَلْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ — غُسل سے پہلے وضو[2] (باب ۱۷۴)

۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ بَدَأَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ کَمَا یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ یُدْخِلُ اَصَابِعَہٗ فِی الْمَاءِ فَیُخَلِّلُ بِھَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِیَدِہٖ ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَاءَ عَلٰی جِلْدِہٖ کُلِّہٖ -

۲۴۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی ہشام سے روایت کر کے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسے نماز کے لیے آپ کی عادت تھی۔ پھر پانی میں اپنی انگلیاں ڈبوتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ

۲۴۴ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کی، اعمش سے روایت کر کے وہ سالم بن ابی الجعد

[1] ان آیتوں سے مقصود یہ بتانا ہے کہ غسل کا وجوب کتاب اللہ سے ثابت ہے اور قطعی ہے۔ پہلی آیت سورہ مائدہ کی ہے اور دوسری سورہ نسا کی۔ دونوں میں وجوب غسل کی کسی قدر تفصیلات بیان ہوئی ہیں ۱۲ [2] غسل سے پہلے وضو کر لینا سنت ہے ۱۲ -

عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذٰى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ ۔

سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو کی طرح ایک مرتبہ وضو کیا البتہ پاؤں نہیں دھوئے۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جہاں کہیں بھی نجاست لگ گئی تھی اس کو دھویا پھر اپنے اوپر پانی بہایا۔ پھر سابقہ جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔ یہ تھا آپ کا غسل جنابت۔

باب ۱۷۵ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

۱۷۵ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ۔

۲۴۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی انھوں نے زہری سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آپ نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا (فرق میں تقریباً ساڑھے دس سیر پانی آتا تھا)۔

باب ۱۷۶ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

۱۷۶ صاع[1] یا اسی طرح کی کسی چیز سے غسل

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَبَهْزٌ وَالْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرَ صَاعٍ ۔

۲۴۶۔ عبد اللہ بن محمد نے ہم سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ عبد الصمد نے ہم سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہم سے ابوبکر بن حفص نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے یہ حدیث سنی کہ میں اور حضرت عائشہ رض کے بھائی حضرت عائشہ رض کی خدمت میں گئے۔ ان کے بھائی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے صاع جیسا ایک برتن منگایا پھر غسل کیا اور اپنے اوپر پانی بہایا۔ اس وقت ہمارے درمیان اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا۔ ابو عبد اللہ (بخاری) کہتا ہے کہ یزید بن ہارون، بہز اور جدی نے شعبہ سے قدر صاع کے الفاظ کی (ایک صاع کی مقدار) روایت کی ہے۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ

۲۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا ہم سے زہیر نے ابو اسحٰق کے واسطہ سے روایت بیان کی انھوں نے کہا ہم سے ابوجعفر نے بیان کیا کہ وہ اور ان کے والد جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت

[1] ایک صاع میں تقریباً ساڑھے تین سیر پانی آتا ہے۔ غسل کے لیے ایک صاع کے مقدار کی کوئی شرعی اہمیت نہیں ہے اسی وجہ سے کسی امام فقہ نے اس حدیث کے مضمون پر کوئی بحث نہیں کی صرف امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے پیش نظر ایک صاع کو غسل کے لیے معتبر مانا ہے لیکن ان کا مقصد بھی اس سے غسل کو صرف ایک صاع میں محدود کر دینا نہیں ہے۔

يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِينِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعَرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ ۔

حضرت جابر کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے آپ سے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک صاع کافی ہے۔ اس پر ایک شخص بولا مجھے کافی نہیں ہوگا۔ جابر رض نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے کافی ہوتا تھا جن کے بال تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، پھر حضرت جابر رض نے صرف ایک کپڑا پہن کر ہمیں نماز پڑھائی۔

۲۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَخِيرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى أَبُو نُعَيْمٍ ۔

۲۴۸ - ابو نعیم نے ہم سے روایت کی۔ کہا کہ ہم سے عیینہ نے بیان کیا عمرو کے واسطہ سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا ایک برتن میں غسل کر لیتے تھے۔ ابو عبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ ابن عیینہ اخیر عمر میں اس روایت کو ابن عباس کے توسط سے میمونہ رض سے روایت کرتے تھے اور صحیح وہی ہے جس طرح ابو نعیم نے روایت کی۔

باب ۱۷۷ مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

۱۷۷ - جو شخص اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے

۲۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ۔

۲۴۹ - ابو نعیم نے ہم سے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے روایت کی، ابو اسحق سے۔ کہا کہ ہم سے جبیر بن مطعم نے روایت کی۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو پانی اپنے سر پر تین مرتبہ بہاتا ہوں اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ۔

۲۵۰ - محمد بن بشار نے ہم سے روایت بیان کی، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی مخول ابن راشد کے واسطے سے وہ محمد بن علی سے وہ جابر بن عبداللہ سے انھوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے۔

۲۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ لِي جَابِرٌ أَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَ أَكُفٍّ فَيُفِيضُهَا عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِي الْحَسَنُ إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعَرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا ۔

۲۵۱ - ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معمر بن یحیی بن سام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو جعفر نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے جابر رض نے بیان کیا کہ میرے پاس تمہارے بھائی آئے ان کا اشارہ حسن بن محمد بن حنفیہ کی طرف تھا۔ انھوں نے پوچھا کہ جنابت کے غسل کا کیا طریقہ ہے۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین چلو لیتے تھے اور ان کو اپنے سر پر بہاتے تھے۔ پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے تھے۔ حسن نے اس پر کہا کہ میں تو بہت بالوں والا آدمی ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تم سے زیادہ بال تھے۔

باب ۱۷۸ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

۱۷۸ ۔ صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال کر اگر غسل کیا جائے؟[1]

۲۵۲ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ۞

۲۵۲ ۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا ۔ انھوں نے کہا ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا ۔ اعمش کے واسطے سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے آپ نے فرمایا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے اپنا ہاتھ دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھویا پھر پانی اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر اپنی شرمگاہ کو دھویا ۔ پھر زمین پر ہاتھ رگڑا اور دھویا ، اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ۔ اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا ۔ پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہالیا اور اپنی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے ۔

باب ۱۷۹ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ ۞

۱۷۹ ۔ جس نے حلاب[2] سے یا خوشبو لگا کر غسل کیا ۔

۲۵۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسْطِ رَأْسِهِ ۞

۲۵۳ ۔ محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا حنظلہ کے واسطے سے وہ قاسم سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرنا چاہتے تو حلاب کی طرح ایک چیز منگاتے تھے (بہت سی دوسری روایتوں میں بعینہ حلاب منگانے کا ذکر ہے) پھر (پانی) اپنے ہاتھ میں لیتے تھے اور سر کے داہنے حصے سے غسل کی ابتدا کرتے تھے پھر بائیں حصہ کا غسل کرتے تھے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے بیچ میں لگاتے تھے ۔

---

[1] اگر بلا کسی شک وتردد کے صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال لینے سے بدن کے تمام حصوں کا پوری طرح غسل ہوجائے تو احناف کے نزدیک بھی یہ غسل جائز ہے اور ایسے غسل سے جنابت کا اثر ختم ہوجاتا ہے ۔

[2] حلاب ایک بڑا سا برتن ہوتا تھا جس میں اونٹنی کا دودھ اہل عرب دوہتے تھے ۔ یہاں امام بخاری رح یہ بتانا چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ حلاب میں دودھ کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہتا ہے اگر کوئی شخص اس برتن میں پانی لے کر نہانا چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں ۔ دودھ بہرحال ایک پاک مشروب ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ معمولی مقدار میں اگر پانی کے اندر پڑ جائے یا اس کا کچھ اثر پانی میں محسوس ہو تو اس سے پانی کے پاک کرنے کی صلاحیت میں کچھ فرق آجائے ۔ اسی طرح غسل سے پہلے کوئی خوشبودار چیز بدن پر مل لی جائے اور غسل کے بعد اس کا اثر باقی رہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ۔ ہمارے یہاں خوشبودار چیز عطر وغیرہ عام طور پر غسل کے بعد استعمال کرنے کا رواج ہے لیکن بعض جگہوں میں غسل سے پہلے تیل وغیرہ مل کر غسل کرتے ہیں ۔ اس باب میں اس طرح کی تمام چیزوں کا حکم بتایا گیا ہے خود امام بخاری رح نے اس کے بعد ایک باب قائم کیا ہے "باب من تطیب ثم اغتسل وبقی اثر الطیب" یہ "باب جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور غسل کے بعد خوشبو کا اثر باقی رہا" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پاک چیز کو بدن پر مل کر غسل کرنے کے متعلق جو احکامات شریعت کے ہیں اس کو امام صاحب وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتے ہیں ۔ کرمانی

بقیہ آئندہ صفحہ پر

باب ۱۸۰ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ ؞

۱۸۰۔ غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا ؞

۲۵۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا کریب کے واسطہ سے وہ ابن عباس سے۔ کہا ہم سے میمونہ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے پانی کو دائیں ہاتھ سے بائیں پر گرایا۔ اس طرح دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر اسے مٹی سے ملا اور دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ پھر ایک طرف ہو کر دونوں پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں بدن خشک کرنے کے لیے کپڑا پیش کیا گیا لیکن آپ نے اس سے پانی کو خشک نہیں کیا (تولیہ وغیرہ سے بدن خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ یہ خلاف مستحب ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے اس وقت نہیں خشک کیا ہوگا)۔

باب ۱۸۱ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقَى ؞

۱۸۱۔ ہاتھ پر مٹی ملنا تاکہ خوب پاک ہو جائے ؞

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ؞

۲۵۵۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے دھویا۔ پھر ہاتھ کو دیوار پر رگڑ کر دھویا۔ پھر نماز کی طرح وضو کیا اور جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہو گئے تو دونوں پاؤں دھوئے۔

باب ۱۸۲ هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۱۸۲۔ کیا جنبی اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ڈال سکتا ہے؟ جب کہ جنابت کے سوا ہاتھ میں کوئی گندگی نہ لگی ہوئی ہو۔ ابن عمرؓ اور براء بن عازبؓ نے ہاتھ دھونے سے پہلے غسل کے پانی میں اپنا ہاتھ ڈالا تھا اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اس پانی سے غسل میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے جس میں غسل جنابت کا پانی ٹپک کر گر گیا ہو۔

بقیہ حاشیہ: ۔ اور بعض دوسرے محدثین نے حلاب کو ایک ایسا برتن بتایا ہے جس میں خوشبو رکھی رہتی تھی یعنی آپ کبھی غسل سے پہلے خوشبو کے برتن کو طلب فرماتے اور کبھی خوشبو کو لیکن لغت اور کلام عرب کی روشنی میں حلاب کا وہی ترجمہ درست ہے جو ہم نے پہلے بیان کیا۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَيْدِيْنَا فِيْهِ ۔

۲۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے افلح بن حمید نے بیان کیا قاسم سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں اس طرح غسل کرتے تھے کہ ہمارے ہاتھ بار بار اس میں پڑتے تھے۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهٗ ۔

۲۵۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنا ہاتھ دھوتے تھے۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ جَنَابَةٍ وَّعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ ۔

۲۵۸۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے ابوبکر بن حفص کے واسطے سے بیان کیا وہ عروہ سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل جنابت کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ عائشہ رض سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِّسَائِهٖ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ ۔

۲۵۹۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر کے واسطہ سے کہا کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کوئی زوجہ مطہرہ ایک برتن میں غسل کرتے تھے اس حدیث میں مسلم نے یہ زیادتی کی ہے" اور شعبہ سے وہب کی روایت میں من الجنابۃ (جنابت سے) کا لفظ ہے (یعنی یہ غسل جنابت ہوتا تھا)۔

بَابُ ۱۸۳ مَنْ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الْغُسْلِ ۔

۱۸۳۔ جس نے غسل میں اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی گرایا۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَّسَتَرْتُهٗ فَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الثَّالِثَةَ اَمْ لَا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوْ بِالْحَائِطِ

۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ ان سے ابوعوانہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عباس کے مولیٰ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ بنت حارث سے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا اور پردہ کر دیا آپ نے (غسل میں) اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں راوی نے تیسری بار کا بھی ذکر کیا یا نہیں۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا اور شرمگاہ دھوئی۔ پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا

ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا ؁

چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور سر کو دھویا، پھر بدن پر پانی بہایا اور ایک طرف ہو کر دونوں پاؤں دھوئے۔ بعد میں میں نے ایک کپڑا دیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پانی جھاڑ لیا اور کپڑا نہیں لیا۔

بَاب ۱۸۴ تَفْرِيقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوْءُهُ ؁

۱۸۴۔ غسل اور وضو کے درمیان فصل کرنا۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ آپ نے اپنے قدموں کو وضو کردہ اعضاء کے خشک ہو جانے کے بعد دھویا۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِيْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ؁

۲۶۱۔ ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم بن ابی الجعد کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ کریب مولیٰ ابن عباس رضؓ سے وہ ابن عباس رضؓ سے کہ میمونہؓ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے پانی اپنے ہاتھوں پر گرا کر انھیں دو دو یا تین تین مرتبہ دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر گرا کر اپنی شرمگاہ دھوئی اور ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔ پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، پھر سر کو تین مرتبہ دھویا اور بدن پر پانی بہایا پھر ایک طرف ہو کر قدموں کو دھویا۔ ؁

بَاب ۱۸۵ إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۸۵۔ جس نے جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا اور جس نے اپنی کئی بیبیوں سے ہم بستر ہو کر ایک غسل کیا۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا ؁

۲۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے ابن ابی عدی اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا شعبہ سے وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے وہ اپنے والد سے انھوں نے کہا کہ میں نے عائشہ رضؓ کے سامنے اس مسئلہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے (انھیں غلط فہمی ہوئی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا اور پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور صبح کو احرام اس حالت میں باندھا کہ خوشبو سے بدن مہک رہا تھا۔

له احرام کی حالت میں اگر کوئی شخص خوشبو استعمال کرے تو یہ جنایت ہے اور اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے لیکن ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر احرام سے پہلے خوشبو استعمال کی گئی اور احرام کے بعد اس کا اثر بھی باقی رہا تو یہ بھی جنایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کے سامنے جب یہ بات آئی تو آپ نے اس کی تردید کی اور ثبوت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل پیش فرمایا۔ ابو عبدالرحمٰن ابن عمرؓ کی کنیت ہے۔ امام مالک ابن عمرؓ کے مسلک پر ہیں اور جمہور امت احرام سے پہلے کی خوشبو میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے خواہ اس کا اثر احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ ۔

۲۶۳ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا۔ کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج کے پاس[1] گئے اور یہ گیارہ تھیں (نو منکوحہ اور دو باندیاں) راوی نے کہا میں نے انس سے پوچھا۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قوت رکھتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی ہے اور سعید نے کہا قتادہ کے واسطہ سے کہ ہم کہتے تھے کہ انس نے ان سے نو ازواج کا ذکر کیا۔

بَابٌ ۱۸۶ غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ

۱۸۶ - مذی کا دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا۔

۲۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَسَأَلَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ۔

۲۶۴ - ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زائدہ نے ابو حصین کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے ابو عبد الرحمٰن سے انھوں نے حضرت علی رضی سے آپ نے فرمایا کہ مجھے مذی بکثرت آتی تھی چونکہ میرے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اس لیے میں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے اس کے متعلق سوال کریں۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرمگاہ کو دھو لو۔

بَابٌ ۱۸۷ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ ۔

۱۸۷ - جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر اب بھی باقی رہا۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا ۔

۲۶۵ - ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے وہ اپنے والد سے کہا میں نے عائشہ سے پوچھا اور ان سے ابن عمر کے اس قول کا ذکر کیا کہ میں اسے گوارا نہیں کر سکتا کہ میں احرام باندھوں اور خوشبو میرے جسم سے مہک رہی ہو۔ تو عائشہ نے فرمایا میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی[2] ہے، پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور اس کے بعد احرام باندھا۔

---

[1] راویوں کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں عام حالات میں بھی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہمبستری کے لیے جایا کرتے تھے لیکن ایسا واقعہ صرف ایک مرتبہ اس وقت پیش آیا ہے جب آپ تمام ازواج کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ اور کسی موقعہ پر کسی ایسے واقعہ کا ثبوت نہیں۔ اس لیے ترجمہ میں بھی اسی کا لحاظ کیا گیا ہے اور اس موقعہ پر عربی کے بعینہ الفاظ کی رعایت نہیں کی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل حج کے بعض مصالح کی بنا پر کیا تھا۔

[2] ابن بطال نے کہا ہے کہ ہمبستری کے اوقات میں مرد اور عورت دونوں کے لیے خوشبو استعمال کرنا سنت ہے (فتح الباری جلد اول)

٢٦٦ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

۲۶۶ - آدم بن ابی ایاس سے روایت ہے کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے حکم نے حدیث بیان کی ابراہیم کے واسطہ سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضؓ سے آپ نے فرمایا گویا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام باندھے ہوئے ہیں

بَابُ ١٨٨ تَخْلِيْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ

۱۸۸ - بالوں کا خلال کرنا اور جب یقین ہو جائے کہ کھال تر ہو گئی تو اس پر پانی بہا دیا۔

٢٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهٖ شَعْرَهٗ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَقَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا ۔

۲۶۷ - ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبداللہ نے بیان کیا۔ ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا۔ کہ عائشہ رضی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز کی طرح وضو کرتے پھر اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے اور جب یقین ہو جاتا کہ کھال تر ہو گئی ہے تو تین مرتبہ اس پر پانی بہاتے۔ پھر تمام بدن کا غسل کرتے اور عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔ ہم دونوں اس سے چلو بھر بھر کر پانی لیتے تھے۔

بَابُ ١٨٩ مَنْ تَوَضَّاَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ مَرَّةً اُخْرٰى ۔

۱۸۹ - جس نے جنابت کی حالت میں وضو کیا پھر اپنے تمام بدن کا غسل کیا لیکن وضو کئے ہوئے حصے کو دوبارہ نہیں دھویا۔

٢٦٨ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مُوْلٰى عَنْ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَاَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهٗ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَاَتَيْتُهٗ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهٖ ۔

۲۶۸ - ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے فضل بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے کریب مولی ابن عباس سے انھوں نے ابن عباسؓ سے کہ میمونہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا گیا۔ آپ نے پانی دو یا تین مرتبہ داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ڈالا۔ پھر شرمگاہ کو دھویا پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر دو یا تین مرتبہ مار کر دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا پھر سر پر پانی ڈالا اور سارے بدن کا غسل کیا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے میمونہ نے فرمایا کہ میں ایک کپڑا لائی تو آپ نے اسے نہیں لیا اور ہاتھوں ہی سے پانی جھاڑنے لگے۔

بَابُ ١٩٠ اِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهٗ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ ۔

۱۹۰ - جب مسجد میں اپنے جنبی ہونے کو یاد کرے تو اسی حالت میں باہر آجائے اور تیمم نہ کرے۔

۲۶۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

۲۶۹ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو سلمہ سے وہ ابوہریرہ سے کہ نماز کی تیاری ہو رہی تھی اور صفیں درست کی جا رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ اس وقت آپ نے ہم سے فرمایا، اپنی جگہ کھڑے رہو اور آپ واپس چلے گئے پھر آپ نے غسل کیا اور واپس تشریف لائے تو سر سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے نماز کے لیے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی اس روایت کی متابعت کی ہے عبدالاعلیٰ نے معمر سے روایت کر کے اور وہ زہری سے اور اوزاعی نے بھی زہری سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

بَابٌ ۱۹۱ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۱۹۱ ۔ غسل جنابت کے بعد ہاتھوں سے پانی جھاڑنا

۲۷۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ...

۲۷۰ ۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حمزہ نے بیان کیا، کہا میں نے اعمش سے سنا، انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے۔ انھوں نے کریب سے۔ انھوں نے ابن عباس سے۔ آپ نے فرمایا کہ میمونہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا اور ایک کپڑے سے پردہ کر دیا۔ پہلے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ اور انھیں دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ میں پانی لیا اور شرمگاہ دھوئی پھر ہاتھ کو زمین پر رگڑا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور چہرے اور بازو دھوئے پھر سر پر پانی بہایا اور سارے بدن کا غسل کیا اس کے بعد ایک طرف ہو گئے اور دونوں پاؤں دھوئے اس کے بعد

بَابٌ ۱۹۲ مَنْ بَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

۱۹۲ ۔ جس نے اپنے سر کے داہنے حصے سے غسل شروع کیا۔

۲۷۱ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اِذَا اَصَابَ اِحْدَانَا جَنَابَةٌ اَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَاْخُذُ بِيَدِهَا عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْاُخْرٰى عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْسَرِ ۔

۲۷۱ ۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابراہیم بن نافع نے بیان کیا حسن بن مسلم سے روایت کر کے وہ صفیہ بنت شیبہ سے۔ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ ہم ازواجِ (مطہرات) میں سے کسی کو اگر جنابت لاحق ہوتی تو وہ پانی ہاتھوں میں لے کر سر پر تین مرتبہ ڈالتیں پھر ہاتھ میں پانی لے کر سر کے داہنے حصے کا غسل کرتیں اور دوسرے ہاتھ سے بائیں حصے کا غسل کرتیں۔

بَابٌ ۱۹۳ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَتَّرَ وَالتَّسَتُّرُ اَفْضَلُ وَقَالَ

۱۹۳ ۔ جس نے خلوت میں تنہا ننگے ہو کر غسل کیا اور جس نے کپڑا باندھ کر کیا، اور کپڑا باندھ کر غسل کرنا افضل ہے

بَهْزٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ ۔

بہز نے اپنے والد سے والد نے بہز کے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کے مقابلے میں اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیا کی جائے ۔

۲۷۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَحَ مُوسٰى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلٰى مُوسٰى وَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسٰى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ ۔ وَرَوَاهُ إِبْرٰهِيمُ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا ۔

۲۷۲ ۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا معمر سے انھوں نے ہمام بن منبہ سے انھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا ہوتا لیکن حضرت موسیٰؑ علیہ السلام تنہا غسل فرماتے ۔ اس پر انھوں نے کہا کہ بخدا موسیٰؑ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ آپ آماس خصیہ میں مبتلا ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کے لیے تشریف لے گئے آپ نے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا اتنے میں پتھر کپڑوں سمیت بھاگنے لگا اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے ۔ آپ کہتے جاتے تھے ۔ اے پتھر میرا کپڑا ۔ اے پتھر میرا کپڑا ۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو پوشاک کے بغیر دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ بخدا موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں[1] ۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا پا لیا اور پتھر کو مارنے لگے ۔ ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ بخدا اس پتھر پر چھ یا سات مار کا اثر باقی تھا اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایوب علیہ السلام غسل فرما رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں آپ پر گرنے لگیں ۔ حضرت ایوب انھیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے ، اتنے میں ان کے رب نے انھیں آواز دی ۔ اے ایوب ! کیا میں نے تمھیں اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا تھا ، جسے تم دیکھ رہے ہو ۔ ایوب علیہ السلام نے جواب دیا ہاں تیرے غلبہ اور بزرگی کی قسم لیکن تیری برکت سے میرے لیے بے نیازی کیونکر ممکن ہے اور اس حدیث کی روایت ابراہیم نے موسیٰ بن عقبہ سے وہ صفوان سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کرتے ہیں " جب کہ حضرت ایوب علیہ السلام ننگے ہو کر غسل کر رہے تھے " ۔

بَابُ ۱۹۱ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

۱۹۴ ۔ لوگوں میں نہاتے وقت پردہ کرنا

[1] نبی میں کوئی ایسا عیب نہیں ہوتا کہ جس سے عام طور پر لوگ نفرت کرتے ہوں ، چونکہ ایک ایسے ہی عیب کی تہمت بنی اسرائیل آپ پر لگاتے تھے ۔ اس لیے خداوند تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی برارت کر دی جائے اور اس کے لیے یہ صورت پیدا کر دی گئی ۔ اگرچہ اس میں بھی ایک ایسی صورت سے گذرنا پڑا جو شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ تھی لیکن بہرحال برارت مقدم تھی ۔ پتھر کے بھاگنے سے اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس میں بھی جان ہے اور اس کا یہ بھاگنا خدا کے حکم کے مطابق ایک معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اس قسم کے مباحث کے لیے مناسب موقعہ کتاب الانبیاء ہے ، وہیں پر یہ مباحث وضاحت کے ساتھ بیان کیے جائیں گے ۔

٢٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ.

۲۷۳- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے روایت کی۔ انھوں نے مالک سے انھوں نے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو نضر سے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے ام ہانی بنت ابی طالب کو یہ کہتے سنا کہ میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور فاطمہ نے پردہ کر رکھا ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔

٢٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ .... قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ.

۲۷۴- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ انھوں نے اعمش سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ سے انھوں نے فرمایا کہ میں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر رہے تھے آپ کا پردہ کیا تھا، تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی بہایا اور شرمگاہ دھوئی اور جو کچھ اس میں لگ گیا تھا اسے دھویا پھر ہاتھ کو زمین یا دیوار پر رگڑ کر دھویا۔ پھر نماز کی طرح وضو کیا پاؤں کے علاوہ پھر پانی اپنے بدن پر بہایا اور اس جگہ سے ہٹ کر دونوں قدموں کو دھویا۔ اس حدیث کی متابعت ابو عوانہ اور ابن فضیل نے ستر کے ذکر کے ساتھ کی ہے (اگر زمین پختہ نہ ہو اور نہاتے وقت مٹی کے ساتھ پانی کے چھینٹے پاؤں پر آجاتے ہوں تو پاؤں غسل کے بعد دھونا چاہیے لیکن پختہ فرش پر اس کی ضرورت نہیں۔

بَابٌ ١٩٥ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

۱۹۵- جب عورت کو احتلام ہو

٢٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ.

۲۷۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے مالک نے بیان کیا ہشام بن عروہ کے واسطے سے وہ اپنے والد سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام المومنین ام سلمہ سے آپ نے فرمایا کہ ام سلیم ابو طلحہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں کرتا۔ کیا عورت پر بھی جب کہ اسے احتلام ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر پانی دیکھے۔

بَابٌ ١٩٦ عَرَقُ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

۱۹۶- جنبی کا پسینہ اور مسلمان نجس نہیں ہوتا

٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

۲۷۶- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حمید نے بیان کیا۔ ہم سے بکر نے ابو رافع کے واسطے سے بیان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَہٗ فِیْ بَعْضِ طَرِیْقِ الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْہُ فَذَھَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ جُنُبًا فَکَرِھْتُ اَنْ اُجَالِسَکَ وَاَنَا عَلٰی غَیْرِ طَھَارَۃٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ ۔

کیا۔ انھوں نے ابوہریرہ سے سنا کہ مدینہ کے کسی راستے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوگئی۔ اس وقت ابوہریرہ جنابت کی حالت میں تھے۔ اس لیے آہستہ سے نظر بچا کر وہ چلے گئے اور غسل کرکے واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ابوہریرہ کہاں چلے گئے تھے انھوں نے جواب دیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا اس لیے میں نے آپ کے ساتھ بغیر غسل بیٹھنا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ، مومن ہرگز نجس نہیں ہوسکتا۔[1]

باب ۱۹۷ اَلْجُنُبُ یَخْرُجُ وَیَمْشِیْ فِی السُّوْقِ وَغَیْرِہٖ وَقَالَ عَطَاءٌ یَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَیُقَلِّمُ اَظْفَارَہٗ وَیَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَاِنْ لَمْ یَتَوَضَّاْ ۔

۱۹۷۔ جنبی باہر نکل آتا ہے اور بازار وغیرہ جا سکتا ہے اور عطاء نے کہا ہے کہ جنبی پچھنا لگوا سکتا ہے ناخن ترشوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو بھی نہ کیا ہو۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَھُمْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِی اللَّیْلَۃِ الْوَاحِدَۃِ وَلَہٗ یَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَۃٍ

۲۷۷۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ہم سے سعید نے قتادہ سے بیان کیا کہ انس بن مالک نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ازدواج میں نو بیبیاں تھیں۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَیَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ حَتّٰی قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَیْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ لَہٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ ۔

۲۷۸۔ ہم سے عیاش نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے حمید نے بیان کیا بکر کے واسطہ سے وہ ابو رافع سے اور وہ ابوہریرہ رضہ سے کہا کہ میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اس وقت میں جنبی تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلنے لگا آخر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے اور میں آہستہ سے اپنے گھر آیا اور غسل کرکے حاضر خدمت ہوا۔ آپ ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، ابوہریرہ رضہ کہاں چلے گئے تھے۔ میں نے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن تو نجس نہیں ہوتا۔

باب ۱۹۸ کَیْنُوْنَۃِ الْجُنُبِ فِی الْبَیْتِ اِذَا تَوَضَّاَ قَبْلَ اَنْ یَّغْتَسِلَ ۔

۱۹۸۔ غسل سے پہلے جنبی کا گھر میں ٹھہرنا جبکہ وضو کرے۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ وَشَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْقُدُ وَھُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ وَیَتَوَضَّاُ ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شیبان نے بیان کیا یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے کہا میں نے عائشہ رضہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں گھر میں سوتے تھے۔ کہا ہاں لیکن وضو کر لیتے تھے۔

باب ۱۹۹ نَوْمِ الْجُنُبِ

۱۹۹۔ جنبی کا سونا

---

[1] یعنی ایسا نجس نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ بیٹھا بھی نہ جا سکے۔ اس کی نجاست صرف عارضی ہے جو غسل سے ختم ہو جاتی ہے۔

۲۸۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ ۔

۲۸۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا نافع سے وہ ابن عمر سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم جنابت کی حالت میں سو سکتے ہیں فرمایا ہاں وضو کر کے جنابت کی حالت میں بھی سو سکتے ہیں ۔

بَابٌ ۲۰۰ الْجُنُبُ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ ۔

۲۰۰ - جنبی وضو کر کے پھر سوئے ۔

۲۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ ۔

۲۸۱ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، عبید اللہ بن ابی الجعد سے وہ محمد بن عبد الرحمٰن سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں ہوتے اور سونے کا ارادہ کرتے تو شرمگاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح وضو کرتے ۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ ۔

۲۸۲ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے بیان کیا نافع سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہم جنابت کی حالت میں سو سکتے ہیں، آپ نے فرمایا ہاں، لیکن وضو کر کے ۔

۲۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ ۔

۲۸۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں مالک نے خبر دی عبد اللہ بن دینار سے وہ عبد اللہ بن عمر سے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ رات میں انھیں غسل کی ضرورت ہو جایا کرتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کر لیا کرو اور شرمگاہ کو دھو کر سو جایا کرو ۔

بَابٌ ۲۰۱ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ ۔

۲۰۱ - جب دونوں ختان ایک دوسرے سے مل جائیں ۔

۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ أَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هٰذَا أَجْوَدُ وَأَوْكَدُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا

۲۸۴ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا ح - اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ہشام سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ ابو رافع سے وہ ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چاروں زانو میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا[1] اس کی حدیث کی متابعت عمرو نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے اور موسیٰ نے کہا کہ ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حسن نے بیان کیا اسی حدیث کی طرح ابو عبد اللہ (بخاری)

[1] ائمہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ اگر میاں بیوی ہم بستر ہوئے اور کسی وجہ سے انزال منی سے پہلے ہی دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْحَدِیْثُ الْاٰخَرُ اِخْتِلَافِہِمْ وَالْغُسْلُ اَحْوَطُ ۔

نے کہا یہ حدیث اس باب کی تمام احادیث میں عمدہ اور بہتر ہے۔ اور ہم نے دوسری حدیث فقہا کے اختلاف کے پیش نظر بیان کی اور غسل میں احتیاط زیادہ ہے۔

باب ۲۰۲ غَسْلِ مَا یُصِیْبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْاَۃِ

۲۰۲۔ اس چیز کا دھونا جو عورت کی شرمگاہ سے لگ جائے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ یَحْیٰی وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُہَنِیِّ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ فَلَمْ یُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ یَتَوَضَّاُ کَمَا یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوۃِ وَیَغْسِلُ ذَکَرَہٗ وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَۃَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَاُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَاَمَرُوْہُ بِذٰلِکَ وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ اَنَّ عُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ ذٰلِکَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

۲۸۵۔ ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا حسین معلم کے واسطہ سے یحییٰ نے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا انھیں زید بن خالد جہنی نے بتایا کہ انھوں نے عثمان بن عفان سے سوال کیا کہ اس مسئلہ کا حکم تو بتایئے کہ مرد اپنی بیوی سے ہمبستر ہوا لیکن انزال نہیں ہوا حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ نماز کی طرح وضو کرے اور ذکر کو دھولے اور عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے۔ میں نے اس کے متعلق علی بن ابی طالب، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبید اللہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی فرمایا۔ اور ابوسلمہ نے مجھے بتایا کہ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں ابوایوب نے خبر دی کہ یہ بات انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْاَیُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَنَّہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَۃَ فَلَمْ یُنْزِلْ قَالَ یَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَۃَ

۲۸۶۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا کہا کہ مجھے خبر دی میرے والد نے کہا مجھے خبر دی ابوایوب نے کہا مجھے خبر دی ابی بن کعب نے پوچھا یا رسول اللہ جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا عورت

بقیہ حاشیہ:۔ تو کیا اس صورت میں ان پر غسل واجب ہوگا یا نہیں۔ احناف کا اس صورت میں مسلک یہ ہے کہ مرد کی شرمگاہ جب عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو صرف اس دخول سے غسل دونوں پر ضروری ہو جاتا ہے۔ انزال منی ہو یا نہ ہو اس کی دلیل ہے صحابہ کا اجماع امام طحاوی نے اس مسئلہ پر طویل بحث کرتے ہوئے صحابہ کے اجماع کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں یہ مسئلہ اٹھا تو صحابہ نے پہلے مختلف رائیں ظاہر کیں۔ کسی نے کہا انزال منی کے بعد ہی غسل واجب ہوگا کیونکہ حدیث ہے انما الماء من الماء کسی نے کہا یہ حدیث احتلام کے باب کی ہے مسئلہ یوں ہے کہ انزال ہو یا نہ ہو صرف دخول ذکر سے غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ لوگ اہل بدر اخیار ہیں جب آپ ہی لوگوں میں مسائل سے متعلق اختلاف ہے تو پھر آپ کے بعد کیا ہوگا؟ حضرت علی رضہ نے مشورہ دیا کہ اس مسئلہ کو معلوم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ازواج مطہرات کی خدمت میں کسی کو بھیج کر پوچھا جائے۔ سب نے اس کی تائید کی اور ایک شخص حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جب ختان ختان سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے یعنی آپ نے اس کی تصدیق فرمائی کہ غسل کے سبب صرف دخول ذکر کافی ہے انزال منی کی ضرورت نہیں۔ یہ مسئلہ حضرت عمر رضہ کی مجلس میں اکابر صحابہ کی موجودگی میں طے ہوا اور حضرت عائشہ کے فیصلہ پر جو اس طرح کے مسائل کی سب سے زیادہ صاحب ہی جاننے والی تھیں کسی نے اس کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا اور بعد میں حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ اگر اس کے خلاف میں نے اب کسی سے کچھ سنا تو اسے لوگوں کے لیے عبرت بنا دوں گا اس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ کا مذہب اس مسئلہ میں بہت قوی ہے۔

مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْغُسْلُ أَحْوَطُ وَذَلِكَ الْآخِرُ إِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَاءُ أَنْقَى ؎

سے جو کچھ اسے لگ گیا ہے اسے دھو دے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ ابو عبداللہ نے کہا غسل میں زیادہ احتیاط ہے اور یہ آخری احادیث ہم نے اس لیے بیان کر دیں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اور پانی (غسل) زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ؎

اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے "اور تجھ سے پوچھتے ہیں حکم حیض کا۔ کہہ دے وہ گندگی ہے سو تم الگ رہو عورتوں سے حیض کے وقت اور نزدیک نہ ہو ان کے جب تک پاک نہ ہو دیں۔ پھر جب خوب پاک ہو جائیں تو جاؤ ان کے پاس جہاں سے حکم دیا تم کو اللہ نے بے شک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنے والے اور پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے۔"

باب ۲۰۳ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ ؎

۲۰۳ حیض کی ابتدا کس طرح ہوئی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں آیا۔ ابو عبداللہ (بخاریؒ) کہتے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمام عورتوں کو شامل ہے[1]۔

۲۸۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ ؎

۲۸۷ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا، کہا میں نے قاسم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عائشہ رضؓ سے سنا آپ فرماتی تھیں کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی۔ اس بات پر میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا۔ کیا حائضہ ہو گئی ہو میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس لیے تم بھی حج کے افعال پورے کر لو۔ البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

---

[1] یعنی "آدم کی بیٹیوں" کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل سے پہلے ابتداءِ خلقت سے عورتوں کو حیض آتا تھا اس لیے حیض کی ابتداء کے متعلق یہ کہنا کہ بنی اسرائیل سے اس کی ابتداء ہوئی۔ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

باب ۲۰۴ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيْلِهٖ

۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ ۔

۲۸۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ اَوْ تَدْنُوْ مِنِّي الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِيْ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ فِيْ ذٰلِكَ بَاْسٌ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِيْ لَهَا رَاْسَهٗ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ۔

۲۰۴ - حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا ۔

۲۸۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں خبر دی مالک نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضہ سے کہ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو حائضہ ہونے کی حالت میں بھی کنگھا کرتی تھی ۔

۲۸۹ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا کہ ابن جریج نے انھیں اطلاع دی کہا مجھے ہشام بن عروہ نے عروہ کے واسطہ سے بتایا کہ ان سے کسی نے سوال کیا ۔ کیا حائضہ میری خدمت کر سکتی ہے یا ناپاکی کی حالت میں عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے ۔ عروہ نے فرمایا میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ۔ اس طرح کی عورتیں میری بھی خدمت کرتی ہیں اور اس میں کسی کے لیے بھی کوئی حرج نہیں ۔ مجھے عائشہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حائضہ ہونے کی حالت میں کنگھا کیا کرتی تھی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں معتکف ہوتے ۔ آپ اپنا سر مبارک قریب کر دیتے اور حضرت عائشہ حائضہ ہونے کے باوجود اپنے حجرہ ہی سے کنگھا کر دیتیں ۔

باب ۲۰۵ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِيْ حَجْرِ امْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ اَبُوْ وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ اِلٰى اَبِيْ رَزِيْنٍ فَتَاْتِيْهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهٗ بِعِلَاقَتِهٖ

۲۰۵ - مرد کا اپنی بیوی کی گود میں حائضہ ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا ابو وائل اپنی خادمہ کو حیض کی حالت میں ابو رزین کے پاس بھیجتے تھے اور خادمہ قرآن مجید اُن کے یہاں سے جزدان میں لپٹا ہوا اپنے ہاتھ سے پکڑ کر لاتی تھی ۔

۲۹۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ اَنَّ اُمَّهٗ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ۔

۲۹۰ - ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا ۔ انھوں نے زہیر سے سنا ۔ وہ منصور ابن صفیہ سے کہ ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ عائشہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر مبارک رکھ کر قرآن مجید پڑھتے تھے حالانکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی ۔

باب ۲۰۶ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا ۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ

۲۰۶ - جس نے نفاس کا نام حیض رکھا ۔

۲۹۱ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابو سلمہ سے کہ زینب بنت ام سلمہ نے

زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيصَةِ ۔

ان سے بیان کیا اور ان سے ام سلمہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھے حیض آ گیا۔ اس لیے میں آہستہ سے باہر نکل آئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمھیں نفاس[1] آ گیا ہے۔ میں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر مجھے آپ نے بلا لیا اور میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ ۔ ۲۰۷ حائضہ کے ساتھ مباشرت

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ۔

۲۹۲۔ ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے منصور کے واسطے سے بیان کیا وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضہ سے کہ آپ نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے اور دونوں جنبی ہوتے تھے۔ اور آپ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی پھر آپ میرے ساتھ مباشرت[2] کرتے اس وقت کہ میں حالت حیض میں ہوتی اور آپ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے۔ اس وقت آپ اعتکاف میں بیٹھے ہوتے اور میں حیض میں ہونے کے باوجود آپ کا سر مبارک دھوتی۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۲۹۳۔ ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا۔ ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے بیان کیا۔ عبد الرحمٰن بن اسود کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضہ سے کہ آپ نے فرمایا ہم ازواج میں سے کوئی جب حائضہ ہوتیں۔ اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر

---

[1] یعنی جس طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کی تعبیر نفاس سے فرمائی۔ نفاس کی تعبیر حیض سے بھی کی جا سکتی ہے اور اس طرح نام بدل کر تعبیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن امام بخاری رح یہاں صرف لغت اور استعمال کے فرق کو نہیں بتانا چاہتے بلکہ اس عنوان سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اصلاً نفاس بھی حیض ہی کا خون ہے کیونکہ حاملہ کو حیض نہیں آتے اور جب ولادت ہوتی ہے تو فم رحم کھل جاتا ہے اور جمع شدہ خون کثیر مقدار میں نکل آتا ہے جو حمل کی حالت میں فم رحم بند ہو جانے کی وجہ سے رک گیا تھا۔ یہی خون بچے کی غذا بھی بنتا ہے اور جو باقی بچتا ہے وہ نفاس کی صورت میں ولادت کے بعد نکلتا ہے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفاس بھی در اصل حیض ہی ہے۔

[2] یہ مباشرت شرمگاہ خاص کے علاوہ میں ہوتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ازار باندھنے کے لئے کہتے تھے۔ حضرت عائشہ کی اس حدیث میں متعدد واقعات مختلف حالات کے بیان کئے گئے ہیں اس لیے حدیث کو سمجھنے کے لیے اس کو بھی جاننا ضروری ہے۔ غسل جنابت کا واقعہ علاحدہ ہے۔ مباشرت کا علاحدہ اور اعتکاف کی حالت میں سر مبارک کو دھونے کا علاحدہ۔ اس طرح کے واقعات متعدد مرتبہ پیش آتے ہوں گے جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرز عمل سے مقصد امت کی تعلیم تھا کیونکہ عمل میں لا کر کسی مسئلہ کی اہمیت و حیثیت زیادہ وضاحت کے ساتھ قائم کی جا سکتی ہے۔ حیض کی حالت میں ازار بندھوا کر شرمگاہ کے علاوہ کے ساتھ مباشرت سے یہی مقصد تھا ورنہ اگر مقصد تقاضائے شہوت ہوتا تو دوسری ازواج بھی تھیں۔ ازواج مطہرات بھی آپ کے اس مقصد کو سمجھتی تھیں اور اسی لیے انھوں نے اپنے اس نجی معاملہ کو عوام کے سامنے بیان کیا۔

وسلم أن يباشرها أمرها أن تتزر في فور حيضتها ثم يباشرها قالت وأيكم يملك إربه كما كان النبي صلى الله عليه وسلم يملك إربه تابعه خالد وجرير عن الشيباني ⁂

مباشرت کا ارادہ کرتے تو آپ ازار باندھنے کا حکم دیتے باوجود حیض کی زیادتی کے، پھر مباشرت کرتے۔ آپ نے کہا تم میں ایسا کون ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی خواہش پر قابو یافتہ ہوگا۔ اس حدیث کی متابعت خالد اور جریر نے شیبانی کی روایت سے کی ہے۔

۲۹۴۔ حدثنا أبو النعمان قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الشيباني قال حدثنا عبد الله بن شداد قال سمعت ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يباشر امرأة من نسائه أمرها فاتزرت وهي حائض ورواه سفيان عن الشيباني ⁂

۲۹۴۔ ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے شیبانی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن شداد نے بیان کیا۔ کہا میں نے میمونہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو آپ کے حکم سے وہ پہلے ازار باندھ لیتیں (یہ یاد رہے کہ ان تمام احادیث میں حیض کی حالت میں مباشرت سے مراد شرمگاہ کے علاوہ سے مباشرت کرنا ہے)

باب ۲۰۸ ترك الحائض الصوم

۲۰۸۔ حائضہ روزے چھوڑ دے گی۔

۲۹۵۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم قال ثنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد هو ابن أسلم عن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في أضحى أو فطر إلى المصلى فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل ودين أذهب للب الرجل الحازم من إحداكن قلن وما نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله قال أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها أليس إذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها۔

۲۹۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا مجھے زید نے خبر دی اور یہ زید اسلم کے بیٹے ہیں۔ عیاض بن عبداللہ کے واسطے سے وہ ابو سعید خدری سے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ یا عید الفطر کے موقعہ پر عیدگاہ تشریف لے گئے وہاں آپ عورتوں کی طرف گئے اور فرمایا اے بیبیو! صدقہ کرو۔ کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں ہی کو دیکھا۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا کیوں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لعن طعن کثرت سے کرتی ہو۔ اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک زیرک اور تجربہ کار مرد کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کی اور ہمارے دین اور عقل میں نقصان کیا ہے؟ یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی شہادت کے آدھے برابر نہیں ہے انھوں نے کہا جی ہے۔ آپ نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

باب ۲۰۹ تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف بالبيت

وقال إبراهيم لا بأس أن تقرأ الآية ولم ير ابن عباس بالقراءة للجنب بأسا وكان النبي صلى الله عليه وسلم يذكر

۲۰۹۔ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے باقی مناسک پورا کرے گی۔

ابراہیم نے کہا ہے کہ آیت کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابن عباس جنبی کے لیے قرآن مجید پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے[1] اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر

حاشیہ آئندہ صفحہ پر

اللہ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِہٖ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِیَّۃَ کُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُخْرِجَ الْحُیَّضَ فَیُکَبِّرْنَ بِتَکْبِیْرِھِمْ وَیَدْعُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ اَنَّ ھِرَقْلَ دَعَا بِکِتَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَہٗ فَاِذَا فِیْہِ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَیَآ اَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا اِلٰی قَوْلِہٖ مُسْلِمُوْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَۃُ فَنَسَکَتِ الْمَنَاسِکَ کُلَّھَا غَیْرَ الطَّوَافِ بِالْبَیْتِ وَلَا تُصَلِّیْ وَقَالَ الْحَکَمُ اِنِّیْ لَاَذْبَحُ وَاَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللہِ عَلَیْہِ ؕ

اللہ کیا کرتے تھے۔ ام عطیہ نے فرمایا ہمیں حکم ہوتا تھا کہ ہم حائضہ عورتوں کو (عید کے دن) باہر نکالیں۔ پس وہ مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں اور دعاء کرتیں[۱]۔ ابن عباس نے فرمایا کہ ان سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب گرامی کو طلب کیا اور اسے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا (ترجمہ) شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور اے اہل کتاب ایک ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ خداوند تعالیٰ کے قول مسلمون تک عطاء نے جابر کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رض کو (حج میں) حیض آگیا تو آپ نے تمام مناسک پورے کیے سوا بیت اللہ کے طواف کے اور نماز بھی آپ نہیں پڑھتی تھیں۔ اور حکم نے کہا ہے میں جنبی ہونے کے باوجود ذبح کروں گا جبکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ۔ (اس لیے حکم کی مراد بھی ذبح کرنے میں اللہ کے ذکر کو جنبی ہونے کی حالت میں کرنا ہے)۔

---

[۱] حاشیہ صفحہ پچھلا : مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جنبی کے لیے قرآن پڑھنے کو درست کہا ہے اور پھر ثبوت میں کچھ دلائل بیان کیے ہیں لیکن اس سلسلے میں حضرت ابراہیم رح اور حضرت ابن عباس رض کے ان اقوال سے زیادہ اہم وہ احادیث مرفوعہ ہیں جن میں واضح طور پر جنبی کے لیے قرآن پڑھنے کی مخالفت موجود ہے اور انھیں صحیح احادیث کی روشنی میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ جنبی کو قرآن نہیں پڑھنا چاہیے۔ بغیر وضو قرآن چھونے کی ممانعت خود قرآن مجید میں موجود ہے اور اکثر ائمہ فقہ کے نزدیک مسلم ہے۔ دوسرے دلائل کے علاوہ اس میں خود اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اسلام کی نظر میں طہارت کے بغیر قرآن سے اشتغال پسندیدہ نہیں ہے۔ اسی طرح اس حدیث میں بھی اس کے لیے کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ ہر وقت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذکر اللہ کیا کرتے تھے کیونکہ اس کا مطلب ہرگز یہ لینا درست نہیں ہوسکتا کہ آپ جنابت اور بول و براز کے وقت بھی ذکر اللہ کیا کرتے تھے۔ آپ نے تو بغیر وضو سلام کا جواب دینا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ اس لیے اس حدیث کا کہ آپ ہر وقت ذکر اللہ کرتے تھے مطلب یہ ہوگا کہ آپ ذکر ان اوقات میں کرتے جن میں آپ کا معمول تھا یعنی اوپر سے نیچے اترتے ہوئے۔ نیچے سے اوپر چڑھتے ہوئے۔ وغیرہ اور ایسی صورت میں کل احیان (ہر وقت) کا لفظ بولنا محاورہ کے اعتبار سے غلط بھی نہیں ہے۔ پھر بھی بعض اکابر امت کا اس مسئلہ میں جو اختلاف ہے اس کے لیے ان کے پاس بھی شرعی دلائل موجود ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی چونکہ یہی مسلک ہے اس لیے انھوں نے ان دلائل کا ذکر بالتفصیل کیا ہے۔ درحقیقت ان اختلافات کا بنیادی منشاء اسلام کا وہ توسع ہے جس کے لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں بھی فرمایا تھا اور ایسے ہی اختلافات کے متعلق آپ نے خوش ہو کر پیشین گوئی کی تھی کہ میری امت کا اختلاف باعث رحمت ہوگا۔

حاشیہ صفحہ ھذا : [۱] لیکن اس سے یہ بات کہاں ثابت ہوتی ہے کہ یہ عورتیں قرآن شریف بھی پڑھتی تھیں یا یہ کہ انھیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا تھا؛ اسی طرح ہرقل کا واقعہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ ہرقل کافر تھا اور کافر احکام شرعیہ کا مکلف نہیں ہوتا ہے اس کے علاوہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کچھ فرمایا نہیں تھا۔

باب ۲۱۰ الاستحاضۃ

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ فَصَلِّيْ ؞

۲۱۰ ۔ استحاضہ[1]

۲۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے مالک نے بیان کیا ہشام کے واسطے سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رض سے آپ نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت ابی جبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ میں تو پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز بالکل چھوڑ دوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔ اس لیے جب حیض کے دن (جن میں تمہیں پہلے مادۃً حیض آیا کرتا تھا) آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب اندازہ کے مطابق وہ ایام گذر جائیں تو خون کو دھولو اور نماز پڑھو۔

باب ۲۱۱ غَسْلِ دَمِ الْمَحِيْضِ

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلَتْ اِمْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّيْ فِيْهِ ؞

۲۱۱ ۔ حیض کا خون دھونا

۲۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ ایک ایسی عورت کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کے کپڑے پر حیض کا خون لگ گیا ہو۔ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اُسے رگڑ ڈالے اس کے بعد اسے پانی سے دھوئے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهٗ وَتَنْضَحُ عَلٰى سَائِرِهٖ ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيْهِ ؞

۲۹۹۔ ہم سے اصبغ نے بیان کیا کہا مجھے ابن وہب نے خبر دی کہا مجھے عمرو بن حارث نے عبد الرحمٰن بن قاسم کے واسطہ سے خبر دی انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا وہ عائشہ رض سے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں حیض آتا تو کپڑے کو پاک کرتے وقت ہم خون کو مل دیتے پھر اسی جگہ کو دھو لیتے باتمام کپڑے پر پانی بہا دیتے اور اسے پہن کر نماز پڑھتے۔

باب ۲۱۲ اِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ ؞

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ شَاهِيْنَ اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ

۲۱۲ ۔ استحاضہ کی حالت میں اعتکاف

۳۰۰۔ ہم سے اسحٰق بن شاہین ابو بشر واسطی نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خالد بن عبد اللہ نے خبر دی۔ خالد سے وہ عکرمہ سے وہ عائشہ رض سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بعض ازواج نے اعتکاف[2] کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں

[1] استحاضہ ایسے خون کو کہتے ہیں جو ماہواری (حیض) کے علاوہ بیماری کی وجہ سے آتا ہے اس کے احکام ماہواری کے احکام سے مختلف ہیں [2] آپ کے حکم کے بغیر بعض ازواج نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا لیکن آپ اس بات سے خوش نہیں تھے اور آپ نے اپنی عدم پسندیدگی کا اظہار بھی فرمایا تھا لیکن اس کے باوجود صاف لفظوں میں اس سے روکا نہیں لہذا عورتوں کے لیے بہتر گھر ہی میں اعتکاف کرنا ہے اور مسجد میں اعتکاف مکروہ تنزیہی ہے (فیض الباری ص ۳۸۱ ج ۱)

مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَأَنَّ هَذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ ۔

اور انہیں خون آتا تھا۔ اس لیے خون کی وجہ سے اکثر طشت اپنے نیچے رکھ لیتیں۔ اور عکرمہ نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسم کا پانی دیکھا تو فرمایا کہ یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے فلاں صاحبہ کو استحاضہ کا خون آتا تھا۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي ۔

۳۰۱۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا۔ خالد سے وہ عکرمہ سے وہ عائشہ سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ وہ خون اور زردی (نکلتے) دیکھتیں طشت ان کے نیچے ہوتا اور نماز ادا کرتی تھیں۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ۔

۳۰۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے خالد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عکرمہ سے وہ عائشہ سے کہ بعض امہات مومنین نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا

باب ۲۱۳ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ ۔

۲۱۳۔ کیا عورت اسی کپڑے سے نماز پڑھ سکتی ہے جس میں اُسے حیض آیا ہو؟

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا ۔

۳۰۳۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے بیان کیا ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے کہ عائشہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا تھا جسے ہم حیض کے وقت پہنتے تھے[1] جب اس میں خون لگ جاتا تو اس پر تھوک ڈال لیتے اور پھر اسے ناخنوں سے مسل دیتے۔[2]

باب ۲۱۴ الطِّيبُ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ ۔

۲۱۴۔ حیض کے غسل میں خوشبو استعمال کرنا۔

***

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید

---

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ جب حدیث میں ذکر ہے کہ ہمارے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا جس میں ہمیں حیض آتا تھا تو ظاہر ہے کہ نماز بھی اسی میں پڑھتی ہوں گی لیکن جیسا کہ اس سے پہلے ایک حدیث میں گزر چکا کہ ازواج مطہرات کے پاس حیض کا کپڑا علیحدہ ہوتا تھا اور عام اوقات میں پہننے کا علیحدہ وہاں یہ بات صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ اس حدیث میں اس کے خلاف کوئی صراحت نہیں بلکہ امام بخاریؒ کے عنوان کے خلاف عام محدثین اس حدیث کو ازواج کے پاس متعدد کپڑوں کے ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔

[2] حضرت عائشہؓ سے بعض دوسری روایتوں میں حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ ہم خون کا ایک قطرہ دیکھتے تو اسے تھوک لگا کر مسل دیتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خون کو صاف کرنے کا یہ طریقہ اس وقت تھا جب خون بہت ہی معمولی مقدار میں ہوتا تھا کہ اسے تھوک سے بھی صاف کرنا ممکن تھا اور نہ عام حالات میں پانی سے حیض وغیرہ کا پاک کرنا ہی منقول ہے عرب میں جہاں پانی کی انتہائی قلت تھی خون کو جب کہ وہ بہت ہی معمولی مقدار میں ہو صاف کرنے کے لیے تھوک کا استعمال معیوب نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث میں احناف کے اس مسئلہ کی بھی تائید موجود ہے کہ تھوک سے بھی پاکی حاصل کی جا سکتی ہے۔ بعض ائمہ اس کے خلاف ہیں۔

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نے بیان کیا ایوب سے وہ حفصہ سے وہ ام عطیہ سے آپ نے فرمایا کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ غم منانے سے روکا جاتا تھا لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ استعمال کرتے، نہ خوشبو اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتے تھے اور ہمیں (عدت کے دنوں میں) حیض کے غسل کے بعد کچھ اظفار (بحرین میں ایک جگہ کا نام یا عورتوں کی ایک خاص خوشبو) کے کست (ایک خوشبو جو چین اور کشمیر میں پیدا ہوتی ہے) استعمال کرنے کی اجازت تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس حدیث کی روایت ہشام بن حسان نے حفصہ سے انھوں نے ام عطیہ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔

باب ۲۱۵ دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَتَّبِعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ۔

۲۱۵ - حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کا اپنے بدن کو نہاتے وقت ملنا اور یہ کہ عورت کیسے غسل کرے اور مشک میں بسا ہوا کپڑا لے کر خون لگی ہوئی جگہوں پر اسے پھیرے۔

۳۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ۔

۳۰۵ - ہم سے مسلم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے منصور نے بیان کیا! اپنی والدہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا کہ مشک میں بسا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو، انھوں نے پوچھا۔ اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا۔ اس سے پاکی حاصل کرو، انھوں نے دوبارہ پوچھا کہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ انھیں خون لگی ہوئی جگہوں پر پھیر لیا کرو۔

باب ۲۱۶ غُسْلِ الْمَحِيضِ ۔

باب ۲۱۶ حیض کا غسل۔

۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَى فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۳۰۶ - ہم سے مسلم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے منصور نے اپنی والدہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عائشہ سے کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں حیض کا غسل کس طرح کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مشک میں بسا ہوا کپڑا لے لو اور پاکی حاصل کرو۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم شرمائے اور آپ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔ یا (صرف آپ نے اتنا ہی) فرمایا کہ اس سے پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انھیں پکڑ کر کھینچ لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سمجھائی۔

باب ۲۱۷ اِمْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ ۔

۲۱۷ - عورت کا حیض کے غسل کے بعد کنگھا کرنا۔

۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ

۳۰۷ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن شہاب نے عروہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج الوداع کیا میں بھی تمتع کرنے والوں میں شامل تھی اور ہدی (قربانی کا جانور) اپنے ساتھ نہیں لے گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اپنے متعلق بتایا کہ وہ حائضہ ہو گئیں۔ عرفہ کی رات آ گئی اور ابھی تک وہ پاک نہیں ہوئی تھیں۔ اس لیے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آج عرفہ کی رات ہے اور میں عمرہ کی نیت کر چکی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سر کو کھول ڈالو اور کنگھا کر لو اور عمرہ کو چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے حج پورا کر لیا اور لیلۃ الحصبہ میں عبد الرحمٰن کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ وہ مجھے اس عمرہ کے بدلہ میں جس کی نیت میں نے کی تھی تنعیم سے (دوسرا عمرہ کرا لائے)۔

بَابُ ۲۱۸ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

۲۱۸ - حیض کے غسل کے وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنا۔

۳۰۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ

۳۰۸ - ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عائشہ سے کہ انھوں نے فرمایا ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی نکل پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا دل عمرہ کے احرام کو چاہے تو اسے باندھ لینا چاہیے کیونکہ اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا تو اس پر بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ میں بھی ان لوگوں میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ لیکن میں نے یوم عرفہ تک حیض کی حالت میں گزارا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لو اور کنگھا کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ میرے بھائی عبد الرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا۔ میں تنعیم گئی اور وہاں سے اپنے عمرہ کے بدلہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا۔ ہشام نے کہا کہ ان میں سے کسی بات کی وجہ سے بھی نہ ہدی واجب ہوئی۔ نہ روزہ نہ صدقہ۔

بَابُ ۲۱۹ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

۲۱۹ - اللہ عزوجل کا قول ہے مخلقۃ وغیر مخلقۃ (کامل الخلقت اور ناقص الخلقت)۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى، شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْأَجَلُ قَالَ فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ۔

۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد نے بیان کیا عبید اللہ بن ابی بکر کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ رحم مادر میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ متعین کر دیتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے اے رب نطفہ ہے۔ اے رب علقہ ہو گیا۔ اے ربّ مضغہ ہو گیا۔ پھر جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی خلقت پوری کر دے تو کہتا ہے مذکر ہے یا مؤنث، بدبخت ہے یا نیک بخت۔ روزی کتنی مقدر ہے اور عمر کتنی۔ فرمایا پس ماں کے پیٹ ہی میں یہ تمام باتیں فرشتہ لکھتا ہے۔

باب ۲۲۰ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۲۲۰۔ حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ نَحْرُ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ ۔

۳۱۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ عائشہ سے انھوں نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لیے نکلے۔ ہم میں بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ پھر ہم مکہ آئے۔ اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی ساتھ نہ لایا ہو تو وہ حلال ہو جائے گا اور جس کسی نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی بھی ساتھ لایا ہو تو وہ ہدی کی قربانی سے پہلے حلال نہ ہو گا اور جس نے حج کا احرام باندھا ہو تو اُسے حج پورا کرنا چاہیے۔ عائشہؓ نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی اور عرفہ کے دن تک برابر حائضہ رہی۔ میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا پس مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اپنا سر کھول لوں۔ کنگھا کر لوں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ کو چھوڑ دوں میں نے ایسا ہی کیا اور اپنا حج پورا کر لیا۔ پھر میرے ساتھ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور مجھ سے کہا کہ میں اپنے چھوٹے ہوئے عمرہ کے عوض تنعیم سے دوسرا عمرہ کر دوں۔

باب ۲۲۱ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ ۔

۲۲۱۔ حیض کا آنا اور اس کا ختم ہونا۔ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ڈبیا بھیجتی تھیں جس میں کرسف ہوتا تھا۔ اس میں زردی ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ فرماتیں، کہ جلدی نہ کرو۔ یہاں تک کہ صاف سفیدی دیکھ لو۔ اس سے اُن کی مراد حیض سے پاکی ہوتی تھی۔ زید بن ثابت کی صاحبزادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں رات کی تاریکی میں چراغ منگا کر پاکی ہونے کو دیکھتی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں۔ انھوں نے عورتوں کے اس غیر ضروری اہتمام پہ تنقید کی۔

۳۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ فَصَلِّيْ ٭

۳۱۱ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ سے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے۔ اس لیے جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب حیض کے دن گذر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔

بَاب ۲۲۲ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ ٭

۲۲۲ - حائضہ نماز قضا نہیں کرے گی۔ اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حائضہ نماز چھوڑ دے۔

۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ اَتَجْزِيْ اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَاْمُرُنَا بِهٖ اَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهٗ ٭

۳۱۲ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا مجھ سے معاذہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے عائشہ سے پوچھا کہ جس زمانہ میں ہم پاک رہتے ہیں (حیض سے) کیا ہمارے لیے اسی زمانہ کی نماز کافی ہے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیوں تم حروریہ[1] ہو؟ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حائضہ ہوتے تھے اور آپ ہمیں نماز کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا حضرت عائشہ رضہ نے یہ فرمایا کہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

بَاب ۲۲۳ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِيْ ثِيَابِهَا ٭

۲۲۳ - حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَاَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاَدْخَلَنِيْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَتْنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۱۳ - ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا۔ یحییٰ سے وہ ابو سلمہ سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا۔ اس لیے میں چپکے سے نکل آئی۔ اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمھیں حیض آگیا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر مجھے آپ نے بلا لیا اور اپنے ساتھ چادر میں کر لیا۔ زینب نے کہا کہ مجھ سے ام سلمہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] حروراء کی طرف منسوب ہے جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھا اور جہاں سب سے پہلے خوارج نے حضرت علی رضہ کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تھا۔ اسی وجہ سے خارجی کو حروری کہنے لگے۔ خوارج کے بہت سے فرقے ہیں لیکن یہ عقیدہ سب میں مشترک ہے کہ جو مسئلہ قرآن سے ثابت ہے بس صرف اسی پر عمل ضروری ہے۔ حدیث کی کوئی اہمیت ان کی نظر میں نہیں۔ چونکہ حائضہ سے نماز کی فرضیت کا ساقط ہو جانا صرف حدیث میں موجود ہے اور قرآن میں اس کے بیے کوئی ہدایت نہیں اس لیے مخاطب کے اس مسئلہ کے متعلق پوچھنے پر حضرت عائشہ نے سمجھ کر شاید انھیں اس مسئلہ کے ماننے میں تامل ہے اور فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو۔

وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ۔

روزے سے ہوتے تھے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔ اور میں نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی برتن میں جنابت کا غسل کیا۔

بَابُ ۲۲۴ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ ۔

۲۲۴۔ جس نے حیض کے لیے طہر میں پہننے جانے والے کپڑے کے علاوہ کپڑا بنایا۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ۔

۳۱۴۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابوسلمہ سے وہ زینب بنت ابوسلمہ سے وہ ام سلمہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا میں چپکے سے نکل آئی اور حیض کے کپڑے بدل لیے۔ آپ نے پوچھا کیا حیض آ گیا میں نے عرض کی جی ہاں پھر مجھے آپ نے بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

بَابُ ۲۲۵ شُهُودُ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى ۔

۲۲۵۔ حائضہ کی عیدین میں اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شرکت[۲]۔ اور یہ عورتیں عیدگاہ سے ایک طرف ہو کر رہیں۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۵۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوہاب نے ایوب کے واسطہ سے بیان کیا وہ حفصہ سے انھوں نے فرمایا کہ ہم عورتوں کو عیدگاہ میں جانے سے روکتے تھے۔ پھر ایک عورت آئیں اور بنی خلف کے محل میں اتریں۔ انھوں نے اپنی بہن کے حوالہ سے نقل کیا۔ ان کی بہن کے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزووں میں شریک ہوئے تھے اور خود ان کی بہن اپنے شوہر کے ساتھ چھ غزووں میں گئی تھیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتے تھے اور مریضوں کی تیمارداری کرتے تھے۔

---

[۱] ان تمام اعمال سے مقصود امت کی تعلیم ہوتی تھی پہلے بھی کئی احادیث میں گذر چکا کہ آپ ازواج مطہرات سے حیض کی حالت میں شرمگاہ کے علاوہ سے مباشرت کرتے تھے اور ازار بندھوا لیتے تھے اس سے بھی مقصود صرف امت کی تعلیم تھی اور اسی وجہ سے ازواج مطہرات نے آپ کے بعد ان نجی معاملات کو عام لوگوں کے سامنے بیان فرمایا کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد کو سمجھتی تھیں۔ حیض کے وقت عام مشرکین اور یہودیوں کا عورتوں کے ساتھ یہ طرز عمل تھا کہ حائضہ عورت کے قریب بھی نہیں جاتے تھے اور ہر طرح ترک تعلق کر لیتے تھے۔ اسلام میں بھی حیض کو گندگی بتایا گیا ہے لیکن اس میں بہت زیادہ غلو سے کام نہیں لیا گیا۔ چنانچہ آپ نے عرب کے اس تصور پر ضرب خود اپنے عمل سے لگائی یہی حال روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کا ہے وجہ یہ تھی کہ نبی کے عمل سے کسی کام کی حیثیت و اہمیت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت اور اس کی تمام عظمتوں کے باوجود انسان ہیں۔

[۲] ہدایہ میں اس کی تصریح ہے کہ عورتیں عیدگاہ میں جا سکتی ہیں لیکن موجودہ زمانے میں معاشرہ کے فساد کی وجہ سے فتویٰ یہ ہے کہ جوان عورتوں کو جمعہ، عید یا کسی بھی مردوں کے اجتماع میں نہ جانا چاہئے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ زمانہ قدیم میں مصلیٰ (عیدگاہ) کے لیے کوئی عمارت نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اب اس کی شکل مسجد کی طرح ہوتی ہے اور دیوار کے ذریعہ اس کی تحدید کی جاتی ہے۔ اس لیے اس کے اندر حائضہ عورتوں کو نہ جانا چاہئے۔

اَعَلَیٰ اِحْدَانَا بَاسٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ سَاَلْتُهَا اَسَمِعْتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَبِیْ نَعَمْ وَکَانَتْ لَا تَذْکُرُهٗ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِیْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضُ وَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُیَّضُ فَقَالَتْ اَلَیْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَکَذَا وَکَذَا ؕ

میری بہن نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر (چو برقعہ کے طور پر باہر نکلنے کے لیے عورتیں استعمال کرتی تھیں) نہ ہو تو کیا اس کے لیے اس میں کوئی حرج ہے کہ وہ باہر نہ نکلے۔ آنحضور نے فرمایا اس کی ساتھی کو چاہیے کہ اپنی چادر میں سے کچھ حصہ اسے اُڑھا دے پھر وہ خیر کے مواقع پر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو پھر جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا۔ انھوں نے فرمایا میرے باپ آپ پر فدا ہوں ہاں آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ جوان لڑکیاں پردہ والیاں اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور مواقع خیر میں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں اور حائضہ عورت عیدگاہ سے دور رہے۔ حفصہ کہتی ہیں میں نے پوچھا کیا حائضہ بھی؟[1] تو انھوں نے فرمایا کہ وہ عرفہ میں اور فلاں فلاں جگہ نہیں جاتی۔

بَابٌ ۲۲۶ اِذَا حَاضَتْ فِیْ شَهْرٍ ثَلَاثَ حِیَضٍ

وَمَا یُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِی الْحَیْضِ وَالْحَمْلِ فِیْمَا یُمْکِنُ مِنَ الْحَیْضِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ وَیُذْکَرُ عَنْ عَلِیٍّ وَّشُرَیْحٍ اِنْ جَاءَتْ بِبَیِّنَةٍ مِّنْ بِطَانَةِ اَهْلِهَا مِمَّنْ یُّرْضٰی دِیْنُهٗ اَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِیْ شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ اَقْرَاءُهَا مَا کَانَتْ وَبِهٖ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَقَالَ عَطَاءٌ اَلْحَیْضُ یَوْمٌ اِلٰی خَمْسَةَ عَشَرَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ سِیْرِیْنَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَی الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَیَّامٍ قَالَ النِّسَاءُ اَعْلَمُ بِذٰلِکَ ؕ

۲۲۶۔ جب کسی عورت کو ایک مہینہ میں تین حیض آئیں؟[2]

اور حیض اور حمل سے متعلق شہادت پر جب کہ حیض آنا ممکن ہو عورتوں کی تصدیق کی جائے گی۔ اس کی دلیل خداوند تعالیٰ کا قول ہے کہ ان کے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں پیدا کیا ہے وہ اسے چھپائیں۔ حضرت علی رضؓ اور شریح سے منقول ہے کہ اگر عورت کے گھرانے کا کوئی فرد گواہی دے اور وہ دیندار بھی ہو کہ یہ عورت ایک مہینہ میں تین مرتبہ حائضہ ہوئی تو اس کی تصدیق کی جائے گی عطاء نے کہا کہ عورت کے حیض کے دن اتنے ہی ہوں گے جتنے پہلے ہوتے تھے (یعنی طلاق وغیرہ سے پہلے) ابراہیم نے بھی یہی کہا ہے اور عطا نے کہا ہے کہ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہو سکتا ہے۔ معتمر اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن سیرین سے ایک ایسی عورت کے متعلق پوچھا جو اپنی عادت کے مطابق حیض آ جانے کے بعد پانچ دن تک خون دیکھتی ہے (یعنی اب بھی روزہ نماز اسے چھوڑے رکھنا چاہیے یا نہیں) تو آپ نے فرمایا کہ عورتیں اس کا زیادہ علم رکھتی ہیں۔

---

[1] یعنی حائضہ عورت کے عیدگاہ میں جانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ کیونکہ ان کے خیال میں عیدگاہ میں جانے کا مقصد صرف وہاں پہنچ کر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کرنا ہو سکتا ہے اور حائضہ نماز پڑھ نہیں سکتی۔ لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کی۔ علماء نے لکھا ہے کہ حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے جانے سے مقصود مسلمانوں کی شان و شوکت کا اظہار ہے۔

[2] حیض اور طہر کے جو مسائل ائمہ نے بیان کئے ہیں ان میں سے کسی کے مسلک کے اعتبار سے بھی ایک مہینہ میں کسی عورت کو تین حیض نہیں آ سکتے۔ اس لیے امام بخاری رحمہ کے اس عنوان اور اس کے ماتحت جتنے دلائل انھوں نے ذکر کئے ہیں ان سب کی تاویل کی گئی ہے مثلاً یہ کہ اکائیوں کو راوی نے حذف کر دیا ہے یا یہ کہ امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ ایسی کوئی صورت اگرچہ ممکن نہیں لیکن اگر یہ محال بھی ممکن ہو جائے تو کیا مسئلہ ہوگا۔

۳۱۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلٰكِنْ دَعِی الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْاَیَّامِ الَّتِیْ كُنْتِ تَحِیْضِیْنَ فِیْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ ۔

۳۱۶- ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے خبر دی کہا میں نے ہشام بن عروہ سے سنا کہا مجھے میرے والد نے خبر دی عائشہ کے واسطہ سے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے اور (مدتوں) پاک نہیں ہوتی۔ تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔ ہاں ان دنوں میں نماز ضرور چھوڑ دیا کرو جن میں اس بیماری سے پہلے تمہیں حیض آیا کرتا تھا پھر غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

باب ۲۲۷ اَلصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِیْ غَیْرِ اَیَّامِ الْحَیْضِ ۔

۲۲۷- زرد اور مٹیالا رنگ حیض کے دنوں کے علاوہ [1]

۳۱۷- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَیْئًا ۔

۳۱۷- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسمٰعیل نے ایوب کے واسطہ سے بیان کیا وہ محمد سے وہ ام عطیہ سے آپ نے فرمایا کہ ہم زرد اور مٹیالے رنگ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے (یعنی سب کو حیض سمجھتے تھے)۔

باب ۲۲۸ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ ۔

۲۲۸- استحاضہ کی رگ۔

۳۱۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ اسْتُحِیْضَتْ سَبْعَ سِنِیْنَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ۔

۳۱۸- ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے بیان کیا۔ ابن ابی ذئب کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ اور عمرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ سے کہ ام حبیبہ سات سال تک مستحاضہ رہیں۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ رگ ہے۔ پس ام حبیبہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

باب ۲۲۹ اَلْمَرْاَةِ تَحِیْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ ۔

۲۲۹- عورت جو (حج میں) طواف زیارت کے بعد حائضہ ہو۔

۳۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ

۳۱۹- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے خبر دی، عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ عبد الرحمٰن کی صاحبزادی عمرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رض سے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ صفیہ بنت

---

[1] یہاں پر حدیث کے ظاہری الفاظ سے مختلف معانی مراد لیے جا سکتے ہیں۔ امام بخاری حدیث کا جو مطلب بیان کرنا چاہتے ہیں وہ ان کے عنوان سے ظاہر ہے یعنی جب حیض آنے کی مدت ختم ہو جائے تو مٹیالے یا زرد رنگ کی طرح کسی چیز کے آنے کی حیض کے راستے سے ہم کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے لیکن حیض کے دنوں میں رنگ سے ہم حیض کے ختم ہونے یا جاری رہنے کا فیصلہ کر لیتے تھے۔ شوافع اس حدیث کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ ام عطیہ یہ بتانا چاہتی ہیں کہ حیض کے متعلق ہم ہر زمانے میں خواہ وہ حیض آنے کا ہو یا پاکی کا فیصلہ رنگ سے کیا کرتے تھے۔ حنفیہ نے اس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ ہم رنگ کو کسی زمانہ میں کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ بلکہ حیض کے راستہ سے جس رنگ کا بھی خون خارج ہو ہم سب کو حیض سمجھتے تھے۔ ہم نے ترجمہ میں حنفیہ کے مسلک کی رعایت کی ہے۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا بَلَى قَالَ فَاخْرُجِي ؞

حیی کو (حج میں) حیض آگیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیں روکیں گی۔ کیا انھوں نے تم لوگوں کے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کیا۔ عورتوں نے جواب دیا کہ کر لیا ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر چلی چلو۔[۱]

۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ تَنْفِرُ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ ؞

۳۲۰ - ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے عبد اللہ بن طاؤس کے حوالہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن عباس سے آپ نے فرمایا کہ حائضہ کے لیے (جب کہ اس نے طواف زیارت کر لیا ہو) رخصت ہے کہ اگر وہ حائضہ ہو گئی تو گھر چلی جائے۔ ابن عمر ابتدا میں اس مسئلہ میں کہتے تھے کہ اسے جانا نہیں چاہیے۔ پھر میں نے انھیں کہتے ہوئے سُنا کہ چلی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رخصت دی ہے۔

بَابُ ۲۳۰ إِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَيَأْتِيْهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتِ الصَّلٰوةُ أَعْظَمُ ؞

۲۳۰ - جب مستحاضہ کو خون آنا بند ہو جائے۔ ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کرے اور نماز پڑھے اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہی ایسا ہوا ہو اور اس کا شوہر نماز ادا کر لینے کے بعد اس کے پاس آئے کیونکہ نماز کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ؞

۳۲۱ - ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا۔ عروہ سے وہ عائشہ رض سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا زمانہ آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب یہ زمانہ گذر جائے تو خون کو دھولو اور نماز پڑھو۔

بَابُ ۲۳۱ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا ؞

۲۳۱ - زچہ پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسْطَهَا ؞

۳۲۲ - ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شبابہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے حسین بن معلم کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبد اللہ بن بریدہ سے وہ سمرہ بن جندب سے کہ ایک عورت کا زچگی میں انتقال ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اس وقت آپ ان کے جسم کے وسط کو سامنے کر کے کھڑے ہوئے۔[۲]

---

۱ یعنی پہلے آپ کو معلوم نہیں تھا کہ انھوں نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ اسی لیے آپ نے حضرت عائشہ رض کے بتانے پر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے وہ روکیں گی لیکن جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ طواف زیارت انھوں نے کر لیا ہے اور صرف طواف صدر باقی رہ گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔

۲ بعض اہل علم نے امام بخاری پر اعتراض کیا ہے کہ عنوان اور حدیث میں یہاں مطابقت نہیں کیونکہ حدیث میں صرف یہ الفاظ ہیں کہ ان کا انتقال پیٹ کی وجہ سے ہوا تھا اور امام صاحب نے اس پر عنوان لگایا کہ اس عورت پر نماز کا بیان جس کا (نفاس) زچگی میں انتقال ہوا لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کی دوسری روایت میں جس کا ذکر خود مصنف نے کتاب الجنائز میں کیا ہے نفاس کی حالت میں مرنے کی تصریح موجود ہے۔ یہاں پر بھی فی بطن کی تاویل بسبب بطن یعنی الحمل سے کی جا سکتی ہے اس لیے ہم نے ترجمہ میں اس حدیث کی دوسری روایتوں اور بخاری کے عنوان کی رعایت سے فی بطن کا ترجمہ "زچگی میں" کیا ہے۔

باب ۲۳۲

۳۲۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا أَبُوعَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهِ فَقَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ ۞

۲۳۲

۳۲۳ - ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا - کہا ہمیں ابوعوانہ نے اپنی کتاب سے دیکھ کر خبر دی - انھوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی سلیمان شیبانی نے عبداللہ بن شداد کے حوالہ سے کہا میں نے اپنی پھوپھی میمونہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں سنا کہ میں حائضہ ہوتی تو نماز نہیں پڑھتی تھی اور یہ کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (گھر میں) نماز پڑھنے کی جگہ کے قریب بیٹھی ہوتی تھیں - آپ نماز اپنی چٹائی پر پڑھتے - جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے کا کوئی حصہ مجھ سے چھو جاتا -

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

بَابُ ۲۳۳ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۞

۲۳۳ - اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے -
"پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو پاک مٹی کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے"

۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ

۳۲۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا - کہا ہمیں خبر دی مالک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض سفر (غزوہ بنی المصطلق) میں گئے - جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار گم ہو گیا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کہیں قریب میں نہیں تھا - لوگ ابوبکر صدیق رضؓ کے پاس آئے اور کہا "عائشہ رضؓ کی کارگزاری نہیں دیکھتے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ٹھہرا رکھا ہے اور پانی بھی قریب میں نہیں اور نہ لوگوں ہی کے ساتھ پانی ہے" پھر ابوبکر تشریف لائے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے - آپ نے فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو روک لیا حالانکہ قریب میں کہیں پانی نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے - عائشہ رضؓ نے کہا کہ ابوبکر رضؓ مجھ پر بہت غصے ہوئے اور اللہ نے جو چاہا انھوں نے مجھے کہا

فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ ۔

اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگائے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر ہونے کی وجہ سے میں حرکت نہیں کر سکتی تھی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کے وقت اُٹھے تو پانی کا وجود نہیں تھا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا ۔ اس پر اسید بن حضیر نے کہا ۔ آل ابی بکر یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے ۔ عائشہ رضہ نے فرمایا پھر ہم نے اس اونٹ کو ہٹایا جس پر میں تھی تو ہار اسی کے نیچے سے ملا ۔

۳۲۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِي الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً ۔

۳۲۵ ۔ ہم سے محمد بن سنان عوفی نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا ح کہا اور مجھ سے سعید بن نضر نے بیان کیا ۔ کہا ہمیں خبر دی ہشیم نے کہا ہمیں خبر دی سیار نے کہا ہم سے یزید الفقیر نے بیان کیا ۔ کہا ہمیں جابر بن عبد اللہ نے اطلاع دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئی تھیں ۔ ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی جاتی ہے اور تمام زمین میرے لیے مسجد (سجدہ گاہ) اور پاکی کے لائق بنائی گئی ۔ پس میری امت کا جو فرد نماز کے وقت کو (جہاں بھی) پالے اسے نماز ادا کر لینی چاہیے اور میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا ۔ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے بھی حلال نہیں تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے لیکن میری بعثت تمام انسانوں کے لیے عام ہے ۔

بَابٌ ۲۳۴ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلَا تُرَابًا ۔

۲۳۴ ۔ جب نہ پانی ملے اور نہ مٹی[1]

۳۲۶ ۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ

۳۲۶ ۔ ہم سے زکریا بن یحیٰی نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے

[1] حدیث میں جو واقعہ بیان ہوا ہے اس میں مٹی نہ ملنے کا کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ اس وقت تک تیمم کی آیت نازل ہی نہیں ہوئی تھی اس لیے صحابہ نے جو ہار کی تلاش میں گئے تھے بغیر طہارت یعنی بغیر وضو نماز پڑھی تھی اس لیے اس حدیث کے پہلے یہ عنوان صحیح نہ ہونا چاہیے تھا کہ "جب پانی اور مٹی نہ ملے" (اس کا کیا حکم ہوگا) لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح اس دور میں جبکہ تیمم کی مشروعیت نازل نہیں ہوئی تھی صرف پانی کے نہ ملنے کی صورت میں جو حکم تھا اب یہی حکم پانی اور مٹی دونوں کے نہ ملنے کی صورت میں ہونا چاہیے کیونکہ اس وقت جب یہ واقعہ پیش آیا نماز صرف وضو کر کے ہی پڑھی جا سکتی تھی اور اس واقعہ کے بعد قیامت تک کے لیے نماز کے لیے وضو ورنہ تیمم کا حکم نازل ہو گیا ہے ۔ اس لیے جو صورت اس وقت صرف پانی نہ ملنے کی وجہ سے اختیار کی جا سکتی تھی اب وہی صورت پانی اور مٹی دونوں نہ ملنے کے بعد اختیار کی جا سکتی ہے ۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی صورت پیش آ جائے کہ نماز کے وقت وضو کے لیے نہ پانی ملے اور نہ کہیں قریب میں مٹی کا وجود ہو تو نماز کے وقت اسے نماز کے لیے کھڑا ہونا چاہیے ۔ قرأت ذکر سے صرف رکوع اور سجدہ اور قیام پر اکتفا کرے بالکل اسی طرح جیسے روزہ دار کو حکم ہے کہ اگر کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھ سکا اور دن کے درمیانی حصے میں روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا تو روزہ داروں کی صورت بنا لینا چاہیے اور اگر کسی کا حج فاسد ہو گیا تو دوسرے حاجیوں کی طرح اسے اپنے حج کے تمام افعال ادا کرنا چاہیے ۔

بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً فَوَجَدَهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللهُ ذٰلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا ؁

بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا۔ وہ اپنے والد سے۔ وہ حضرت عائشہ سے کہ انھوں نے حضرت اسماء سے ہار مانگ کر پہن لیا تھا۔ وہ ہار (سفر میں) گم ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اس کی تلاش میں بھیجا انھیں وہ مل گیا۔ پھر نماز کا وقت آپہنچا اور لوگوں کے پاس (جو ہار کی تلاش میں گئے تھے) پانی نہیں تھا۔ لوگوں نے نماز پڑھ لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق آکر کہا۔ پس خداوند تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ اس پر اسید بن حضیر نے عائشہ رض سے کہا آپ کو اللہ بہترین بدلہ دے واللہ جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسی بات پیش آئی جس سے آپ کو تکلیف ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے اس میں خیر پیدا فرمادی۔

بَابُ ۲۳۵ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ يَتَيَمَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلّٰى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ ؁

۲۳۵۔ اقامت کی حالت میں تیمم۔ جب کہ پانی نہ ملے یا نماز کے چھوٹ جانے کا خوف ہو۔ عطاء کا یہی قول ہے۔ حسن نے فرمایا کہ اگر مریض کے پاس پانی ہو لیکن کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اسے پانی دے سکے تو تیمم کرنا چاہیے۔ ابن عمر جرف[1] کی اپنی زمین سے واپس آرہے تھے کہ عصر کا وقت مقام مربد النعم میں آپہنچا آپ نے عصر کی نماز پڑھ لی اور مدینہ پہنچے تو سورج ابھی بلند تھا (یعنی عصر کا وقت باقی تھا) لیکن آپ نے نماز نہیں لوٹائی۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ؁

۳۲۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے جعفر بن ربیعہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ اعرج سے انھوں نے کہا میں نے ابن عباس کے مولی عمیر سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں اور حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی عبداللہ بن یسار ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے ابوجہیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے، راستے میں ایک شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ پھر دیوار کے پاس آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح (تیمم) کیا۔ پھر اُن کے سلام کا جواب دیا۔

بَابُ ۲۳۶ هَلْ يَنْفُخُ فِي يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيدَ لِلتَّيَمُّمِ ؁

۲۳۶۔ کیا زمین پر تیمم کے لیے ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کو پھونک لینا چاہیے۔

---

[1] مقام جرف مدینہ سے تقریباً آٹھ کلو میٹر دوری پر واقع ہے۔ اسلامی لشکر یہیں سے مسلح ہوتے تھے یہاں حضرت ابن عمر رض کی زمین تھی۔ مربد نعم جہاں آپ نے نماز عصر پڑھی تھی مدینہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رض کے نزدیک حالتِ اقامت میں تیمم کرنا جائز تھا۔ آپ نے نماز تیمم کر کے پڑھی تھی جیسا کہ بعض دوسری روایات میں بصراحت اس کا ذکر ہے۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَآءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْنَا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ؕ

۳۲۸ - ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حکم نے بیان کیا ذر کے واسطہ سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص عمر بن خطابؓ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ایک مرتبہ مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی اور پانی نہیں ملا اس پر عمار بن یاسر نے عمر بن خطابؓ سے کہا آپ کو یاد ہے وہ واقعہ جب میں اور آپ سفر میں تھے۔ ہم دونوں کو غسل کی ضرورت ہوگئی آپ نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں لوٹ پوٹ لیا[1]، اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے بس اتنا ہی کافی تھا، اور آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انھیں پھونکا اور دونوں سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

باب ۲۳۷ اَلتَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ؕ

۲۳۷ - چہرے اور ہاتھوں کا تیمم۔

۳۲۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ اَدْنَاهُمَا مِنْ فِيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّضْرُ اَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَمَّارٌ ؕ

۳۲۹ - ہم سے حجاج نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھے حکم نے خبر دی ذر کے واسطہ سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے واسطہ سے، وہ اپنے والد سے کہ عمار نے یہ واقعہ بیان کیا (جو اس سے پہلے کی حدیث میں گذر چکا) اور شعبہ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر انھیں اپنے منہ سے قریب کر لیا۔ اور ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی حکم کے واسطہ سے کہ میں نے ذر سے سنا اور ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے حوالہ سے حدیث روایت کرتے تھے حکم نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے سنی وہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ عمار نے کہا۔

---

۳۳۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهٗ عَمَّارٌ كُنَّا فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَ فِيْهِمَا ؕ

۳۳۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا وہ ذر سے وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے، وہ اپنے والد سے کہ وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر تھے اور حضرت عمار نے ان سے کہا تھا کہ ہم ایک سریہ میں گئے ہوئے تھے اور ہم دونوں جنبی ہوگئے اور (اس روایت میں ہے کہ) کہا تفل فیہما (بجائے نفخ فیہما کے)۔

---

[1] حضرت عمار نے خیال کیا کہ چونکہ وضو کے تیمم میں ہاتھ اور منہ پر مٹی سے مسح ضروری ہے۔ اس لیے غسل کے تیمم میں تمام بدن پر مٹی ملنی چاہیئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسائل میں اجتہاد کرتے تھے۔ اگرچہ حضرت عمار کا یہ اجتہاد غلط ہوگیا۔

۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ ؕ

۳۳۱ - ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا، ذر سے، وہ ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد عبدالرحمن سے انھوں نے بیان کیا کہ عمار نے عمر سے کہا کہ میں تو زمین میں لوٹ پوٹ گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ صرف چہرے اور ہاتھوں کا مسح کافی تھا۔

۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ؕ

۳۳۲ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا، انھوں نے ذر سے وہ ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ سے وہ عبدالرحمن سے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمر رض کی خدمت میں موجود تھا کہ عمار نے ان سے کہا۔ پھر انھوں نے پوری حدیث (جو اوپر مذکور رہے) بیان کی۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ؕ

۳۳۳ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا حکم کے واسطہ سے وہ ذر سے وہ ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے کہ عمار نے بیان کیا۔ "پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

باب ۲۳۸ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا ؕ

۲۳۸ - پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے جو پانی نہ ہونے کی صورت میں کفایت کرتی ہے۔ اور حسن رح نے فرمایا کہ جب تک وضو توڑنے والی کوئی چیز نہ پائی جائے تیمم اس کے لیے کافی ہے اور ابن عباس نے تیمم کرکے امامت کی اور یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ زمین شور پر نماز پڑھنے اور اس پر تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتّٰى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةَ أَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ

۳۳۴ - ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عوف نے بیان کیا۔ کہ ہم سے ابو رجاء نے بیان کیا عمران کے حوالہ سے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم رات میں چلتے رہے اور جب رات کا آخری حصہ بھی آپہنچا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا۔ اور مسافر کے لیے اس وقت کے پڑاؤ سے زیادہ لذت دہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی تو ہم اس طرح غافل ہو کر سوئے کہ ہمیں سورج کی گرمی کے سوا کوئی چیز بیدار نہ کرسکی۔ سب سے پہلے بیدار ہونے والا شخص فلاں تھا۔ پھر فلاں بیدار ہوا پھر فلاں۔ ابو رجاء نے ان سب کے نام لیے لیکن عوف کو یہ نام یاد نہیں رہے تھے پھر چوتھے نمبر پر جاگنے والے

فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ فَعَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوفًا قَالَا لَهَا انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ

عمر بن خطاب رض تھے۔ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرما ہوتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے۔ آپ خود بخود بیدار ہوتے تھے۔ کیوں کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ آپ پر خواب میں کیا واردات پیش آتی ہے۔ جب عمر رض جاگ گئے اور حالت دیکھی۔ عمر ایک دبنگ آدمی تھے، زور زور سے تکبیر کہنے لگے۔ اسی طرح بآواز بلند آپ اس وقت تک تکبیر کہتے رہے جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی آواز سے بیدار نہ ہو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو لوگوں نے پیش آمدہ صورت کے متعلق آپ سے عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں[1]۔ سفر شروع کرو۔ پھر آپ چلنے لگے اور تھوڑی دور چل کر آپ ٹھہر گئے۔ پھر وضو کے لیے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا، اور اذان کہی گئی۔ پھر آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ایک شخص پر آپ کی نظر پڑی جو الگ کھڑا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اے فلاں! تمھیں لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہونے سے کونسی چیز مانع ہوئی ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی ہے اور پانی موجود نہیں۔ اُن سے آپ نے فرمایا کہ پاک مٹی سے کام نکالو، یہی کافی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر شروع کیا تو لوگوں نے پیاس کی شکایت کی۔ آپ پھر ٹھہر گئے اور فلاں کو بلایا۔ ابو رجاء نے ان کا نام لیا تھا لیکن عوف کو یاد نہیں رہا اور علی رض کو بھی طلب فرمایا۔ ان دونوں صاحبان سے آپ نے فرمایا کہ جاؤ پانی کی تلاش کرو۔ یہ تلاش میں

[1] نقصان اس حیثیت سے تو کوئی نہیں ہوا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی نیت نماز چھوڑنے کی نہیں تھی لیکن اگر اس حیثیت سے دیکھا جائے کہ نماز قضا ہو گئی اور اپنے اصل وقت میں ادا نہ ہو سکی یہ آخری نقصان تو بہر حال ہوا لیکن حدیث میں نفی اس نقصان کی کی گئی ہے جو نیت کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اس آخری نقصان کی نفی نہیں کی گئی ہے کیونکہ یہاں نیت کے فساد کا تو کوئی سرے سے سوال ہی نہیں تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام صحابہ کے ساتھ اس سفر میں اس بے خبری کی نیند سوئے تھے کہ سورج نکل آیا اور کسی کی آنکھ نہیں کھلی۔ یہ بھی خدا کی عظمت و کبریائی اور اس کی شان بے نیازی کا ایک ثبوت ہے کہ نبوت کے تمام امتیازات کے باوجود نبی کو بھی وہ ایسے حالات میں مبتلا کر دیتا ہے جہاں وہ بھی محض مجبور اور ایک عام انسان کے قالب میں دکھائی دے۔ اس کے علاوہ خداوند تعالےٰ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر بھیجا تھا اور جن باتوں میں ضروری سمجھا گیا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے ذریعہ بھی امت کو تعلیم دی گئی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آپ پر اس غفلت کی نیند اسی مقصد کے پیش نظر طاری کر دی ہو حالانکہ صحیح حدیث میں ہے کہ نیند میں بھی آپ کا قلب مبارک بیدار رہتا تھا اور اس پر کسی قسم کی غفلت طاری نہیں ہوتی تھی۔ جہاں آپ نے رات گذاری تھی نماز وہاں سے کچھ دور جا کر اس لیے ادا فرمائی کہ ابھی سورج طلوع ہو رہا تھا اور اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ یہ بھی وجہ ہو سکتی تھی کہ ایک ایسی جگہ جہاں ایک فریضہ کی ادائیگی میں نادانستہ کوتاہی ہوئی آپ نے وہاں نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھا چنانچہ حکم ہے کہ اگر جمعہ کے خطبہ کے وقت کسی کو اونگھ آ جائے تو پھر وہاں سے ہٹ کر بیٹھنا چاہیئے۔

إِلَى أَيْنَ قَالَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ
فَانْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا
وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ
مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ
أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ
اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى
مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ
الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ
عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ
بِمَائِهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا
وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً
مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا
فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَ
دَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا
طَعَامًا فَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا
عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ
يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِينَ مَا رَزِئْنَا
مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِي
أَسْقَانَا فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ
عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ
قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا
بِي إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ
الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللّٰهِ

نکلے۔ راستہ میں ایک عورت ملی جو پانی کے دو مشکیزے اپنے اونٹ پر لٹکائے ہوئے سوار جا رہی تھی۔ انھوں نے اسے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ کل اس وقت میں پانی پر موجود تھی اور ہمارے قبیلہ کے افراد پانی کی تلاش میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ انھوں نے اُس سے کہا، اچھا ہمارے ساتھ چلو۔ اس نے پوچھا کہاں تک؟ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ اس نے کہا اچھا وہی جسے بے دین کہا جاتا ہے؟ انھوں نے کہا، یہ وہی ہیں جسے تم کہہ رہی ہو۔ اچھا اب چلو۔ یہ حضرات اس عورت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں لائے اور واقعہ بیان کیا۔ عمران نے بیان کیا کہ لوگوں نے اُسے اُونٹ سے اتارا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن طلب فرمایا اور دونوں مشکیزوں کے منہ اس میں کھول دیئے[1]۔ پھر ان کے منہ کو بند کر دیا اس کے بعد نیچے کے حصے کے سوراخ کو کھول دیا اور تمام لشکریوں میں منادی کر دی گئی کہ خود بھی سیر ہو کر پانی پئیں اور جانوروں وغیرہ کو بھی پلائیں پس جس نے چاہا سیر ہو کر پانی پیا اور پلایا۔

آخر میں اس شخص کو بھی ایک برتن میں پانی دیا گیا جسے غسل کی ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا، لے جاؤ اور غسل کر لو، وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی۔ کہ اس کے پانی کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ اور خدا کی قسم جب پانی کا لیا جانا ان سے بند ہوا تو ہم دیکھ رہے تھے کہ اب مشکیزوں میں پانی پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اس کے لیے جمع کر دو (کھانے کی چیز) لوگوں نے اس کے لیے عمدہ قسم کے کھجور (عجوہ) آٹا اور ستو اکٹھا کر دیئے جب خاصی مقدار میں یہ سب کچھ جمع ہو گیا تو اُسے لوگوں نے ایک کپڑے میں کر دیا۔ عورت کو اونٹ پر سوار کر کے اور اس کے سامنے وہ کپڑا رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ تمھیں معلوم ہے کہ ہم نے تمھارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی۔ لیکن خداوند تعالیٰ نے ہمیں سیراب کر دیا۔ پھر وہ اپنے گھر آئی، دیر کافی ہو چکی تھی اس لیے گھر والوں نے پوچھا کہ اے فلانی! اتنی دیر کیوں ہوئی؟ اس نے کہا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے۔

[1] اس حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے برتن میں پانی لے کر کلی کی اور اپنے منہ کا پانی ان مشکیزوں میں ڈال دیا۔ اس روایت سے اس بات کی مصلحت بھی سمجھ میں آتی ہے کہ آپ نے کیوں مشکیزوں کا منہ کھولنے کے بعد پھر اسے بند کیا تھا۔ اسی طرح اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ پانی میں برکت پانی کے ساتھ آپ کے تھوک مبارک کے مل جانے سے پیدا ہوئی یہ آپ کا ایک معجزہ تھا۔

أَنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ يُغِيرُونَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرٰى أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ يَدْعُونَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ۔

مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اُس شخص کے پاس لے گئے جسے بے دین کہا جاتا ہے وہاں اس طرح کا واقعہ پیش آیا۔ خدا کی قسم وہ تو اس کے اور اس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اس نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی اُنگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اشارہ کیا۔ اس کی مراد آسمان، اور زمین سے تھی، یا پھر وہ واقعی اللہ کا رسول ہے۔ اس کے بعد جب مسلمان اس قبیلہ کے قرب وجوار کے مشرکین پر حملہ آور ہوتے تھے لیکن اس گھرانے کو جس سے اس عورت کا تعلق تھا کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔

ایک دن اُس نے اپنی قوم کے افراد سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ تمھیں قصداً چھوڑ دیتے ہیں تو کیا اسلام کی طرف تمہارا کچھ میلان ہے؟ قوم نے عورت کی بات مان لی، اور اسلام لے آئی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ صَبَا خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلٰى غَيْرِهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الزَّبُورَ۔

ابو عبد اللہ نے کہا کہ صبا کے معنی ہیں اپنا دین چھوڑ کر دوسرے کا دین اختیار کر لینا اور ابو العالیہ نے کہا ہے کہ صابی اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے۔ یہ لوگ زبور پڑھتے ہیں۔

باب ۲۳۹ إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ۔

۲۳۹۔ جب جنبی کو (غسل کی وجہ سے) مرض کا یا جان کا خوف ہو یا پیاس کا اندیشہ ہو یا پانی کے کم ہونے کی وجہ سے تو تیمم کرے۔ کہا جاتا ہے کہ عمرو بن عاص کو ایک سرد رات میں غسل کی ضرورت ہوئی تو آپ نے تیمم کیا اور یہ آیت تلاوت کی "اپنی جانوں کو ضائع نہ کرو۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے۔" پھر اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوا تو آپ نے کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

۳۳۵ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَبُو مُوسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ إِنْ لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ أُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هٰذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِي تَيَمَّمَ وَصَلّٰى قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ

۳۳۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خبر دی محمد نے جو غندر کے عرف سے مشہور ہے۔ شعبہ کے واسطہ سے وہ سلیمان سے وہ ابو وائل سے کہ ابو موسیٰ نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ اگر (غسل کی ضرورت ہو) اور پانی نہ ملے تو کیا نماز نہ پڑھی جائے۔ عبد اللہ نے فرمایا ہاں اگر مجھے ایک مہینہ تک پانی نہ ملے تو میں نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر اس میں بھی لوگوں کو اجازت دی جائے تو سردی محسوس کر کے بھی لوگ تیمم کر لیا کریں گے اور نماز پڑھ لیں گے۔ ابو موسیٰ نے فرمایا "میں نے کہا کہ پھر عمرؓ کے سامنے حضرت عمار کے قول کا کیا جواب ہوگا۔ انھوں نے جواب دیا کہ

قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ ۔

مجھے تو نہیں معلوم ہے کہ عمر عمار کی بات سے مطمئن ہو گئے تھے۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ مُوْسٰى أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى يَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيْكَ قَالَ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللهِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ إِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلٰى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَعَهٗ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيْقٍ فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ ۔

۳۳۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے میرے والد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا میں نے شقیق بن سلمہ سے سنا انھوں نے کہا میں عبد اللہ (بن مسعود) اور ابو موسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر تھا ابو موسیٰ نے پوچھا کہ ابو عبد الرحمٰن آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کو غسل کی ضرورت ہو اور پانی نہ ملے تو اسے کیا کرنا چاہیئے۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ اسے نماز نہ پڑھنی چاہیئے تا آنکہ اسے پانی مل جائے۔ اس پر ابو موسیٰ نے کہا کہ پھر عمار کی اس روایت کا کیا ہوگا جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تھا کہ تمھیں صرف ہاتھ اور منہ کا تیمم کافی تھا۔ ابن مسعود نے فرمایا کہ تم عمر کو نہیں دیکھتے کہ وہ عمار کی اس بات پر مطمئن نہیں تھے۔ پھر ابو موسیٰ نے فرمایا کہ اچھا عمار کی بات کو چھوڑ دو۔ لیکن اس آیت کا کیا جواب دو گے (جس میں جنابت میں تیمم کرنے کی طرف واضح اشارہ موجود ہے۔) عبد اللہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ انھوں نے کہا کہ اگر ہم اس کی بھی لوگوں کو اجازت دے دیں تو لوگوں کا حال یہ ہو جائے گا کہ اگر کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہوا تو وہ اسے چھوڑ دیا کرے گا اور تیمم کرے گا (اعمش کہتے ہیں کہ) میں نے شقیق سے کہا کہ گویا عبد اللہ نے اس وجہ سے یہ صورت ناپسند کی تھی تو انھوں نے جواب دیا کہ ہاں[1]۔

باب ۲۴۰ اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ ۔

۲۴۰ ۔ تیمم میں ایک دفعہ مٹی پر ہاتھ مارا جائے۔[2]

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ مُوْسٰى لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَجِدْ شَهْرًا فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً

۳۳۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابو معاویہ نے خبر دی اعمش کے واسطے سے وہ شقیق سے انھوں نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر تھا۔ ابو موسیٰ نے عبد اللہ سے کہا کہ اگر ایک شخص کو غسل کی ضرورت ہو اور وہ مہینہ بھر پانی نہ پائے تو کیا وہ تیمم کر کے نماز نہیں پڑھے گا۔ شقیق کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے جواب دیا کہ وہ تیمم نہ کرے اگرچہ ایک مہینہ تک اسے پانی نہ ملے۔ ابو موسیٰ نے اس پر کہا کہ پھر سورہ مائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے۔ "پس اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو" عبد اللہ

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رض نے بھی حضرت عمار کی بات میں تامل کا اظہار اسی مصلحت کے پیش نظر کیا تھا۔ لیکن قرآن حدیث اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے طرز عمل میں اس رجحان کے لیے زبردست دلائل موجود ہیں کہ تیمم جنابت کے لیے بھی ہو سکتا ہے یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جنابت کے تیمم کو صرف وہی چیزیں توڑ سکتی ہیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔

[2] اس عنوان کے تحت جو روایت ذکر کی گئی ہے اس میں موجود ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا لیکن بعض دوسری روایتیں جن میں طریقہ مسح کا ذکر تفصیلاً ہے ان میں یہ بات صراحت کے ساتھ ہے کہ آپ دو مرتبہ مٹی پر ہاتھ مارتے تھے اس لیے اس روایت میں جب کہ طریقہ مسح کے ذکر کا خاص اہتمام نہیں کیا گیا اس پر دوسری روایات کو ترجیح دی جائے۔

فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَوْ رُخِّصَ فِي هٰذَا لَهُمْ لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ قُلْتُ وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَزَادَ يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً ؕ

نے جواب دیا کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو جلد ہی یہ حال ہو جائے گا کہ پانی اگر ٹھنڈا محسوس ہوا تو مٹی سے تیمم کریں گے میں نے کہا گویا آپ لوگوں نے بہ صورت اس وجہ سے ناپسند کی ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ابوموسیٰ نے فرمایا کہ کیا آپ کو عمار کا عمر بن خطاب کے سامنے یہ قول نہیں معلوم ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لیے بھیجا تھا سفر میں مجھے غسل کی ضرورت پیش آگئی لیکن پانی نہیں ملا۔ اس لیے میں نے مٹی میں جانوروں کی طرح لوٹ پوٹ لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمھارے لیے صرف اس طرح کرنا کافی تھا اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارا پھر ان کو جھاڑ کر بائیں ہاتھ سے داہنے کی پشت کا مسح کیا یا بائیں ہاتھ کا داہنے ہاتھ سے مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا۔ عبد اللہ نے اس کا جواب دیا کہ آپ عمرؓ کو نہیں دیکھتے کہ وہ عمار کی بات سے مطمئن نہیں ہوئے تھے اور یعلیٰ نے اعمش کے واسطہ سے شقیق سے روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں عبد اللہ اور ابوموسیٰ کی خدمت میں تھا اور ابوموسیٰ نے فرمایا تھا کہ آپ نے عمرؓ سے عمار کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو بھیجا پھر مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی، اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ لیا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت حال کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا کہ تمھیں صرف اتنا کافی تھا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

باب ۲۴۱

۲۴۱-

۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ

۳۳۸ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبد اللہ نے خبر دی۔ کہا ہمیں عوف نے ابو رجاء کے واسطہ سے خبر دی کہا ہم سے عمران بن حصین خزاعی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ الگ کھڑا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا آپ نے فرمایا کہ اے فلاں تمھیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روک دیا ہے۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی اور پانی نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا پھر پاک مٹی سے تیمم ضروری تھا۔ تمھارے لیے یہی کافی ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بَابٌ ۲۴۲ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْإِسْرَاءِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فِيْ حَدِيْثِ هِرَقْلَ يَأْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ۔

۲۴۲۔ شب معراج میں نماز کس طرح فرض ہوئی تھی؟ ابن عباس نے فرمایا کہ ہم ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا حدیث ہرقل کے سلسلہ میں (یعنی جب ہرقل بادشاہ روم نے ابوسفیان اور دوسرے کفار قریش کو جو تجارت کی غرض سے روم گئے تھے، بلا کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے آپ کی خصوصیات کے ذکر میں) کہا کہ وہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز، سچائی اور پاک دامنی کی ہمیں تعلیم دیتے ہیں۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ

۳۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے یونس کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے وہ انس بن مالک سے انھوں نے فرمایا کہ ابوذر یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام آئے اور انھوں نے میرے سینہ کو چاک کیا اور اسے

ف کتاب الصلوٰۃ۔ ہر وہ عبادت جو خالق کی عظمت و کبریائی اور اس کی خشیت کی وجہ سے مخلوق کرے اس کا نام "صلوٰۃ" ہے صلوٰۃ کے مفہوم کی اس وسعت کا خیال کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ تمام مخلوقات میں یہ صفت پائی جاتی ہے البتہ ہر مخلوق کا طریقہ صلوٰۃ جدا اور اپنی خلقت کے مناسب ہے۔ قرآن مجید میں اسی کی طرف اشارہ ہے کل قد علم صلاته وتسبيحه۔ سب نے جان لی اپنی صلوٰۃ اور اپنی تسبیح۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام مخلوقات وظیفہ صلوٰۃ میں مشترک ہے۔ صرف صورت اور طریقہ صلوٰۃ جدا جدا ہے۔ اسی طرح تمام مخلوقات خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لیے کہا گیا ہے کہ ولله يسجد من في السموات والارض۔ اللہ کو سجدہ کرتی ہیں وہ تمام مخلوقات جو زمین اور آسمان میں ہیں۔ صلوٰۃ کے مفہوم میں اتنی وسعت ہے کہ جناب باری عز اسمہ بھی اس کے ساتھ متصف ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ معراج کی ایک حدیث کا ذکر کیا ہے جس میں ہے کہ "اے محمد ٹھہرو، کہ تمھارے رب صلوٰۃ میں مشغول ہیں"۔ یہ بات علٰحدہ ہے کہ خالق کی صلوٰۃ اس کی شان کے مطابق ہوگی اور مخلوق جس صلوٰۃ کو ادا کرتی ہے وہ اپنی صورت و حیثیت میں ایک بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اسی طرح امم سابقہ بھی صلوٰۃ ادا کرتی تھیں لیکن ہماری شریعت کی اصطلاح میں صلوٰۃ ایک مخصوص عبادت کا نام ہے۔ مخصوص اعمال و ارکان کے ساتھ اور اس کا ترجمہ اردو میں "نماز" سے کیا جاتا ہے۔ نماز میں صف بندی اسی امت کی خصوصیت ہے پہلی امتیں بھی اگرچہ نماز باجماعت ادا کرتی تھیں لیکن ان کی جماعت میں صف بندی نہیں ہوتی تھی۔

ف اس سے امام بخاری رح کا مقصد یہ ہے کہ نماز موجودہ تفصیلات کے ساتھ اگرچہ شب معراج میں فرض ہوئی لیکن اس سے پہلے بھی مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے کیونکہ ابوسفیان کی ملاقات ہرقل سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گفتگو واقعہ معراج سے پہلے ہوئی تھی، اور ابوسفیان نے اس ملاقات میں ہرقل کو یہ بھی بتایا کہ وہ ہمیں نماز کا حکم دیتے ہیں۔

غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ
حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ
أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ
إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا
جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ
فَقَالَ أَأُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ
وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا
نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ
هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ
وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ
وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ
يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى
عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ
فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ
قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ
وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ

زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان
سے لبریز تھا۔ اس کو میرے سینے میں ڈال دیا اور سینے کو بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مجھے آسمان کی طرف لے چلے۔ جب میں آسمانِ دنیا
پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ کھولو! انھوں نے
پوچھا۔ آپ کون ہیں۔ جواب دیا کہ جبریل۔ پھر انھوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ
کوئی اور بھی ہے۔ جواب دیا ہاں میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔۔۔
۔۔۔۔انھوں نے پوچھا کہ کیا ان کے پاس آپ کو بھیجا گیا تھا۔ کہا جی ہاں۔ پھر جب
انھوں نے دروازہ کھولا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھ گئے۔ وہاں ہم نے ایک شخص
کو دیکھا جو بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی داہنی طرف کچھ کالبد تھے اور کچھ کالبد بائیں
طرف تھے۔ جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں
طرف نظر کرتے تو روتے۔ انھوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خوش آمدید، صالح
نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا یہ
آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو کالبد ہیں یہ بنی آدم کی روحیں ہیں۔ جو کالبد
دائیں طرف ہیں وہ جنتی روحیں ہیں اور جو بائیں طرف ہیں وہ دوزخی روحیں ہیں
اس لیے جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف
دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ پھر جبریل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے
اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے داروغہ
کی طرح پوچھا پھر کھول دیا۔ حضرت انس نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیان فرمایا کہ آپ نے آسمان پر آدم۔ ادریس۔ موسیٰ۔ عیسیٰ اور ابراہیم

۱؎ زمین سے اگر کوئی آسمان کی طرف جائے تو سب سے پہلے آسمان کا جو طبقہ پڑے گا اسے آسمان دنیا کہتے ہیں۔ احادیث سے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے
آسمان کے سات طبقے ہیں۔ یہ علاقے انسانی دسترس سے باہر ہیں۔ اسلام میں اس کی کوئی تعیین موجود نہیں کہ یہ آسمان جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود
ہے جوہر ہیں یا عرض۔ اس پر ہیئت دان اور فلکیات کے ماہرین نے مختلف زمانوں میں مختلف طریقوں سے تحقیقات کی ہیں۔ موجودہ دور کے
ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ آسمان ایک فضاء لطیف کا نام ہے جس کی کوئی حد و انتہا نہیں اور مختلف سیارے چاند سورج وغیرہ اس میں خود بخود
تیرتے پھرتے ہیں۔ اپنے اس نظریہ کے لیے ان کے پاس کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے اپنی فکر و دانائی کے مطابق پہلے انھوں نے چند مقدمات بنائے
پھر ان مقدمات کی روشنی میں ایک ایسی چیز کے متعلق ایک نظریہ قائم کیا جسے انھوں نے نہ خود دیکھا ہے اور نہ اس کے کسی دیکھنے والے نے انھیں اس
کے متعلق کوئی اہم اطلاع بہم پہنچائی ہے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے نظریات مختلف ادوار میں برابر بدلتے رہتے ہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری
رحمۃ اللہ علیہ نے موجودہ دور کے ماہرین فلکیات کی رائے کی ایک حد تک تصویب کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اس نظریہ کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی
ہم اس سے متعلق اسلامی تصریحات کی وضاحت اس طرح کریں گے کہ یہی غیر متناہی اور لا محدود فضا لطیف مختلف طبقات میں تقسیم ہے اور ہر طبقہ کا
نام آسمان ہے۔ اس طرح اسلامی تصریحات کے مطابق سات آسمانوں کی تقسیم بآسانی ہو جاتی ہے۔

غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَ اِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَ الْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهٰى بِيْ

علیہم السلام کو موجود پایا اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کے مدارج نہیں بیان کیے ۔ البتہ یہ بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم کو آسمان دنیا پر پایا اور ابراہیم ؑ کو چھٹے آسمان پر ۔ انس نے بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادریس علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو انھوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں ؟ جواب دیا کہ یہ ادریس ہیں ۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انھوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں ؟ جبریل نے بتایا کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں ۔ پھر میں عیسیٰ (علیہ السلام) تک پہنچا ۔ انھوں نے کہا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں ؟ جبریل نے بتایا کہ یہ عیسیٰ ہیں ۔ پھر میں ابراہیم (علیہ السلام) تک پہنچا ۔ انھوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بیٹے ۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں ؟ جبریل نے بتایا کہ یہ ابراہیم ہیں ۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس ابوحبۃ الانصاری کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے جبریل لے چلے ، اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں میں نے دیکھتے ہوئے فرشتوں کے) قلم کی آواز سنی ۔ ابن حزم نے (اپنے شیخ) سے حدیث بیان کی اور انس بن مالک نے ابوذر رضہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس اللہ عز وجل نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں ۔ میں انھیں لے کر واپس لوٹا موسیٰ (علیہ السلام) تک جب پہنچا تو انھوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرض کیا ؟ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں ۔ انھوں نے فرمایا آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جائیے کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کا تحمل نہیں کر سکتی میں واپس بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا گیا ۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے ۔ انھوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا ۔ پھر ایک حصہ کم ہوا ۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جب پہنچا تو انھوں نے کہا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کا بھی تحمل نہیں کر سکتی ۔ پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) میرے یہاں

إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

بات نہیں بدلی جاتی۔ اب جو موسیٰ کے یہاں آیا تو انھوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے لیکن میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ پھر جبرئیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے۔ اس پر ایسے مختلف رنگ محیط تھے جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں موتی کے ہار تھے اور اس کی مٹی مشک کی طرح تھی۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

۳۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہمیں خبر دی مالک نے صالح بن کیسان کے حوالہ سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے دو دو رکعتیں نماز کی فرض کی تھیں، مسافرت میں بھی اور اقامت کی حالت میں بھی۔ پھر سفر کی نماز تو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھی گئیں۔ البتہ اقامت کی نمازوں میں زیادتی کر دی گئی۔

بَابُ ۲۴۳ وُجُوبِ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ۔ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَمَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ وَ

۲۴۳۔ نماز پڑھنا کپڑے پہن کر ضروری ہے۔ خداوند تعالیٰ کا قول ہے اور تم کپڑے پہنا کرو ہر نماز کے وقت اور جو ایک ہی کپڑا بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھے سلمہ بن اکوع سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کپڑے کو ٹانک لو اگرچہ کانٹے سے ٹانکنا پڑے اس کی سند کو قبول کرنے

لہ پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر صرف پانچ باقی رہ گئیں۔ یہ پہلے ہی سے خدا کی مرضی تھی یہ نسخ نہیں تھا۔ بلکہ خدا کا منشا ریہ تھا کہ نمازیں صرف پانچ ہی اس امت پر فرض ہوں۔ البتہ یہ طریقہ اس لیے اختیار کیا گیا تاکہ مقصد زیادہ دلنشیں ہو جائے کیونکہ نمازیں پانچ رکھنی تھیں اور ثواب پچاس نمازوں کا دینا تھا۔ بات کو دلنشین کرنے کے لیے احادیث میں بھی یہ انداز بکثرت اختیار کیا گیا ہے۔ اس روایت میں اس کی کوئی تعیین نہیں کہ نمازیں ہر مرتبہ کتنی کم کی جاتی تھیں صرف شطر کا لفظ ہے۔ بعض روایتوں میں دس کی کمی کی تصریح ہے۔ یہ دراصل حدیث بیان کرنے والوں کی طرف سے اجمال ہے۔ صحیح یہ ہے کہ کمی پانچ پانچ نمازوں کی کی گئی تھی۔ چنانچہ جب آخری مرتبہ صرف پانچ باقی رہ گئیں تو آپ کو جاتے ہوئے شرم آئی کیونکہ اس کا مطلب تو یہ تھا کہ اب سرے سے نمازیں معاف کرائی جائیں۔ پھر خداوند کریم کے قول لا یبدل القول لدی سے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ خدا کی مرضی یہی ہے کہ پانچ باقی رہیں۔

کہ آیت میں صلوٰۃ کی تعبیر مسجد سے کی گئی کیونکہ نماز ادا کرنے کے لیے واقعی اور حقیقی موقع و محل مسجد ہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک عورت خانہ کعبہ کا ننگی طواف کر رہی تھی۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مشرکین ننگے طواف کو کار ثواب سمجھتے تھے۔ مشہور مفسر قرآن حضرت مجاہد نے امت کا اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ خذوا زینتکم سے مراد ستر عورت ہے۔ زینت کے لفظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ موجود ہے کہ نماز کے وقت لباس و پوشاک کاروبار کے اوقات کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہونی چاہیے۔ احادیث میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے اور فقہا نے بھی اس کی تاکید کی ہے وجہ یہ ہے کہ نماز کے وقت آدمی خداوند رب العزت کی بارگاہ میں اپنی کچھ عرض و نیاز پیش کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر انسان اس وقت اپنے ظاہر و باطن ہر دو اوقات کے اعتبار سے زیادہ طہارت اور پاکیزگی نہیں پیدا کرے گا تو اب اس کے لیے دوسرا اور کون وقت ہو سکتا ہے۔

فِي سَنَدِهِ نَظَرٌ وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۔

میں تامل ہے ۔ اور وہ شخص جو اسی کپڑے سے نماز پڑھتا ہے جسے پہن کر اس نے جماع کی تھی ۔ جب تک کہ اس نے اس میں کوئی گندگی نہیں دیکھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے ۔

۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ۔

۳۴۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا محمد سے وہ ام عطیہ سے انھوں نے فرمایا کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے دن حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو باہر لے جائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعاؤں میں شریک ہو سکیں ۔ البتہ حائضہ عورتوں کو عورتوں کی نماز پڑھنے کی جگہ سے دور رکھیں ۔ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پاس پردہ کرنے کے لیے (چادر) نہیں ہوتی ۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی ساتھی عورت اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اُڑھا دے ۔

باب ۲۴۴ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ ۔

۲۴۴ - نماز میں کاندھے پر تہبند باندھنا ۔ اور ابو حازم نے سہل بن سعد سے روایت بیان کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ۔ وہ نمازی اپنے کاندھوں پر تہبند باندھے ہوئے تھے ۔

۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۳۴۲ - ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا ۔ کہا مجھ سے واقد بن محمد نے بیان کیا ۔ محمد بن منکدر کے حوالہ سے انھوں نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے تہبند باندھ کر نماز پڑھی ۔ انھوں نے اسے سر تک باندھ رکھا تھا اور آپ کے کپڑے کھونٹی پر ٹنگے ہوئے تھے ۔ کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہیں ؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا کہ تجھ جیسا کوئی احمق مجھے دیکھے ۔ بھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو کپڑے بھی کس کے پاس تھے ؟

۳۴۳ - حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرًا يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ ۔

۳۴۳ - ہم سے ابو مصعب مطرف نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن ابی موالی نے بیان کیا محمد بن منکدر کے حوالہ سے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ۔ اور انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا ۔

باب ۲۴۵ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

۲۴۵ - صرف ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا ۔ زہری نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ملتحف متوشح کو کہتے ہیں اور متوشح وہ شخص ہے جو اپنی چادر کے ایک حصے کو دوسرے کاندھے پر

عَلٰی عَاتِقَیْهِ وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰی مَنْكِبَیْهِ وَقَالَتْ اُمُّ هَانِیٍٔ اِلْتَحَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ لَّهٗ وَخَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ ؕ

اور دوسرے حصے کو پہلے کاندھے پر ڈالے اور وہ دونوں کاندھوں کو (چادر سے) ڈھانپ لیتا ہے۔ ام ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اوڑھی اور اس کے دونوں کناروں کو اس سے مخالف طرف کے کاندھے پر ڈالا۔

۳۴۴ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ ؕ

۳۴۴۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا اپنے والد کے حوالے سے وہ عمر بن ابی سلمہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی اور آپ نے کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف طرف کا ندھے پر ڈال لیا تھا۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَدْ اَلْقٰی طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ ؕ

۳۴۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے عمر بن ابی سلمہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ کپڑے کے دونوں کناروں کو آپ نے دونوں کاندھوں پر ڈال رکھا تھا۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ ؕ

۳۴۶۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا، وہ اپنے والد سے کہ عمر بن ابی سلمہ نے اطلاع دی انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں، آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں کاندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ هَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِیٍٔ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِیٍٔ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیٍٔ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ

۳۴۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے مالک بن انس نے بیان کیا۔ عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو نضر سے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انھیں اطلاع دی کہ انھوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے یہ سُنا۔ وہ فرماتی تھیں کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا پردہ کیے ہوئے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے آں حضور کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں، میں نے بتایا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں آپ نے فرمایا خوش آمدید ام ہانی پھر جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو اُٹھے اور آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے

يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَالِكَ ضُحًى ٭

میں لپٹ کر، جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں کے بیٹے (علیؓ بن ابی طالب) کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک شخص کو ضرور قتل کرے گا حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے یہ ہبیرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی، ہم نے بھی اسے پناہ دی ام ہانی نے کہا یہ نماز چاشت[1] تھی۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ٭

۳۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے ابن شہاب کے حوالہ سے خبر دی۔ وہ سعید بن مسیب سے وہ ابو ہریرہ سے کہ کسی پوچھنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو دو کپڑے ہیں بھی؟

باب ۲۴۶ إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ ٭

۲۴۶۔ جب ایک کپڑے میں کوئی شخص نماز پڑھے تو کپڑے کو کاندھوں پر کر لینا چاہیے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ شَيْءٌ ٭

۳۴۹۔ ہم سے ابو عاصم نے مالک کے حوالہ سے بیان کیا وہ ابو الزناد سے وہ عبد الرحمٰن اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھنی چاہیے کہ اس کے کاندھوں پر کچھ نہ ہو۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ٭

۳۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے وہ عکرمہ سے کہا میں نے سنا یا میں نے پوچھا تھا تو عکرمہ نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سُنا وہ فرماتے تھے۔ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اسے کپڑے کے دونوں کناروں کو اس کے مخالف سمت کاندھے پر ڈال لینا چاہیے۔

باب ۲۴۷ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا ٭

۲۴۷۔ جب کپڑا تنگ ہو۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

۳۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا۔ سعید بن حارث کے حوالہ سے کہا ہم نے جابر بن عبد اللہ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں گیا۔ ایک رات کسی ضرورت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر

---

[1] بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ نماز چاشت کی نہیں تھی بلکہ فتح مکہ کے شکریہ کے لیے آپ نے پڑھی تھی۔ ابو داؤد کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے کہ ان آٹھ رکعت میں آپ نے ہر دو رکعت پر سلام پھیرا تھا۔ چاشت کی نماز کی ترغیب احادیث میں بہت زیادہ کی گئی ہے لیکن خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا پڑھنا بہت کم منقول ہے۔ اس کی حکمت و مصلحت تھی جس کا ذکر طوالت کا باعث ہے۔

أَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا قَالَ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ ؀

ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں اس وقت میرے بدن پر صرف ایک کپڑا تھا۔ اس لیے میں نے اسے لپیٹ لیا اور آپ کے پہلو میں ہو کر نماز میں شریک ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا جابر! اس وقت کیسے آئے؟ میں نے آپ سے اپنی ضرورت کے متعلق کہا۔ میں جب فارغ ہو گیا تو آپ نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا لپیٹ رکھا تھا جسے میں نے دیکھا۔ میں نے عرض کی کپڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کپڑا کشادہ ہو تو اسے اچھی طرح لپیٹ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اس کو تہبند کے طور پر باندھ لیا کرو۔[1]

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا ؀

۳۵۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سفیان نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابوحازم نے بیان کیا سہل کے واسطہ سے انھوں نے کہا کہ بہت سے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی گردنوں پر تہبند باندھ کر نماز پڑھتے تھے اور عورتوں کو حکم تھا کہ اپنے سروں کو (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد پوری طرح بیٹھ نہ جائیں۔

بَابُ ۲۴۸ الصَّلٰوةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسِجُهَا الْمَجُوسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ ؀

۲۴۸۔ شامی جبّہ پہن کر نماز پڑھنا[2]

حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جن کپڑوں کو مجوسی بنتے ہیں ان کے استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ معمر نے فرمایا کہ میں نے زہری کو یمن کے ان کپڑوں کو پہنے دیکھا جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے[3] اور علی بن ابی طالب نے نئے بغیر دھلے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ

۳۵۳۔ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابومعاویہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے ایک موقع پر فرمایا

---

[1] حضرت جابر کو چونکہ مسئلہ معلوم نہیں تھا اس لیے انھوں نے کپڑے کے کناروں کو اپنی ٹھوڑی سے دبا لیا تھا۔ اس طرح تنگی پیدا ہو جاتی ہے چاہیے یہ تھا کہ کپڑے کو باندھ لیتے۔ کیونکہ جابر کا کپڑا کشادہ نہیں تھا۔ بلکہ تنگ تھا۔

[2] امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے کپڑے جنھیں عربی طریقے سے کاتا اور سلایا نہ گیا ہو انھیں پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شامی جبہ پہن کر نماز پڑھی تھی جیسا کہ اس عنوان کے تحت دی گئی حدیث میں اس کا ذکر ہے اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کس طرح کر سکتے تھے۔ امام صاحب یہاں کپڑے کی پاکی یا ناپاکی کی بحث نہیں چھیڑنا چاہتے۔ حدیث سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔

[3] امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اکثر ائمہ فقہ کی طرح یہی ہے کہ پیشاب ناپاک ہوتا ہے مصنف عبدالرزاق میں امام زہری رح کا یہی مسلک لکھا ہے اور صحیح بخاری کے بعض ابواب میں بھی اس کی طرف اشارہ موجود ہے اس لیے حضرت معمر کے اس بیان پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان کپڑوں کو آپ پہلے پوری طرح پاک کر لیا کرتے۔ پھر اسے استعمال میں لاتے تھے۔

يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى ۔

مغیرہ! برتن اٹھالو، میں نے اٹھالیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میری نظروں سے چھپ گئے۔ آپؐ نے قضائے حاجت کی اس وقت آپؐ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ ہاتھ کھولنے کے لیے آستین اوپر چڑھانی چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی۔ اس لئے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا۔ میں نے آپؐ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ آپؐ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کی اور اپنے خفین پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔

باب ۲۴۹ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا ۔

۲۴۹۔ نماز اور اس کے علاوہ اوقات میں ننگے ہونے کی کراہت۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي اَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا ۔

۳۵۴۔ ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم سے روح نے بیان کیا، کہا ہم سے زکریا بن اسحٰق نے بیان کیا، کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت سے پہلے) کعبہ کی تعمیر کے لیے قریش کے ساتھ پتھر ڈھو رہے تھے۔ آپ اس وقت تہبند باندھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے چچا عباس نے کہا کہ بھتیجے، کیوں نہیں تم تہبند کھول لیتے اور اسے پتھر کے نیچے اپنے کاندھے پر رکھ لیتے۔ حضرت جابر نے کہا کہ آپ نے تہبند کھول لیا اور کاندھے پر رکھ لیا لیکن فوراً ہی غشی کھا کر گر پڑے[1]۔ اس کے بعد آپ کو کبھی ننگا نہیں دیکھا گیا۔

باب ۲۵۰ الصَّلَاةُ فِي الْقَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ ۔

۲۵۰۔ قمیص۔ پاجامہ۔ جانگیا اور قبا پہن کر نماز پڑھنا۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ایوب کے واسطہ سے وہ محمد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے صرف ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم سب لوگوں کے پاس دو کپڑے ہیں بھی! پھر حضرت عمر سے ایک شخص نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمھیں وسعت دی ہے تم بھی وسعت کے ساتھ

[1] یہ بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے اور احتیاط و ادب کا تقاضا یہ ہے کہ کم سے کم عمر کی تعیین کی جائے۔ اگرچہ یہ واقعہ نبوت سے پہلے کا ہے لیکن خدا نے اس وقت بھی آپؐ کی حفاظت کی۔ روایتوں میں ہے کہ جب تہبند باندھا گیا تو آپؐ ہوش میں آ گئے تھے۔ فقہا نے لکھا ہے کہ انسان پر سب سے پہلے فریضہ ایمان کا ہے پھر اپنی شرمگاہ چھپانے کا۔ عام حالات میں یہ فرض ہے اور نماز کی صحت کے لیے شرط۔

وَرِدَاءٍ فِيْ إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِيْ إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِيْ سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ فِيْ سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ فِيْ سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ فِيْ تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ فِيْ تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِيْ تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَابُ ۲۵۱ مَا يُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

رہے۔ آدمی کو چاہیے کہ نماز کے وقت اپنے پورے کپڑے پہنے۔ کوئی تہبند اور چادر میں، تہبند اور قمیص میں، تہبند اور قبا میں، پاجامہ اور چادر میں، پاجامہ اور قمیص میں، پاجامہ اور قبا میں، جانگیہ اور قبا میں، جانگیہ اور قمیص میں نماز پڑھنی چاہیے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جانگیہ اور چادر میں نماز پڑھے۔

۳۵۶۔ ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن ذئب نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا۔ وہ سالم سے وہ ابن عمر سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ محرم کو کیا پہننا چاہیے تو آپ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنے نہ پاجامہ نہ برنس (ایک ہی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی) اور نہ ایسا کپڑا جس میں زعفران لگا ہوا ہو اور نہ ورس لگا ہوا کپڑا۔ اور اگر کسی کو چپل نہ میسر آئیں تو اسے خفین ہی پہن لینے چاہئیں۔ البتہ انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے تک کر لینا چاہیے۔ نافع ابن عمر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۵۱۔ شرمگاہ جو چھپائی جائے گی۔

۳۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے ابن شہاب سے بیان کیا، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابوسعید خدری سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صماء[1] کی طرح کپڑا بدن پر لپیٹ لینے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ آدمی ایک کپڑے میں احتباء[2] کرے، اور شرمگاہ پر علیحدہ سے کوئی کپڑا نہ ہو۔

۳۵۸۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے ابی الزناد سے بیان کیا۔ وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیع و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] لغت میں صماء اس طرح کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے کو کہتے ہیں کہ کسی طرف سے کھلا ہوا نہ ہو اور اندر سے ہاتھ نکالنا بھی مشکل ہو لیکن فقہاء نے اس کی یہ صورت لکھی ہے کہ کوئی کپڑا پورے بدن پر لپیٹ لیا جائے پھر اس کے ایک کنارے کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر اس طرح رکھ لیا جائے کہ شرمگاہ کھل جائے۔ فقہاء کی یہ تفسیر حدیث میں بیان کردہ صورت کے مطابق ہے۔ اہل لغت نے صماء کی جو صورت لکھی ہے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور فقہاء کی لکھی ہوئی صورت میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

[2] احتباء یہ ہے کہ اکڑوں بیٹھ کر پنڈلیوں اور پیٹھ کو کسی کپڑے سے ایک ساتھ باندھ لیا جائے اس کے بعد کوئی کپڑا اوڑھ لیا جائے عرب اپنی مجالس میں اس طرح بھی بیٹھا کرتے تھے چونکہ اس صورت میں ستر عورت پوری طرح نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے اسلام نے اس کی ممانعت کر دی۔

بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ؕ

٣٥٩۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِيْ مُؤَذِّنِيْنَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِيْ اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ؕ

ماثلت سے اور نباذ سے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کپڑا صمّاء کی طرح لپیٹا جائے اور اس سے بھی آدمی ایک کپڑے میں احتبا کرے۔

۳۵۹۔ ہم سے اسحاق نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا مجھے میرے بھائی ابن شہاب نے خبر دی اپنے چچا کے واسطہ سے انھوں نے کہا کہ مجھے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حج کے موقعہ پر (جس کے امیر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت ابوبکر بنائے گئے تھے) مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یوم نحر میں اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا تاکہ ہم منٰی میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکتا اور کوئی شخص ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا۔ حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ سورۂ براءت کا اعلان کر دیں۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ اس کا اعلان کیا نحر کے دن منٰی میں موجود لوگوں کے سامنے کہ آج کے بعد کوئی مشرک نہ حج کر سکتا ہے اور نہ بیت اللہ کا طواف کوئی شخص ننگے ہو کر کر سکتا ہے۔

باب ۲۵۲ الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ رِدَآءٍ ؕ

٣٦٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِي الْمَوَالِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ وَرِدَآؤُهٗ مَوْضُوْعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُصَلِّيْ وَرِدَآؤُكَ مَوْضُوْعٌ قَالَ نَعَمْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَّرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ كَذَا ؕ

بغیر چادر اوڑھے نماز پڑھنا

۳۶۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی الموالی نے بیان کیا۔ محمد بن منکدر کے واسطہ سے کہا میں جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ ایک کپڑے کو اپنے بدن پر لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کی چادر وہیں رکھی ہوئی تھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی یا ابا عبداللہ آپ کی چادر رکھی ہوئی ہے اور آپ اسے اوڑھے بغیر نماز پڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے چاہا کہ تم جیسے جاہل مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھ لیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

باب ۲۵۳ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ. قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَرْهَدٍ

۲۵۳۔ ران سے متعلق روایتیں۔ ابوعبداللہ (البخاری رحمہ اللہ) نے کہا۔ روایت ہے کہ ابن عباس، جرہد اور محمد بن جحش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ؔ۵ عرب میں بیع و فروخت کا ایک یہ طریقہ تھا کہ خریدنے والا شخص اپنی آنکھ بند کر کے کسی چیز پر ہاتھ رکھ دیتا تھا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ خود بیچنے والا آنکھ بند کر کے کوئی چیز خریدنے والے کی طرف پھینکتا۔ ان دونوں صورتوں میں متعینہ قیمت پر خرید و فروخت ہوتی تھی پہلے طریقہ کو لماس اور دوسرے کو نباذ کہتے تھے یہ دونوں صورتیں اسلام میں ممنوع ہیں۔ بیع و فروخت کے سلسلہ میں اسلام کا یہ اصول ہے کہ اس کے لیے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں بیچنے یا خریدنے والا ناواقفیت کی وجہ سے دھوکا نہ کھا جائے۔

وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَقَالَ اَنَسٌ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهِ ۞ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ اَسْنَدُ وَحَدِيْثُ جَرْهَدٍ اَحْوَطُ حَتّٰى نَخْرُجَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى

سے نقل کرتے تھے کہ ران شرمگاہ ہے۔ انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران کھولی۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ انسؓ کی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے اور جرہد کی حدیث میں احتیاط زیادہ ہے۔ اس طرح ہم (اُمت کے) اختلاف سے بچ جاتے ہیں[1]۔ اور ابوموسیٰ نے فرمایا کہ عثمانؓ

---

[1] امام مالک رحمہ کے نزدیک شرمگاہ خاص صرف عورت (شرمگاہ) کی تعریف میں داخل ہے یعنی صرف اسی حصہ کا چھپانا فرض ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اور دوسرے آئمہ کرام رحمہ کہتے ہیں کہ ناف سے لے کر گھٹنے تک چھپانا ضروری ہے اور یہ پورا حصہ عورت (شرمگاہ) کی تعریف میں داخل ہے احادیث میں دونوں کے لیے دلائل موجود ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ امام داؤد ظاہری سے لے کر امام ابوحنیفہ تک کسی کے یہاں کوئی ایسا مسئلہ موجود نہیں جس کی دلیل قرآن وحدیث میں موجود نہ ہو کیونکہ ان ائمہ حق کا ماخذ یہی تھا۔ شارع نے خود امت کے لیے توسع پیدا کرنا چاہا تھا چنانچہ قرآن وحدیث میں اس کے لیے مواد فراہم کیا۔ اس قسم کے اختلاف میں بنیادی بات یہ ہے کہ شارع کا منشاء جب کسی کام میں تخفیف کا ہوتا ہے تو اس سے متعلق متعارض اور متضاد دلائل احادیث میں رکھ دیے جاتے ہیں صاحب ہدایہ نے نجاست کی دو قسم غلیظہ اور خفیفہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کسی مسئلہ میں تخفیف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دلائل اس سلسلہ میں متعارض ہوں۔ عام انسانوں کے لیے شریعت اس طرح یہ توسع پیدا کرنا چاہتی ہے کہ اس کے بیان کئے ہوئے تمام ہی اعمال فرض اور ضروری نہیں ہیں بلکہ بعض چیزیں اس سے کمتر درجہ میں صرف ناپسندیدہ یا ناگوار ہیں یعنی اس کے ترک پر مواخذہ تو ضرور ہوگا لیکن اتنا شدید نہیں جتنا ایک فرض کے ترک پر ہوسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہم جتنے بھی کام کرتے ہیں ان میں خود شریعت کی منشاء کو معلوم کرکے فقہاء نے مختلف مراتب قائم کئے ہیں بعض واجب بعض فرض اور بعض سنت و مستحب وغیرہ۔ شارع کا منصب چونکہ تذکیر ہے اس لیے ایک واعظ وناصح کی حیثیت سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ آمادۂ عمل کرنے کی کوشش کی گئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکر کہا گیا ہے۔ چونکہ شریعت کی تعلیم سے بنیادی مقصد عمل ہے اس لیے اگر شارع نے خود احکام شریعت کے مراتب کی تشریح وتوضیح کی ہوتی اور اس میں قانونی موشگافیوں سے کام لیا ہوتا تو احکام کی عملی حیثیت سے اہمیت کم ہوجاتی۔ اور عمل کے لیے اس طرح کوئی زور پیدا نہیں ہوسکتا تھا پس شارع نے خطاب کا وہ طریقہ اختیار کیا جس سے لوگوں کو آمادۂ عمل کیا جاسکے۔ خود اس کے مراتب کی شرح ووضاحت پر زور نہیں دیا۔ البتہ اپنے عمل وقول سے اس کی طرف اشارہ ضرور کردیا۔ اب یہ کام مجتہد کا ہے کہ قانونی موشگافیوں کے ذریعہ اس کے واقعی مراتب کی وضاحت کرے اور شریعت کے منشاء کو اپنی اجتہادی صلاحیتوں کے ذریعہ معلوم کرے اور یہیں سے ائمہ فقہ کے اختلافات کی اصل وجہ سمجھ میں آسکتی ہے۔ پس فقہی مسائل کے اختلافات شریعت میں تضاد کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ فقہاء کی رائے اور ان کی فکر کے اختلاف کے نتیجہ میں یہ اختلافات پیدا ہوئے ہیں اس کے باوجود یہ بجائے خود شریعت کی منشاء کے عین مطابق ہیں اور شارع خود ان اختلافات سے راضی ہے۔ اس کے دلائل احادیث و آثار میں موجود ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے متعلق متعدد باتوں میں سے کسی ایک کو بھی اختیار کرنے کی اجازت دی تھی۔ فقہاء کے اختلافات کی بنیاد یہی ہے اور ان کا یہ اختلاف کسی عمل کی حیثیت واہمیت کو بتانے کے سلسلے میں انہی کی فکرونظر کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ بدن کے کن حصوں کو چھپانا فرض وضروری ہے خود اس کے لیے احادیث مختلفہ ہیں اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ دونوں کے مسلک کی تائید کرتی ہیں یہاں پر بھی قابل غور بات یہ ہے کہ بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا سب کے نزدیک ضروری اور فرض ہے وہ شرمگاہ خاص ہے اور اس کے متعلق کسی موقعہ پر بھی اس حکم کے خلاف اشارہ تک نہیں ملتا لیکن ران جس میں اختلاف ہوگیا اس کے لیے مختلف اور متعارض احادیث موجود ہیں امام مالکؒ نے اس سے حکم نکالا کہ ران کا چھپانا فرض نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمہ نے فرمایا کہ فرض ہے لیکن چونکہ احادیث اس سلسلے میں متعارض ہیں اس لیے اس کی فرضیت اس درجہ کی نہیں ہوسکتی جیسا کہ شرمگاہ خاص کے چھپانے کی ہے غالباً امام بخاریؒ نے امام مالکؒ کے مسلک کو اختیار کیا ہے اور اسی تعارض کی وجہ سے ہمارے مسلک کو احوط کہا ہے

غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلَى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ ٭

آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھک لئے اور زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ وحی نازل فرمائی۔ اس وقت آپ کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ آپ کی ران اتنی بھاری ہوگئی تھی کہ مجھے اپنی ران کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔

۳۶۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُوْ طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيْفُ أَبِيْ طَلْحَةَ فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى إِنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهٗ

۳۶۱ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے بیان کیا، کہا ہمیں عبد العزیز بن صہیب نے خبر پہنچائی۔ انس بن مالکؓ سے روایت کرکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر کے لیے تشریف لے گئے۔ ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کا رُخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھوجاتا تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران سے تہبند ہٹایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاف اور سفید رانوں کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں جب آپ قریہ خیبر میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا ہے خیبر پر بربادی آگئی۔ جب ہم کسی قوم کے مکانوں کے سامنے جنگ کے لیے اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خوفناک ہوجاتی ہے۔" آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ حضرت انس رض نے فرمایا کہ خیبر کے لوگ اپنے کاموں کے لیے باہر آئے اور وہ چلا اُٹھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور عبد العزیز نے کہا کہ بعض حضرات انس رض سے روایت کرنے والے ہمارے اصحاب نے والخمیس کا لفظ بھی نقل کیا ہے (یعنی وہ چلا اُٹھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر لے کر پہنچ گئے) پس ہم نے خیبر لڑکر فتح کر لیا۔ اور قیدی جمع کئے گئے۔ پھر دحیہ (رضی اللہ عنہ) آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور کوئی باندی لے لو۔ انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا پھر ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صفیہ جو قریظہ اور نضیر کے سردار حیی کی بیٹی ہیں انھیں آپ نے دحیہ کو دے دیا۔ وہ تو صرف آپ ہی کے لیے مناسب تھیں اس پر آپ نے فرمایا کہ دحیہ کو صفیہ کے ساتھ بلاؤ۔ وہ لائے گئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی

ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهٖ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيْقَ قَالَ فَحَاسُوْا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سے لو۔ راوی نے کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر دیا اور انھیں اپنے نکاح میں لے لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابوحمزہ! ان کی مہر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھی تھی۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ خود انہی کی آزادی ان کی مہر تھی اور اسی پر آپؐ نے نکاح کیا پھر راستے ہی میں ام سلیم رضؓ حضرت انسؓ کی والدہ نے انھیں دولہن بنایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کے وقت بھیجا۔ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دولھا تھے اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو یہاں لائے۔ آپؐ نے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھایا۔ بعض صحابہ کھجور لائے۔ بعض گھی۔ عبدالعزیز نے کہا کہ میرا خیال ہے حضرت انسؓ نے ستو کا بھی ذکر کیا۔ پھر لوگوں نے ان کا حلوا بنا لیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

بَابٌ ۲۵۴ فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ ۔ وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِيْ ثَوْبٍ جَازَ ۔

۲۵۴ ۔ عورت کو نماز پڑھنے کے لیے کتنے کپڑے ضروری ہیں[1] ؟ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ اگر عورت کا جسم ایک کپڑے سے چھپ جائے تو صرف اسی سے نماز ہو جاتی ہے۔

۳۶۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَتَشْهَدُ مَعَهٗ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِيْ مُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ ۔

۳۶۲ ۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا مجھے شعیب نے زہری کے حوالہ سے خبر پہنچائی کہا مجھے عروہ نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کیساتھ نماز میں بہت سی مسلمان عورتیں اپنے اوپر چادر اوڑھے ہوئے شریک ہوتی تھیں اور اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی تھیں۔ اس وقت انھیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا۔

بَابٌ ۲۵۵ اِذَا صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ لَهٗ اَعْلَامٌ وَنَظَرَ اِلٰى عَلَمِهَا ۔

۲۵۵ ۔ اگر کوئی شخص منقش کپڑا پہن کر نماز پڑھے اور اس کے نقش و نگار کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لے۔

۳۶۳ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ

۳۶۳ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابراہیم بن سعید نے خبر پہنچائی۔ کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا، عروہ کے واسطہ سے وہ عائشہ رضؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر کو اوڑھ کر نماز پڑھی۔ اس چادر میں نقش و نگار تھے۔ آپؐ نے انھیں ایک مرتبہ دیکھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری یہ

---

[1] حنفیہ کے نزدیک عورت کا چہرہ ، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ بدن کے تمام حصوں کو چھپانا ضروری ہے۔

قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي ۔

چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ[1] اور ان کی انبجانیہ چادر لیتے آؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں مجھے میری نماز سے یہ غافل نہ کر دے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی وہ عائشہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کے نقش و نگار کو دیکھ رہا تھا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا پس میں ڈرا کہ کہیں یہ مجھے غافل نہ کر دے۔

باب ۲۵۶ إِنْ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُهُ وَمَا يُنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ

۲۵۶۔ ایسے کپڑے میں اگر کسی نے نماز پڑھی جس پر صلیب یا تصویر بنی ہوئی تھی۔ کیا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور جو کچھ اس سے ممانعت کے سلسلے میں بیان ہوا ہے۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي

۳۶۴۔ ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا۔ انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک باریک رنگین پردہ تھا جسے انھوں نے اپنے حجرہ کے ایک طرف پردہ کے طور پر لگا دیا تھا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا لو۔ کیونکہ اس کے نقش و نگار برابر میری نماز میں خلل انداز ہوتے رہتے ہیں (یہاں صرف نماز کے مسائل بیان ہو رہے ہیں۔ تصاویر کے نہیں حدیث میں بھی صرف نقش و نگار کا ذکر ہے صلیب یا تصویر ذی روح کے لیے کوئی اشارہ تک نہیں)۔

باب ۲۵۷ مَنْ صَلّٰى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

۲۵۷۔ جس نے ریشم کی قبا میں نماز پڑھی پھر اسے اتار دیا۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجَ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلّٰى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ

۳۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے یزید کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابوالخیر سے وہ عقبہ بن عامر سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشم کی قبا ہدیہ میں دی گئی (ریشم کے مردوں کے لیے حرام ہونے سے پہلے) اسے آپ نے پہنا اور نماز پڑھی لیکن آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا۔ گویا آپ اسے پہن کر ناگواری محسوس کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا متقیوں کے لیے اس کا پہننا مناسب نہیں۔

---

[1] حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے یہ چادر آپ کو ہدیہ میں دی تھی اس لئے جب آپ اسے واپس کرنے لگے تو ان کی دل جوئی کے خیال سے ایک اور چادر اس کے بدلہ میں منگوا لی تا کہ انھیں یہ خیال نہ گذرے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو کسی ناراضگی کی وجہ سے واپس کیا ہے بعض روایتوں میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہیں چادر کے نقش و نگار مجھے غافل نہ کر دیں یعنی صرف آئندہ کے متعلق خطرہ کا اظہار فرمایا گیا تھا۔

باب ۲۵۸ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ ؛

۲۵۸ - سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا ۔

۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذٰلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً لَهُ فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ ؛

۳۶۶ - ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا. کہا مجھ سے عمر بن زائدہ نے بیان کیا عون بن ابی جحیفہ کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ خیمہ میں دیکھا جو چمڑے کا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرا رہے ہیں۔ ہر شخص وضو کا پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا اگر کسی کو تھوڑا سا بھی پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے اوپر مل لیتا اور اگر کوئی پانی نہ پا سکتا تو اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ انھوں نے اپنا ایک ڈنڈا اٹھایا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا تھا۔ اور اسے انھوں نے گاڑ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ پوشاک (کپڑے میں صرف سرخ دھاریاں پڑی ہوئی تھیں) پہنے ہوئے جو بہت چست تھی تشریف لائے اور ڈنڈے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور ڈنڈے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

بَابُ ۲۵۹ الصَّلٰوةِ فِي السُّطُوحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَمَدِ وَالْقَنَاطِيرِ وَإِنْ جَرَى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَصَلَّى أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْإِمَامِ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ ؛

۲۵۹ - چھتوں پر اور منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ حضرت حسن بصری برف پر اور پلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کرتے تھے۔ خواہ اس کے نیچے، اوپر یا سامنے پیشاب ہی کیوں نہ بہہ رہا ہو بشرطیکہ ان دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد کی چھت پر کھڑے ہو کر امام کی اقتدا میں نماز پڑھی[1] اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے برف پر نماز پڑھی۔

۳۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

۳۶۷ - ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا. کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حازم نے بیان کیا۔ کہا کہ لوگوں نے سہل بن سعد سے پوچھا کہ منبر نبوی کس چیز کا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اب اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا۔ فلاں عورت کے مولیٰ فلاں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ تیار کر کے رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام نیچے نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے اوپر چھت وغیرہ ہو تو کیا مقتدی چھت کے اوپر کھڑا ہو کر اقتدا کر سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی صورت میں اقتدا کی تھی۔ حنفیہ کے یہاں اس صورت میں اقتدا صحیح ہے۔ بشرطیکہ مقتدی اپنے امام کے رکوع اور سجدہ کو کسی ذریعہ سے جان سکے۔ اس کے لیے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ چھت میں کوئی سوراخ وغیرہ ہو۔

كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ فَهَذَا شَأْنُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هَذَا كَثِيرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ لَا ۔

۳۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ أَوْ كَتِفُهُ وَآلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ۔

اس پر کھڑے ہوئے۔ آپ نے قبلہ کی طرف اپنا چہرۂ مبارک کیا اور تکبیر کہی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے قرآن مجید کی آیتیں پڑھیں اور رکوع کی۔ آپ کے پیچھے تمام لوگ رکوع میں چلے گئے۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر اسی حالت میں پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور قرأت و رکوع کی۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قبلہ ہی کی طرف رخ کیے ہوئے پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا۔ یہ ہے اس کی روداد۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے احمد بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور کہا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اونچی جگہ پر تھے۔ اس لیے اس میں کوئی حرج نہ ہونا چاہیے کہ امام عام مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے کہا کہ سفیان بن عیینہ سے یہ حدیث اکثر پوچھی جاتی تھی کیا آپ نے بھی ان سے سنا ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

۳۶۸ - ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا۔ کہا ہمیں حمید طویل نے خبر پہنچائی انس بن مالک کے واسطہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ کی پنڈلی یا شانہ زخمی ہو گئے اور آپ نے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کے لیے عارضی علیحدگی اختیار کی تھی[1] (ان دونوں مواقع میں) آپ اپنے بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے جس کے زینے کھجور کے تنوں سے بنائے گئے تھے۔ صحابہؓ عیادت کے لیے آئے آپ نے انھیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ صحابہؓ نے کھڑے ہو کر اقتدار کی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور اگر کھڑے ہو کر تمھیں نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو (یہ حصہ اس واقعہ سے متعلق ہے جس میں آپ زخمی تھے) اور آپ انتیس تاریخ کو نیچے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ کے لیے علیحدگی کا عہد کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس کا ہے (یہ ٹکڑا ایلا سے متعلق ہے)۔

---

[1] ابن حبان نے لکھا ہے کہ ۵ ہجری میں آپ گھوڑے سے گرے تھے اور آپ نے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کی عارضی علیحدگی ۹ سنہ ہجری میں اختیار کی تھی۔ چونکہ دونوں مرتبہ آپ بالاخانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ زخمی ہونے کی حالت میں یہ خیال تھا کہ صحابہؓ کو عیادت میں آسانی رہے اور ازواج مطہرات سے جب آپ نے ملنا جلنا ترک کیا تو یہ خیال رہا ہو گا کہ پوری طرح ان سے یکسوئی رہے بہرحال ان دونوں واقعات کے سن و تاریخ میں بہت بڑا فاصلہ ہے لیکن راوی اس خیال سے کہ دونوں مرتبہ آپ بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے انھیں ایک ساتھ بیان کر دیتے ہیں اس سے بعض علماء کو یہ غلط فہمی ہو گئی کہ دونوں واقعات ایک ہی سن کے ہیں۔

باب ۲۶۰ اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّیْ اِمْرَاَتَہٗ اِذَا سَجَدَ ؂

۲۶۰۔ جب نماز پڑھنے والے کا کپڑا سجدہ کرتے وقت اس کی بیوی سے چھو جائے۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ نَا سُلَیْمَانُ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا حِذَاءَہٗ وَاَنَا حَائِضٌ وَّرُبَمَا اَصَابَنِیْ ثَوْبُہٗ اِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ ؂

۳۶۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا خالد کے واسطہ سے، کہا کہ ہم سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا۔ عبد اللہ بن شداد کے حوالہ سے وہ میمونہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور حائضہ ہونے کے باوجود میں آپ کے سامنے ہوتی۔ اکثر جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔ انھوں نے کہا کہ آپ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

باب ۲۶۱ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَصِیْرِ۔ وَصَلّٰی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ فِی السَّفِیْنَۃِ قَائِمًا وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّیْ قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلٰی اَصْحَابِکَ تَدُوْرُ مَعَھَا وَاِلَّا فَقَاعِدًا ؂

۲۶۱۔ چٹائی پر نماز پڑھنا۔ اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور حضرت حسن نے فرمایا کہ جب تک تمھارے ساتھیوں پر شاق نہ گزرنے لگے کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور کشتی کے رُخ کے ساتھ مڑتے جاؤ اور اگر ساتھیوں پر شاق گذرنے لگے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَدَّتَہٗ مُلَیْکَۃَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْہُ لَہٗ فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّیَ لَکُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُہٗ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْیَتِیْمُ وَرَاءَہٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَاءِنَا فَصَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ؂

۳۷۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے خبر دی اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جس کا اہتمام انھوں نے آپ کے لیے کیا تھا۔ آپ نے کھانا کھانے کے بعد فرمایا کہ آؤ تمھیں نماز پڑھا دوں۔ انس رض نے کہا کہ میں نے ایک اپنے گھر کی چٹائی اٹھائی جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اسے پانی سے دھویا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ابو ضمیرہ کے صاحبزادے ضمیرہ) آپ کے پیچھے ایک صف میں کھڑے ہوئے اور بوڑھی عورت (انس کی دادی ملیکہ) ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور واپس تشریف لے گئے۔

باب ۲۶۲ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْخُمْرَۃِ ؂

۲۶۲۔ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھنا۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ نَا شُعْبَۃُ قَالَ نَا سُلَیْمَانُ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ ؂

۳۷۱۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا۔ عبد اللہ بن شداد کے واسطہ سے وہ میمونہ سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

باب ٢٦٣ الصَّلوٰةِ عَلَى الْفِرَاشِ وَصَلّٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ اَحَدُنَا عَلٰى ثَوْبِهٖ ؞

٢٦٣ ۔ بستر پر نماز پڑھنا ۔ انس بن مالکؓ نے اپنے بستر پر نماز پڑھی ۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے ۔ اور نمازیوں میں سے کوئی بھی اپنے کپڑوں پر سجدہ کر لیتا تھا ۔

٣٧٢ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ؞

٣٧٢ ۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا ۔ کہا مجھ سے مالک نے بیان کیا ۔ عمر بن عبید اللہ کے مولی ابو النضر کے حوالہ سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سوتی تھی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے ۔ جب آپؐ سجدہ میں جاتے تو میرے پاؤں کو آہستہ سے دبا دیتے میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی اور آپؐ جب کھڑے ہو جاتے تو میں انھیں پھر پھیلا لیتی ۔ اس وقت گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے ۔

٣٧٣ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ ؞

٣٧٣ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے ۔ کہا مجھے عروہ نے خبر دی عائشہ رضؓ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور حضرت عائشہؓ آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر اس طرح لیٹی ہوتیں جیسے (نماز کے لیے) جنازہ رکھا جاتا ہے ۔

٣٧٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِيْ يَنَامَانِ عَلَيْهِ ؞

٣٧٤ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی یزید کے واسطہ سے وہ عراک سے وہ عروہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس بستر پر لیٹی رہتیں جس پر آپ دونوں سوتے تھے ۔

باب ٢٦٤ السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِيْ كُمِّهٖ ؞

٢٦٤ ۔ گرمی کی شدت میں کپڑے پر سجدہ کرنا ۔ اور حسن نے فرمایا کہ لوگ عمامہ اور کنٹوپ پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے ۔

٣٧٥ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَكَانِ السُّجُوْدِ ؞

٣٧٥ ۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا ۔ کہا مجھے غالب قطان نے خبر پہنچائی بکر بن عبد اللہ کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے کہا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے ۔ سجدہ کے وقت ہم میں سے کوئی بھی گرمی کی شدت کی وجہ سے کپڑے کا کنارہ سجدہ کرنے کی جگہ رکھ لیتا تھا ۔

بـ بـ بـ

بَابُ ۲۶۵ الصَّلٰوۃِ فِی النِّعَالِ ؕ

۲۶۵ - نعل[1] پہن کر نماز پڑھنا ۔

۳۷۶ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ نَا شُعْبَۃُ قَالَ نَا اَبُوْ مَسْلَمَۃَ سَعِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ الْاَزْدِیُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْہِ قَالَ نَعَمْ ؕ

۳۷۶ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے ابو سلمہ سعید بن یزید ازدی نے بیان کیا ۔ کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نعلین پہن کر نماز پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ ہاں ۔

بَابُ ۲۶۶ الصَّلٰوۃِ فِی الْخِفَافِ ؕ

۲۶۶ - خفین پہن کر نماز پڑھنا ۔

۳۷۷ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ یُحَدِّثُ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَیْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فَسُئِلَ فَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ھٰذَا قَالَ اِبْرَاهِیْمُ فَکَانَ یُعْجِبُهُمْ لِاَنَّ جَرِیْرًا کَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ اَسْلَمَ ؕ

۳۷۷ - ہم سے آدم نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا ۔ کہا میں نے ابراہیم سے سنا وہ ہمام بن حارث کے واسطے سے بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا کہ انھوں نے پیشاب کیا پھر وضو کی اور اپنے خفین پر مسح کیا ۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی ، آپ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا ۔ تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے ۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ حدیث محدثین کی نظر میں بہت پسندیدہ تھی کیونکہ جریرؓ آخر میں اسلام لانے والوں میں تھے ۔

۳۷۸ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ

۳۷۸ - ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا اعمش کے واسطہ سے وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے

---

[1] نعل عربی میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پاؤں کی زمین سے حفاظت ہو جائے ۔ جوتا اور چپل سب ہی اس میں داخل ہیں لیکن اہل عرب مخصوص طرز کے نعل پہنتے تھے جو بڑی حد تک چپل سے مشابہ ہوتا تھا اور عام طور پر نعل کا اطلاق اسی کے لیے عرب میں مخصوص تھا ۔ شریعت کی نظر میں نعل پہن کر نماز پڑھنا صرف مباح اور جائز ہے مطلوب ہرگز نہیں اس کی تاریخ یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے تو آپ نعل پہنے ہوئے تھے جیسا کہ قرآن میں بھی ہے ۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ اپنا نعل اتار دیں ۔ یہود نے اس سے سمجھ لیا کہ نعل پہن کر نماز جائز نہیں ہو سکتی چنانچہ انھوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا اور نعل کے ساتھ نماز کے عدم جواز کا فتویٰ دیا چونکہ یہ ایک غلاف واقعہ بات تھی اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اسے کر کے دکھایا ۔ بعض روایتوں میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہود کی مخالفت کرو واقعہ کے اس پس منظر سے معلوم ہوتا ہے کہ نعل پہن کر نماز پڑھنا مطلوب نہیں ہے بلکہ صرف یہود کے ایک غلط عقیدہ پر ضرب لگانی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نعلین کے اتارنے کے لیے کہا گیا تھا ۔ اس کی متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں لیکن قرآن کے الفاظ سے بظاہر یہی بات سمجھ میں آتی ہے اس سے مقصد صرف ادب تھا ۔ چنانچہ قرآن میں پہلے ہے " انا ربک " یعنی میں تمہارا رب ہوں ، پھر اس کے متصلاً بعد کہا گیا کہ " فاخلع نعلیک " پس اپنے نعل اتار دو یعنی نعل اتارنے کی وجہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی بارگاہ میں آگئے ہو ۔ حدیث اور پھر حضرت موسیٰ کے واقعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جواز اگرچہ ہے لیکن ادب یہی ہے کہ نعل اتار کر نماز پڑھی جائے ۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اس زمانہ کے پاپوش جوتے ، چپل وغیرہ پہن کر نماز پڑھنے میں احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ سجدہ کے وقت پاؤں کا زمین پر پڑنا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن موجودہ زمانے کے جوتوں اور چپلوں کو پہن کر اگر سجدہ کیا جائے تو پاؤں اور زمین کے درمیان جوتے کا چمڑا حائل رہتا ہے اور پاؤں کی انگلیاں زمین پر پڑنے نہیں پاتیں ۔

ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى ؛

آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا۔ آپ نے اپنے خفین پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

بَابُ ۲۶۷ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ ؛

۲۶۷ - جب سجدہ پوری طرح نہ کر سکے۔

۳۷۹ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۹ - ہمیں صلت بن محمد نے خبر پہنچائی۔ کہا ہم سے مہدی نے بیان کیا واصل کے واسطہ سے وہ ابو وائل سے وہ حذیفہ سے کہ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پوری پوری طرح نہیں کرتا تھا۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم مر جاؤ تو تمھاری موت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے انحراف کی حالت میں ہو گی۔

بَابُ ۲۶۸ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي جَنْبَيْهِ فِي السُّجُودِ ؛

۲۶۸ - سجدہ میں اپنی بغلوں کو کھلی رکھے اور اپنے پہلو سے جدا رکھے۔

۳۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ؛

۳۸۰ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے حدیث بیان کی بکر بن مضر نے جعفر کے واسطے سے وہ ابن ہرمز سے وہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو اپنے بازوؤں کے درمیان کشادگی کر دیتے تھے اور دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔

بَابُ ۲۶۹ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۶۹ - قبلہ کے استقبال کی فضیلت۔ اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کرے۔ اس کی ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۳۸۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ ؛

۳۸۱ - ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن مہدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے منصور بن سعد نے بیان کیا۔ میمون بن سیاہ کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہماری طرح قبلہ کا رخ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی امان ہے پس تم اللہ کے ساتھ اس کی دی ہوئی امان میں بے وفائی نہ کرو۔

۳۸۲ - حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا

۳۸۲ - ہم سے نعیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن المبارک نے بیان کیا۔ حمید طویل کے واسطہ سے۔ وہ انس بن مالک ؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں تا آنکہ لوگ خدا کی وحدانیت کا اقرار کر لیں۔ پس جب وہ اس کا

وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ نَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اقرار کرلیں[1] اور ہماری طرح نماز پڑھیں۔ ہمارے قبلہ کا استقبال کریں اور ہمارے ذبیحہ کو کھانے لگیں تو ان کا خون اور ان کے اموال ہم پر حرام ہیں سوا اسلام کے حق کے (جو مسلمانوں کی جان و مال سے متعلق اسلام میں ہیں) اور (ان کے دل کے معاملہ میں) ان کا حساب اللہ پر ہے۔ اور علی بن عبداللہ نے فرمایا کہ ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ بندے کی جان اور مال کو کیا چیزیں حرام کرتی ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ جس نے شہادت دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہمارے قبلہ کا استقبال کیا۔ ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے وہی حقوق ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں اور اس کی وہی ذمہ داریاں ہیں جو عام مسلمانوں پر (اسلام کی طرف سے عائد کی گئی) ہیں اور ابن مریم نے کہا ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے۔

بَابٌ ٢٧٠ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ

لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

٢٧٠۔ مدینہ شام اور مشرق میں رہنے والوں کا قبلہ۔

اور (مدینہ اور شام والوں کا) قبلہ مشرق و مغرب کی طرف نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خاص اہل مدینہ سے متعلق اور اہل شام بھی اس میں داخل ہیں) کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف رُخ نہ کرو (البتہ مشرق کی طرف اپنا رُخ کرلو یا مغرب کی طرف۔

٣٨٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

٣٨٣۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہری نے عطا بن یزید لیثی کے واسطہ سے بیان کیا۔ انھوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم قضائے حاجت کرو تو اس وقت نہ قبلہ کی طرف رُخ کرو اور نہ پشت، مشرق یا مغرب کی طرف اس وقت اپنا رُخ کر لیا کرو۔ ابوایوب نے فرمایا کہ ہم جب شام آئے تو یہاں کے بیت الخلاء قبلہ رُخ بنے ہوئے تھے (جب ہم قضائے حاجت کے لیے جاتے) تو ہم مڑ جاتے تھے اور اللہ عزوجل سے استغفار کرتے تھے۔

---

[1] یعنی وہ اقوام جن کے ساتھ ہم حالت جنگ میں ہیں اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو پھر ہماری ان سے کوئی لڑائی نہیں۔ ان کا اور ہمارا معاملہ ایک جیسا ہے لیکن اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو جنگ کی یہ حالت ان کے ساتھ فتح و شکست کے کسی خاص موڑ پر پہنچنے تک برابر قائم رہے گی حدیث کا یہ حکم امن کے اوقات کے لئے نہیں بلکہ حالت امن میں کافر اقوام کیا تو بھی صلح و صفائی رکھنے کا حکم ہے۔ ایفاء عہد کی پوری تاکید کے ساتھ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث میں اسلام و کفر کے حالات میں جو فرق ہوتا ہے اسے واضح کیا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص خواہ وہ دشمن قوم سے ہی کیوں نہ تعلق رکھتا ہو اسلام لانے کے بعد اس کی جان مال عام مسلمانوں کی طرح ہو جاتی ہے۔

باب ۲۷۱ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ؛

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؛

۲۷۱۔ اللہ عزوجل کا قول ہے کہ مقام ابراہیم کو مصلّٰی بناؤ"

۳۸۴۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا ۔ کہا ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو بیت اللہ کا طواف عمرہ کے لیے کرتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا ۔ کیا ایسا شخص (بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے ہمبستر ہو سکتا ہے ۔ آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ۔ آپ نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر صفا اور مروہ کی سعی کی اور تمہارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے ۔ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے بھی اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بیوی کے قریب بھی اس وقت تک نہ جائے جب تک صفا اور مروہ کی سعی نہ کر لے ۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ ؛

۳۸۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا سیف بن ابی سلیمان سے انھوں نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا ۔ انھوں نے بتایا کہ ابن عمر کی خدمت میں کوئی شخص آیا ۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے تھے ۔ ابن عمر نے فرمایا کہ میں جب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے نکل چکے تھے ۔ میں نے دیکھا کہ بلال دونوں دروازوں کے سامنے کھڑے ہیں ۔ میں نے بلال سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی تھی ۔ انھوں نے کہا کہ ہاں ، دو رکعت ان دو ستونوں کے درمیان (کھڑے ہو کر) پڑھی تھیں جو کعبہ میں داخل ہوتے وقت بائیں طرف پڑتے ہیں ۔ پھر جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز ادا فرمائی ۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ

۳۸۶۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا کہا ہمیں ابن جریج نے خبر پہنچائی عطاء کے واسطہ سے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تو اس کے تمام گوشوں میں آپ نے دعا کی اور نماز نہیں پڑھی [1]

---

[1] حضرت ابن عباس کی روایت میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی نفی کی گئی ہے لیکن ابن عمر حضرت بلال رضی سے جو کچھ نقل کرتے ہیں اس میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی صراحت موجود ہے چونکہ حضرت بلال رضی ایک زائد بات نقل کر رہے ہیں یعنی آپ کا کعبہ کے اندر نماز پڑھنا ۔ اس لیے آپ کی یہ روایت اس سلسلہ میں کسی تیقن اور علم ہی پر مبنی ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے بھی روایت کی اس زیادتی کو صحیح تسلیم کیا ہے اور تطبیق کی یہ صورت نکالی ہے کہ بلال رضی کی روایت کی بنا پر کعبہ کے اندر نماز کے جواز اور ابن عباس کی روایت کی بنا پر تکبیر و تسبیح کرنی چاہیئے ۔

حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ۔

پھر جب اس سے باہر تشریف لائے تو دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی اور فرمایا کہ یہی (بیت اللہ) قبلہ ہے ۔

باب ۲۷۲ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ ۔

۲۷۲ - (نماز میں) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ خواہ کہیں بھی ہو۔
اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبلہ کی طرف رخ کرو اور تکبیر کہو۔

۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُودُ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ ۔

۳۸۷ - ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسرائیل نے ابواسحٰق کے واسطہ سے بیان کیا وہ حضرت براء سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ سال یا سترہ سال تک بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نمازیں پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ کعبہ کی طرف رخ کرکے نمازیں پڑھیں پس خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ہم آپ کا آسمان کی طرف بار بار چہرہ اٹھانا دیکھتے ہیں"۔ پھر آپؐ موجودہ قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنے لگے۔ احمقوں نے جو یہودی تھے کہنا شروع کیا کہ انھیں سابق قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا۔ آپؐ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کی ملکیت ہے مشرق بھی اور مغرب بھی۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز کے بعد وہ چلے اور انصار کی ایک جماعت سے ان کا گذر ہوا جو عصر کی نماز پڑھ رہی تھی بیت المقدس کی طرف رخ کرکے۔ انھوں نے کہا کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نماز پڑھی ہے جس میں آپ نے موجودہ قبلہ (کعبہ) کی طرف رخ کرکے نماز پڑھی تھی پھر وہ جماعت مڑ گئی اور کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کر لیا۔

۳۸۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۔

۳۸۸ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا محمد بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے وہ جابر بن عبداللہ سے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر خواہ اس کا رخ کسی طرف ہو (نفل) نماز پڑھتے تھے لیکن جب فرض نماز پڑھنا چاہتے تو سواری سے اتر جاتے اور قبلہ کی طرف رخ کرکے (نماز پڑھتے)

۳۸۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ

۳۸۹ - ہم سے عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہ عبداللہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ نماز میں زیادتی

نقص فلما سلم قيل له يا رسول الله احدث في الصلاة شئ قال وما ذاك قالوا صليت كذا وكذا فثنى رجليه واستقبل القبلة وسجد سجدتين ثم سلم فلما اقبل علينا بوجهه قال انه لو حدث في الصلاة شئ لنبأتكم به ولكن انما انا بشر مثلكم انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكروني واذا شك احدكم في صلاته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم يسجد سجدتين ؎

ہوئی یا کمی[1]۔ پھر جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا آخر بات کیا ہے ؛ لوگوں نے کہا آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے۔ پس آپؐ نے اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لیے اور قبلہ کی طرف رُخ کر لیا۔ اس کے بعد دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ جب (نماز سے فارغ ہو کر) ہماری طرف متوجہ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوتا۔ لیکن میں تو تمھارے ہی جیسا انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں اس لیے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو اور اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت کسی یقینی صورت تک پہنچنے کی کوشش کرے اور اسی کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔

بت بسبب

باب ۲۷۳ ماجاء في القبلة - ومن لم ير الاعادة على من سها فصلى الى غير القبلة وقد سلم النبي صلى الله عليه وسلم في ركعتي الظهر واقبل على الناس بوجهه ثم اتم ما بقي ؎

۲۷۳ - قبلہ سے متعلق جو احادیث مروی ہیں اور جو لوگ بھول کر قبلہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے والے کی نماز کا اعادہ ضروری نہیں سمجھتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تھا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اس کے بعد باقی رکعتیں پوری کیں۔

۳۹۰ - حدثنا عمرو بن عون قال نا هشيم عن حميد عن انس بن مالك قال قال عمر رضي الله عنه وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وآية الحجاب قلت يا رسول الله لو امرت نساءك ان يحتجبن فانه يكلمهن البر والفاجر فنزلت آية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة عليه فقلت لهن عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا

۳۹۰ - ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہُشیم نے حُمید کے واسطے سے بیان کیا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے تین باتوں کے متعلق رب العزت کی وحی کے مطابق رہی۔ میں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا سکتے تو بڑا اچھا ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ"۔ دوسری آیت حجاب ہے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ اپنی ازواج کو پردہ کا حکم دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ ان کے متعلق اچھے اور بُرے ہر طرح کے لوگ گفتگو کرتے ہیں اس پر آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور ایک مرتبہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جوش و غیرت میں

[1] یعنی اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو اور پھر سجدہ سہو کا جو بیان ہے مجھے معلوم نہیں کہ یہ سجدہ سہو نماز میں کسی چیز کے چھوٹ جانے کی وجہ سے آپ نے کیا تھا یا کسی نماز سے باہر کی چیز کو نماز میں کر لینے کی وجہ سے لیکن اس کے بعد ہی بخاری کی ایک حدیث میں خود ابراہیم سے روایت ہے کہ آپ نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت نماز پڑھ لی تھی اور اس لیے سجدہ سہو کیا تھا۔ ابراہیم کی اس روایت کو ان کے شاگرد حکم نے بیان کیا ہے حدیث کی بقیہ سند بعینہ یہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں زیادتی یا کمی کے لیے شبہ ابراہیم کو نہیں ہوا تھا بلکہ ان کے شاگرد منصور کو ہوا جنھوں نے اس باب کی روایت کو ابراہیم سے نقل کیا ہے۔ اسی روایت میں ہے کہ یہ نماز ظہر تھی۔

مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا بِهٰذَا ۔

آپؐ کی خدمت میں ہم راستے ہو کر آئیں (اپنے کچھ مطالبات لے کر) میں نے ان سے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ رب العزت تمھیں طلاق دے دیں اور تمھارے بدلے تم سے بہتر مسلمہ بیبیاں عنایت کریں تو یہ آیت نازل ہوئی (جس میں اسی طرح کے الفاظ سے امہات کو خطاب کیا گیا تھا) اور ابن مریم نے کہا کہ مجھے یحییٰ بن ایوب نے خبر پہنچائی ۔ کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا ۔ کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تھی ۔

۳۹۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ۔

۳۹۱ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے یہ خبر پہنچائی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے آپ نے فرمایا کہ لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کل وحی نازل ہوئی ہے اور انھیں کعبہ کی طرف (نماز میں) رُخ کرنے کا حکم ہوا ہے ۔ چنانچہ ان لوگوں نے بھی کعبہ کی جانب اپنے رُخ کر لیے ۔ اس وقت وہ شام کی جانب رُخ کئے ہوئے تھے اس لیے وہ کعبہ کی جانب پھر گئے ۔

۳۹۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۔

۳۹۲ ۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا شعبہ کے واسطے سے وہ حکم سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز (ایک مرتبہ) پانچ رکعت پڑھی اس پر لوگوں نے پوچھا کہ کیا نماز میں زیادتی ہو گئی ہے ۔ آپؐ نے فرمایا بات کیا ہے ؟ صحابہ رضؓ نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعت نماز پڑھی ہے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ پھر آپ نے اپنے پاؤں موڑ لیے اور دو سجدے کئے ۔

باب ۲۷۴ حَكُّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۲۷۴ ۔ مسجد کے تھوک کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا ۔

۳۹۳ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْ اِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ

۳۹۳ ۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا حمید کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا ۔ یہ چیز آپؐ کو ناگوار گزری ۔ اور ناگواری آپ کے چہرہ مبارک سے بھی محسوس کی گئی پھر آپؐ اُٹھے اور خود اسے صاف کیا اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے یا اس کا رب اُس کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا ہے[1] اس لیے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھوکے ۔ البتہ بائیں

---

[1] بندے کی سرگوشی اپنے رب کے ساتھ تو ظاہر ہے لیکن رب العزت کی سرگوشی میں شرکت یہ ہے کہ اس کی رحمت و رضا متوجہ ہو جاتی ہے ۔ اس حدیث میں ہے کہ رب العزت اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے ۔ خطابی نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف

بقیہ صفحہ آئندہ

قَدَمِهِ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ۞

طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس پر تھوکا اور ایک تہ اس پر ڈال کر اسے مل دیا اور فرمایا اس طرح کر لیا کرو۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى ۞

۳۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک دیکھا قبلہ کی طرف دیوار پر۔ آپؐ نے اسے صاف کر دیا اور لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ نماز کے وقت خداوند تعالیٰ سامنے ہوتا ہے۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُصَاقًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهٗ ۞

۳۹۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر پہنچائی کہ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے صاف کر دیا۔

بَابٌ ۲۷۵ حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ وَطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا ۞

۲۷۵۔ مسجد سے کنکری کے ذریعہ بلغم صاف[1] کرنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گیلی نجاست پر تمہارے پاؤں پڑے ہیں تو انہیں دھونا چاہیئے اور اگر خشک ہو تو دھونے کی ضرورت نہیں

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

۳۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں ابن شہاب نے یہ خبر پہنچائی حمید بن عبدالرحمٰن کے

[1] بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ متوجہ ہوتا ہے تو درحقیقت وہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے لہٰذا یہ کہا جائے گا کہ اس کا مقصود و مطلوب قبلہ اور اس کے درمیان میں ہے۔ بعض محدثین نے یہ بھی کہا ہے کہ یہاں مضاف محذوف ہے یعنی خدا کی عظمت اور رضا کا ثواب قبلہ اور اس کے درمیان ہے۔ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں قبلہ کی تعظیم و تکریم کے لیے یہ انداز خطاب اختیار کیا گیا ہے۔ نماز کے علاوہ اوقات میں بھی مسجد میں تھوکنا مسجد کی عظمت و حرمت کے خلاف ہے اور بڑی غلطی ہے۔ ابتداء اسلام میں چونکہ بہت سے لوگ ان حدود سے ناواقف تھے اس لیے اس طرح کے واقعات پیش آئے۔

صفحہ ہذا [1] اس سے پہلے بھی ایک عنوان اسی قسم کا ہے کہ "تھوک کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا" بعض اہل علم نے اسی بنا پر یہ لکھا ہے کہ دونوں ابواب مقابل میں ہیں اور ان کا تقابل اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ پہلے باب کے معنی یہ لیے جائیں کہ تھوک آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے صاف کیا اور دوسرے باب کا مطلب یہ ہوا کہ تھوک یا رینٹ کو کنکری سے صاف کیا کیونکہ جب ایک مرتبہ پہلے اس طرح کا ایک باب قائم کر چکے تھے تو اس سے متعلق تمام احادیث کو اسی باب کے تحت بیان کرنا چاہیئے تھا۔ یہاں علٰحدہ ایک باب لانا اس بات کی دلیل ہے کہ دو حالتوں کو بیان کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ درست نہیں کیونکہ مصنف کی یہ عادت ہے کہ جب ایک باب کی متعدد احادیث میں مختلف جزئیات کی طرف اشارہ ہوتا ہے تو ہر حدیث کو علٰحدہ علٰحدہ ابواب کے تحت حدیث کے مناسب الفاظ ان ابواب میں لاکر بیان کرتے ہیں اس لیے پہلے باب "تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنے کا" ایک مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ دست مبارک سے آپ نے بغیر کسی لکڑی وغیرہ کی مدد کے صاف فرمایا تھا اور ایک مطلب یہ ہے کہ لکڑی وغیرہ سے صاف کیا تھا۔ یہی دوسرا مطلب قرین قیاس ہے۔ مصنف کے دو علٰحدہ عنوانات سے غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے۔

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا فَقَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

واسطے سے کہ ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر پہنچائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب کوئی شخص تھوکے تو اسے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکنا چاہیے البتہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

باب ۲۷۶ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِي الصَّلٰوةِ ۔

۲۷۶۔ نماز میں داہنی طرف نہ تھوکنا چاہیے۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

۳۹۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا عقیل کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ حمید بن عبدالرحمٰن سے کہ ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر پہنچائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا۔ پھر آپؐ نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا اور فرمایا کہ اگر تمھیں تھوکنا ہو تو سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکا کرو۔ البتہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتْفُلَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى ۔

۳۹۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا۔ .... کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا مجھے قتادہ نے خبر دی۔ کہا میں نے انسؓ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکا کرو بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

باب ۲۷۷ لِيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

۲۷۷۔ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ۔

۳۹۹۔ ہم سے آدم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ اس لیے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکنا چاہیے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

۴۰۰۔ ہم سے علی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہری نے بیان کیا حمید بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوسعید سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپؐ نے

فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَحْوَهُ ٭

اسے کنکری سے صاف کر دیا۔ پھر اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لینا چاہیے اور زہری سے روایت ہے کہ انھوں نے حمید سے بواسطہ ابوسعید خدری اسی طرح حدیث سُنی (ان احادیث سے آپ کی زندگی کی سادگی اور بے تکلفی کا پتہ چلتا ہے کہ تھوک دیکھا تو خود صاف کر دیا حالانکہ جانثار صحابہ رضوان اللہ علیہم موجود تھے)۔

باب ۲۷۸ كَفَّارَةُ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ٭

۲۷۸۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ۔

۴۰۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے چھپا دینا ہے۔

باب ۲۷۹ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا ٭

۲۷۹۔ مسجد میں بلغم کو مٹی کے اندر چھپا دینا۔

۴۰۲۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبد الرزاق نے خبر دی معمر کے واسطہ سے وہ ہمام سے۔ انھوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک نماز کی حالت میں ہوتا ہے خدا سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اور داہنی طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس طرف فرشتہ ہے۔ البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک لے اور اسے مٹی میں چھپا دے۔

باب ۲۸۰ إِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ ٭

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهِ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ أَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهُ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَزَقَ فِيهِ

۲۸۰۔ جب تھوکنے پر مجبور ہو جائے تو کپڑے کے کنارے سے کام لینا چاہیے۔

۴۰۳۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حُمید نے انس بن مالک کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا تو آپ نے اسے خود صاف فرمایا اور آپ کی ناگواری کو محسوس کیا گیا۔ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا کہ) اس کی وجہ سے آپ کی شدید ناگواری کو محسوس کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے یا یہ کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے۔ اس لیے قبلہ کی طرف نہ تھوکا کرو۔ البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے

وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ؕ

بَابُ ۲۸۱ عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِیْ اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ ؕ

۴۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَیَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ ؕ

۴۰۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِی الصَّلٰوةِ وَفِی الرُّكُوْعِ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِیْ كَمَا اَرَاكُمْ ؕ

بَابُ ۲۸۲ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِیْ فُلَانٍ ؕ

۴۰۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا ؕ

بَابُ ۲۸۳ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيْقِ الْقِنْوِ فِی الْمَسْجِدِ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ

تھوک لیا کرو۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوکا اور چادر کی ایک تہ کو دوسری تہ پر پھیر دیا اور فرمایا ”یا اس طرح کر لیا کرو۔“

۲۸۱ ۔ امام کی لوگوں کو نصیحت کہ نماز پوری طرح پڑھیں اور قبلہ کا ذکر۔

۴۰۴ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطہ سے خبر پہنچائی۔ وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میرا رُخ (نماز میں) قبلہ کی طرف ہے۔ خدا کی قسم مجھ سے نہ تمہارا خشوع چھپتا ہے نہ رکوع میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا رہتا ہوں۔

۴۰۵ ۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، ہلال بن علی کے واسطہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مرتبہ نماز پڑھائی پھر ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز میں اور رکوع میں میں تمہیں اسی طرح دیکھتا رہتا ہوں جیسے اب دیکھ رہا ہوں۔[1]

۲۸۲ ۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسجد بنی فلاں کی ہے؟

۴۰۶ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر پہنچائی وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی جنھیں (جہاد کے لیے) تیار کیا گیا مقام حفیاء سے دوڑ کرائی۔ اس دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع تھی۔ اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی تھی۔[2]

۲۸۳ ۔ مسجد میں کسی چیز کی تقسیم اور (قنو) خوشے کا لٹکانا

ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ قنو کے معنی عذق (خوشہ)

---

[1] بعض اہل علم نے کہا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی یا الہام کے ذریعہ یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ پیچھے نماز پڑھنے والے کس حال میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے حدیث کا یہ مطلب لکھا ہے کہ یہاں دیکھنے سے مراد حقیقۃً دیکھنا ہے۔ یعنی آپ کا یہ معجزہ تھا کہ لوگوں کے اعمال و افعال کی نگرانی کے لیے آپ پشت کی طرف کھڑے لوگوں کو بھی دیکھ سکتے تھے یہ بات عادت و تجربہ کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے اسے معجزہ کہیں گے۔

[2] اس سے معلوم ہوا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی مسجد کی اس طرح نسبت کی جاتی تھی۔ اگرچہ قرآن مجید میں ہے کہ مسجدیں خدا کی ہیں لیکن ان کی نسبت اس میں نماز پڑھنے والوں یا اس کے بنانے والوں کی طرف کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں جس گھوڑ دوڑ کا حدیث میں ذکر ہے اس میں شریک ہونے والے وہ گھوڑے تھے جنھیں جہاد کے لیے تیار کیا گیا تھا اس سے متعلق مفصل احادیث اور ان پر بحث کتاب الجہاد میں آئے گی۔

قِنْوَانٌ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٌ وَصِنْوَانٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيْ ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَآءَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرٰى اَحَدًا اِلَّآ اَعْطَاهُ اِذْ جَآءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَاِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ ؁

کھجور) کے ہیں۔ دو کے لیے قنوان آتا ہے اور جمع کے لیے بھی یہی لفظ آتا ہے جیسے صنوا ور صنوان۔ ابراہیم بن طہمان نے کہا عبدالعزیز بن صہیب کے واسطہ سے، وہ حضرت انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بحرین کا مال آیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں رکھ دو یہ ان تمام مالوں سے زیادہ تھا جو اب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آچکے تھے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جب آپؐ نماز پوری کر چکے تو آکر مال کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ اس وقت جسے بھی دیکھتے اسے عطا فرماتے۔ اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی عطاء کیجیے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا تھا اور عقیل کا بھی (یہ دونوں حضرات غزوہ بدر میں مسلمانوں کے قیدی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیجئے۔ انھوں نے اپنے کپڑے میں لیا۔ پھر اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن نہ اٹھا سکے (وزن کی زیادتی کی وجہ سے) انھوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کسی کو حکم فرمائیے کہ اٹھانے میں میری مدد کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ انھوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھا دیجئے۔ آپؐ نے اس پر بھی انکار کیا۔ اس لیے عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے تھوڑا سا حصہ گرا دیا اور باقی ماندہ کو اٹھانے کی کوشش کی (لیکن اب بھی نہ اٹھا سکے) پھر فرمایا کہ یا رسول اللہ کسی کو میری مدد کرنے کا حکم دیجئے۔ آپؐ نے انکار کیا تو انھوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھا دیجئے لیکن آپؐ نے اس سے بھی انکار کیا۔ اس لیے اس میں سے تھوڑا سا اور سامان گرا دیا۔ اب اسے اٹھا سکے اور اپنے کاندھے پر لے لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس حرص پر اتنا تعجب ہوا کہ آپؐ اس وقت تک ان کی طرف برابر دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک ایک درہم بھی باقی رہا۔

باب ۲۸۴ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ

۲۸۴۔ جسے مسجد میں کھانے کے لیے کہا جائے اور وہ اسے قبول کرے۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِي أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

۴۰۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ سے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چند اصحاب کے ساتھ پایا۔ میں کھڑا ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمھیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے پوچھا کھانے کے لیے (بلایا ہے) میں نے عرض کی کہ جی ہاں (کھانے کے لیے بلایا ہے) آپ نے اپنے قریب موجود لوگوں سے فرمایا کہ چلو، سب حضرات آنے لگے اور میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔

باب ۲۸۵ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۲۸۵۔ مسجد میں مقدمات کے فیصلے کرنا اور مردوں اور عورتوں میں لعان کرانا۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ

۴۰۸۔ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ہمیں ابن شہاب نے خبر دی سہل بن سعد کے واسطہ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص کو آپ کیا حکم دیں گے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھتا ہے کیا اسے قتل کر دینا چاہیے؟ پھر اس مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ مسجد میں لعان[1] کیا اور اس وقت میں موجود تھا۔

باب ۲۸۶ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ

۲۸۶۔ جب کسی کے گھر جائے تو کیا جس جگہ اس کا جی چاہے وہاں نماز پڑھے گا؟ یا جہاں اسے نماز پڑھنے کے لیے کہا جائے (وہاں پڑھے گا) اور (اندر جا کر) تجسس نہ کرنا چاہیے۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى

۴۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ابن شہاب کے واسطہ سے وہ محمود بن ربیع سے وہ عتبان بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے آپ نے پوچھا کہ تم اپنے گھر میں کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمھارے لیے نماز پڑھوں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا پھر نبی کریم صلی اللہ

[1] لعان اس کو کہتے ہیں کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو ملوث دیکھے یا اس قسم کا کوئی یقین اسے ہو لیکن معقول شہادت اس سلسلے میں اس کے پاس کوئی نہ ہو تو شریعت نے خاص شوہر اور بیوی کے تعلقات کی رعایت سے اس کی اجازت دی کہ دونوں قاضی کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کریں۔ اور ایک دوسرے کے جھوٹا ہونے کی صورت میں لعنت بھیجیں پھر دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔

مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ؕ

علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم آپ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

باب ۲۸ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ وَصَلَّى الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ فِي مَسْجِدِهِ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً ؕ

۲۸ ۔ گھروں کی مسجدیں[1] اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی۔

۴۱۰ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

۴۱۰ ۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور غزوۂ بدر کے شرکاء میں تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بینائی میں کچھ فرق آ گیا ہے[2] اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں لیکن جب موسم برسات آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان جو نشیبی علاقہ ہے وہ بھر جاتا ہے اور میں انھیں نماز پڑھانے کے لئے مسجد تک آنے سے معذور ہو جاتا ہوں اور یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا۔ عتبان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسرے دن جب دن چڑھا تو تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور میں نے اجازت دی جب آپ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصے میں نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے گھر میں ایک طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور صف بستہ ہو گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا۔ کہا کہ ہم نے

---

[1] یہاں مسجد سے مراد یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مخصوص کر لی جائے۔ اس لیے اس پر عام مساجد کے احکام نافذ نہیں ہوں گے اور جس شخص کو یہ گھر وراثت میں ملے گا مسجد بھی اسی کے ساتھ ملے گی۔ منیۃ المصلی میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی مسجد میں جو گھر کے احاطہ میں اس نے بنائی ہے نماز باجماعت پڑھے تو وہ مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت سے محروم رہے گا۔ فیض الباری ص ۱۴۱ ج ۲

[2] بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے فرمایا "اصابنی فی بصری بعض الشئ" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بینائی بالکل نہیں جاتی رہی تھی۔ عتبان بن مالک کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت چھوڑنے کی اجازت دی تھی لیکن ابن ام مکتوم کو اس کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ مادر زاد نابینا تھے۔

سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ ؛

آپ کو تھوڑی دیر کے لیے روکا اور آپ کی خدمت میں خزیرہ[1] پیش کیا جو آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ عتبان نے کہا کہ محلہ والوں کا ایک مجمع گھر میں لگ گیا۔ مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن دخیشن یا (یہ کہا) ابن دخشن دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر دوسرے نے لقمہ دیا کہ وہ تو منافق ہے جسے خدا اور رسول سے کوئی تعلق نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ نہ کہو۔ دیکھتے نہیں کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے اس سے مقصود خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہے منافقت کا الزام لگانے والے نے (یہ سن کر) کہا کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زیادہ علم ہے۔ ہم تو اس کی توجہات اور ہمدردیاں منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں[2]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے پر اگر اس کا مقصد خدا کی خوشنودی ہو دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنو سالم کے ایک فرد ہیں، اور ان کے سرداروں میں سے ہیں محمود بن ربیع کی (اس حدیث) کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

باب ۲۸۸ التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى ؛

۲۸۸ - مسجد میں داخل ہونا اور دوسرے کاموں میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا۔ ابن عمر رض مسجد میں داخل ہونے کے لیے داہنے پاؤں سے ابتدا کرتے تھے اور نکلنے کے لیے بائیں پاؤں سے۔

۴۱۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۴۱۱ - ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا اشعث بن سلیمان کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ مسروق سے

[1] خزیرہ عرب کا ایک کھانا۔ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیے جاتے تھے پھر پانی ڈال کر انھیں پکایا جاتا تھا۔ جب خوب پک جاتا تھا تو اوپر سے آٹا چھڑک دیتے تھے۔ اسے عرب خزیرہ کہتے تھے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ گوشت کو رات بھر کچا چھوڑ دیتے تھے پھر صبح کو مذکورہ صورت سے پکاتے تھے۔

[2] حاطب بن ابی بلتعہ مومن صادق تھے لیکن اپنی بیوی اور بچوں کی محبت میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر کشی کی اطلاع مکہ کے مشرکوں کو دینے کی کوشش کی۔ یہ ان کی ایک بہت بڑی غلطی تھی لیکن اس سے ان کے ایمان و اسلام میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ممکن ہے مالک بن دخشن کی دنیاوی ہمدردیاں بھی منافقوں کے ساتھ اسی طرح کی ہوں اور عام صحابہ نے ان کی اس روش کو شک و شبہ کی نظر دیکھا ہو لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعریض کے بعد آپ کے مومن ہونے کی پوری طرح تصدیق ہو جاتی ہے آپ بدر کی لڑائی میں مسلمانوں کے ساتھ تھے اور ابو ہریرہ رض کی ایک حدیث میں ہے کہ جب بعض صحابہ نے آپ کی منافقوں کے ساتھ ہمدردانہ روش پر شبہ کا اظہار کیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ کیا غزوہ بدر میں وہ شریک نہیں تھے؟

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ ۔

بَابُ ۲۸۹ هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُورِ وَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرُ الْقَبْرُ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْإِعَادَةِ ۔

۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۴۱۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوا مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ممکن ہوتا داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ طہارت کے وقت بھی۔ کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں بھی

۲۸۹ - کیا دور جاہلیت میں مرے ہوئے مشرکوں کی قبروں کو کھود کر ان پر مساجد کی تعمیر کی جا سکتی ہے ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے یہودیوں پر لعنت بھیجی کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیں اور قبروں پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک قبر کے قریب نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر ہے قبر۔ آپ نے اُن سے اعادہ کے لیے نہیں فرمایا۔[1]

۴۱۲ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے یہ خبر پہنچائی کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ایک کلیسا کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں انھوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا یہ حال تھا کہ ان کا کوئی نیکوکار صالح شخص فوت ہو جاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے۔ اور اس میں یہی تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں قیامت کے دن بدترین مخلوق ہوں گے۔

۴۱۳ - ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا۔ ابو التیاح کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہاں کے بالائی علاقہ میں بنو عمرو بن بنی عوف کے یہاں (قبا میں) ٹھہرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں چوبیس دن قیام فرمایا (اگرچہ زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ آپ نے چودہ دن قبا میں قیام فرمایا تھا) پھر آپ نے بنو نجار کو بلا بھیجا تو وہ لوگ تلواریں لٹکائے ہوئے آئے[2] گویا میری نظروں کے سامنے یہ منظر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

---

[1] انبیاء علیہم السلام کی قبروں پر نماز پڑھنے میں ایک طرح کی ان کی تعظیم و تکریم کا پہلو نکلتا ہے اور کفار اور یہود اسی طرح گمراہی میں مبتلا ہوئے اس لیے یہودیوں کے اس فعل پر لعنت ہے خدا کی کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کے پاس مسجدیں بنائیں لیکن مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کر ان پر مسجد کی تعمیر میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی تعظیم کا خیال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ مشرکوں کی قبروں کی اہانت جائز ہے۔ اس لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور آپ کے عمل میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ [2] جب عرب کسی بڑی شخصیت سے ملنے جاتے تو ان کی یہ ایک وضع تھی کہ تلوار گردن سے لٹکا لیتے تھے۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِي اَيُّوْبَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُّصَلِّيَ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاءِ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خِرَبٌ وَّفِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ۔

علیہ وسلم اپنی سواری پر تشریف فرما ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنو نجار کی جماعت آپ کے چاروں طرف ہے۔ اسی حال میں ابو ایوب کے گھر کے سامنے آپ نے اپنا سامان اتارا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پسند کرتے تھے کہ جہاں بھی نماز کا وقت آجائے فوراً نماز ادا کرلیں۔ آپ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھا کرتے تھے اور آپ نے یہاں مسجد بنانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ بنو نجار کے لوگوں کو آپ نے بلوا کر فرمایا کہ اے بنو نجار کے لوگو! تم اپنے اس احاطہ کی قیمت لے لو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں یا رسول اللہ ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے ہم تو صرف خداوند تعالیٰ سے اس کا اجر مانگتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جیسا کہ تمھیں بتا رہا تھا یہاں مشرکین کی قبریں تھیں۔ اس احاطہ میں ایک ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کو حکم دے کر اکھڑوا دیا ویرانہ کو صاف اور برابر کرایا اور درختوں کو کٹوا دیا۔ لوگوں نے ان درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب بچھا دیا[1] اور پتھروں کے ذریعہ انھیں مضبوط بنا دیا۔ صحابہ پتھر اٹھاتے ہوئے رجز[2] پڑھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ آخرت کی بھلائی کے علاوہ اور کوئی بھلائی (قابل توجہ) نہیں پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمائیے۔

بَابٌ ۲۹۰ اَلصَّلٰوةُ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

۲۹۰ - بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا۔

۴۱۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بَعْدُ يَقُوْلُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابو التیاح کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ انس بن مالک سے انھوں نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھتے تھے پھر میں نے انھیں یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز مسجد کی تعمیر سے پہلے پڑھا کرتے تھے[3]۔

---

[1] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ کھجور کے ان درختوں سے قبلہ کی دیوار بنائی گئی تھی اور کھڑا کر کے اینٹ اور گارے سے انھیں استوار کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھت کا وہ حصہ جو قبلہ کی طرف تھا اس میں ان درختوں کو استعمال کیا گیا تھا [2] رجز شعر سے مختلف چیز ہے۔ یہ نام عرب جاہلیت کا رکھا ہوا ہے۔ اس کی مقدار فقرہ بندی یا تک بندی کی سی ہوتی ہے [3] عرب بکریاں اور اونٹ پالتے تھے۔ یہی ان کی معیشت تھی۔ جہاں رات کے وقت انھیں لا کر وہ باندھتے تھے ان میں ایک طرف اپنے بیٹھنے اٹھنے کی بھی ایک جگہ بنا لیا کرتے تھے جس کی صفائی کا بھی التزام رکھتے تھے۔ چونکہ مساجد کی ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی اور نماز پڑھنے کے لیے اسلام میں کسی خاص جگہ کی قید بھی نہیں تھی اس لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی بکریوں کے ان باڑوں میں نماز ادا فرمائی یہاں کی کوئی تخصیص نہیں تھی جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا آپ فوراً ادا کر لیتے۔ جب مسجد کی تعمیر ہو گئی تو اب عام حالات میں نماز مسجد ہی میں پڑھنا ضروری قرار پایا۔

باب ۲۹۱ الصَّلٰوۃِ فِی مَوَاضِعِ الْاِبِلِ ؛

۲۹۱ ۔ اونٹوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنا ۔

۴۱۵ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یُصَلِّیْ اِلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ ؛

۴۱۵ ۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن حیان نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا اور ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے دیکھا تھا ۔

باب ۲۹۲ مَنْ صَلّٰی وَقُدَّامَهٗ تَنُّوْرٌ اَوْ نَارٌ اَوْ شَیْءٌ مِّمَّا یُعْبَدُ فَاَرَادَ بِهٖ وَجْهَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّیْ ؛

۲۹۲ ۔ جس نے نماز پڑھی اور اس کے سامنے تنور، آگ یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت (کفار و مشرکین کے یہاں) کی جاتی ہو ۔ اور نماز پڑھنے والے کا مقصد اس وقت صرف خدا کی عبادت ہو ۔ زہری نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر پہنچائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے آگ (دوزخ کی) لائی گئی اور اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا ۔

۴۱۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْیَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ ؛

۴۱۶ ۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطے سے وہ عطاء بن یسار سے وہ عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور فرمایا کہ میں نے (آج) دوزخ کو دیکھا ۔ اس سے زیادہ بھیانک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا ۔

باب ۲۹۳ كَرَاهِیَةِ الصَّلٰوۃِ فِی الْمَقَابِرِ ؛

۲۹۳ ۔ مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہیت ۔

۴۱۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ؛

۴۱۷ ۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے یحیٰی نے عبید اللہ بن عمر کے واسطہ سے بیان کیا ۔ انھوں نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمرؓ کے واسطہ سے خبر پہنچائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو ۔ اور انھیں بالکل مقبرہ نہ بنالو ۔

باب ۲۹۴ الصَّلٰوۃِ فِیْ مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ وَیُذْكَرُ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلٰوۃَ بِخَسْفِ بَابِلَ ؛

۲۹۴ ۔ (عذاب کی وجہ سے) دھنسی ہوئی جگہوں میں، اور عذابؔ کے مقامات میں نماز پڑھنا ۔ علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے بابل کی دھنسی ہوئی جگہ میں (عذاب کی وجہ سے) نماز کو ناپسند فرمایا تھا ۔

ؔ ان مقامات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ۔ اگرچہ حدیث میں جو اس عنوان کے تحت دی گئی ہے نماز سے متعلق کوئی تصریح موجود نہیں ہے لیکن اس میں اس بات کو بتایا گیا ہے کہ ایک مومن کے دل میں ان مقامات سے گزرتے ہوئے کس طرح کا تاثر ہونا چاہیئے ۔ اس سے پہلے ایک حدیث گزر چکی ہے کہ ایک سفر پر جب رات کے آخری حصہ میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو فجر کی نماز کا وقت گزر گیا اور آپ بیدار نہ ہوئے سورج نکلنے کے بعد جب آنکھ کھلی تو فوراً آپ نے صحابہ رضہ سے فرمایا کہ یہاں سے نکل چلو کیونکہ یہاں شیطان کا اثر ہے اور تھوڑی دور جا کر آپ نے نماز ادا فرمائی اس لیے جن مقامات پر خدا کا عذاب نازل ہو چکا ہے وہاں بھی شیطانی اثرات ضرور ہوں گے ۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ الْمُعَذَّبِیْنَ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِیْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْھِمْ لَا یُصِیْبُكُمْ مَّآ اَصَابَھُمْ ۔

۴۱۸ - ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے عبد اللہ بن دینار کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان معذب قوموں کے آثار سے اگر تمہارا گذر ہو تو روتے ہوئے گذرو۔ اگر تم اس موقعہ پر رونہ سکو تو ان سے گزر رہی نہ۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جس نے انھیں اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

بَابُ ۲۹۵ الصَّلٰوۃِ فِی الْبِیْعَۃِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَآئِسَكُمْ مِّنْ اَجْلِ التَّمَاثِیْلِ الَّتِیْ فِیْھَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُّصَلِّیْ فِی الْبِیْعَۃِ اِلَّا بِیْعَۃً فِیْھَا التَّمَاثِیْلُ ۔

۲۹۵ - کلیسا میں نماز۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم تمہارے کلیساؤں میں اس لیے نہیں جاتے کہ ان میں مجسّمے ہوتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کلیسا میں نماز پڑھتے تھے لیکن جن میں مجسّمے رکھے ہوتے ان میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۴۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَنِیْسَۃً رَاَتْھَا بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ فَذَكَرَتْ لَہٗ مَا رَاَتْ فِیْھَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ ۔

۴۱۹ - ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کلیسا کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اسے ماریہ کہتے تھے۔ انھوں نے ان مجسموں کا بھی ذکر کیا جنھیں اس میں دیکھا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ تھے کہ اگر ان میں کوئی نیک بندہ (یا یہ فرمایا کہ) نیک شخص مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں اسی طرح کے مجسمے رکھتے۔ یہ لوگ خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔

۴۲۰ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُتْبَۃَ اَنَّ عَآئِشَۃَ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَۃً لَّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِھَا كَشَفَھَا عَنْ وَّجْھِہٖ فَقَالَ وَھُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا ۔

۴۲۰ - ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر پہنچائی زہری کے واسطہ سے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اور عبد اللہ بن عباس رضی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفات میں اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے تھے۔ جب کچھ افاقہ ہوتا تو چادر ہٹا دیتے۔ آپ نے اسی اضطراب و پریشانی کی حالت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائیں۔ یہود و نصاریٰ کی بدعات سے آپ لوگوں کو ڈرا رہے تھے [1]

۴۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِكٍ

۴۲۱ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ

[1] آپ نے اپنی مرض الوفات میں خاص طور سے یہود و نصاریٰ کی اس بدعت کا ذکر کیا اور اس پر لعنت بھیجی کیونکہ آپ بھی نبی تھے اور سابق میں انبیاء و صالحین کے ساتھ یہی معاملہ کیا جا چکا تھا اس لیے آپ چاہتے تھے کہ اپنی امت کو اس بات پر خاص طور سے متنبہ کر دیں۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ؛

ابن شہاب سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو۔ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنالی ہیں۔

باب ۲۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ؛

۲۹۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ مجھے رُوئے زمین کے ہر حصہ پر نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ؛

۴۲۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہُشیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوالحکم سیار نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید فقیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے جابر بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں دی گئی تھیں (۱) میرا رعب ایک مہینہ کی مسافت سے دشمنوں پر پڑتا ہے (۲) اور میرے لیے تمام زمین میں نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ اس لیے میری امت کے جس فرد کی نماز کا وقت (جہاں بھی) آجائے اسے (وہیں) نماز پڑھ لینی چاہیے (۳) اور میرے لیے غنیمت حلال کی گئی ہے (۴) پہلے انبیاء اپنی خاص قوموں کی ہدایت کے لیے بھیجے جاتے تھے لیکن مجھے دنیا کے تمام انسانوں کی (قیامت تک) ہدایت کے لیے بھیجا گیا ہے (۵) اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔

باب ۲۹۸ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ ؛

۲۹۸۔ عورت کا مسجد میں سونا۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ قَالَتْ فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونِي حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ

۴۲۳۔ ہم سے عبید اللہ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرب کے کسی قبیلہ کی ایک باندی تھی۔ انھوں نے اسے آزاد کر دیا تھا اور وہ انھیں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ ان کی ایک لڑکی کہیں باہر گئی۔ وہ تسمے کا سُرخ جڑاؤ پہنے ہوئے تھی اس باندی نے بتایا کہ یا تو لڑکی نے اسے خود کہیں چھوڑ دیا تھا یا اس سے گر گیا تھا۔ پھر اس طرف سے ایک چیل گذری وہ سُرخ جڑاؤ پڑا ہوا تھا۔ چیل اسے گوشت سمجھ کر جھپٹ لے گئی۔ بعد میں قبیلہ والوں نے اسے بہت تلاش کیا لیکن ملتا کہاں سے۔ ان لوگوں نے اس کی تہمت مجھ پر لگادی اور میری تلاشی لینی شروع کر دی۔ انھوں نے اس کی

مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ:

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

شرمگاہ تک کی تلاشی لی اس نے بیان کیا کہ واللہ میں ان کے ساتھ اسی حالت میں کھڑی تھی کہ وہی چیل آئی اور اس نے ان کا زیور گرا دیا۔ وہ ان کے سامنے ہی گرا۔ میں نے (اسے دیکھ کر) کہا کہ یہی تو تھا جس کی تم مجھ پر تہمت لگاتے تھے۔ تم لوگوں نے مجھ پر اس کا الزام لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بری تھی۔ یہی تو ہے وہ زیور۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام لائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے لیے مسجد نبوی میں ایک بڑا خیمہ لگا دیا گیا (یا یہ کہا کہ) چھوٹا سا خیمہ لگا دیا گیا[1]۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ باندی میرے پاس آتی تھی اور مجھ سے باتیں کرتی تھی۔ جب بھی وہ میرے پاس آتی تو یہ ضرور کہتی۔ جڑاؤ کا دن ہمارے رب کی عجیب نشانیوں سے ایک ہے۔ اسی نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ آخر بات کیا ہے؟ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ بات ضرور کہتی ہو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر اس نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

بَابٌ ۲۹۹ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ.

۲۹۹۔ مسجد میں مردوں کا سونا

اور ابوقلابہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور صفہ[2] میں ٹھہرے۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے فرمایا کہ صفہ میں رہنے والے اصحاب فقراء تھے۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۲۴۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر پہنچائی کہ وہ اپنی نوجوانی کے زمانہ میں جب کہ بیوی بچے نہیں تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سوتے تھے۔

---

[1] یہ ایک خاص واقعہ ہے اور زیادہ سے زیادہ رخصت کے درجہ میں اس سے کوئی مسئلہ اخذ کیا جا سکتا ہے کیونکہ سوتے وقت مسجد کا جو اصلی احترام ہے وہ قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں دو اجنبی بلند آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے جب سنا تو انہیں بلا کر فرمایا کہ اگر تم لوگ مدینہ کے باشندے ہوتے تو میں تمہیں اس کی سزا دیے بغیر نہ رہتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اس طرح بلند آواز سے گفتگو کرتے ہو؟ جب مسجد کی عزت و حرمت اس درجہ ملحوظ ہے تو عام حالات میں سونے کی اجازت کس طرح دی جا سکتی ہے اور وہ بھی عورتوں کے لیے؟ حنفیہ کے یہاں مسافروں کا اس سے استثناء ہے۔ ورنہ مردوں کے لیے بھی مسجد میں سونا عام حالات میں ان کے نزدیک مکروہ ہے۔ [2] صفہ مسجد نبوی میں ایک سایہ دار جگہ تھی جہاں فقراء و مساکین رہا کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنے والی حدیث میں اپنی جوانی کا جو واقعہ بیان کیا ہے اسے مسجد میں سونے کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ ابن عمر اس دور میں انتہائی غریب اور مسکین لوگوں میں تھے۔ مدینہ میں بے وطن تھے نہ گھر تھا نہ بار اور زندگی ہر طرح تنگی کے ساتھ گذر رہی تھی۔ اس لیے آپ مسجد میں سوتے تھے۔

۴۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ ؞

۴۲۶ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ ؞

بَاب ۳۰ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ ؞

۴۲۷ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

۴۲۵ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا ۔ ابوحازم کے واسطہ سے وہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رض کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ حضرت علی رض گھر میں موجود نہیں ہیں اس لئے آپؐ نے فاطمہ رض سے دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے لڑکے کہاں ہیں ۔ انھوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناگواری پیش آگئی اور وہ مجھ پر خفا ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں اور میرے یہاں قیلولہ بھی نہیں کیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا کہ علی رض کو تلاش کریں کہ وہ کہاں ہیں وہ آئے اور بتایا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ۔ حضرت علی رض لیٹے ہوئے تھے ۔ چادر آپؓ کے پہلو سے گر گئی تھی اور جسم پر مٹی لگ گئی تھی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسم سے دھول جھاڑتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے اٹھو ابوتراب اٹھو[1]

۴۲۶ - ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابن فضیل نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابوحازم سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس چادر (رداء)[2] ہو ۔ یا تہبند ہوتا تھا یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا جنھیں یہ اصحاب اپنی گردنوں سے باندھ لیتے تھے یہ کپڑے کسی کی آدھی پنڈلی تک آتے اور کسی کے ٹخنوں تک ۔ یہ حضرات ان کپڑوں کو اس خیال سے کہ کہیں شرمگاہ نہ کھل جائے اپنے ہاتھوں سے تھامے رہتے تھے ۔

۳۰۰ - سفر سے واپسی پر نماز ۔ کعب بن مالک نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور نماز پڑھتے ۔

۴۲۷ - ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مسعر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے محارب بن دثار نے بیان کیا جابر بن عبداللہ کے واسطے سے

---

[1] چونکہ آپ کے بدن پر مٹی زیادہ لگ گئی تھی اس مناسبت سے آپؐ نے ابوتراب فرمایا ۔ تراب کے معنی مٹی کے ہیں ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اگر بعد میں کوئی اس کنیت سے خطاب کرتا تو آپ بہت خوش ہوتے تھے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ جو ناگواری پیش آگئی ہے وہ دور ہو جائے اس واقعہ سے اسلام میں رشتہ مصاہرت کی مدارات کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے ۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ رات کے وقت سونے اور قیلولہ کے لیے لیٹ جانے میں بڑا فرق ہے ۔

[2] رداء ایسی چادر کو کہتے تھے جسے تہبند کے اوپر کرتا پہننے کے بجائے اوڑھتے تھے ۔ اس حدیث سے اصحاب صفہ کی غربت و فلاکت کا پتہ چلتا ہے ۔

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي ؂

آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مسعر نے کہا میرا خیال ہے کہ محارب نے چاشت کا وقت بتایا تھا۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا کہ (پہلے) دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میرا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرض تھا جسے آپ نے ادا کیا اور مزید بخشش کی۔

بَاب ۳۰۱ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ ؂

۳۰۱۔ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ ؂

۴۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر کے واسطہ سے خبر پہنچائی۔ وہ عمرو بن سلیم زرقی سے وہ ابو قتادہ سلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے

بَاب ۳۰۲ اَلْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ ؂

۳۰۲۔ مسجد میں ریاح خارج کرنا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّي عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ؂

۴۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطے سے خبر پہنچائی وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم اپنے مصلے پر جہاں تم نے نماز پڑھی تھی رہو اور ریاح نہ خارج کرو تو ملائکہ تم پر برابر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت کیجیے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجیے۔

بَاب ۳۰۳ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

وَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اُكِنُّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِيَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ اَنَسٌ رض

۳۰۳۔ مسجد کی عمارت

ابو سعید نے فرمایا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے ہموار کی گئی تھی۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا تو فرمایا کہ میں تمہیں بارش سے بچانا چاہتا ہوں۔ مسجدوں پر سرخ زرد رنگ کروانے سے بچو کہ اس سے لوگ غافل ہو جائیں گے[1]۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

---

[1] ابن بطال نے کہا ہے کہ شاید حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اس واقعہ سے سمجھی ہو جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہم کی دھاریدار چادر واپس کرا دی تھی۔ پہلے اس میں آپ نے نماز پڑھی اور واپس کرتے وقت فرمایا کہ یہ چادر مجھے میری نماز سے غافل کر دیتی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ممکن ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی خاص علم رہا ہو کیونکہ ابن ماجہ نے ایک روایت میں یہ نقل کیا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کسی قوم میں جب بدعملی پھیل جاتی ہے تو وہ اپنی عبادت گاہوں کو بڑی زیب و زینت کے ساتھ سجاتے ہیں۔ متعدد صحیح احادیث میں بھی مساجد کے پختہ بنوانے کو قیامت کی علامات کہا گیا ہے۔ ان احادیث و آثار سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مساجد کو پختہ کروانا جائز ہی نہ ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُوْنَهَا إِلَّا قَلِيْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى

فرمایا کہ (اس طرح پختہ بنوانے سے) لوگ مساجد پر فخر و مباہات کرنے لگیں گے اور ان کو آباد کرنے کے لیے بہت کم لوگ رہ جائیں گے حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ تم بھی مساجد کی اسی طرح زیبائش کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے کی لے

٭٭٭

۴۳۰ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۴۳۰ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعید نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے صالح بن کیسان کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضؓ نے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد کچی اینٹ سے

بقیہ حاشیہ :۔ کہ جب پہلی مرتبہ حضرت عثمان رضؓ نے مسجد نبوی کو پختہ کروایا تو بعض صحابہ رضؓ نے اس پر اعتراض کیا لیکن حضرت عثمان ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ دین کے رموز سے واقف تھے۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد جب ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے اور آپ کو حالات کا علم ہوا تو آپ نے ایک حدیث سنائی جس میں بصراحت اس بات کی پیشین گوئی تھی کہ ایک دن آئیگا کہ میری اس مسجد کی پختہ بنیادوں پر تعمیر ہوگی۔ حضرت عثمان رضؓ نے مسجد نبوی کو اپنے دور خلافت میں ذاتی خرچ سے پختہ کروایا تھا اور جب آپ کو یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضؓ نے سنائی تو خوش ہوکر اپنی جیب سے پانچ سو دینار آپ نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کو دیے اس کے علاوہ جب صحابہ نے اعتراض کیا تو آپ نے یہ حدیث پیش کی تھی کہ جس نے ایک مسجد تعمیر کی خدا جنت میں اس کے لیے ویسا ہی مکان بنائے گا۔ گویا آپ کے نزدیک کیفیت تعمیر اس اجر سے مراد ہے۔ مساجد کی پختگی اور ان کی زیب و زینت کے سلسلے میں جس طرح کی احادیث آئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء کا منصب یہ ہے کہ وہ دنیا کی طرف سے بے توجہی اور حصول آخرت کی ترغیب دیں۔ مساجد اور اس سے متعلقہ چیزیں اگرچہ دین سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اس کی ظاہری حسن و زیبائش عموماً بنانے والوں کے لیے دنیا میں فخر و مباہات کا سبب بن جاتی ہیں۔ پھر دین میں مطلوب عبادت، اس میں خشوع اور خضوع ہے نہ کہ تعمیر و تزئین اسی لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور سے اس کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ ظاہری زیب و زینت پر اپنی ساری توجہ صرف کر کے اصل مقصد سے غافل نہ ہو جائیں اور ہوتا بھی یہی ہے کہ لوگ بعد میں روح اور تقویٰ سے زیادہ ظاہری شان و شوکت کو اہمیت دینے لگتے ہیں۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ورنہ بکثرت احادیث کی روشنی میں اس بات کو واضح کیا جاتا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے مسائل میں پیدا ہو جانے والی صورتوں کی تردید بڑی شدت کے ساتھ کی ہے جو مقصود و مطلوب نہیں ہوتیں اور عام طور سے انھیں کو مقصود و مطلوب بنا لیا جاتا ہے یا جو اہم ہوتی ہیں اور لوگوں کے دل و دماغ اسے اہمیت نہیں دیتے۔ مساجد کی زیبائش اگر اس کی تعظیم کے پیش نظر کی جائے اور اس میں کوئی اپنا ذاتی روپیہ لگائے تو امام ابوحنیفہ رحؒ کے نزدیک اس کی رخصت ہے ابن المنیر نے کہا ہے کہ جب لوگ اپنے ذاتی مکانات پختہ بنوانے لگے اور اس کی زیبائش اور آرائش پر روپیہ خرچ کرنے لگیں پھر اگر انھوں نے مساجد کی تعمیر میں بھی یہی طرز عمل اختیار کیا تو اس میں کوئی حرج نہ ہونا چاہیئے تاکہ مساجد کی اہانت و استخفاف نہ ہونے پائے۔ اس لیے اصل تو یہی ہے کہ مساجد سادہ طریقہ پر تعمیر ہوں لیکن زمانہ بدل گیا تو پختہ بنوانے میں بھی حرج نہیں لے اس طرح کے تمام مسائل میں بنیادی بات یہ ہے کہ ظاہری ٹیپ ٹاپ، روح، تقویٰ اور دلوں کی طہارت کے لیے سب سے زیادہ مہلک ہے اور ان تمام احادیث و آثار میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہی بنیادی مقصد پیش نظر ہے۔ جب یہود و نصاریٰ اپنے مذہب کی روح سے غافل ہو گئے تو سارا زور چند ظاہری رسوم و رواج پر دینے لگے۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَبْنِیًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُہُ الْجَرِیْدُ وَعَمَدُہُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ یَزِدْ فِیْہِ اَبُوْبَکْرٍ شَیْئًا وَزَادَ فِیْہِ عُمَرُ وَبَنَاہُ عَلٰی بُنْیَانِہٖ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِیْدِ وَاَعَادَ عَمَدَہُ خَشَبًا ثُمَّ غَیَّرَہُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِیْہِ زِیَادَۃً کَثِیْرَۃً وَبَنٰی جِدَارَہُ بِالْحِجَارَۃِ الْمَنْقُوْشَۃِ وَالْقَصَّۃِ وَجَعَلَ عُمُدَہُ مِنْ حِجَارَۃٍ مَنْقُوْشَۃٍ وَسَقَفَہُ بِالسَّاجِ ۔

بنائی گئی تھی۔ اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور ستون اسی کی کڑیوں کے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔ البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بڑھایا اور اس کی تعمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی عمارت کے مطابق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے کی اور اس کے ستون بھی کڑیوں ہی کے رکھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی عمارت کو بدل دیا اور اس میں بہت سے تغیرات کیے۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور گچھ سے بنائیں۔ اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے بنوائے اور چھت ساکھو کی کر دی [1]

باب ۳۰۴ التَّعَاوُنِ فِیْ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ وَقَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَاکَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰہِ الْاٰیَۃ

۳۰۴ ۔ تعمیر مسجد میں ایک دوسرے کی مدد کرنا ۔ اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے "مشرکین خدا کی مسجدوں کی تعمیر میں حصہ نہ لیں" الآیۃ

۴۳۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلِابْنِہٖ عَلِیٍّ انْطَلِقَا اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِیْثِہٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا ھُوَ فِیْ حَائِطٍ یُّصْلِحُہٗ فَاَخَذَ رِدَآءَہٗ فَاحْتَبٰی ثُمَّ اَنْشَأَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ کُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَۃً لَبِنَۃً وَّعَمَّارٌ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ ۔

۴۳۱ ۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے بیان کیا کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلو اور ان کی احادیث سنو۔ ہم چلے ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے ایک باغ میں رکھوالی کر رہے تھے (جب ہم حاضر خدمت ہوئے) تو آپ نے اپنی چادر سنبھالی اور اسے اوڑھ لیا۔ پھر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کے جسم سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا افسوس۔ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ فتنوں سے خدا کی پناہ۔

---

[1] مسجد نبوی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی دو مرتبہ تعمیر ہوئی تھی۔ پہلی مرتبہ اس کا طول و عرض ساٹھ ساٹھ ہاتھ تھا۔ دوبارہ آپ ہی کے عہد میں اس کی تعمیر غزوۂ خیبر کے بعد ہوئی اس مرتبہ اس کا طول و عرض سو سو ہاتھ رکھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس میں مزید اضافہ کرایا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں طول و عرض بھی بڑھوا دیا تھا اور پختہ بنیادوں پر اس کی تعمیر کرائی۔ بعض سلاطین نے ان تمام تغیرات کو جو عہد نبوی میں ہوئے اور اس کے بعد حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے عہد میں ہوئے نشانات لگا کر ممتاز کر دیا ہے۔ اس کے بعد متعدد سلاطین نے بھی مسجد نبوی میں اضافہ کرایا لیکن یہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہیں۔ اور اب مزید اضافہ پر اضافہ ہو رہا ہے۔

باب ۳۰۵ الْاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِيْ اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ

۴۳۲ - **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ

۴۳۳ - **حدثنا** خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ

باب ۳۰۶ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا

۴۳۴ - **حدثنا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ

باب ۳۰۷ يَاْخُذُ بِنُصُوْلِ النَّبْلِ اِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۵ - **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهٗ

۳۰۵ - بڑھئی اور کاریگر سے مسجد اور منبر کے تختوں کو بنوانے میں تعاون حاصل کرنا۔

۴۳۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے ابوحازم کے واسطہ سے بیان کیا وہ سہل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے یہاں ایک آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے کہیں کہ میرے لیے (منبر) لکڑیوں کے تختوں سے بنا دے جن پر میں بیٹھا کروں۔

۴۳۳ - ہم سے خلاد بن یحیٰی نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے بیان کیا اپنے والد کے واسطہ سے وہ جابر بن عبداللہ سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز نہ بنا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں۔ میری ملکیت میں ایک بڑھئی غلام بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو منبر بنوا دو۔

۳۰۶ - جس نے مسجد بنوائی۔

۴۳۴ - ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابن وہب نے بیان کیا .... کہا کہ مجھے عمروؓ نے خبر پہنچائی کہ بکیر نے ان سے بیان کیا ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا۔ انھوں نے عبیداللہ خولانی سے سنا انھوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی (اپنے ذاتی خرچ سے) تعمیر کے متعلق لوگوں کے اعتراضات کو سن کر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت زیادہ تنقید کرنے لگے حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جس نے مسجد بنائی بکیر (راوی) نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے مقصود خداوند تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لیے بنائیں گے۔

۳۰۷ - جب مسجد سے گذرے تو اپنے تیر کے پھل کو تھامے رکھے۔

۴۳۵ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے عمروؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے جابر بن عبداللہ سے یہ سنا ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے گذرا وہ تیر لیے ہوئے تھا۔ رسول اللہ

سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا ‌‌‌۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس کے پھل کو تھامے رکھو۔

باب ۳۰۸ الْمُرُوْرِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۸ ۔ مسجد سے گذرنا ۔

۴۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا ۔

۴۳۶ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوبردہ بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سُنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص ہماری مساجد یا ہمارے بازاروں سے تیر لیے ہوئے گذرے تو اسے اس کے پھل کو تھامے رکھنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اپنے ہی ہاتھوں کسی مسلمان کو زخمی کردے ۔

باب ۳۰۹ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۹ ۔ مسجد میں اشعار پڑھنا

۴۳۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ۔

۴۳۷ ۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر پہنچائی کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر پہنچائی ۔ انھوں نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات پر گواہ بنا رہے تھے کہ میں تمھیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے نہیں سُنا ہے کہ اے حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (مشرکوں کو اشعار میں) جواب دو[1] ۔ اے اللہ حسان کی روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ مدد کیجیے ۔ ابوہریرہ نے فرمایا ہاں میں گواہ ہوں۔

باب ۳۱۰ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۱۰ ۔ حراب والے مسجد میں

۴۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۸ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ۔ صالح بن کیسان سے وہ ابن شہاب سے کہا مجھے عروہ بن زبیر نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن اپنے حجرہ کے دروازے پر دیکھا اس وقت حبشہ کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] مشرکین عرب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کہا کرتے تھے ۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ خاص طور سے ان کا جواب دیتے تھے ۔ آپ دربار نبوی کے بلند پایہ شاعر تھے اور مشرکوں کو خوب جواب دیتے تھے ۔ آپ کے اس سلسلہ میں واقعات بکثرت منقول ہیں ۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے جواب سے محظوظ ہوتے اور دعائیں دیتے ۔ مسجد نبوی میں آپ کے لیے خاص طور سے منبر رکھ دیا جاتا اور آپ اسی پر کھڑے ہو کر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک مجمع میں اشعار سناتے جس میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہوتے ۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسجد میں اشعار پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ شریعت کی حدود سے باہر نہ ہوں ۔ آں حضور حضرت حسان کے ذریعہ مشرکین کا عرب کے خاص مزاج کے پیش نظر جواب دلواتے تھے ۔

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ زَادَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ ؕ

مجھے اپنی چادر میں چھپا لیا تاکہ میں ان کے کھیل کو دیکھ سکوں۔ ابراہیم بن منذر سے حدیث میں یہ زیادتی منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر پہنچائی۔ وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ حبشہ کے لوگ چھوٹے نیزوں (حراب) سے مسجد میں کھیل رہے تھے۔[1]

باب ۳۱۱ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ ؕ

۳۱۱۔ مسجد کے منبر پر خرید و فروخت کا ذکر۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ وَقَالَ اَهْلُهَا اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً اِنْ شِئْتِ اَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرْتُهُ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا

۴۳۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے سفیان نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان سے کتابت[2] کے بارے میں مشورہ لینے آئیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے آقاؤں کو (تمہاری قیمت) دے دوں (اور تمھیں آزاد کردوں) اور تمہارا ولا کا تعلق مجھ سے قائم ہو اور بریرہ کے آقاؤں نے کہا (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہ اگر آپ چاہیں تو جو قیمت باقی رہ گئی ہے وہ دے دیں اور ولا کا تعلق ہم سے قائم رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم بریرہ کو خرید کر آزاد کردو اور ولاء کا تعلق تو اسی کو حاصل ہو سکتا ہے جو آزاد کردے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے (اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے) ایک مرتبہ کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو ایسی شرائط کرتے ہیں جن کا کوئی تعلق کتاب اللہ

[1] بعض مالکیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ لوگ مسجد میں نہیں کھیل رہے تھے بلکہ مسجد سے باہر ان کا کھیل ہو رہا تھا۔ ابن حجر رحمہ نے لکھا ہے کہ یہ بات امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ہے اور ان کی تصریحات کے خلاف ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اس کھیل پر ناگواری کا اظہار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیزوں سے کھیلنا صرف کھیل کود کے درجے کی چیز نہیں ہے بلکہ اس سے جنگی صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں جو دشمن کے مقابلہ کے وقت کام آئیں گی۔ مہلب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ چونکہ مسجد دین کے اجتماعی کاموں کے لئے بنائی گئی ہے اس لیے وہ تمام کام جن سے دین کی اور مسلمانوں کی منفعتیں وابستہ ہیں مسجد میں کرنا درست ہیں۔ اگرچہ بعض اسلاف نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسجد میں اس طرح کے کھیل قرآن و سنت سے منسوخ ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ کس درجہ حسن معاشرت کا لحاظ رکھتے تھے۔ [2] کوئی غلام اپنے آقا سے طے کرے کہ ایک متعینہ مدت میں اتنا روپیہ یا کوئی اور چیز وہ اپنے آقا کو دے گا۔ اگر وہ اس مدت میں وعدہ کے مطابق روپیہ آقا کے حوالے کردے تو وہ آزاد ہو جائے گا اسی کو کتابت یا مکاتبت کہتے ہیں۔ غلام کی آزادی کے بعد بھی آقا اور غلام میں ایک تعلق شریعت نے باقی رکھا ہے جسے ولاء کہتے ہیں اور اس کے کچھ حقوق بھی ہیں۔

لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ الخ

سے نہیں ہے۔ جو شخص بھی کوئی ایسی شرط کرے گا جو کتاب اللہ میں ذکر شدہ شرائط کے غیر مناسب ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی چاہے سو مرتبہ کر لے۔ اس حدیث کی روایت مالک نے یحییٰ کے واسطہ سے کی وہ عمرہ سے کہ بریرہ اور انھوں نے منبر پر چڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔ الخ

باب ۳۱۲ التَّقَاضِيْ وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۱۲۔ قرض کا تقاضہ اور قرض دار کا پیچھا مسجد تک کرنا۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ ؏

۴۴۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ عبد اللہ بن کعب بن مالک سے وہ کعب سے کہ انھوں نے مسجد نبوی میں ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا (اسی دوران میں) دونوں کی گفت گو تیز ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے معتکف[1] سے سن لیا۔ آپؐ پردہ ہٹا کر باہر تشریف لائے اور پکارا کعب! کعب رضی اللہ عنہ بولے لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم اپنے قرض میں سے اتنا کم کردو۔ آپؐ کا اشارہ تھا کہ آدھا کم کردیں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے کردیا۔ پھر آپؐ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب اٹھو اور ادا کردو۔

باب ۳۱۳ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذٰى وَالْعِيْدَانِ ؏

۳۱۳۔ مسجد میں جھاڑو دینا اور مسجد سے چیتھڑے، کوڑے کرکٹ اور لکڑیوں کو چن لینا۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوِ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ فَقَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ اَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ؏

۴۴۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا۔ وہ ثابت سے وہ ابو رافع سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت فرمایا لوگوں نے بتایا کہ وہ تو انتقال کر گئی آپؐ نے اس پر فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا۔ اچھا اس کی قبر تک مجھے لے چلو۔ پھر آپؐ قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی۔

باب ۳۱۴ تَحْرِيْمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ ؏

۳۱۴۔ مسجد میں شراب کی تجارت کی حرمت کا اعلان۔

---

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اعتکاف میں تھے اور مسجد نبوی میں ایک طرف کھجور کی چٹائیوں سے معتکف بنایا گیا تھا۔ یہ واقعہ غالباً رات کے وقت پیش آیا۔

۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰیَاتُ مِنْ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرِّبٰو خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَرَاَھُنَّ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَۃَ الْخَمْرِ ؞

۴۴۲ - ہم سے عبدان نے ابوحمزہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ اعمش سے وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ جب سورۂ بقرہ کی ربٰو سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت کی۔ پھر شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

بَابُ ۳۱۵ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ یَخْدِمُہٗ ؞

۳۱۵ - مسجد کے لیے خادم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (قرآن کی اس آیت) "جو اولاد میرے بطن میں ہے اسے تیرے لیے آزاد چھوڑنے کی میں نے نذر مانی ہے" کے متعلق فرمایا کہ مسجد کے لیے چھوڑ دینے کی نذر مانی تھی کہ اس کی خدمت کیا کرے گا[1]

---

۴۴۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً اَوْ رَجُلًا کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا اُرَاہُ اِلَّا امْرَاَۃً فَذَکَرَ حَدِیْثَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِھَا ؞

۴۴۳ - ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد نے ثابت کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابورافع سے وہ ابوہریرہ رض سے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ ثابت نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ عورت تھی۔ پھر انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی کہ آپ نے ان کی قبر پر نماز پڑھی۔

بَابُ ۳۱۶ الْاَسِیْرِ اَوِ الْغَرِیْمِ یُرْبَطُ فِی الْمَسْجِدِ ؞

۳۱۶ - قیدی یا قرض دار جنھیں مسجد میں باندھ دیا گیا ہو۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنَا رَوْحٌ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ اَوْ کَلِمَۃً نَّحْوَھَا لِیَقْطَعَ عَلَیَّ الصَّلٰوۃَ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ وَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ اِلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ

۴۴۴ - ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں روح نے اور محمد بن جعفر نے خبر پہنچائی شعبہ کے واسطہ سے وہ محمد بن زیاد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ یا اسی طرح کی کوئی بات آپ نے فرمائی وہ میری نماز میں خلل انداز ہونا چاہتا تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب بھی اسے

---

[1] یہ حضرت عمران کی بیوی اور حضرت مریم کی والدہ کا واقعہ ہے اور آپ نے نذر مانی تھی کہ میرا جو بچہ پیدا ہوگا اسے وہ مسجد کی خدمت کے لیے وقف کر دیں گی۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گذشتہ امتوں میں بھی مساجد کی تعظیم کے پیش نظر اپنی خدمات اس کے لیے پیش کی جاتی تھیں اور وہ اس میں اس حد تک آگے تھے کہ اپنی اولاد کو مساجد کی خدمت کے لیے وقف بھی کر دیا کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان امتوں میں اولاد کو نذر کر دینا صحیح تھا۔ چونکہ لڑکوں کی نذر یہ لوگ کیا کرتے تھے اور امراۃ عمران کے لڑکی پیدا ہوئی اس لیے آپ نے اپنے رب سے معذرت کی کہ "میرے رب میرے تو لڑکی پیدا ہوئی" الآیہ۔

حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ۔ قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهٗ خَاسِئًا۔

دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آگئی "اے میرے رب مجھے ایسا ملک عطا کیجیے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو" راوی حدیث روح نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شیطان کو نامراد واپس کر دیا۔

باب ۳۱۷ الْاِغْتِسَالِ اِذَا اَسْلَمَ وَرَبْطِ الْاَسِيْرِ اَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ شُرَيْحٌ يَّاْمُرُ الْغَرِيْمَ اَنْ يُّحْبَسَ اِلٰى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ۔

۳۱۷۔ جب کوئی شخص اسلام لائے تو اس کا غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا۔ قاضی شریح رح قرضدار کے متعلق حکم دیا کرتے تھے کہ اسے مسجد کے ستون سے باندھ دیا جائے۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۴۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا کہا کہ مجھے سعید بن ابی سعید نے خبر دی کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سوار نجد کی طرف بھیجے یہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا پکڑ لائے انھوں نے قیدی کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو (رہائی کے بعد) ثمامہ مسجد نبوی سے قریب ایک کھجوروں کے باغ تک گئے اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔

باب ۳۱۸ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰى وَغَيْرِهِمْ۔

۳۱۸۔ مسجد میں مریضوں وغیرہ کے لیے خیمہ۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ يَغْذُوْ جُرْحُهٗ دَمًا فَمَاتَ

۴۴۶۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ غزوہ خندق میں سعد (رضی اللہ عنہ) کے بازو کی ایک رگ (اکحل) میں زخم آگیا تھا۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا تاکہ آپ قریب رہ کر ان کی دیکھ بھال کیا کریں۔ مسجد ہی میں بنی غفار کے لوگوں کا بھی خیمہ تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ کے زخم کا خون (جو رگ سے بکثرت نکل رہا تھا) بہہ کر جب ان کے خیمہ تک پہنچا تو وہ گھبرا گئے۔ انھوں نے کہا کہ خیمہ والو! تمھاری طرف سے یہ کیسا خون ہمارے خیمہ تک آتا ہے۔ پھر انھیں معلوم ہوا کہ یہ خون سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے بہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

مِنْهَا ؛

بَابٌ ۳۱۹ إِدْخَالِ الْبَعِيْرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ ؛

۴۴۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ قَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ؛

کا انتقال اسی زخم کی وجہ سے ہوا [1]

۳۱۹ ـ کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد میں اونٹ لے جانا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا تھا۔

۴۴۷ ـ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے محمد بن عبدالرحمن بن مالک بن نوفل کے واسطہ سے یہ خبر پہنچائی وہ عروہ بن زبیر سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام سلمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں اپنی بیماری کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے آپ آیت والطور وکتاب مسطور کی تلاوت کر رہے تھے [2]

---

[1] امام بخاری رح مسجد کے احکام میں بڑی توسع کا مسلک رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ زخمیوں اور مریضوں وغیرہ کو بھی مسجد میں رکھا جا سکتا ہے۔ بلا کسی خاص مجبوری کے۔ حدیث میں جو واقعہ ذکر ہوا ہے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبوی سے اس کا تعلق ہے لیکن سیرت ابن اسحاق میں یہی واقعہ جس طرح بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مسجد نبوی کا نہیں بلکہ کسی اور مسجد سے اس کا تعلق ہے پھر یہاں خاص طور پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات وغیرہ میں تشریف لے جاتے تو نماز پڑھنے کے لیے کوئی خاص جگہ منتخب فرما لیتے اور چاروں طرف سے کسی چیز کے ذریعہ اسے گھیر دیتے تھے۔ اصحاب سیر ہمیشہ اس کا ذکر مسجد کے لفظ سے کرتے ہیں حالانکہ فقہی اصول کی بناء پر مسجد کا اطلاق اس پر نہیں ہو سکتا اور نہ مسجد کے احکام کے تحت ایسی مساجد آتی ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا قیام بھی اسی طرح کی مسجد میں تھا کیونکہ غزوۂ خندق سے فراغت کے فوراً بعد ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تھا اور جیسا کہ حدیث میں ہے کہ غزوۂ خندق میں آپ زخمی ہوئے تھے اسلئے قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب فوراً ہی بعد آپ بنو قریظہ کے محاصرہ کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب رکھ کر ان کی دیکھ بھال کیلئے آپ نے اسی مسجد میں انھیں ٹھہرایا ہوگا جو بنو قریظہ کے محاصرہ کرتے ہیں مسجد کے حکم میں نہیں ہے اور زخمی یا مریض کو بلا کسی خاص ضرورت کے ایسی مسجد میں ٹھہرانا درست ہے۔ مسجد نبوی بنو قریظہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لیے آپ جس وقت بنو قریظہ کا محاصرہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے اگر حضرت سعد رض کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا ہوتا تو پھر انھیں قریب رکھ کر عیادت کا سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم نے جو کچھ کہا ہے اس کے لیے ایک اور دلیل یہ ہے کہ بنو قریظہ نے ہتھیار ڈالنے کے بعد حضرت سعد رض کو فیصل مانا تھا کہ وہ جو کچھ کہیں گے ہم اسے ماننے کے لیے تیار رہیں۔ جاہلیت میں بنو قریظہ اور حضرت سعد رض کا قبیلہ دونوں حلیف تھے اور حضرت سعد رض اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ حضرت سعد زخمی ہونے کی حالت میں ہی فیصلہ کے لیے تشریف لائے اور آپ نے اسی موقع پر ان کے لیے فرمایا تھا کہ اپنے سردار کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سعد وہیں کسی جگہ مقیم تھے

[2] امام بخاری رح یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ بیت اللہ مسجد حرام میں ہے اس لیے اس کا طواف سوار ہو کر کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ضرورت کی بنا پر مسجد میں اونٹ وغیرہ لے جانا جائز ہے لیکن عہد نبوی میں بیت اللہ کے علاوہ اور کوئی عمارت وہاں نہیں تھی۔ صرف ارد گرد مکانات تھے بعد میں حضرت عمر رض نے ایک احاطہ کھنچوا دیا تھا اس لیے حضرت ام سلمہ کا اونٹ مسجد میں کہاں داخل ہوا؟ حضرت ام سلمہ نماز پڑھنے کی حالت میں آنحضور کے سامنے سے گذری تھیں کیونکہ وہ بھی طواف کر رہی تھیں اور طواف نماز کے حکم میں ہے۔

باب ۳۲۰

۴۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَأَحْسِبُ الثَّانِيَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى أَتٰى أَهْلَهُ ؎

۳۲۰ -

۴۴۸ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا کہا کہ ہم سے انس نے بیان کیا کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکلے۔ ایک عباد بن بشر اور دوسرے صاحب کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ اسید بن حضیر تھے۔ رات تاریک تھی اور ان دونوں اصحاب کے پاس منور چراغ کی طرح کوئی چیز تھی جس سے آگے روشنی پھیل رہی تھی وہ دونوں اصحاب جب (ایک دوسرے سے (راستے میں) جدا ہوئے تو دونوں کے ساتھ اسی طرح کی ایک ایک روشنی تھی۔ آخر وہ اسی طرح اپنے اپنے گھر پہنچ گئے ؎

باب ۳۲۱ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَا فُلَيْحٌ قَالَ نَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يُبْكِي هٰذَا الشَّيْخَ إِنْ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا

۳۲۱ - مسجد میں کھڑکی اور راستہ۔

۴۴۹ - ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے فلیح نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو النضر نے بیان کیا عبید بن حنین کے واسطہ سے وہ بسر بن سعید سے وہ ابو سعید خدری رض سے انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا خطبہ میں آپ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا (کہ وہ جس کو چاہے اختیار کرے) بندہ نے آخرت کو پسند کر لیا۔ اس بات پر ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر خدا نے اپنے کسی بندہ کو دنیا اور آخرت میں سے کسی کو اختیار کرنے کو کہا اور بندہ نے آخرت اپنے لیے پسند کر لی تو اس میں ان بزرگ (حضرت ابو بکر رض) کے رونے کی کیا بات ہے۔ لیکن بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ بندہ تھے اور ابو بکر ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ ابو بکر آپ روئیے مت، اپنی صحبت اور اپنی دولت کے ذریعہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر رض کو بناتا لیکن اس کے بدلہ میں اسلام کی اخوت و مودت کافی ہے ؎۲ مسجد میں ابو بکر رض کے دروازے کے

؎ یہ دونوں اصحاب رض نماز عشاء کے بعد دیر تک مسجد نبوی میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ پھر جب یہ باہر تشریف لائے تو رات اندھیری تھی اور صحبت نبوی کی برکت سے راستہ منور کر دیا گیا تھا۔ ؎۲ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر رض کو بناتا۔ اس پر علماء نے بڑی طویل بحثیں کی ہیں کہ خلیل کا مفہوم کیا ہے اور حبیب اور خلیل میں کیا فرق ہے وغیرہ۔ اگر ان تمام بحثوں کا اختصار کیا جائے تو آخر کار یہ بات

(باقی اگلے صفحہ پر)

بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ۔

سوا تمام دروازے بند کر دیے جائیں [۱]

۴۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْجُعْفِیُّ قَالَ نَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ یَعْلَی بْنَ حَکِیْمٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ عَاصِبًا رَّاْسَہٗ بِخِرْقَۃٍ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَّلٰکِنْ خُلَّۃُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّیْ کُلَّ خَوْخَۃٍ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

۴۵۰ - ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے یعلی بن حکیم سے سنا وہ عکرمہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے وہ ابن عباس رضؓ سے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے سر سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ابوبکر بن قحافہ سے زیادہ مجھ پر اپنی جان ومال کے ذریعہ احسان کیا ہو اور اگر میں کسی کو انسانوں میں خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے۔ ابوبکر رضؓ کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد کی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔

بَابُ ۳۲۲ الْاَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْکَعْبَۃِ وَالْمَسَاجِدِ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَا عَبْدَ الْمَلِکِ لَوْ رَاَیْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ وَاَبْوَابَھَا۔

۳۲۲ - کعبہ اور مساجد میں دروازے اور چٹخنی۔

ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے کہا کہ ہم سے سفیان نے ابن جریج کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے عبد الملک کاش تم ابن عباس رضؓ کی مساجد اور ان کے دروازوں کو دیکھتے۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَکَّۃَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَۃَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ

۴۵۱ - ہم سے ابو النعمان اور قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا۔ انھوں نے دروازہ کھولا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ حاشیہ:۔ اگر ظاہر تی ہے کہ یہاں خلت سے مراد وہ تعلق ہے جو صرف خدا وند تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہو سکتا ہے اور اسی وجہ سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے الفاظ فرمائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر صدیق رضؓ اور آپ کے درمیان یہ تعلق لکن ہی نہیں البتہ اسلامی اخوت ومحبت کا اعلیٰ سے اعلیٰ جو درجہ ہو سکتا ہے وہ ابوبکر صدیق رضؓ اور آپ کے درمیان قائم ہے۔

صفحہ ھذا: [۱] جب مسجد نبوی کی ابتدائی تعمیر ہوئی تو قبلہ بیت المقدس تھا۔ پھر بیت اللہ الحرام قرار پایا جو مدینہ سے جنوب میں تھا۔ اس وقت مسجد نبوی کا دروازہ شمال کی طرف کر دیا گیا تھا چونکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مکانات مسجد کے چاروں طرف تھے اور مسجد میں صحابہ رضؓ کے آنے جانے کے لیے کھڑکیاں اور دروازے بنائے گئے تھے۔ اس لیے آپ نے مشرق ومغرب کے دروازوں کو بھی بند کر دینے کا حکم دیا شمال کے ایک دروازے کو چھوڑ کر سارے دروازے اور کھڑکیاں بند کر دی گئیں البتہ ابوبکر رضؓ کی طرف ایک کھڑکی رہنے دی گئی تھی اور اس سے آپؐ کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ جب آپ امام ہوں تو آنے جانے کی سہولت پوری طرح رہے۔

النبي صلى الله عليه وسلم وبلال وأسامة بن زيد وعثمان بن طلحة ثم أغلق الباب فلبث فيه ساعة ثم خرجوا قال ابن عمر فبدرت فسألت بلالا فقال صلى فيه فقلت في أي فقال بين الأسطوانتين قال ابن عمر فذهب علي أن أسأله كم صلى ۔

باب ۳۲۳ دخول المشرك في المسجد ۔

۴۵۲ - حدثنا قتيبة قال نا الليث عن سعيد بن أبي سعيد أنه سمع أبا هريرة يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة بن أثال فربطوه بسارية من سواري المسجد ۔

باب ۳۲۴ رفع الصوت في المسجد ۔

۴۵۳ - حدثنا علي بن عبد الله بن جعفر بن نجيح المديني قال نا يحيى بن سعيد القطان قال نا الجعيد بن عبد الرحمن قال حدثني يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال كنت قائما في المسجد فحصبني رجل فنظرت إليه فإذا عمر بن الخطاب فقال اذهب فأتني بهذين فجئته بهما فقال ممن أنتما أو من أين أنتما قالا من أهل الطائف قال لو كنتما من أهل البلد لأوجعتكما ترفعان أصواتكما في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

۴۵۴ - حدثنا أحمد بن صالح قال نا ابن وهب قال أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال حدثني عبد الله بن كعب بن مالك أن كعب بن مالك أخبره أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينا كان له عليه في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فارتفعت أصواتهما حتى سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم

بلال رض، اسامہ بن زید رض اور عثمان بن طلحہ اندر تشریف لے گئے۔ پھر دروازہ بند کر دیا گیا اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر باہر آئے۔ ابن عمر رض نے فرمایا کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر بلال رض سے پوچھا، انھوں نے بتایا کہ آں حضور نے اندر نماز پڑھی تھی۔ میں نے پوچھا کس جگہ۔ کہا کہ دونوں ستونوں کے درمیان، ابن عمر رض نے فرمایا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

۳۲۳۔ مشرک کا مسجد میں داخل ہونا [1]

۴۵۲۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے سعید بن ابی سعید کے واسطہ سے بیان کیا کہ انھوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو نجد کی طرف بھیجا، وہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال نامی کو پکڑ کر لائے اور مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

۳۲۴۔ مسجد میں آواز اونچی کرنا۔

۴۵۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے جعید بن عبد الرحمن نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا۔ سائب بن یزید کے واسطہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کسی نے میری طرف کنکری پھینکی۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو عمر رض بن خطاب سامنے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سامنے جو دو شخص ہیں انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں بلا لایا۔ آپ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے اور کہاں رہتے ہو۔ انھوں نے بتایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے ہوتے تو میں تمھیں سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو۔

۴۵۴۔ ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس بن یزید نے خبر دی ابن شہاب کے واسطہ سے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا انھیں کعب بن مالک نے خبر دی کہ انھوں نے ابن ابی حدرد سے اپنے ایک قرض کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد نبوی کے اندر تقاضا کیا۔ دونوں کی آواز (باہمی جواب و سوال کے وقت) اونچی ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ

[1] کسی مشرک یا غیر مسلم کے مسجد میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ ۔

باب ۳۲۵ الْحِلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرٰى فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ ۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُهُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ۔

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ نَفَرٌ

علیہ وسلم نے بھی اپنے معتکف سے سنا۔ آپؐ اٹھے اور معتکف پر پڑے ہوئے پردہ کو ہٹایا۔ آپؐ نے کعب بن مالک کو آواز دی، یا کعب! کعب بولے۔ لبیک یا رسول اللہ۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ اپنا آدھا قرض معاف کر دیں۔ کعب نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے معاف کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب چلو قرض ادا کر دو۔

۳۲۵۔ مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا۔

۴۵۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا عبید اللہ کے واسطہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اس وقت آپؐ منبر پر تشریف فرما تھے کہ رات کی نماز کس طرح پڑھنے کے لیے آپؐ فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ دو دو رکعت کر کے اور جب طلوع صبح صادق قریب ہونے لگے تو ایک رکعت اور اس میں ملا لینا چاہیے یہ ایک رکعت اس کی نماز کو طاق بنا دے گی اور آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ رات کی آخری نماز کو طاق رکھا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔

۴۵۶۔ ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا عبید اللہ کے واسطے سے۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپؐ خطبہ دے رہے تھے۔ آنے والے نے پوچھا۔ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپؐ نے فرمایا دو دو رکعت کر کے۔ پھر جب طلوع صبح صادق کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور ملا لو تاکہ تم نے جو نماز پڑھی ہے اسے یہ ایک رکعت طاق بنا دے اور ولید بن کثیر نے کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عمرؓ نے ان سے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی جب کہ آپؐ مسجد میں تھے۔

۴۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے واسطہ سے کہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انھیں خبر پہنچائی واقد لیثی کے واسطہ سے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ تین آدمی باہر

ثَلٰثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

سے آئے۔ دو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضری کی غرض سے آگے بڑھے لیکن تیسرا چلا گیا۔ باقی ماندہ دو میں سے ایک نے درمیان میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا شخص سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا تو واپس ہی جا رہا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ان تینوں کے متعلق ایک بات نہ بتاؤں۔ ایک شخص تو خدا کی طرف بڑھا اور خدا نے اسے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا (یعنی پہلا شخص) رہا دوسرا تو اس نے خدا سے حیا کی اس لیے خدا بھی اس سے رک گیا۔ تیسرے نے روگردانی کی اس لیے خدا نے بھی اس کی طرف سے اپنی رحمت کا رخ موڑ لیا۔

بَابُ ۳۲۶ الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

۳۲۶۔ مسجد میں چت لیٹنا۔

۴۵۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ۔

۴۵۸ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عباد بن تمیم سے وہ اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضہ سے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا، آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔ ابن شہاب سے مروی ہے وہ سعید بن مسیب سے کہ عمر رضہ اور عثمان رضہ بھی اس طرح لیٹتے تھے[1]

بَابُ ۳۲۷ الْمَسْجِدِ يَكُوْنُ فِي الطَّرِيْقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيْهِ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَاَيُّوْبُ وَمَالِكٌ ۔

۳۲۷۔ عام گذرگاہ پر مسجد بنانا، جب کہ کسی کو اس سے نقصان نہ پہنچے (جائز ہے) اور حسن (بصری) اور ایوب اور مالک رحمہم اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

۴۵۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ

۴۵۹ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے انھوں نے کہا مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو

---

[1] چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کی ممانعت بھی آئی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اسی طرح لیٹے اور عمر و عثمان رضہ بھی اسی طرح لیٹا کرتے تھے۔ اس لیے ممانعت کے متعلق کہا جائے گا کہ یہ اس صورت میں ہے جب ستر عورت کا اہتمام پوری طرح نہ ہو سکے لیکن اگر پورا اہتمام اس کا کوئی شخص کرتا ہے پھر اس طرح چت لیٹ کر سونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور رہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عام لوگوں کی موجودگی میں اس طرح نہیں لیٹتے تھے۔ بلکہ خاص استراحت کے وقت آپ کبھی اس طرح لیٹے ہوں گے۔ جبکہ دوسرے لوگ وہاں موجود نہیں رہے ہوں گے ورنہ عام مجلسوں میں آپ جس وقار کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے اس کی تفصیلات بھی احادیث میں موجود ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس دور میں عام عرب اور خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لنگی باندھتے تھے جس میں شرمگاہ کھل جانے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ پاجاموں میں اس کا خطرہ نہیں۔

اِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاءُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً وَّلَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ

دین اسلام کا متبع پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دن کے دونوں وقت ہمارے گھر تشریف نہ لائے۔ پھر ابوبکر کی سمجھ میں ایک صورت آئی اور انھوں نے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی۔ آپ اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے وہاں تعجب سے کھڑے ہو جاتے اور آپ کی طرف دیکھتے رہتے۔ ابوبکر بڑے رونے والے شخص تھے جب قرآن پڑھتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہتا قریش کے مشرک سردار اس صورتِ حال سے گھبرا گئے (حدیث مفصل آئندہ آئے گی)

بَابُ ۳۲۸ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ السُّوْقِ

وَصَلّٰى ابْنُ عَوْنٍ فِيْ مَسْجِدٍ فِيْ دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ ؕ

۳۲۸ ۔ بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا ۔ ابن عون نے ایک ایسی گھر کی مسجد میں نماز پڑھی جس کے دروازے عام لوگوں پر بند تھے۔

۴۶۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَاَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهٗ وَتُصَلِّي الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيْهِ ؕ

۴۶۰ ۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے ابومعاویہ نے بیان کیا اعمش کے واسطہ سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں، گھر کے اندر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص وضو کرے اور اس کے تمام آداب کا لحاظ رکھے۔ پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس سے ساقط کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔ مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے۔ تو ملائکہ اس کے لیے رحمتِ خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں "اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے" بشرطیکہ ریاح خارج کر کے تکلیف نہ دے [1]

[1] اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ باجماعت نماز میں تنہا یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ درحقیقت یہاں تنہا اور باجماعت نماز کے ثواب کے تفاوت کو بیان کرنا مقصود ہے۔ چونکہ عہد نبوی میں بازار محلوں سے علیحدہ تھے اور بازار میں مساجد نہیں تھیں اس لیے اگر کوئی شخص وہاں نماز پڑھتا تو ظاہر ہے کہ تنہا ہی پڑھتا۔ اس لیے اسی حیثیت سے حدیث کا یہ حکم بھی ہوگا۔ اس زمانہ میں بازار آبادی کے اندر لگتے ہیں اور اگر بازار میں مسلمان آباد ہوں تو مساجد کا بھی اہتمام ہوتا ہے اس لئے بازار میں مساجد کے اندر اگر کوئی نماز پڑھے تو پورے ثواب کا انشاء اللہ مستحق ہوگا۔

باب ۳۲۹ تَشْبِيْكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ

۳۲۹ ۔ مسجد وغیرہ میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا[1]

۴۶۱ ۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ نَا عَاصِمٌ نَا وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهٗ لِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ بِهٰذَا ؎

۴۶۱ ۔ ہم سے حامد بن عمر نے بشر کے واسطہ سے بیان کیا کہا کہ ہم سے عاصم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے واقد نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا ۔ وہ ابن عمر یا ابن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور عاصم بن علی نے کہا کہ ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا کہا کہ ہم نے اس حدیث کو اپنے والد سے سنا لیکن مجھے حدیث یاد نہیں رہی تھی ۔ پھر واقد نے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرکے مجھے بتایا ۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اے عبداللہ بن عمرو تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بُرے لوگوں میں رہ جاؤ گے ۔ (اس طرح یعنی آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے میں کرکے صورت واضح کی) ۔

۴۶۲ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ ؎

۴۶۲ ۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے ابی بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے دادا (ابو بردہ) سے وہ ابو موسیٰ اشعری سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے اور آپ نے (تمثیلاً) ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا ۔

۴۶۳ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ

۴۶۳ ۔ ہم سے اسحٰق نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہمیں ابن شمیل نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابن عون نے خبر دی وہ ابن سیرین سے وہ ابوہریرہ سے انھوں نے کہا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی ۔ ابن سیرین نے کہا کہ ابوہریرہ رض نے اس کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا ۔ ابوہریرہ رض نے فرمایا کہ آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا ۔ اس کے بعد ایک لکڑی کے سہارے جو مسجد میں پڑا ہوا تھا ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے ۔ آپ اس کا اس طرح

---

[1] اس سے روکنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ ایک بُری ہیئت اور لغو حرکت ہے لیکن اگر تمثیل یا اسی طرح کے کسی صحیح مقصد کے پیش نظر انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض چیزوں کی مثال بیان کرتے ہوئے انگلیوں کو اس طرح ایک دوسرے میں داخل کیا تھا لیکن بغیر کسی ضرورت و مقصد کے مسجد سے باہر بھی یہ ناپسندیدہ ہے ۔

وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِى الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِى الْقَوْمِ رَجُلٌ فِىْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَاتَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ؕ

بَابٌ ۳۳۰ الْمَسَاجِدِ الَّتِىْ عَلٰى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِىْ صَلّٰى فِيْهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَحَرّٰى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّىْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّىْ فِيْهَا وَاَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّىْ فِىْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِى الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِىْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ ؕ

سہارا لیے ہوئے تھے جیسے آپ بہت ہی غصہ ہوں، اور آپ نے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں پر رکھا اور ان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور آپ نے اپنے داہنے رخسار مبارک کو بائیں ہاتھ کی پشت سے سہارا دیا۔ جو لوگ مسجد سے جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ دروازوں سے باہر جا چکے تھے۔ لوگ کہنے لگے کہ نماز (کی رکعتیں) کم کر دی گئی ہیں؟ حاضرین میں ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی تھے لیکن انھیں بھی بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ انھیں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے اور انھیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انھوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز (کی رکعتیں) کم کر دی گئیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتوں میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر پوچھا کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں۔ حاضرین بولے کہ جی ہاں! آخر آپ آگے بڑھے اور باقی رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ تلامذہ ابن سیرین سے پوچھتے کہ کیا پھر سلام پھیرا تو وہ جواب دیتے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمران بن حصین کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔[1]

۳۳۰۔ مدینے کے راستے میں وہ مساجد اور جگہیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

٭٭٭

۴۶۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ (مدینے سے مکہ تک) راستے میں بعض مخصوص جگہوں کو تلاش کر کے وہاں نماز پڑھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے والد (ابن عمر رض) بھی ان مقامات میں نماز پڑھتے تھے۔ اور میں نے سالم سے پوچھا تو مجھے خوب یاد ہے کہ انھوں نے بھی نافع کی حدیث کے مطابق ہی تمام مقامات کا ذکر کیا البتہ مقام شرف روحا کی مسجد کے متعلق دونوں کا بیان مختلف تھا۔

---

[1] یہ حدیث "حدیث ذوالیدین" کے نام سے مشہور ہے اور احناف و شوافع کے درمیان ایک اختلافی مسئلہ میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے تفصیلی بحث اپنے موقعہ پر ہوگی۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ بَطْنَ وَادٍ فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّي فَدَحَا فِيهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنَى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَذَلِكَ الْعِرْقُ انْتَهَى طَرَفُهُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ

۴۶۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا انھیں عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کے لیے تشریف لے گئے اور حج کے موقع پر جب حج کے ارادہ سے نکلے تو ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا۔ ذوالحلیفہ کی مسجد سے متصل ایک ببول کے درخت کے نیچے اور جب آپ کسی غزوہ سے واپس ہو رہے ہوتے اور راستہ ذوالحلیفہ سے ہو کر گذرتا یا حج یا عمرہ سے واپسی ہو رہی ہوتی تو وادی عقیق کے نشیبی علاقہ میں اترتے۔ پھر جب وادی کے نشیب سے اوپر آتے تو وادی کے بالائی کنارے کے اس مشرقی حصہ پر پڑاؤ ہوتا جہاں کنکریوں اور ریت کا کشادہ نالا ہے۔ یہاں آپ رات کو صبح تک آرام فرماتے تھے۔ اس وقت آپ اس مسجد کے قریب نہیں ہوتے جو پتھروں کی ہے۔ آپ اس ٹیلے پر بھی نہیں ہوتے تھے جس پر مسجد بنی ہوئی ہے۔ وہاں ایک گہری وادی تھی۔ عبداللہ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ اس کے نشیب میں ریت کے ٹیلے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہیں نماز پڑھتے تھے کنکریوں اور ریت کے کشادہ نالہ کی طرف سے سیلاب نے آکر اس جگہ کے آثار و نشانات کو مٹا دیا جہاں عبداللہ بن عمر نماز پڑھا کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی جہاں اب شرف روحاء والی مسجد کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ عبداللہ بن عمر اس جگہ کی نشاندہی کرتے تھے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی کہتے تھے کہ یہاں تمہاری داہنی طرف جب تم مسجد میں (قبلہ رو ہو کر) نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے ہو۔ جب تم مکہ جاؤ (مدینہ سے) تو یہ چھوٹی مسجد راستے کے داہنی جانب پڑتی ہے۔ اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان پھینکے ہوئے بہت سے پتھر یا اسی جیسی کچھ چیزیں پڑی ہوئی ہیں اور ابن عمر (مشہور و معروف وادی) عرق الظبیۃ میں نماز پڑھتے تھے جو مقام روحاء کے آخر میں ہے اور اس عرق الظبیۃ کا کنارہ اس راستے پر جا کر ختم ہوتا ہے جو مسجد سے قریب ہے۔ مسجد اور روحاء کے آخری . . . حصہ کے درمیان مکہ جاتے ہوئے اب یہاں ایک مسجد کی تعمیر ہو گئی ہے۔ عبداللہ بن عمر اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنے بائیں طرف مقابل میں چھوڑ دیتے تھے اور آگے بڑھ کر خاص وادی عرق الظبیۃ میں نماز پڑھتے تھے۔ عبداللہ بن عمر روحاء سے چلتے تو ظہر کی نماز اس

ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ الظُّهْرَ وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُوْنَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ وَوِجَاهَ الطَّرِيْقِ فِيْ مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيْدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيْلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِيْ جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَفِيْ سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيْرَةٌ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُوْرِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيْقِ بَيْنَ أُوْلٰئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوْحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيْلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ فِيْ مَسِيْلٍ دُوْنَ هَرْشٰى ذٰلِكَ الْمَسِيْلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِنْ غَلْوَةٍ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ إِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيْقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيْلِ الَّذِيْ فِيْ أَدْنٰى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ يَنْزِلُ فِيْ بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيْلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائیں جب یہاں آجاتے پھر ظہر پڑھتے اور اگر مکہ سے آگے ہوتے صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے یا سحر کے آخر میں وہاں سے گذرتے تو صبح کی نماز تک وہیں آرام کرتے اور فجر کی نماز پڑھتے اور عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستے کے داہنی طرف مقابل میں ایک گھنے درخت کے نیچے وسیع اور نرم علاقہ میں قیام فرماتے تھے جو قریہ رُویثہ کے قریب تھا پھر آپ اس ٹیلہ سے جو رُویثہ کے راستے سے قریب دو میل کے ہے چلتے تھے۔ اب اس کے اوپر کا حصہ ٹوٹ کر درمیان میں لٹک گیا ہے۔ درخت کا تنا اب بھی کھڑا ہے اور اس کے ارد گرد ریت کے تودے بکثرت پھیلے ہوئے ہیں اور عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریہ عرج کے قریب اس نالے کے کنارے نماز پڑھی جو پہاڑ کی طرف جاتے ہوئے پڑتا ہے۔ اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں۔ ان قبروں پر پتھروں کے بڑے بڑے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔ راستے کے داہنی جانب درختوں کے پاس ان کے درمیان میں ہو کر نماز پڑھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قریہ عرج سے سورج ڈھلنے کے بعد چلتے اور ظہر اسی مسجد میں آکر پڑھتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے کے بائیں طرف ان گھنے درختوں کے پاس قیام کیا جو ہرشی پہاڑ کے قریب نشیب میں ہیں۔ یہ ڈھلوان جگہ ہرشی کے ایک کنارے سے ملی ہوئی ہے۔ یہاں سے عام راستہ تک پہنچنے کے لیے تقریبًا پونے تین فرلانگ کا فاصلہ پڑتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ اس گھنے درخت کے پاس نماز پڑھتے تھے جو ان تمام درختوں میں راستے سے سب سے زیادہ قریب ہے اور سب سے لمبا درخت بھی یہی ہے اور عبداللہ بن عمر نے نافع سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نشیبی جگہ میں اترتے تھے جو وادی مر الظہران کے قریب ہے۔ مدینہ کے مقابل جب کہ مقام صفراوات سے اترا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ڈھلوان کے بالکل نشیب میں قیام کرتے تھے۔ یہ راستے کے بائیں جانب پڑتا ہے جب کوئی شخص مکہ جا رہا ہو۔ راستے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل کے درمیان صرف پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ۔

مقام ذی طویٰ میں قیام فرماتے تھے۔ رات یہیں گذارتے تھے اور صبح ہوتی تو نماز فجر یہیں پڑھتے۔ مکہ جاتے ہوئے۔ یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک بڑے سے ٹیلے پر تھی۔ اس مسجد میں نہیں جو اب بنی ہوئی ہے بلکہ اس سے نیچے ایک بڑا ٹیلہ تھا اور عبد اللہ بن عمر نے حضرت نافع سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کی ان دو گھاٹیوں کا رُخ کیا جو اس کے اور جبل طویل کے درمیان کعبہ کی سمت میں ہیں۔ آپ اس مسجد کو جو اب وہاں تعمیر ہوئی ہے اپنی بائیں طرف کر لیتے تھے ٹیلے کے کنارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر تھی۔ ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ چھوڑ کر پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔[1]

باب ۳۳۱ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

۳۳۱۔ امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

۴۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبید اللہ بن عتبہ سے کہ

[1] اس طویل حدیث میں جن مقامات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا ذکر ہے ان میں سے تقریباً اکثر کے آثار و نشانات اب مٹ چکے ہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اب ان میں صرف مسجد ذی الحلیفہ اور روحا کی مساجد جن کی اسی اطراف کے لوگ تعیین کر سکتے ہیں باقی رہ گئی ہیں اس کے علاوہ اس حدیث میں جس سفر کی نمازوں کا ذکر ہے وہ سات دنوں تک جاری رہا تھا۔ اور آپ نے پینتیس ۳۵ نمازیں راستے میں پڑھی ہوں گی لیکن راویان حدیث نے اکثر کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ وادی روحا میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور پھر فرمایا کہ یہاں ستر انبیاء نے نمازیں پڑھی ہیں۔ ابن عمر کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جن مقامات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھیں وہاں پہنچ کر نماز کے لیے خاص طور سے اہتمام کرنا اور ان سے تبرک حاصل کرنا مستحب ہے ویسے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع سنت میں انتہائی شدت مشہور ہے لیکن دوسری طرف حضرت عمرؓ کا طرز عمل ہے کہ اپنے کسی سفر میں انھوں نے دیکھا کہ لوگ ایک خاص جگہ نماز پڑھنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پوچھا کہ کیا بات ہے لوگوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کی نماز کا وقت ہو گیا ہے تو پڑھ لے ورنہ آگے چلے۔ اہل کتاب اس لیے ہلاک ہو گئے کہ انھوں نے انبیاء کے آثار کو تلاش کر کر کے ان پر عبادت گاہیں بنائیں۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ان عام لوگوں کی زیارت سے متعلق ہے جو ان مقامات کی بغیر نماز کے زیارت کو ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں انھیں یہ خوف تھا کہ ایسے افراد کہیں ان مقامات پر نماز پڑھنا واجب نہ سمجھ بیٹھیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے افراد سے اس طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا اس کے علاوہ اس سے پہلے حضرت عتبان کی حدیث گذر چکی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر ایک جگہ اس لیے نماز پڑھی تھی تاکہ عتبان وہاں نماز پڑھا کریں۔

بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اس زمانہ میں میں قریب البلوغ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں دیوار کے سوا کسی اور چیز کا سترہ کر کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے صف کے بعض حصے سے گذر کر میں سواری سے اترا۔ گدھی کو میں نے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں شریک (نماز) ہو گیا کسی نے اس کی وجہ سے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهٗ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَآءُ ۔

۴۶۷۔ ہم سے اسحٰق نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے نافع کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن (مدینہ سے) باہر تشریف لے جاتے تو چھوٹے نیزہ (حربہ) کو گاڑنے کا حکم دیتے وہ جب گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے یہی آپ سفر میں بھی کیا کرتے تھے (مسلمانوں کے) خلفاء نے اسی طرز عمل کو اختیار کر لیا ہے۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَآءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ اَلظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ ۔

۴۶۸۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا عون بن ابی جحیفہ سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے عنزہ (ڈنڈا جس کے نیچے پھل لگا ہوا ہو) گاڑ دیا گیا تھا ظہر کی دو رکعت، عصر کی دو رکعت (مسافر ہونے کی وجہ سے) آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے اس وقت گذر رہے تھے[1]

باب ۳۳۲ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَالسُّتْرَةِ ۔

۳۳۲۔ مصلی اور سترہ میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا

۴۶۹۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالعزیز

---

[1] حدیث میں ہے کہ کالے کتے، گدھے یا عورتیں اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذریں تو نماز میں خلل پڑتا ہے اور اسی وجہ سے راوی نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا کہ عورتیں اور گدھے پر سوار لوگ نمازیوں کے سامنے سے گذر رہے تھے۔ حدیث میں ایک ساتھ مختلف چیزوں کو جمع کر کے بیان کر دیا گیا ہے کہ ان کے سامنے سے گذرنے سے نماز میں خلل پڑتا ہے اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی کہ وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اگر سامنے سے گذریں تو توجہ بٹتی ہے اور ذہن میں وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ حدیث میں عورتوں کو گدھے کے برابر نہیں بتایا گیا بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ اس صنف میں مردوں کے لیے جو کشش ہے نمازی کے سامنے سے گذرنے کے وقت اس کی وجہ سے نماز میں خلل پڑ سکتا ہے جو نماز کے لیے معیوب ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ان کے سامنے سے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جو اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں بلکہ صرف ان کی وجہ سے نماز میں خلل کو بتانا مقصود ہے۔

عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ ؏

بن ابی حازم نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ سہل بن سعد سے انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گذر سکنے کا فاصلہ تھا۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا ؏

۴۷۰۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے سلمہ کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ مسجد کی دیوار اور منبر کے درمیان بکری کے گذر سکنے کا فاصلہ تھا[1]

باب ۳۳۳ الصَّلٰوةِ إِلَى الْحَرْبَةِ ؏

۳۳۳۔ چھوٹے نیزہ (حربہ) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا ؏

۴۷۱۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحیٰی نے عبید اللہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا مجھے نافع نے عبد اللہ بن عمر کے واسطہ سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حربہ گاڑ دیا جاتا تھا۔ اور آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

باب ۳۳۴ الصَّلٰوةِ إِلَى الْعَنَزَةِ ؏

۳۳۴۔ عنزہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرَّانِ مِنْ وَرَائِهَا ؏

۴۷۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت باہر تشریف لائے۔ آپ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا گیا جس سے آپ نے وضو کیا۔ پھر ہمیں آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور عصر کی بھی۔ آپ کے سامنے عنزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ اور عورتیں اور گدھے پر سوار لوگ اس کے پیچھے سے گذر رہے تھے۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ ؏

۴۷۳۔ ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شاذان نے شعبہ کے واسطے سے بیان کیا وہ عطا بن ابی میمونہ سے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔ ہمارے ساتھ عکازہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) یا چھڑی یا عنزہ ہوتا تھا اور ہمارے ساتھ ایک برتن بھی ہوتا تھا جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم حاجت سے فارغ ہو جاتے تو

[1] مسجد نبوی میں اس وقت محراب نہیں تھا اور آپ منبر کے بائیں طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ لہٰذا منبر اور دیوار کا فاصلہ بعینہٖ وہی تھا جو آپ کے اور دیوار کے درمیان ہو سکتا تھا۔

باب ۳۳۵ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ۔

باب ۳۳۶ الصَّلوٰةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ۔ وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ فَأَدْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ إِلَيْهَا۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلوٰةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلوٰةَ عِنْدَهَا۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ

آپ کو وہ برتن دیتے تھے۔

۳۳۵۔ مکہ اور اس کے علاوہ دوسرے مقامات میں سترہ[1]

۴۷۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابوجحیفہ سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دوپہر کے وقت تشریف لائے اور آپ نے بطحاء میں ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے عنزہ گاڑ دیا گیا تھا اور جب آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کے پانی کو اپنے بدن پر لگانے لگے۔

۳۳۶۔ ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھنا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والے ستونوں کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہیں جو اس پر ٹیک لگا کر باتیں کریں۔ ابن عمرؓ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ اس کو سامنے کر کے نماز پڑھو (تاکہ گذرنے والے کو تکلیف نہ ہو)۔

۴۷۵۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہا کہ میں سلمہ بن اکوع کے ساتھ (مسجد نبوی میں) حاضر ہوا کرتا تھا سلمہ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے پاس تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابومسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ انھوں نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

۴۷۶۔ ہم سے قبیصہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن عامر کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ انس بن مالک سے انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ مغرب (کی اذان) کے وقت ستونوں کے سامنے

---

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سترہ کے مسئلہ میں مکہ اور دوسرے مقامات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اس موقعہ پر یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ خاص بیت اللہ کے سامنے نماز اگر کوئی شخص پڑھ رہا ہے اور طواف کرنے والے اس کے سامنے سے آجا رہے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ بیت اللہ کا طواف بھی نماز کے حکم میں ہے۔ یہ مسئلہ امام طحاوی نے اپنی مشکل الآثار میں ذکر کیا ہے۔ (فیض الباری ص ۸۱ ج ۲)

عِنْدَ الْمَغْرِبِ. وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جلدی سے پہنچ جاتے تھے۔[1] شعبہ نے عمرو سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے (اس حدیث میں) یہ زیادتی کی ہے۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔

باب ۳۳۷ الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

۳۳۷۔ نماز دو ستونوں کے درمیان جب کہ تنہا پڑھ رہا ہو۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى أَثَرِهِ فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلّٰى فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ.

۴۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے جویریہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن عمر سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے۔ اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ اور بلال بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ دیر تک اندر رہے پھر باہر آئے اور میں پہلا شخص تھا جو آپ کے بعد داخل ہوا۔ میں نے بلال سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ پہلے دو ستونوں کے درمیان۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ لَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ فَقَالَ [عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ]

۴۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک بن انس نے خبر دی نافع کے واسطہ سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی بھی۔ پھر دروازہ بند کر دیا اور اس میں ٹھہرے رہے۔ جب بلال باہر آئے تو میں نے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا انھوں نے کہا کہ آپ نے ایک ستون کو تو بائیں طرف چھوڑا اور ایک کو دائیں طرف اور تین کو پیچھے اور اس زمانہ میں بیت اللہ میں چھ ستون تھے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور ہم سے اسمٰعیل نے کہا کہ مجھ سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ دائیں طرف آپ نے دو ستون چھوڑے تھے۔

باب

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ صَلّٰى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ

۴۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوضمرہ نے بیان کیا کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا نافع کے واسطے سے کہ عبد اللہ بن عمر جب کعبہ میں داخل ہوتے تو چند قدم آگے کی طرف بڑھتے دروازہ پشت کی طرف ہوتا اور آپ آگے بڑھتے جب ان کے اور ان کے سامنے کی دیوار کا فاصلہ تقریباً تین ہاتھ رہ جاتا تو نماز پڑھتے۔ اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھنا چاہتے تھے جس کے متعلق حضرت بلال نے آپ کو بتایا

---

[1] مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان ہلکی پھلکی دو رکعتیں ابتدائے اسلام میں پڑھ لی جاتی تھیں لیکن پھر اس پر عمل ترک کر دیا گیا کیونکہ شریعت کو مغرب کی اذان اور نماز میں زیادہ سے زیادہ اتصال مطلوب ہے۔ شوافع کے نزدیک یہ دو رکعتیں مستحب ہیں اور احناف اور مالکیہ کے یہاں صرف مباح۔

بِهٖ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ بَاْسٌ اِنْ صَلّٰى فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ ؕ

تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں نماز پڑھی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ بیت اللہ میں جس جگہ بھی ہم چاہیں نماز پڑھ سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

بَابُ ۳۳۹ الصَّلٰوةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ ؕ

۳۳۹۔ سواری، اونٹ، درخت اور کجاوہ کو سامنے کرکے نماز پڑھنا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ اَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ ؕ

۴۸۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی بصری نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا۔ عبید اللہ بن عمر کے واسطہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اپنی سواری کو سامنے کرکے عرض میں کر لیتے تھے اور اس کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ عبید اللہ بن عمر نے نافع سے پوچھا کہ جب سواری اُچھلنے کودنے لگتی تو اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے (اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کیا کرتے تھے) نافع نے جواب دیا کہ اس وقت کجاوے کو اپنے سامنے کر لیتے تھے اور اس کے آخری حصے کی (جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے۔ ایک کھڑی سی لکڑی) کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

بَابُ ۳۴۰ الصَّلٰوةِ اِلَى السَّرِيْرِ ؕ

۳۴۰۔ چارپائی کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنا۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيْءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّيْ فَاَكْرَهُ اَنْ اُسَنِّحَهٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى اَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِيْ ؕ

۴۸۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا منصور کے واسطہ سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تم لوگوں نے ہم عورتوں کو کتوں اور گدھوں کے برابر بنا دیا حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ چارپائی کو اپنے سامنے کر لیا پھر نماز ادا فرمائی۔ مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا کہ میرا جسم سامنے آجائے اس لیے میں چارپائی کے پایوں کی طرف سے آہستہ سے نکل کر اپنے لحاف سے باہر آگئی۔ [1]

---

[1] عرب میں چارپائی کھجور کی تیلی شاخوں اور رسّی سے بنتے تھے۔ یہاں پر یہ بتایا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی کو بطور سترہ استعمال کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چارپائی پر لیٹی ہوئی تھیں اور آپ نے ان کے لیٹے رہنے میں کوئی حرج نہیں محسوس فرمایا۔ امام بخاری ہی کی ایک حدیث میں ہے جو چند ابواب کے بعد آئے گی کہ عورت، کتے اور گدھے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ حدیث کے ظاہری الفاظ ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے ظاہر سے پیدا شدہ غلطی کی تصحیح اپنے مخاطبوں سے فرما رہی ہیں اس سے متعلق نوٹ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔

باب ۳۴۱ لِيَرُدَّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ إِنْ أَبَى أَنْ تُقَاتِلَهُ قَاتِلْهُ ؕ

۳۴۱۔ نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے گذرنے والے کو روک دے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کعبہ میں جبکہ آپ تشہد کے لیے بیٹھے ہوئے تھے روک دیا تھا۔ اور اگر وہ لڑائی پر اُتر آئے تو اُس سے لڑنا بھی چاہیئے[1]

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ ابْنُ أَبِي إِيَاسٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ نَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ؕ

۴۸۲۔ ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یونس نے حمید بن ہلال کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابوصالح سے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ح اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا۔ ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حمید بن ہلال عدوی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوصالح سمان نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کسی چیز کی طرف رُخ کئے ہوئے لوگوں کے لیے اسے سترہ بنائے ہوئے تھے۔ ابومعیط کے خاندان کے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گزر جائے ابوسعید نے اس کے سینے پر دھکا دے کر باز رکھنا چاہا۔ جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گزرنے کے نہ ملا۔ اس لیے وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لیے لوٹا۔ اب کی ابوسعید نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا۔ اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا۔ اس کے بعد ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے گئے مروان نے کہا اے ابوسعید آپ میں اور آپ کے بھائی کے بچے میں کیا معاملہ پیش آیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی شخص نماز کسی چیز کی طرف رُخ کر کے پڑھے اور اس چیز کو سترہ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گذرنا چاہے تو اسے دھکا دے دینا چاہیئے۔ اگر اب بھی اسے اصرار ہو تو اس سے لڑنا چاہیئے کیونکہ وہ شیطان ہے[2]

---

[1] حنفیہ کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی جہری نماز پڑھ رہا ہو تو ذرا اونچی آواز کر کے گذرنے والے کو روکنے کی کوشش کرے اور اگر سری نماز ہے تو اس میں مشائخ کے مختلف اقوال ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک آیت کو زور سے پڑھ دے تاکہ گذرنے والا متنبہ ہو جائے ابن عمر نے گذرنے والے سے لڑائی (قتال) کے متعلق جو فرمایا ہے اسے حنفیہ مبالغہ پر محمول کرتے ہیں یعنی نماز کی حالت میں گذرنے والے سے مزاحمت کی اجازت نہیں دیتے لیکن شوافع اس کی بھی اجازت دیتے ہیں [2] مطلب یہ ہے کہ سترہ اور نماز پڑھنے والے کے بیچ سے اگر کوئی گذرنا چاہے ورنہ سترہ کے سامنے سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

باب ۳۴۲ اِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِي جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً

۳۴۲۔ مصلّی کے سامنے سے گذرنے پر گناہ۔

۴۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے مالک نے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ ابو نصر سے بیان کیا وہ بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد نے انھیں ابوجہیم کی خدمت میں ان سے پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انھوں نے نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذرنے والے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے۔ ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر مصلی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس کا گناہ کتنا بڑا ہے تو اس کے سامنے سے گذرنے پر چالیس (سال) وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتا۔ ابوالنضر نے کہا مجھے یاد نہیں کہ انھوں نے چالیس دن کہا یا مہینہ یا سال۔

باب ۳۴۳ اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي

وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهٖ فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهٖ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَالَيْتُ اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ

۳۴۳۔ نماز پڑھتے میں ایک مصلّی کا دوسرے شخص کی طرف رُخ کرنا۔

حضرت عثمان رضہ نے نماز پڑھتے وقت کسی دوسرے کی طرف رُخ کرنے کو ناپسند فرمایا لیکن اس وقت جب کہ مصلی کی توجہ سامنے والے کی طرف ہو جائے لیکن اگر اس کی طرف کوئی توجہ نہیں تو زید بن ثابت نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ایک شخص دوسرے کی نماز کو نہیں توڑ سکتا۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوْا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا كِلَابًا لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ فَتَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْتَقْبِلَهُ فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

۴۸۴۔ ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا۔ اعمش کے واسطے سے وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضہ سے کہ ان کے سامنے تذکرہ چلا کہ نماز کو کیا چیزیں توڑ دیتی ہیں لوگوں نے کہا کہ کتا۔ گدھا۔ عورت (بھی) نماز کو توڑ دیتی ہے۔ عائشہ نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کتوں کے برابر بنا دیا۔ حالانکہ میں جانتی ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپؐ کے اور آپؐ کے قبلہ کے درمیان (سامنے) چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی۔ مجھے ضرورت پیش آتی تھی اور یہ بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا تھا کہ خود کو آپؐ کے سامنے کر دوں۔ اس لیے میں آہستہ سے نکل آتی تھی۔ اعمش نے ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضہ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بقیہ حاشیہ:۔ سترہ ہوتا ہی اس لیے ہے کہ سامنے سے گذرنے والوں کو کوئی تنگی نہ ہو۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اگر پھر بھی نہ مانے تو روکنا چاہیے اس سے مقصد دل میں اس فعل کی قباحت اور ناگواری کو راسخ کرتا ہے۔ نماز ہی کی حالت میں روکنے کا حکم نہیں ہے۔ گذرنے والے کو شیطان اس لیے کہا کہ وہ خدا اور بندے کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کر رہا ہے جو شیطان کا کام ہے۔

باب ۳۴۴ الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ ؞

۳۴۴ ـ سوئے ہوئے شخص کے سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

۴۸۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِي فَاَوْتَرْتُ ؞

۴۸۵ ـ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ فرماتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں عرض میں اپنے بستر پر سوئی رہتی۔ جب وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔

باب ۳۴۵ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَةِ ؞

۳۴۵ ـ نفل نماز عورت سامنے ہوتے ہوئے پڑھنا۔

۴۸۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ؞

۴۸۶ ـ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ ابو النضر کے واسطہ سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضہ سے کہ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سو جایا کرتی تھی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے (پھیلے ہوئے) ہوتے تھے پس جب آپ سجدہ کرتے تو پاؤں کو ہلکے سے دبا دیتے اور میں انہیں سکیڑ لیتی پھر جب قیام فرماتے تو میں انہیں پھیلا لیتی۔ اس زمانہ میں گھروں کے اندر چراغ نہیں تھے۔

باب ۳۴۶ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ ؞

۳۴۶ ـ جس نے یہ کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

۴۸۷ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ثَنَا اَبِي قَالَ نَا الْاَعْمَشُ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاِنِّي عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ فَاُوْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ ؞

۴۸۷ ـ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم نے اسود کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عائشہ سے ح اور اعمش نے کہا کہ مجھ سے مسلم نے مسروق کے واسطہ سے بیان کیا وہ عائشہ رضہ سے کہ ان کے سامنے ان چیزوں کا ذکر چلا جو نماز کو توڑ دیتی ہیں یعنی کتا، گدھا اور عورت اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں گدھوں اور کتوں کی طرح بنا دیا حالانکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ میں، چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان (سامنے) لیٹی رہتی تھی۔ مجھے کوئی ضرورت پیش آتی اور چونکہ یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ کے سامنے (جب کہ آپ نماز پڑھ رہے ہوں) بیٹھوں اور اس طرح آپ کو تکلیف ہو اس لیے میں آپ کے پاؤں کی طرف سے خاموشی کے ساتھ نکل جاتی تھی [1]

[1] امام بخاری رح اس حدیث کا جواب دینا چاہتے ہیں جس میں ہے کہ کتے، گدھے اور عورت نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ یہ بھی صحیح حدیث ہے لیکن اس سے مقصد یہ بتانا تھا کہ ان کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے خشوع وخضوع میں فرق پڑتا ہے یہ مقصد نہیں تھا کہ واقعی ان کا سامنے سے گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

۴۸۸ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ قَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ أَهْلِهِ ۔

۴۸۸ ۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ۔ کہا کہ ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھوں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ کیا نماز کو کوئی چیز توڑ دیتی ہے تو انھوں نے فرمایا کہ نہیں اسے کوئی چیز نہیں توڑتی ۔ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور میں سامنے عرض میں گھر کے بستر پر لیٹی رہتی تھی ۔

بَابٌ ۳۴۷ إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيْرَةً عَلٰى عُنُقِهِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

۳۴۷ ۔ نماز میں اگر کوئی اپنی گردن پر کسی بچی کو اٹھا لے ۔

۴۸۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا ...

۴۸۹ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر کے واسطہ سے خبر دی ۔ وہ عمرو بن رزقی سے وہ ابو قتادہ انصاری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے وقت اٹھائے رہتے تھے ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی حدیث میں ہے کہ جب سجدہ میں جاتے تو اتار دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھا لیتے [1]

بَابٌ ۳۴۸ إِذَا صَلّٰى إِلٰى فِرَاشٍ فِيْهِ حَائِضٌ ۔

۳۴۸ ۔ ایسے بستر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جس پر حائضہ عورت ہو ۔

۴۹۰ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلٰى فِرَاشِي ۔

۴۹۰ ۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے ہشیم نے شیبانی کے واسطہ سے بیان کیا ۔ وہ عبد اللہ بن شداد بن ہاد سے کہا کہ مجھے میری خالہ میمونہ بنت الحارث نے خبر دی کہ میرا بستر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں ہوتا تھا اور اکثر آپ کا کپڑا (نماز پڑھتے میں) میرے اوپر آجاتا تھا ۔ میں اپنے بستر پر ہی ہوتی تھی ۔

بقیہ حاشیہ : ۔ چونکہ بعض لوگوں نے اس کے ظاہری الفاظ پر ہی حکم لگا دیا تھا اس لیے حضرت عائشہ رضؓ نے اس کی تردید کی ضرورت سمجھی اس کے علاوہ اس حدیث سے یہ بھی شبہ ہوتا تھا کہ نماز کسی دوسرے کے عمل سے بھی ٹوٹ سکتی ہے ۔ اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عنوان لگایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی یعنی کسی دوسرے کا کوئی عمل خاص طور سے سامنے سے گذرنا ۔

صفحہ ھذا [1] امامہ بنت زینب خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چڑھ جاتی تھیں اور جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو صرف اشارہ کر دیتے اور آپ چونکہ باشعور تھیں اس لیے اشارہ پاتے ہی اتر جاتی تھیں ۔ راوی نے اسی کو "صلی وھو حامل لھا" سے تعبیر کیا ہے اور یہ عمل قلیل ہے جس سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل بھی صرف امت کی تعلیم کے لیے کیا تھا عمل کے ذریعہ کسی بات کی تعلیم فطرت کو اپیل کرتی ہے اور جس طرح بچے زندگی کے طور طریق ماں باپ کے عمل سے سیکھتے ہیں امت بھی اپنے نبی کے عمل سے دین کے طور طریقے سیکھتی ہے ۔

۴۹۱۔ حدثنا ابو النعمان قال نا عبد الواحد بن زياد قال نا الشيباني سليمان قال نا عبد الله بن شداد ابن الهاد قال سمعت ميمونة تقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وانا الى جنبه نائمة فاذا سجد اصابني ثوبه وانا حائض ‎۔

۴۹۱۔ ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شیبانی سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن شداد بن ہاد نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور میں آپ کے برابر میں سوتی رہتی۔ جب آپ سجدہ میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ کو چھو جاتا تھا۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

باب ۳۴۹ هل يغمز الرجل امرأته عند السجود لكي يسجد

۳۴۹۔ کیا مرد اپنی بیوی کو سجدہ کرتے وقت سجدہ کی گنجائش پیدا کرنے کے لیے چھو سکتا ہے۔

۴۹۲۔ حدثنا عمرو بن علي قال نا يحيى قال نا عبيد الله قال نا القاسم عن عائشة قالت بئسما عدلتمونا بالكلب والحمار لقد رأيتني ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا مضطجعة بينه وبين القبلة فاذا اراد ان يسجد غمز رجلي فقبضتهما ‎۔

۴۹۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قاسم نے بیان کیا عائشہ رض کے واسطہ سے۔ آپ نے فرمایا تم نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر بنا کر تم نے برا کیا۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کے سامنے لیٹی ہوئی تھی۔ جب سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤں کو چھو دیتے تھے اور میں انہیں سکیڑ لیتی تھی۔

باب ۳۵۰ المرأة تطرح عن المصلي شيئا من الاذى

۳۵۰۔ عورت جو نماز پڑھنے والے سے گندگی کو ہٹا دے۔

۴۹۳۔ حدثنا احمد بن اسحاق السورماري قال نا عبيد الله بن موسى قال نا اسرائيل عن ابي اسحاق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي عند الكعبة وجمع قريش في مجالسهم اذ قال قائل منهم الا تنظرون الى هذا المرائي ايكم يقوم الى جزور آل فلان فيعمد الى فرثها ودمها وسلاها فيجيء به ثم يمهله حتى اذا سجد وضعه بين كتفيه فانبعث اشقاهم فلما سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وضعه بين كتفيه وثبت النبي صلى الله عليه وسلم ساجدا فضحكوا حتى مال بعضهم على بعض من الضحك فانطلق

۴۹۳۔ ہم سے احمد بن اسحٰق سورماری نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابو اسحٰق کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عمرو بن میمون سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ قریش اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک قریشی بولا۔ اس ریاکار کو نہیں دیکھتے؟ کیا کوئی ہے جو بنی فلاں کے ذبح کیے ہوئے اونٹ تک جانے کے لیے تیار ہو اور وہاں سے گوبر خون اور جھلی لائے پھر یہاں انتظار کرے۔ جب یہ (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ میں جائیں تو گردن پر رکھ دے (اس کام کو انجام دینے کے لیے) ان میں کا سب سے زیادہ بدبخت شخص اٹھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو اس نے آپ کی گردن مبارک پہ یہ غلاظتیں ڈال دیں۔ ان کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ہی کی حالت میں سر کو کیے رہے۔ مشرکین (یہ دیکھ کر) ہنسے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پہ لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ ایک شخص (غالباً ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثُمَّ سَمّٰى اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً ؞

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا۔ آپ ابھی بچی تھیں۔ آپ دوڑتی ہوئی تشریف لائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی سجدہ ہی میں تھے۔ پھر ان غلاظتوں کو آپ کے اوپر سے ہٹایا اور مشرکین کو مخاطب کر کے انھیں برا بھلا کہا۔ پھر جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کر لی تو فرمایا "خدایا قریش پر عذاب نازل کر، خدایا قریش پر عذاب نازل کر، خدایا قریش پر عذاب نازل کر" پھر نام لے کر کہا۔ خدایا عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف۔ عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو ہلاک کر دے۔" عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا۔ خدا گواہ ہے۔ میں نے ان سب کو بدر کی لڑائی میں خاک و خون میں پایا۔ پھر انھیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنوئیں والے خدا کی رحمت سے دور کر دیئے گئے۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا پارہ دوم مکمل ہوا

تیسرا پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ نماز کے اوقات

بَابُ ۳۵۱ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَفَضْلِهَا

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَّقَّتَهٗ عَلَيْهِمْ۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ اَوَ اِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۵۱۔ نماز کے اوقات اور ان کے فضائل

خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ نماز مسلمانوں پر فرض موقت ہے یعنی خدا نے ان کے اوقات کی تعیین کر دی ہے۔

۴۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا کہ میں نے مالک کے سامنے (یہ حدیث) پڑھی ابن شہاب کے واسطے سے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن نماز میں تاخیر کی، پھر عروہ بن زبیر ان کے پاس گئے اور بتایا کہ (اسی طرح) مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز میں تاخیر کی تھی جب وہ عراق میں (گورنر) تھے۔ اس کے بعد ابو مسعود انصاری ان کی خدمت میں گئے اور فرمایا مغیرہؓ! آخر یہ کیا قصہ ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جب جبریل علیہ السلام آئے تو انھوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی۔ پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی، پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اسی طرح حکم ہوا ہے۔ اس پر عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے کہا معلوم بھی ہے کیا بیان کر رہے ہو کیا جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات (اپنے عمل کے ذریعہ) بتائے تھے عروہ نے فرمایا کہ ہاں اسی طرح بشیر بن ابی مسعود اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے تھے[1] عروہ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عائشہ

(حاشیہ) [1] حضرت جبریل علیہ السلام اسراء کے بعد جب کہ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہو گئی تھیں ان کے اوقات اور طریقے کی تعلیم دینے کے لیے بھیجے گئے تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مقام ابراہیم کے پاس آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی تھی۔ جبریل علیہ السلام امام ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی، جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی (بقیہ آگے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھ لیتے تھے جب ابھی دھوپ انکے حجرہ میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے سے بھی پہلے۔

بَابُ ۳۵۲ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

۳۵۲ - خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ اللہ کی طرف رجوع کرنیوالے اور اللہ سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکین کے طبقہ میں نہ شامل ہو جاؤ۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ.

۴۹۵ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عباد نے بیان کیا اور یہ عباد کے لڑکے ہیں۔ ابو جمرہ کے واسطے سے وہ ابن عباس سے انھوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے عرض کی کہ ہم اس ربیعہ کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں اس لیے آپ کسی ایسی بات کا ہمیں حکم دیجیے کہ جسے ہم سیکھ لیں اور اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں (حکم دیتا ہوں) خدا پر ایمان لانے کا پھر آپ نے اس کی تفصیل فرمائی کہ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اور نماز کے قائم کرنیکا زکوٰۃ دینے کا اور جو مال تمھیں غنیمت میں ملے اس میں سے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور تمھیں میں تو بڑی حنتم (سبز رنگ کی مرتبان جیسی گھڑیا جس پر روغن لگا ہوا) اور قار ایک قسم کا تیل جو بصرہ سے لایا جاتا تھا، لگے ہوئے برتن اور نقیر (کھجور کی جڑ سے برتن کی طرح بنایا جاتا تھا) کے استعمال سے روکتا ہوں[1]

(بقیہ حاشیہ) سے بھی اسی کو بتایا گیا ہے بخاری کے علاوہ دوسری کتب احادیث میں تصریح ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت کی دو نمازیں دو دن تک پڑھائی تھیں۔ اس طرح اوقات نماز کی تحدید کرنی مقصود تھی کہ پہلے دن پانچوں نمازیں اول وقت میں پڑھائیں پھر دوسرے دن آخر وقت میں۔ گویا بتانا یہ تھا کہ ان دونوں اوقات کے درمیان میں نماز کا اصل وقت ہے اس روایت میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عروہ بن زبیر سے کہا کہ "جانتے بھی ہو کیا بیان کر رہے ہو" یعنی قول کے ذریعہ وقت کی تعیین کی جا سکتی تھی عملاً اس کی کیا ضرورت تھی؟ پھر آپ نے بعد میں کہا کہ "کیا جبریل علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی تھی" درحقیقت حضرت عمر بن عبد العزیز کو اس سلسلہ میں کوئی حدیث معلوم نہیں تھی اور جب عروہ نے یہ حدیث سنائی تو انھیں کچھ تھوڑا سا تامل ہوا حضرت عروہ نے جب اس تامل کو محسوس کیا تو فوراً اس کی سند بیان کر دی تاکہ پوری طرح اطمینان ہو جائے۔

اوقات نماز کی تعلیم بجائے قول کے فعل کے ذریعہ اس لیے کی گئی کہ وقت کی تحدید قول کے ذریعہ خاص طور سے اس دور میں پوری طرح نہیں ہو سکتی تھی یہی وجہ ہے کہ احادیث میں صحابہ کی اس سلسلے میں تعبیرات مختلف ہیں اس لیے عملی طور پر ان کی تعلیم کی ضرورت محسوس کی گئی۔

(حاشیہ [1]) یہ وفد عبد القیس دو مرتبہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا ہے، پہلے ۵ھ میں پھر فتح مکہ کے سال۔ ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت اس لیے کی گئی تھی کہ عرب کے لوگ انھیں میں شراب تیار کرتے تھے۔ عرب دور جاہلیت میں شراب کے رسیا تھے (بقیہ حاشیہ آگے)

باب ۳۵۳ البیعۃ علی اقام الصلوٰۃ

۴۹۶ - حدثنا محمد بن المثنی قال ثنا یحیی قال حدثنا اسمعیل قال ثنا قیس عن جریر بن عبد اللہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم۔

باب ۳۵۴ الصلوٰۃ کفارۃ

۴۹۷ - حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن الاعمش قال حدثنی شقیق قال سمعت حذیفۃ قال کنا جلوسا عند عمر رضی اللہ عنہ فقال ایکم یحفظ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ قلت انا کما قالہ قال انک علیہ او علیہا لجریٔ قلت فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ وولدہ وجارہ تکفرھا الصلوٰۃ والصوم والصدقۃ والامر والنھی قال لیس ھذا ارید ولکن الفتنۃ التی تموج کما یموج البحر قال لیس علیک منہا باس یا امیر المؤمنین ان بینک وبینہا بابا مغلقا قال ایکسر ام یفتح قال یکسر قال اذا لا یغلق ابدا قلنا اکان عمر یعلم الباب قال نعم کما ان دون الغد اللیلۃ انی حدثتہ بحدیث لیس بالاغالیط فھبنا ان نسأل حذیفۃ فامرنا مسروقا فسألہ فقال الباب عمر۔

۳۵۳ - نماز قائم کرنے پر بیعت

۴۹۶ - ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا کہ ہم سے قیس نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

۳۵۴ - نماز کفارہ ہے۔

۴۹۷ - ہم سے مسدد نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا، اعمش نے کہا کہ مجھ سے شقیق نے بیان کیا، شقیق نے کہا کہ میں نے حذیفہ سے سنا حذیفہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے عمر نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو تم میں سے کس نے یاد رکھا ہے؟ میں بولا کہ میں نے اسی طرح یاد رکھا ہے جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتن کو معلوم کرنے میں بہت نڈر تھے میں نے کہا کہ انسان کے گھر والے مال، اولاد اور پڑوسی فتنہ (آزمائش کی چیز ہیں)[1]۔ اور نماز روزہ، صدقہ اچھی باتوں کے لیے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے روکنا ان کا کفارہ ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھتا مجھے تم اس فتنہ کے متعلق بتاؤ جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا بڑھے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا امیر المؤمنین! آپ اس سے خوف نہ کھائیے آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا۔ میں نے کہا توڑ دیا جائے گا۔ عمر بول اٹھے کہ پھر تو کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ شقیق نے کہا کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق علم رکھتے تھے

(بقیہ حاشیہ) اس لیے جب اس کی حرمت نازل ہوئی تو ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا جن میں شراب تیار ہوتی تھی تاکہ شراب کا تصور بھی ذہنوں سے محو ہو جائے پھر بعد میں ان کے استعمال کی اجازت ہو گئی تھی اس کے علاوہ ان برتنوں میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا تھا۔

(حاشیہ[1]) قرآن میں بھی ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ (تمہارے مال و اولاد تمہارے لیے باعث آزمائش ہیں) مطلب یہ ہے کہ آدمی انکی وجہ سے مضطرب اور بے قابو ہو جاتا ہے اور پھر دین کے حدود و احکام کی بھی پرواہ نہیں کرتا اگر کوئی شخص واقعی دین کا پابند ہے اور کسی اس طرح کے اضطراب کی وجہ سے دین کی حدود میں اس سے فرو گذاشت ہو گئی تو نماز روزہ اور روزمرہ کی دوسری عبادات ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں اصلاً نماز روزہ عبادت ہی ہیں لیکن یہ کفارہ بھی بن جاتے ہیں۔

تو انھوں نے کہا کہ ہاں بالکل اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے[1] میں نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو غلط قطعاً نہیں ہے ہمیں اس کے متعلق حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کچھ پوچھنے میں خوف ہوتا تھا اس لیے مسروق سے کہا گیا (کہ وہ پوچھیں) انھوں نے دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ دروازہ خود عمر رضی اللہ عنہ) ہی ہیں۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ۔

۴۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، اسمٰعیل تیمی کے واسطے سے وہ ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مسعود سے کہ ایک شخص نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دیدی، اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) نماز دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو اور کچھ رات گئے اور اور بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اس شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ صرف میرے لیے ہے تو آپ نے فرمایا نہیں۔ میری تمام امت کیلئے۔

باب ۳۵۵ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا

۳۵۵۔ نماز وقت پر پڑھنے کی فضیلت۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔

۴۹۹۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ مجھے ولید بن عیزار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابو عمر شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اس گھر کے مالک سے سنا آپ عبد اللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے، آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا پوچھا اس کے بعد فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ حسنِ معاملت رکھنا، پوچھا اس کے بعد۔ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ابن مسعود نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں مزید سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بتا دیتے۔

باب ۳۵۶ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا

۳۵۶۔ پانچوں وقت کی نمازیں گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

۵۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابن ابی حازم اور داوردی نے یزید بن عبد اللہ کے واسطے سے بیان کیا وہ محمد بن ابراہیم سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے

(حاشیہ [1]) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فتن وغیرہ سے متعلق احادیث سے عام صحابہ کی بہ نسبت زیادہ واقفیت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے اس طرح کی احادیث اکثر پوچھا کرتے تھے جس فتنہ کا ذکر یہاں ہوا ہے یہ وہی فتنہ ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت ہی سے شروع ہو گیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بند دروازہ توڑ دیا جائے گا۔ یعنی جب ایک مرتبہ فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے تو پھر ان کا سدِ باب ناممکن ہو گا چنانچہ امت میں باہم اختلاف و افتراق اور دوسرے مختلف فتنوں کی جو خلیج ایک مرتبہ حائل ہو گئی وہ اب تک پاٹی نہ جا سکی، نت نئے فتنے ہیں کہ آئے دن اٹھتے رہتے ہیں۔ نعاذ باللہ من الفتن۔

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہائے تو تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتا ہے صحابہ نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ ہرگز نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔

باب ۳۵۷ فِي تَضْيِيعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا

۳۵۷۔ بے وقت نماز پڑھنا نماز کو ضائع کر دینا ہے۔

۵۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ الصَّلٰوةُ قَالَ أَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيهَا

۵۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مہدی نے غیلان کے واسطے سے بیان کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی بات اس زمانہ میں نہیں پاتا۔ لوگوں نے کہا کہ نماز تو ہے فرمایا کہ اس کے ساتھ بھی تم نے کیا کچھ نہیں کر ڈالا ہے۔

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخِي عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ

۵۰۲۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبدالواحد بن واصل ابو عبیدہ حداد نے عبدالعزیز کے بھائی عثمان بن ابی رواد کے واسطے سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا۔ کہا کہ میں دمشق میں انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رو رہے تھے میں نے عرض کی کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی چیز اس نماز کے علاوہ اب نہیں پاتا اور اس کو بھی ضائع کیا جا رہا ہے اور بکر بن خلف نے کہا کہ ہم سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عثمان ابن ابی رواد نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۳۵۸ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ

۳۵۸۔ نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

۵۰۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہشام نے

(حاشیہ لہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وقت کے نکل جانے کے بعد نماز پڑھنے ہی کی وجہ سے یہ فرمایا کہ تم نے نماز ضائع کر دی۔ اس حدیث میں ہے کہ امام زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دمشق میں سنی تھی۔ حضرت انسؓ حجاج کی امارت کے زمانہ میں دمشق کے خلیفہ سے حجاج کی شکایت کرنے آئے تھے۔ اس وقت ولید بن عبدالملک خلیفہ تھا ثابت بنانی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حجاج کے دور امارت میں ہم حضرت انسؓ کے ساتھ تھے۔ حجاج نے نماز پڑھانے میں بہت دیر کی۔ حضرت انسؓ نے چاہا کہ کھڑے ہو کر اس کی اس حرکت پر ٹوکیں لیکن ساتھیوں نے روک دیا۔ جب باہر تشریف لائے تو فرمایا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی کوئی چیز سوائے کلمہ شہادت کے اپنی اصلی حالت پر باقی نہیں رہی، اس پر کسی نے کہا کہ نماز تو پڑھی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ظہر کو تو تم مغرب کے وقت پڑھتے ہو کیا یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان تفصیلی روایات سے عنوان میں فائدہ اٹھایا ہے کیونکہ یہ روایات ان کی شرائط کے مطابق نہیں تھیں اس لیے اسے کتاب میں بیان نہ کر سکے۔

عن قتادة عن انس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان احدكم اذا صلى يناجي ربه فلا يتفلن عن يمينه ولكن تحت قدمه اليسرى۔

٥٠٤۔ حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا يزيد بن ابراهيم قال حدثنا قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اعتدلوا في السجود ولا يبسط احدكم ذراعيه كالكلب واذا بزق فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه فانه يناجي ربه وقال سعيد عن قتادة لا يتفل قدامه او بين يديه ولكن عن يساره او تحت قدمه وقال شعبة لا يبزق بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره او تحت قدمه وقال حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يبزق في القبلة ولا عن يمينه ولكن عن يساره او تحت قدمه۔

باب ٣٥٩ الابراد بالظهر في شدة الحر

٥٠٥۔ حدثنا ايوب بن سليمان قال حدثنا ابو بكر عن سليمان قال صالح بن كيسان حدثنا الاعرج عبد الرحمن وغيره عن ابي هريرة ونافع مولى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر انهما حدثاه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم۔

٥٠٦۔ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن المهاجر ابي الحسن سمع زيد بن وهب عن ابي ذر قال اذن مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقال ابرد ابرد او

قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اس لیے اسے اپنی داہنی جانب نہ تھوکنا چاہیے۔ بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

۵۰۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ کرنے میں اعتدال رکھو اور کوئی شخص اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے، جب کسی کو تھوکنا ہی ہو تو سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے۔ سعید نے قتادہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ آگے یا سامنے نہ تھوکے۔ البتہ بائیں طرف تھوک سکتا ہے اور حمید انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ دائیں طرف البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

۳۵۹۔ گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنا۔

۵۰۵۔ ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوبکر نے بیان کیا سلیمان کے واسطہ سے۔ صالح بن کیسان نے کہا کہ ہم سے اعرج عبدالرحمن وغیرہ نے حدیث بیان کی وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر کے مولیٰ نافع عبداللہ بن عمر سے اس حدیث کی روایت کرتے تھے۔ کہ ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ کے بھڑکنے سے ہوتی ہے[1]۔

۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا ان سے شعبہ نے مہاجر ابوالحسن کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے زید بن وہب سے سنا وہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو ٹھنڈا ہونے

حاشیہ [1] جب جہنم دھونکائی جاتی ہے اور اس کی آگ میں شدت پیدا ہوتی ہے تو اس کے اثرات دنیا تک پہنچتے ہیں۔ حدیث کے ظاہر سے تو یہی مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہاں صرف جہنم کی آگ سے دوپہر کی گرمی کی شدت کو تشبیہ دی گئی ہے کہ گرمی اس وقت ایسی سخت ہوتی ہے گویا فیح جہنم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر سے پڑھنی چاہیے۔

قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ

دو یا یہ فرمایا کہ ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ بھڑکنے سے ہے اس لیے جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو (پھر ظہر کی اذان اس وقت کہی گئی) جب ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لیے۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ۔

۵۰۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا کہ اس حدیث کو ہم نے زہری سے سن کر یاد کیا ہے وہ سعید بن مسیب کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی تیزی کی وجہ سے ہے جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرے رب (آگ کی شدت کی وجہ سے) میرے بعض نے بعض کو کھا لیا۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ انتہائی سخت گرمی اور انتہائی سخت سردی جو تم لوگ محسوس کرتے ہو وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيَانُ وَيَحْيَى وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

۵۰۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو صالح نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے اس حدیث کی متابعت سفیان یحییٰ اور ابو عوانہ نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۳۶۰ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ۔

۳۶۰ سفر میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي تَيْمِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ ابْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَتَفَيَّؤُا تَتَمَيَّلُ۔

۵۰۹۔ ہم سے آدم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے بنی تیم اللہ کے مولیٰ مہاجر ابو الحسن نے بیان کیا کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا۔ وہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے مؤذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان دے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ مؤذن نے (تھوڑی دیر بعد) پھر دوبارہ چاہا کہ اذان دے لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو جب ٹیلے کا سایہ ہم نے دیکھ لیا (تب اذان کہی گئی) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی تیزی جہنم کی طرح سے ہے اس لیے جب گرمی سخت ہو جایا کرے تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو۔ ابن عباس نے فرمایا کہ تتفیأ کے معنی تتمیل (جھکنا، مائل ہونا ہیں (یعنی حدیث میں جو لفظ فیٔ (سایہ) آتا ہے وہ تفیأ سے مشتق ہے اور تفیأ کے معنی جھکنے کے ہیں۔ سایہ چونکہ ایک طرف سے دوسری طرف جھکتا اور مائل ہوتا رہتا ہے اس لیے اسے فیٔ کہا گیا)

باب ۳۶۱ وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ۔
وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالْهَاجِرَةِ۔

ظہر کا وقت زوال کے فوراً بعد۔

۳۶۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھری دوپہر میں (ظہر کی) نماز پڑھتے تھے۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

۵۱۰۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شعیب نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ جب سورج مغرب کی طرف جھکا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر ممبر پر تشریف لائے اور قیامت کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت میں بڑے عظیم حوادث پیش آئیں گے، پھر آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ لے کیونکہ جب تک میں اس جگہ پر ہوں تم مجھ سے جو بھی سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا۔ لوگ بہت زیادہ آہ و زاری کرنے لگے اور آپ برابر فرماتے جاتے تھے کہ جو کچھ پوچھنا ہو پوچھو۔ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور دریافت کیا کہ میرے باپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمھارے باپ حذافہ ہیں۔ آپ اب بھی برابر فرما رہے تھے کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور انھوں نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے سے خوش اور راضی ہیں۔ اس پر آنحضور چپ ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ابھی میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی تھیں، اس دیوار پر (خیر جنت میں) اور شر (جہنم میں) جیسا میں نے اس مقام میں دیکھا اور کہیں نہیں دیکھا تھا۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

۵۱۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ ابوالمنہال کے واسطہ سے وہ ابوبرزہ سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب ہمارے لیے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو پہچاننا ممکن تھا۔ صبح کی نماز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے اور آپ ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔ اور عصر کی نماز اس وقت ہوتی کہ ہم مدینہ منورہ کی آخری حد تک (نماز پڑھنے کے بعد) جاتے اور پھر واپس آجاتے لیکن دن ابھی بھی باقی رہتا تھا۔ مغرب کا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جو وقت بتایا تھا وہ مجھے یاد نہیں رہا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عشا کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، پھر ابوبرزہ نے فرمایا کہ نصف شب تک (مؤخر کرنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، اور معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا کہ پھر میں دوبارہ ابوالمنہال سے ملا تو انھوں نے (شک کے اظہار کے ساتھ) فرمایا "یا تہائی رات تک"۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

۵۱۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی، کہا کہ ہمیں

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ ۔

خالد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے غالب قطان نے بکر بن عبداللہ مزنی کے واسطہ سے بیان کیا کہ وہ انس بن مالک سے، آپ نے فرمایا کہ جب ہم (گرمیوں میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لیے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے[1]

بَابُ ۳۶۲ تَاْخِيْرِ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ ۔

۳۶۲ - ظہر کی نماز عصر کے وقت ۔

۵۱۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقَالَ اَيُّوْبُ لَعَلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ مَّطِيْرَةٍ قَالَ عَسٰى ۔

۵۱۳ ۔ ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا عمرو بن دینار کے واسطہ سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباسؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات رکعتیں (ایک ساتھ) اور آٹھ رکعتیں (ایک ساتھ) پڑھیں۔ ظہر اور عصر (کی آٹھ رکعتیں) اور مغرب اور عشاء (کی سات رکعتیں) ایوب نے پوچھا شاید برسات کا موسم رہا ہو۔ جابر بن زید نے جواب دیا کہ غالباً ایسا ہی ہوگا[2]

بَابُ ۳۶۳ وَقْتِ الْعَصْرِ ۔

۳۶۳ ۔ عصر کا وقت ۔

۵۱۴ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ

۵۱۴ ۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ ان کے حجرہ میں ابھی دھوپ باقی رہتی

---

[1] بظاہر اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو کپڑا پہنے ہوتے اسی پر سجدہ کر لیا کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے خواہ اسے پہن رکھا ہو اور اسی کے ایک حصہ کو آگے بڑھا کر سجدہ کی جگہ پر کر لیا اور اس پر سجدہ کیا یا علٰحدہ سے زمین پر بچھایا گیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کپڑا زمین پر نماز پڑھنے کے لئے نہیں بچھایا جاتا تھا۔ چونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جواز کی صرف یہی صورت ہے کہ علٰحدہ سے بچھایا گیا ہو اس لیے وہ اس حدیث کو اسی صورت پر محمول کریں گے۔ بہرحال حدیث میں اس کی بھی گنجائش ہے۔

[2] مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا کہ ظہر کی نماز میں اتنی تاخیر کر دی اور اسی طرح مغرب کی نماز میں بھی تاخیر کی۔ ابن عباس رضؓ نے جواب دیا کہ آپؐ چاہتے تھے کہ امت تنگی میں مبتلا نہ ہو جائے اس سے بھی زیادہ صراحت ایک دوسری حدیث میں ہے جو اسی حدیث کے راوی جابر بن عبد اللہ یعنی ابو الشعثاء سے مروی ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مخصوص تلامذہ میں سے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز آخر وقت میں پڑھی ہو گی اور عصر کی شروع وقت میں اسی طرح مغرب کی نماز میں بھی آپ نے تاخیر کی ہو گی اور عشاء کی جلدی پڑھ لی ہو گی اس پر ابو الشعثاء نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔ خود ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی نسائی میں اسی طرح روایت ہے اور ان تمام روایتوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جو دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھ لیتے تھے جس کی تعبیر روایتوں میں "عجل العشاء و اخر المغرب و اخر الظهر و عجل العصر" سے کی گئی ہے اور فقہا کی اصطلاح میں اسے "جمع بین الصلوٰتین" کہا گیا ہے اس جمع کی صورت یہ نہیں تھی کہ ظہر کی نماز عصر کے وقت یا مغرب کی نماز عشاء کے وقت پڑھتے تھے بلکہ جیسا کہ ابن عباس کی روایتوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ جمع کی صورت صرف یہ ہوتی تھی کہ ظہر آخر وقت میں پڑھ لیتے تھے اور عصر اول وقت میں اسی طرح مغرب آخر وقت میں اور عشاء اول وقت میں۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ امت کو معلوم ہو جائے کہ عذر پیش آ جانے پر اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے یہ یاد رہے کہ ایسی صورت کبھی نہیں ہوئی کہ کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھ لی گئی ہو۔

تَخْرُجُ مِنْ حُجْرَتِهَا ۔

۵۱۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ۔

۵۱۶ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ ۔

۵۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ۔

تھی۔

۵۱۵۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا، وہ عروہ سے وہ عائشہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی تو دھوپ ان کے حجرہ ہی میں تھی۔ سایہ دیوار پر بھی نہ چڑھا تھا۔

۵۱۶۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابن عیینہ نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عروہ سے وہ عائشہ رضؓ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تھے تو سورج ابھی میرے حجرے میں جھانکتا رہتا تھا، ابھی سایہ چڑھا بھی نہ ہوتا تھا۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) کہتے ہیں کہ مالک یحییٰ بن سعید شعیب اور ابن ابی حفصہ کی روایت میں (زہری سے، والشمس قبل ان تظہر کے الفاظ ہیں (مطلب یہی ہے۔ دونوں روایتوں کی توجیہ حافظ ابن حجر نے تفصیل سے بیان کی ہے۔ عربی دان اصحاب اسے ملاحظہ کر سکتے ہیں)۔

۵۱۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں عوف نے خبر دی سیار بن سلامہ کے واسطہ سے انھوں نے بیان کیا کہ دوپہر کی نماز جسے تم "صلوٰۃ اولیٰ"[1] کہتے ہو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے اور جب عصر پڑھتے اس کے بعد کوئی شخص مدینہ کے انتہائی کنارہ پر اپنے گھر واپس آجاتا اور سورج اب بھی موجود ہوتا تھا۔ مغرب کے وقت سے متعلق آپ نے جو کچھ کہا تھا مجھے وہ یاد نہیں رہا اور عشاء جسے تم "عتمہ"[2] کہتے ہو۔ اس میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے تھے جب آدمی اپنے قریب بیٹھے ہوئے دوسرے شخص کو پہچان سکتا اور صبح کی نماز میں آپؐ ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے[3]

---

[1] صلوٰۃ اولیٰ یعنی پہلی نماز کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے پانچ وقت کی نمازوں کے فرض ہونے کے بعد جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات کی تعلیم دینے کے لئے تشریف لائے تو سب سے پہلے ظہر کی نماز پڑھائی تھی۔ اسی لیے حدیث کے راوی نماز کے اوقات بیان کرنے میں شروع ظہر کی نماز سے کرتے ہیں۔

[2] "عتمہ" جاہلیت میں اسی وقت کا نام تھا۔ اسلام میں یہ "عشاء" ہے۔ نماز عشاء سے پہلے سونے کو آپ اس لئے ناپسند فرماتے تھے کہ اس سے نماز چھوٹ جانے کا خطرہ تھا اور بعد میں بات چیت اس لئے ناپسند ہے کہ اسلام چاہتا ہے کہ بیداری کی ابتداء اور اس کی انتہا دونوں خیر اور عبادت کے ساتھ ہو صبح اٹھے تو فجر کی نماز کی تیاریوں میں لگ جایئے اور رات کو سوئیے تو پہلے عشاء پڑھ لیجئے۔

[3] اس باب میں متعدد روایتیں ہیں اور عصر کے وقت کی تعیین کرتی ہیں۔ خاص عصر کی نماز سے متعلق تین روایتیں حضرت عائشہ رضؓ کی ہیں اور ان سب میں آپ نے ایک بات بتائی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تھے تو دھوپ ان کے حجرہ میں باقی رہتی تھی۔ حنفیہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ عصر کی نماز دیر میں پڑھی جائے اور شوافع کہتے ہیں کہ سویرے جب کہ دن کا کافی حصہ باقی رہے پڑھ لینی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ

بقیہ صفحہ آئندہ

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ

۵۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ مالک کے واسطے سے وہ اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے وہ انس بن مالک سے انھوں نے فرمایا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکتے اور اس کے بعد کوئی بنی عمرو بن عوف (قبا) کی مسجد میں جاتا تو لوگ ابھی عصر پڑھتے رہتے تھے۔[1]

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ ؏

۵۱۹۔ ہم سے ابن مقاتل نے بیان کیا کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو امامہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر واپسی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیا دیکھا کہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے عرض کی کہ عم مکرم! یہ کونسی نماز آپ پڑھ رہے تھے فرمایا کہ عصر اور اسی وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ نماز پڑھتے تھے۔[1]

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا إِلٰى قُبَاءَ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ؏

۵۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی وہ انس بن مالک سے کہ آپ نے فرمایا ہم عصر کی نماز پڑھتے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) اس کے بعد کوئی شخص قبا جاتا اور جب وہاں پہنچ جاتا تو سورج ابھی بلندی پر ہوتا تھا۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ

۵۲۱۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تو سورج بلندی پر اور روشن ہوتا تھا پھر ایک شخص مدینہ کے بالائی علاقہ کی طرف جاتا وہاں پہنچنے کے بعد

(بقیہ صفحہ گذشتہ) علیہ وسلم بھی اول وقت ہی میں پڑھتے تھے لیکن امام طحاوی نے لکھا ہے کہ چونکہ ازواج مطہرات کے حجروں کی دیواریں بہت چھوٹی تھیں اس لئے غروب سے پہلے کچھ نہ کچھ دھوپ حجرہ میں باقی رہتی تھی اور اگرچہ حجرے بہت تنگ اور چھوٹے تھے لیکن دھوپ دیواروں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے برابر باقی رہتی تھی اس لیے اگر آں حضورؐ کی نماز عصر کے وقت حضرت عائشہ رضہ کے حجرہ میں دھوپ رہتی تھی تو اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپ نماز سویرے ہی پڑھ لیتے تھے۔ نماز کے اوقات سے متعلق احادیث میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنے مشاہدات بیان فرمائے ہیں اور نماز کے اوقات کی ابتدا اور انتہا کی تعبیر مختلف الفاظ سے کی ہے مثلاً ظہر کی نماز کے لیے "حتی رأینا فئ التلول" (اس وقت نماز پڑھی گئی جب ٹیلے کے سائے نظر آنے لگے) کہا۔ عصر کے لیے کسی نے کہا کہ "مرتفعۃ حیۃ" عصر کی نماز ہوتی تو سورج ابھی بلندی پر اور زندہ و روشن ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا "عصر کے وقت دھوپ میرے حجرہ میں رہتی تھی" کسی نے کہا کہ عصر پڑھ کے ہم اپنے گھر آتے تھے مدینہ کے سب سے آخری کنارے پر اور سورج ابھی باقی رہتا تھا۔ مغرب کے لیے کہا کہ "ہم نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے" کسی نے صرف اسی پر اکتفا کیا کہ "مغرب کا وقت ہوتے ہی نماز پڑھ لی جاتی" ان تمام تعبیرات سے جن میں مافی الضمیر کے لئے مختلف الفاظ بیان کئے گئے ہیں اور دوسرے قرائن کے پیش نظر آئمہ کرام نے نماز کے اوقات کی تعیین کی ہے۔ اس میں ان کا معمولی سا اختلاف بھی ہے لیکن یہ ناگزیر تھا اس لیے اس سلسلے میں جتنی بھی احادیث آئیں گی انھیں اسی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی رائے اس سلسلہ میں عام آراء سے مختلف تھی اور آپ عصر کو سویرے پڑھنے پر زور دیتے تھے جبکہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں عام طور پر عصر تاخیر کے ساتھ پڑھی جاتی تھی۔

مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ ۔

بھی سورج بلند رہتا تھا۔ مدینہ کے بالائی علاقہ کے بعض مقامات تقریباً چار میل دور ہیں۔

باب ۳۶۴ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

۳۶۴ ۔ عصر کے چھوٹ جانے پر گناہ

۵۲۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ ۔

۵۲۲ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر پہنچائی وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال ضائع ہو گیا۔

باب ۳۶۵ إِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

۳۶۵ ۔ نماز عصر قصداً چھوڑ دینے پر گناہ۔

۵۲۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ۔

۵۲۳ ۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا کہ ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو قلابہ کے واسطہ سے خبر دی وہ ابو الملیح سے کہا کہ ہم بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، بارش کا دن تھا۔ آپ فرمانے لگے کہ عصر کی نماز سویرے پڑھ لو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

باب ۳۶۶ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۳۶۶ ۔ نماز عصر کی فضیلت۔

۵۲۴ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ افْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ ۔

۵۲۴ ۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے قیس کے واسطہ سے بیان کیا وہ جریر بن عبد اللہ سے، کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس دیکھنے میں کوئی دھکا پیل بھی نہیں ہوگی پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر) کی نمازوں سے تمہیں کوئی چیز نہ روک سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) پس اپنے رب کی حمد کی تسبیح کر سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے اسمٰعیل (راوی حدیث) نے کہا کہ ایسا کرو کہ (عصر اور فجر کی نمازیں) چھوٹنے نہ پائیں۔

۵۲۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ

۵۲۵ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے مالک نے ابو الزناد کے واسطہ سے بیان کیا وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات اور دن میں ملائکہ کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں میں ڈیوٹی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں، ان کا اجتماع ہوتا ہے پھر تمہارے پاس رہنے والے ملائکہ جب رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے کہ میرے

عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ؛

بندوں کو تم لوگوں نے کس حال میں چھوڑا وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے[1]

بَابُ ۳۶۷ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ ؛

۳۶۷ ۔ جو عصر کی ایک رکعت غروب سے پہلے پہلے پڑھ سکا ۔

۵۲۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ ؛

۵۲۶ ـ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عصر کی نماز کی ایک رکعت بھی کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھ سکا تو پوری نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ سکے تو پوری نماز پڑھے[2]

۵۲۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ

۵۲۷ ـ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ سالم بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد سے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ تم سے پہلے کی امتوں کے مقابلہ میں تمھاری زندگی (رشتا لامرف) اتنی ہے جتنا عصر سے سورج غروب ہونے تک کا وقت ہوتا ہے۔ توراۃ والوں کو توراۃ دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا۔ آدھے دن تک وہ بے بس ہو چکے تھے۔ ان لوگوں کو ان کے عمل کا بدلہ ایک ایک قیراط (بقول بعض دینار کا ۱/۶ حصہ اور بعض کے قول کے مطابق دینار کا بیسواں حصہ) دیا گیا، پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی انھوں نے (آدھے دن سے) عصر تک اس پر عمل کیا اور عاجز ہو گئے انھیں بھی ایک ایک قیراط کے عمل کا بدلہ دیا گیا۔ پھر (عصر کے وقت) ہمیں قرآن دیا گیا ہم نے اس پر سورج کے غروب تک عمل کیا

---

[1] ظاہر ہے کہ فرشتوں کا یہ جواب انھیں بندوں کے متعلق ہوگا جو نماز کے پابند ہیں اور خاص طور سے فجر و عصر کے، لیکن جو لوگ پابند نماز نہیں خدا کی بارگاہ میں فرشتے ان کا ذکر کس بنیاد پر کریں گے۔

[2] بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مثلاً کوئی شخص نابالغ یا دیوانہ تھا یا اسی طرح کا کوئی ایسا عذر تھا جس سے نماز معاف ہو جاتی ہے جب وہ عذر ختم ہوا تو عین اس وقت اتفاق سے عصر یا فجر کے وقت میں صرف ایک رکعت کی گنجائش تھی ایسے شخص پر اس نماز کی قضا واجب ہو جاتی ہے لیکن دوسری متعدد احادیث جو اس سے زیادہ مفصل ہیں اور اسی باب سے متعلق ہیں ان کی روشنی میں اس حدیث کی یہ تفسیر درست نہیں ہو سکتی مفصل حدیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت نماز امام کے ساتھ پالی اس نے پوری نماز پالی۔ مختلف احادیث کے الفاظ میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن مطلب سب کا یہی ہے کہ اگر کوئی شخص بعد میں آیا اور کچھ رکعتیں ہو چکی تھیں آنیوالا صرف ایک رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو سکا تو وہ جماعت کی فضیلت حاصل کر لیگا۔ ان تفصیلی روایات میں فجر اور عصر کی بھی کوئی قید نہیں۔ اس لئے ان کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ یہ حدیث عصر اور فجر کی نمازوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے باب کی ہے اور امام بخاریؒ کو بھی اس سلسلے میں مغالطہ ہوا حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ امام کے ساتھ صرف ایک رکعت کو پانیوالا بھی جماعت کی فضیلت سے محروم نہیں ہو سکتا فیض الباری ج ۲ میں یہ بحث بسط و وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

فَاَعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَيْ رَبَّنَا اَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ اَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ وَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ ۔

اور ہمیں دو دو قیراط ملے اس پر ان دو کتاب والوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! انھیں تو آپ نے دو دو قیراط دیئے اور ہمیں صرف ایک ایک قیراط۔ حالانکہ عمل ہم نے ان سے زیادہ کیا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا تو کیا میں نے اجر دینے میں تم پر کچھ زیادتی کی ہے انھوں نے عرض کی کہ نہیں، خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ زیادہ اجر دینا میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دے سکتا ہوں۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَاجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰى اَجْرِكَ فَاسْتَاجَرَ اٰخَرِيْنَ فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِيْ شَرَطْتُ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَاجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ ۔

۵۲۸ - ہم سے ابوکریب نے بیان کیا، ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، برید کے واسطے سے وہ ابوبردہ سے وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے کچھ لوگوں سے اجرت پر رات تک کام کرنے کے لئے کہا، انھوں نے آدھے دن تک کام کیا اور پھر جواب دے دیا کہ ہمیں تمہاری اجرت کی ضرورت نہیں پھر اس شخص نے دوسرے لوگوں کو اجرت پر کام کے لئے تیار کیا اور ان سے کہا کہ دن کا جو حصہ باقی بچ گیا ہے (یعنی آدھا دن) اس کو پورا کر دو۔ مقررہ مزدوری تمھیں ملے گی، انھوں نے بھی کام شروع کیا لیکن عصر تک وہ بھی جواب دے بیٹھے پھر ایک تیسری قوم کو اجرت پر مقرر کیا اور انھوں نے دن کے اس باقی حصہ کو پورا کیا اور سورج غروب ہوگیا۔ پس اس تیسرے گروہ نے پہلے دو گروہوں کے کام کی پوری اجرت کا اپنے آپ کو مستحق بنا لیا۔

٭٭٭٭٭٭

بَابٌ ۳۶۸ وَقْتُ الْمَغْرِبِ

وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيْضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔

۳۶۸ - مغرب کا وقت

عطاء نے فرمایا ہے کہ مریض عشاء اور مغرب دونوں کو ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ اِسْمُهٗ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ

۵۲۹ - ہم سے محمد بن مہران نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ولید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اوزاعی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو النجاشی نے بیان کیا، ان کا نام عطاء بن صہیب ہے اور یہ رافع بن خدیج کے مولیٰ ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے رافع بن خدیج سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہم مغرب کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر جب واپس ہوتے تو ...... (اتنا اجالا پھر بھی باقی رہتا تھا کہ ہم میں سے ہر) ایک شخص تیر گرنے کی جگہ کو

شخص تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔[1]

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ۔

۵۳۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد کے واسطہ سے بیان کیا وہ محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے انھوں نے کہا کہ حجاج کا دور آیا (اور وہ نماز بہت تاخیر سے پڑھایا کرتا تھا)۔ ہم نے جابر بن عبداللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھایا کرتے تھے (ابھی سورج صاف اور روشن ہوتا تو عصر پڑھاتے) مغرب وقت آتے ہی پڑھاتے اور عشاء کو کبھی جلدی پڑھاتے اور کبھی تاخیر سے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھا دیتے اور اگر لوگ جلدی جمع نہ ہوتے تو نماز میں تاخیر فرماتے (اور لوگوں کا انتظار کرتے) اور صبح کی نماز صحابہ یا (یہ کہا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منہ اندھیرے پڑھتے تھے۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

۵۳۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا سلمہ کے واسطہ سے فرمایا کہ ہم نماز مغرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈوب جاتا تھا۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا۔

۵۳۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا وہ ابن عباس کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات رکعت (مغرب اور عشاء کی نمازیں) ایک ساتھ اور آٹھ رکعت (ظہر اور عصر کی نمازیں) ایک ساتھ پڑھیں۔[2]

بَابُ ۳۶۹ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ

۳۶۹۔ مغرب کو عشاء کہنا ناپسندیدہ ہے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

۵۳۳۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا یہ عبداللہ بن عمرو ہیں کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حسین کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ مزنی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

---

[1] کسی جگہ کھڑے ہو کر تیر پھینکا جائے اور وہ کہیں دور جا کر گرے۔ تو مغرب کے بعد پھینکنے والا شخص اپنی اسی جگہ سے تیر گرنے کی جگہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ جو انصار مدینہ کے ارد گرد مختلف علاقوں میں آباد تھے۔ انھیں کے چند افراد کا بیان ہے کہ ہم مغرب کی نماز کے بعد جب اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو تیر گرنے کی جگہوں کو دیکھ سکتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز دن غروب ہونے کے فوراً بعد پڑھ لی جاتی تھی اور اس میں تاخیر نہیں ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ سنت متواتر بھی یہی ہے کہ مغرب کی نماز میں مختصر سورتیں پڑھی جائیں۔

[2] اس حدیث کی تشریح "ظہر کی نماز عصر کے وقت" کے عنوان کے تحت مذکورہ حدیث کے نوٹ میں گذر چکی ہے۔

عَبْدُاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اِسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبَ قَالَ وَيَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ ؕ

ایسا نہ ہو کہ تمہاری "مغرب" کی نماز کے نام کے لیے اعراب (بدوی اور دیہاتی عرب) کا محاورہ تمہاری زبانوں پر چڑھ جائے۔ فرمایا کہ اعراب مغرب کو عشاء[1] کہتے تھے۔

بَابُ ۳۷۰ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ

۳۷۰ ـ عشاء اور عتمہ کا ذکر

وَمَنْ رَاٰهُ وَاسِعًا وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْاِخْتِيَارُ اَنْ يَقُوْلَ الْعِشَاءَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَاَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةُ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ اَبُوْبَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ اَنَسٌ اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ

اور جو یہ دونوں نام لینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے فرمایا کہ منافقین پر عشاء اور فجر تمام نمازوں سے زیادہ گراں ہیں اور آپ نے فرمایا کاش وہ سمجھ سکتے کہ عتمہ (عشاء) اور فجر کی نمازوں میں کتنا بڑا ثواب ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے عشاء کہنا ہی پسندیدہ ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ" (پس قرآن نے اس کا جو نام رکھ دیا ہے اسی سے پکارنا چاہیئے) ابوموسے[2] اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عشاء کی نماز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں پڑھنے کے لیے باری مقرر کر لی تھی۔ ایک مرتبہ آپ نے اسے بہت رات گئے بعد پڑھا۔ اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء تاخیر سے پڑھی (اعتم) بعض نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "عتمہ" کو تاخیر سے پڑھا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "عشاء" پڑھتے تھے۔ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "عشاء" میں تاخیر کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "آخری عشاء" کو دیر میں پڑھتے تھے۔

---

[1] شریعت کی اصطلاح میں جن نمازوں کو مغرب اور عشاء کہا جاتا ہے۔ بدوی عرب ان اوقات کے لیے عشاء اور عتمہ کا لفظ بولتے تھے مغرب کو عشاء کہتے تھے اور عشاء کو عتمہ۔ شریعت چاہتی ہے کہ اسی کے رکھے ہوئے نام مسلمانوں کی زبان پر رہیں اس لیے اس کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ مدینہ کا قدیم نام یثرب تھا۔ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد "مدینۃ النبی" نام رکھا گیا۔ احادیث میں اس کے لیے بھی آیا ہے کہ یثرب نہ کہا جائے بلکہ مدینہ ہی کے نام سے پکارا جائے یہ زبان اور گفتگو کے آداب ہیں۔ یہاں جائز و ناجائز کی کوئی بحث نہیں ہے جو اصطلاح شریعت نے مقرر کر دی ہے اس کے خلاف قدیم نام لینے سے اگرچہ معمولی سی ایک درجہ میں کراہت ضرور ہوگی لیکن آداب کے حدود میں۔ یہی وجہ ہے کہ "عتمہ" کے بجائے شریعت نے عشاء کی اصطلاح خاص کر دی لیکن پھر بھی احادیث میں عشاء کو عتمہ بعض مواقع پر کہا گیا ہے گو ایسا بہت ہی کم ہے لیکن ہے تو سہی۔

[2] حضرت ابوموسیٰ اشعری حبشہ سے جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام پذیر تھے۔ اس سے کافی فاصلہ پر ٹھہرنا پڑا باقی برصفحۂ آئندہ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو أَيُّوبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

ابن عمر، ابوایوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "مغرب اور عشاء" پڑھی۔

۵۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُوا النَّاسُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقَىٰ مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ۔

۵۳۴ - ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی زہری کے واسطہ سے کہ سالم نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عمر (میرے والد) نے خبر دی کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ یہی جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں، پھر ہمیں خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس رات کو جانتے ہو؟ آج جو لوگ زندہ ہیں ایک سو سال کے بعد روئے زمین پر ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا[1]

بَابُ ۳۷ - وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا۔

۳۷۱ - عشاء[2] کا وقت، جب لوگ (جلدی) جمع ہو جائیں یا تاخیر کریں۔

۵۳۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

۵۳۵ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ محمد بن عمرو سے جو حسن بن علی بن ابی طالب کے صاحبزادے ہیں فرمایا کہ ہم نے جابر بن عبداللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ظہر دوپہر میں پڑھتے تھے اور جب عصر پڑھتے تو سورج صاف اور روشن ہوتا۔ مغرب واجب ہوتے ہی ادا فرماتے اور "عشاء" میں اگر لوگ جلدی زیادہ تعداد میں جمع ہو جاتے تو سویرے پڑھتے اور اگر ابھی نماز کے لیے آنے والوں کی تعداد کم ہوتی تو نماز پڑھنے میں تاخیر کرتے اور صبح منہ اندھیرے پڑھتے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اس لیے آپ نے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مسجد نبوی میں عشاء پڑھنے کی باری مقرر کر لی تھی۔ مسجد نبوی سے دور رہنے والے صحابہ کا عام طور سے یہی طرز عمل تھا کیونکہ دور رہنے کی وجہ سے ہر نماز میں حاضری سب کے لیے دشوار تھی۔ ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تازہ ہدایات سے مطلع رہنا اپنے لیے ضروری خیال کرتے تھے اس لیے ایک ساتھ رہنے والوں میں سے کوئی نہ کوئی مسجد نبوی میں ضرور حاضری دیتا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور نئی باتوں سے اپنے ساتھیوں کو بھی مطلع رکھتا۔ جس خاص واقعہ کو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کر رہے ہیں اس کے متعلق احادیث کی کتابوں میں ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے بعض معاملات میں مشورہ کرنے میں مشغول ہو گئے تھے۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ عشاء کیلئے "عتمہ" کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے بلکہ صرف فعل "اعتم"، استعمال کیا ہے اور صرف اس مفہوم کو ادا کرنا چاہا ہے کہ آپ نے نماز عشاء کافی تاخیر سے پڑھی تھی۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] مطلب یہ ہے کہ روئے زمین پر آج جو لوگ زندہ ہیں ایک سو سال تک ان سب کی وفات ہو چکے گی اور سو سال بعد کوئی بھی زندہ باقی نہیں رہے گا اس لیے یہاں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام تو اب بھی زندہ ہیں؟

[2] بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اگر نماز عشاء سویرے پڑھ لی جائے تو اسے "عشاء" کہیں گے اور اگر اس میں تاخیر ہو جائے تو اسی کو "عتمہ" (بقیہ برصفحہ آئندہ)

باب ۳۷۲ فَضْلِ الْعِشَاءِ۔

۵۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ رضـ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ۔

۵۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسٰى فَرَجَعْنَا فَرْحٰى بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۷۲ - عشاء (میں نماز کے انتظار) کی فضیلت۔

۵۳۶ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی۔ فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی۔ یہ اسلام کے اقصائے عرب میں پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ اس وقت تک باہر تشریف نہیں لائے جب تک حضرت عمر رضی نے یہ نہ فرمایا کہ "عورتیں اور بچے سو گئے"، پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے علاوہ دنیا کا کوئی فرد بھی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

۵۳۷ - ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا برید کے واسطہ سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان ساتھیوں کی معیت میں جو کشتی میں میرے ساتھ (حبشہ سے) آئے تھے "بقیع بطحان"[1] میں قیام کیا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ہم میں سے کوئی نہ کوئی عشاء کی نماز میں روزانہ باری مقرر کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوتا تھا۔ اتفاق سے میں اور میرے ایک ساتھی ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اپنے کسی کام میں مشغول تھے (مسلمانوں کے کسی معاملہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مشورہ کر رہے تھے) جس کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہوئی اور تقریباً آدھی رات ہو گئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز پوری کر چکے تو حاضرین سے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر وقار کے ساتھ بیٹھے رہو اور ایک بشارت سنو۔ تمہارے سوا دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس وقت نماز پڑھتا ہو۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارے سوا اس وقت کسی نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ یہ یقین نہیں کہ آپ نے ان دو جملوں میں سے کون سا جملہ فرمایا تھا کہا کہ ابو موسیٰ نے فرمایا۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر بہت خوش خوش لوٹے[2]

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کہیں گے مصنف اس خیال کی تردید کرنا چاہتے ہیں کہ جلدی ہو یا دیر میں نام بہرحال اس کا "عشاء" ہی ہے۔

[1] بقیع ہر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں مختلف انواع و اقسام کے درخت ہوں۔ اس طرح کی جگہیں عرب میں بکثرت تھیں۔ اس لیے تمیز کے لیے اضافت کے ساتھ استعمال کرتے تھے مثلاً یہی "بقیع بطحان"۔ [2] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کے انتظار میں جو ہمارا امتیاز بتایا تو ہمیں اس سے (بقیہ صفحہ آئندہ)

باب ۳۴۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

۳۴۳۔ عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے[1]

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا

۵۳۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا ابو المنہال کے واسطہ سے وہ ابو برزہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

باب ۳۴۴ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

۳۴۴۔ اگر نیند کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سویا جا سکتا ہے

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلَاةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ وَلَا تُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ

۵۳۹۔ ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو بکر نے سلیمان کے واسطہ سے بیان کیا۔ ان سے صالح بن کیسان نے بیان کیا کہ مجھے ابن شہاب نے عروہ کے واسطہ سے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی۔ آخر کار عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا نماز! عورتیں اور بچے سو گئے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا کہا کہ اس وقت یہ نماز (با جماعت) مدینہ کے سوا اور کہیں نہیں پڑھی جاتی تھی۔ صحابہ اس نماز کو شفق کے غائب ہونے کے بعد رات کے پہلے تہائی حصہ تک (کسی وقت بھی) پڑھتے تھے۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۴۰۔ ہم سے محمود نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی کہا کہ مجھے عبد اللہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) بڑی مسرت و خوشی ہوئی۔ اس طرح ایک طویل انتظار کی وجہ سے جو ایک سستی سی طاری ہو گئی ہو گی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اپنے ان ارشادات سے ازالہ فرمایا اس کے علاوہ اس موقعہ پر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امم سابقہ میں عشاء کے وقت کوئی نماز مشروع نہیں تھی۔ اس لیے حدیث میں امت مسلمہ کے اس امتیاز پر بشارت دی گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام اس وقت تک عرب کے اطراف و اکناف میں پھیلا نہیں تھا اس لیے کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کا یہ امتیاز بنایا گیا ہے کہ خدا کی تم پر نعمت ہے کہ تم اس کی عبادت کرتے ہو اور اس کے لیے رات گئے تک انتظار میں بیٹھے رہتے ہو۔ مدینہ منورہ میں اس وقت تقریباً نو مساجد تھیں اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے والوں کو اس حیثیت سے بھی خاص اس دن میں یہ امتیاز حاصل ہوا تھا کہ دوسری باقی مساجد میں تو نماز ختم ہو گئی ہو گی لیکن یہاں ابھی تک لوگ اس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر مطلوب ہے حدیث میں ہے کہ اگر میری امت پر شاق نہ گذرتا تو تہائی رات تک میں عشاء کی نماز میں تاخیر کرتا۔

(صفحہ ہذا) [1] عشاء سے پہلے سونا یا اس کے بعد بات چیت کرنا اس وجہ سے پسند نہیں کیا گیا کہ اگر پہلے سو گیا تو نماز با جماعت فوت ہو جانے کا خطرہ ہے اور اگر بعد میں بات چیت کرتا رہا تو ممکن ہے کہ دیر میں سونے کی وجہ سے صبح کی نماز نہ ملے اور دیر تک سوتا رہے۔ ورنہ اگر کسی ضرورت دینی مقصد کے لیے رات کو عشاء کے بعد بات چیت کی یا جاگتا رہا تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ چنانچہ بعد میں حدیث آئیگی کہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عشاء کے بعد گفتگو دینی مقاصد کے لیے فرمائی ہے۔ پھر بھی اسلام میں مطلوب یہ ہے کہ بیداری کی ابتداء اور انتہا دونوں عبادت کے ساتھ ہوں۔ یہ بحث اس سے پہلے بھی گذر چکی ہے۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُبَالِيْ اَقَدَّمَهَا اَمْ اَخَّرَهَا اِذَا كَانَ لَا يَخْشٰى اَنْ يَّغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا وَقَدْ كَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَاءً وَّاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهٖ يَدَهٗ كَمَا اَنْبَاَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ عَلٰى قَرْنِ الرَّاْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّاْسِ حَتّٰى مَسَّتْ اِبْهَامُهٗ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ اِلَّا كَذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا هٰكَذَا۔

بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر کی۔ ہم (نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے) مسجد ہی میں سو گئے پھر بیدار ہوتے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر کہیں جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ دنیا کا کوئی شخص بھی تمھارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔ اگر نیند کے غلبہ کا ڈر نہ ہوتا تو ابن عمر نماز عشاء کو پہلے پڑھنے یا بعد میں پڑھنے کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔ نماز سے پہلے آپ سو بھی لیتے تھے۔ ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی جس کے نتیجہ میں لوگ (مسجد ہی میں) سو گئے، پھر بیدار ہوتے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے۔ آخر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور پکارا "نماز" عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لیے دشواری نہ ہو جاتی تو میں انھیں حکم دیتا کہ عشاء کو اسی وقت پڑھیں۔ میں نے عطاء سے مزید تحقیق چاہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سر پر رکھنے کی کیفیت کیا تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں اس سلسلے میں کس طرح بتایا تھا۔ اس پر حضرت عطاء نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں تھوڑی سی کھول دیں اور انھیں سر کے ایک کنارے پر رکھا پھر انھیں ملا کر یوں سر پر پھیرنے لگے کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے پر جو چہرے سے متصل ہے اور داڑھی سے جا لگا۔ نہ سستی کی اور نہ جلدی بلکہ اسی طرح کیا (جیسے اوپر بیان ہوا) اور فرمایا کہ اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں حکم دیتا کہ اس نماز کو اسی وقت پڑھیں۔

باب ۳۷۵ وَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ

وَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَاْخِيْرَهَا

۳۷۵ - عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔

ابو برزہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تاخیر پسند فرماتے تھے۔[1]

۵۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

۵۴۱ - ہم سے عبد الرحیم محاربی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے بیان کیا۔ حمید طویل سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی

[1] (اگلے صفحہ پر)

أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوْا أَمَا إِنَّكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا وَزَادَ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ۔

اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) عشاء کی نماز نصف شب میں پڑھی اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہوں گے (یعنی دوسری مساجد میں پڑھنے والے صحابہؓ) اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے (گویا) نماز ہی پڑھتے رہے۔ ابن مریم نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ سنا "گویا اس رات میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کا منظر اس وقت میری نظروں کے سامنے ہے"

بَابُ ۳۷۶ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

۳۷۶۔ نمازِ فجر کی فضیلت

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ أَوْ لَا تُضَاهُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَلَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اسمٰعیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے قیس نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی۔ ماہِ کامل تھا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو (اسے دیکھنے کے لیے) کسی مزاحمت کی ضرورت نہیں ہوگی یا یہ فرمایا کہ تمھیں اس کی رویت میں شبہ نہ ہوگا۔ اس لیے اگر تم میں اس کی قدرت ہو کہ سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں میں کوتاہی نہ ہو سکے تو ایسا ضرور کرو (کہ کوئی کوتاہی نہ ہو سکے) پھر تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) پس اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو سورج نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن شہاب نے اسمٰعیل کے واسطہ سے جو قیس سے بواسطہ جریر (راوی ہیں) یہ زیادتی کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اپنے رب کو صاف دیکھو گے"[1]

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ جَمْرَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۴۳۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابوجمرہ نے بیان کیا۔ ابوبکر بن ابی موسیٰ کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ٹھنڈے وقت

(بقیہ صفحہ گذشتہ) [1] رات کی پہلی تہائی تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے اور نصف شب تک جائز ہے بلا کسی کراہت کے لیکن اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ البتہ مسافر اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

(صفحہ ہذا) [1] سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر میں لکھا ہے کہ عصر اور فجر کی نماز کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ باری عزاسمہ کی رویت اسی وقت حاصل ہوگی۔ حادی الارواح میں ہے کہ جنت میں رات اور دن اسی طرح آئیں گے کہ اہل جنت اور رب العزت کے درمیان پردہ کھینچ دیا جائے گا تو رات ہو جائے گی اور اسے ہٹا دیا جائے گا تو دن ہو جائے گا۔ فیض الباری ص ۱۳۳ ج ۲۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا۔

کی دو نمازیں پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں جائے گا ابن رجاء نے کہا کہ ہم سے ہمام نے ابوجمرہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے انھیں یہ حدیث پہنچائی۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۴۴۔ ہم سے اسحٰق نے بیان کیا کہ ہم سے حبان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابوجمرہ نے بیان کیا ابوبکر بن عبداللہ کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پہلی حدیث کی طرح۔

باب ۳۷۷ وَقْتُ الْفَجْرِ

۳۷۷۔ فجر کا وقت

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ يَعْنِي آيَةً۔

۵۴۵۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی قتادہ کے واسطہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ ان لوگوں نے (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان میں کتنا فاصلہ رہا ہوگا۔ فرمایا کہ پچاس یا ساٹھ آیت (تلاوت کرنے کا)

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔

۵۴۶۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے روح بن عبادہ سے سنا کہا کہ ہم سے سعید نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ اس سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اٹھے اور نماز پڑھی۔ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سحری سے فراغت اور نماز کی ابتداء میں کتنا فاصلہ رہا ہوگا تو انھوں نے فرمایا کہ اتنا کہ ایک شخص پچاس آیتیں پڑھ سکے۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۴۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی اپنے بھائی کے واسطہ سے وہ سلیمان سے وہ ابی حازم سے کہ انھوں نے سہل بن سعد سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر سحری کھاتا تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھنے کے لیے مجھے جلدی کرنی پڑتی تھی۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۵۴۸۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی عقیل کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے، فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی۔ فرمایا

اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ ؛

کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھنے چادریں اوڑھ کر آتی تھیں۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر جب اپنے گھروں کو واپس ہوتیں تو انھیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی شخص پہچان نہیں سکتا تھا۔[۱]

بَابٌ ۳۷۸ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

۳۷۸۔ فجر کی ایک رکعت کا پانے والا۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ

۵۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار، بسر بن سعید اور اعرج سے کہ

---

[۱] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقعہ پر جتنی احادیث بیان کی ہیں ان سب سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی فوراً بعد نماز شروع کر دیتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس آخری حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ابھی کافی اندھیرا باقی رہتا تھا کہ نماز ختم ہو جاتی تھی۔ امام مالک، امام احمد اور امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ نماز فجر صبح صادق کے طلوع کے بعد ہی شروع کر دی جائے اور اگرچہ اس کی دو رکعتوں میں قرآن کی طویل طویل آیتیں پڑھی جائیں گی لیکن بہتر یہی ہے کہ ابھی اندھیرا باقی رہے جب ہی نماز ختم ہو جائے۔ احناف میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز فجر کی ابتدا تو اندھیرے ہی میں کی جائے لیکن قرأت اتنی طویل ہونی چاہیئے کہ جب نماز ختم ہو تو اجالا پھیل چکا ہو۔ امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز فجر کی ابتدا بھی اسفار میں کرے اور اختتام بھی اسفار ہی میں ہو۔ اسفار کی انتہا دیہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے تو اطمینان کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے پہلے پڑھنا ممکن ہو۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف استحباب میں اختلاف ہے۔ جواز اور عدم جواز کا کوئی سوال نہیں۔ احادیث نماز فجر کو اسفار میں پڑھنے کے لیے بکثرت مذکور ہوئی ہیں۔ ان تمام احادیث کو یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں۔ مختصراً چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں مثلاً حدیث میں ہے کہ فجر کو اسفار میں پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جتنا زیادہ اسفار کرو گے۔ اجر اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ مطلب یہ ہے کہ مطلوبہ حد میں زیادہ سے زیادہ اسفار کیا جائے۔ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث طحاوی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ہم سورج کو دیکھنے لگتے تھے کہ کہیں طلوع تو نہیں ہو گیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے صرف ایک دن نماز وقت کے خلاف پڑھتے دیکھا۔ مزدلفہ کے دن فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں پڑھی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے گھر کے ایک فرد کی طرح رہتے تھے اور آپ سے بہت کم جدا ہوتے تھے آپ کی یہ شہادت کافی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں جو اندھیرے میں نماز پڑھی تھی وہ آپ کے معمول کے خلاف تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حنفیہ کے مسلک کی حمایت میں صاف اور واضح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جن احادیث کا ذکر کیا ہے اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ تین پہلی احادیث رمضان کے مہینہ میں نماز فجر پڑھنے سے متعلق ہیں کیونکہ ان تینوں میں ہے کہ ہم سحری کھاتے کے بعد نماز پڑھتے تھے اس لیے یہ بھی ممکن ہے کہ رمضان کی ضرورت کی وجہ سے سحری کے بعد فوراً پڑھ لی جاتی رہی ہو کہ سحری کے لیے جو لوگ اٹھے ہیں کہیں درمیان شب کی اس بیداری کے نتیجہ میں وہ غافل نیند نہ سو جائیں اور نماز ہی فوت ہو جائے۔ چنانچہ دار العلوم دیو بند میں اکابر کے عہد سے اس پر عمل رہا ہے کہ رمضان میں سحر کے فوراً بعد فجر کی نماز شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابتدا میں جب مسلمانوں کی قلت تھی تو فجر اندھیرے ہی میں پڑھی جاتی تھی کیونکہ عمل میں سنت کی وجہ سے سب مسجد میں سویرے ہی پہنچ جاتے تھے لیکن کثرت ہو گئی تو لوگوں کے انتظار کے خیال سے اسفار میں نماز پڑھی جانے لگی۔

بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے فجر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج طلوع ہونے سے پہلے پالی اس نے فجر کی نماز (باجماعت کا ثواب) پا لیا۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج غروب ہونے سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز (باجماعت کا ثواب) پا لیا۔

باب ۳۷۹ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً

۳۷۹۔ نماز میں ایک رکعت کا پانے والا

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

۵۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت نماز (باجماعت) پالی اس نے نماز (باجماعت کا ثواب) پا لیا۔

باب ۳۸۰ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

۳۸۰۔ فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

۵۵۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوالعالیہ سے وہ ابن عباس سے فرمایا کہ مجھے چند حضرات نے جن کی سچائی اور دینداری میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا اور جن میں سب سے زیادہ میرے محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَاسٌ بِهٰذَا۔

۵۵۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ قتادہ سے کہ میں نے ابوالعالیہ سے سنا وہ ابن عباس کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا مجھ سے چند لوگوں نے یہ حدیث بیان کی (جو اوپر ذکر ہوئی)۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ

۵۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھے ابن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لیے سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو کہ سورج ابھی طلوع ہوا یا غروب

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ تَابَعَہٗ عَبْدَۃُ ۔

۵۵۴ ۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعَتَیْنِ وَعَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ صَلٰوتَیْنِ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَآءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ یُفْضِیْ بِفَرْجِہٖ اِلَی السَّمَآءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَۃِ وَالْمُلَامَسَۃِ ۔

بَابُ ۳۸۱ لَا تَتَحَرَّی الصَّلٰوۃَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

۵۵۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا ۔

۵۵۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ

ہونے کے قریب ہے اور نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے) حضرت عروہ نے کہا مجھ سے ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے اس وقت بھی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ اس حدیث کی عبدہ نے متابعت کی ہے

۵۵۴ ۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے ابی اسامہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبید اللہ سے وہ خبیب بن عبد الرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیع وفروخت، دو طرح کے لباس اور دو طرح کی نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا (اور کپڑوں میں) اشتمال صماء اور ایک کپڑا اپنے اوپر اس طرح لپیٹ لینا کہ شرمگاہ کھل جائے (احتباء) سے منع فرمایا (اور بیع وفروخت میں) آپ نے منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا۔[1]

۳۸۱ ۔ سورج ڈوبنے سے پہلے نماز نہ پڑھنی چاہیئے

۵۵۵ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص انتظار میں نہ بیٹھا رہے کہ سورج طلوع ہوتے ہی نماز کے لیے کھڑا ہو جائے اسی طرح سورج کے ڈوبنے کے انتظار میں بھی نہ رہنا چاہیئے۔

۵۵۶ ۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے

---

[1] پانچ اوقات ایسے ہیں جن میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو۔ جب غروب ہو رہا ہو اور ٹھیک آدھے دن پر جب کہ سورج سر کے بالکل اوپر ہوتا ہے۔ یہ تین اوقات وہ ہیں جن میں کسی قسم کی کوئی نماز جائز نہیں، نہ نماز جنازہ نہ سجدہ تلاوت۔ البتہ اگر کسی نے نماز عصر نہ پڑھی تو اسی دن کی حد تک سورج غروب ہونے کے وقت پڑھ سکتا ہے۔ عصر اگر قضا ہو تو اس وقت پڑھنا جائز نہیں۔ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک صرف نفل نمازیں مکروہ ہیں۔ قضا، سجدۂ تلاوت، نماز جنازہ ان دونوں اوقات میں پڑھی جا سکتی ہے۔ حنفیہ کے یہاں یہی مسئلہ ہے۔ فقہاء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ آخری حدیث میں خرید وفروخت اور لباس سے متعلق جو ٹکڑا ہے وہ بخاری کے دوسرے پارے میں بھی گزر چکا ہے۔ اور وہاں اس کی تشریح کر دی گئی تھی۔ عرب میں بہت سے خرید وفروخت کے طریقے رائج تھے جنھیں اسلام نے غلط قرار دیا۔ اسی طرح لباس میں بھی بہت سی باتوں سے روکا۔ یہاں ان میں سے صرف دو ہی کا ذکر ہوا ہے۔ تفصیلی احادیث بیع اور لباس کے ابواب میں آئیں گی۔ وہاں ان پر بحث کی جائے گی۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ۔

ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے کہا کہ مجھ سے عطاء بن زید جندعی نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوسعید خدری سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز سورج کے بلند ہونے تک نہ پڑھنی چاہیئے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج کے ڈوبنے تک کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۵۷۔ ہم سے محمد بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ابوالتیاح کے واسطہ سے انھوں نے کہا کہ میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایک نماز پڑھتے ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ نے تو اس سے منع فرمایا تھا۔ حضرت معاویہ رض کی مراد عصر کے بعد دو رکعتوں سے تھی (جسے آپ کے زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے۔ اس سے متعلق مستقل حدیث آئے گی)۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبدہ نے عبید اللہ کے واسطہ سے خبر دی وہ خبیب سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک۔

بَابٌ ۳۸۲ مَنْ لَمْ يَكْرَهِ الصَّلَاةَ إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ

۳۸۲۔ جن کے نزدیک صرف فجر اور عصر کے بعد نماز مکروہ ہے۔

حضرت عمر۔ ابن عمر۔ ابوسعید اور ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم سے یہی منقول ہے۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ لَا أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَا شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ

۵۵۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر سے آپ نے فرمایا کہ جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا میں بھی اسی طرح نماز پڑھتا ہوں۔ کسی کو میں روکتا نہیں۔ دن اور رات کے جس حصہ میں جی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ البتہ سورج کے طلوع

وَلَا غُرُوْبِهَا ۔

اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھا کرو۔[1]

بَابُ ۳۸۲ مَا يُصَلِّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

۳۸۲ ۔ عصر کے بعد قضا وغیرہ پڑھنا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ۔

کریب نے ام سلمہ کے واسطہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا کہ بنو عبد القیس کے وفد سے گفتگو کی وجہ سے میں ظہر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔

۵۶۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا وَلَا يُصَلِّيْهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يُّثْقِلَ عَلٰى أُمَّتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ۔

۵۶۰ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں بلا لیا آپ نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملے اور آپ کو وفات سے پہلے نماز پڑھنے میں بڑی دشواری پیش آتی تھی اور اکثر آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں پوری پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے لیکن اس خوف سے کہ کہیں (صحابہ بھی پڑھنے لگیں اور اس طرح) امت کو گراں باری ہو۔ انھیں آپ مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ اپنی امت کے لیے تخفیف پسند کرتے تھے۔

۵۶۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ابْنَ أُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ ۔

۵۶۱ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں میرے یہاں کبھی ترک نہیں کیں۔

۵۶۲ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

۵۶۲ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الرحمٰن بن اسود نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد کے واسطہ سے وہ

---

[1] نماز جن اوقات میں مکروہ ہے ان سے متعلق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بیان کر دیا گیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عین زوال کا وقت اوقات مکروہہ میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ ان کے مسلک کی بنا پر صرف چار وقت ایسے ہیں جن میں نماز مکروہ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہی کی تائید میں ہیں۔ عنوان میں صرف دو ہی وقت کا ذکر ہے۔ فجر اور عصر کے بعد لیکن اس میں سورج نکلنے اور ڈوبنے کا وقت بھی خود بخود داخل ہے۔ عین زوال کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی ایسی روایت اس باب میں نہیں ملی جو ان کی شرائط کے مطابق صحیح ہو۔

قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔ پوشیدہ ہو یا عام لوگوں کے سامنے صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں۔

۵۶۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا شَهِدَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيْنِيْ فِيْ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

۵۶۳ ۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابو اسحاق کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسود اور مسروق کو دیکھا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ رض نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے پاس عصر کے بعد تشریف لاتے تو دو رکعت ضرور پڑھتے[1]

بَابُ ۳۸۴ التَّبْكِيْرِ بِالصَّلٰوةِ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ

۳۸۴ ۔ بارش کے دنوں میں نماز جلدی پڑھ لینی چاہیئے

۵۶۴ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيْحِ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ

۵۶۴ ۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ یہ یحییٰ ابو کثیر کے بیٹے ہیں۔ وہ قلابہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو الملیح نے ان سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم بارش کے دن ایک مرتبہ بریدہ کے ساتھ تھے۔ انھوں نے

---

[1] عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے سلسلے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں چار روایتیں ذکر کی ہیں اور ان سب میں آخری واسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں پوری پابندی کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ لیکن خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی۔ بہت سی ایسی عبادات بھی ہیں جنھیں آپ خود کیا کرتے تھے لیکن امت کے دوسرے افراد کو اس کی اجازت نہیں تھی مثلاً کئی دن تک متواتر درمیان میں بغیر کسی افطار و سحر کے آپ روزے رکھا کرتے تھے جسے "صوم وصال" سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن آپ کے سوا کوئی دوسرا اس طرح روزے نہیں رکھ سکتا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خود اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ بلکہ آپ نے حضرت ام سلمہ رض سے سنا تھا چنانچہ ایک مرتبہ جب بعض حضرات نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے انھیں حضرت ام سلمہ رض کے پاس بھیج دیا تھا اور ام سلمہ رض خود ناقل ہیں کہ یہ رکعتیں آپ نے ظہر کے فرض کے بعد کی دو سنت رکعتوں کے قضا کے طور پر پڑھی تھیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہماری بھی اگر یہ دو رکعتیں قضا ہو جائیں تو اس وقت ہمیں پڑھنے کی اجازت ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس باب میں ایک روایت ہے اور انھوں نے بھی فرمایا ہے کہ صرف ایک مرتبہ کسی مشغولیت کی وجہ سے ظہر کی دو رکعتیں آپ نہ پڑھ سکے اور پھر انھیں عصر کے بعد آپ نے قضا فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے کبھی یہ نماز نہیں پڑھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو احادیث اس سلسلے میں منقول ہیں اور جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ان دو رکعتوں کو پوری پابندی کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ بہت سے اکابر محدثین نے اس میں تامل کا اظہار کیا ہے اور ان کے بعض راویوں پر تنقید کی ہے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ میں اہل علم کا اجماع ہے کہ عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز مکروہ ہے سوائے چند مخصوص نمازوں کے۔ وجہ یہ ہے کہ سورج ڈوبنے اور طلوع ہونے کے اوقات مشرکین کی عبادات کے اوقات ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد نماز پڑھنے میں اس کا خطرہ رہتا ہے کہ ان اوقات میں عبادت سے بچنے کا جو اہتمام شریعت نے کیا ہے وہ ملحوظ نہ رہے اس لیے پورے وقت ہی پر پابندی لگادی۔ البتہ نبی چونکہ شریعت کے اس اہتمام سے پوری طرح باخبر ہوتا ہے اس لیے اسے اجازت ہو سکتی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

فرمایا کہ نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل غارت گیا۔

باب ۳۸۵ الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

۵۶۵ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا أُوقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلَّى۔

۳۸۵ - وقت نکل جانے کے بعد اذان

۵۶۵ - ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حصین نے عبداللہ بن ابی قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے اپنے والد سے کہ آپ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات چل رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اب پڑاؤ ڈال دیتے۔ فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہیں نماز کے وقت بھی سوتے نہ رہ جاؤ (کیونکہ رات بہت گذر چکی تھی اور تمام لوگ تھکے ماندے تھے) اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بولے کہ میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا چنانچہ سب حضرات لیٹ گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی پیٹھ کجاوہ سے لگالی پھر کیا تھا ان کی بھی آنکھ لگ گئی اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بلال! تمھاری یقین دہانی کہاں گئی۔ بولے آج جیسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ارواح کو جب چاہتا ہے قبض کر لیتا ہے (جس کے نتیجے میں تم سو جاتے ہو) اور جس وقت چاہتا ہے واپس کر دیتا ہے (جس کے نتیجے میں تم جاگ جاتے ہو) بلال اٹھو اور اذان دو پھر آپ نے وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا اور خوب روشن ہو گیا تو آپ نے نماز پڑھی۔

باب ۳۸۶ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

۵۶۶ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

۳۸۶ - جس نے وقت نکل جانے کے بعد باجماعت نماز پڑھی

۵۶۶ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو سلمہ سے وہ جابر بن عبداللہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقع پر (ایک مرتبہ) سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لائے آپ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ یا رسول اللہ سورج غروب ہو گیا اور نماز پڑھنا میرے لیے ممکن نہ ہو سکا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی نہیں پڑھی ہے۔ پھر ہم وادی بطحان کی طرف گئے اور آپ نے نماز کے لیے وضو کیا ہم نے بھی کیا۔ سورج ڈوب چکا تھا۔ پہلے آپ نے عصر پڑھی اس کے بعد مغرب۔

باب ۳۸۷ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّ اِذَا ذَکَرَ وَلَا یُعِیْدُ اِلَّا تِلْکَ الصَّلٰوۃَ وَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً عِشْرِیْنَ سَنَۃً لَمْ یُعِدْ اِلَّا تِلْکَ الصَّلٰوۃَ الْوَاحِدَۃَ ۔

۳۸۷ ۔ اگر کسی کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے (ان اوقات کے علاوہ جن میں نماز مکروہ ہے) اور قضا صرف ایک ہی مرتبہ پڑھی جائے گی ۔ ابراہیم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بیس سال تک ایک نماز برابر چھوڑتا رہا تو صرف اس ایک نماز کی قضا ہوگی[1]

۵۶۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ وَّمُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَا حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّ اِذَا ذَکَرَ لَا کَفَّارَۃَ لَھَا اِلَّا ذٰلِکَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ قَالَ مُوْسٰی قَالَ ھَمَّامٌ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ بَعْدُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ وَقَالَ حَبَّانُ ثَنَا ھَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ۔

۵۶۷ ۔ ہم سے ابونعیم اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے ہمام نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ۔ اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے پڑھ لینی چاہیئے ۔ اس قضا کے سوا اور کوئی کفارہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتا ۔ اور خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ، نماز میرے ذکر کے لیے قائم کرو[2] ۔ حبان نے کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے انسؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے حدیث بیان کی ۔ اسی حدیث کی طرح ۔

باب ۳۸۸ قَضَاءِ الصَّلَوٰتِ الْاُوْلٰی فَالْاُوْلٰی

۳۸۸ ۔ متعدد نمازوں کی قضا میں ترتیب قائم رکھیے ۔

۵۶۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ھُوَ ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الْخَنْدَقِ یَسُبُّ کُفَّارَھُمْ فَقَالَ مَا کِدْتُ اُصَلِّی الْعَصْرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰی بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ

۵۶۸ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے جو ابن کثیر کے صاحبزادے ہیں حدیث بیان کی ۔ ابوسلمہ کے واسطہ سے وہ جابرؓ سے ۔ انھوں نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایک دن کفار کو برا بھلا کہنے لگے ۔ فرمایا کہ سورج غروب ہوگیا لیکن میں (لڑائی میں مشغولیت کی وجہ سے) نماز عصر نہ پڑھ سکا ۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم وادی بطحان کی طرف گئے اور (عصر کی نماز) غروب شمس کے

[1] ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول گیا تو جب بھی یاد آجائے پڑھ لے اور دوسرے دن وقت پر دوبارہ لطور قضا پڑھے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان اسی کی تردید کے لیے قائم کیا ہے علماء نے اس حدیث کو غلط بتایا ہے اور لکھا ہے کہ سلف میں اس کا کوئی بھی قائل نہیں کہ دوبارہ قضا پڑھنا مستحب ہی ہو لیکن خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ قضا وقت پر بھی پڑھنے کو مستحب لکھا ہے اور علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خطابی کی رائے کی تائید کی ہے ۔ انھوں نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مرتبہ کوئی نماز قضا ہوگئی تو آپ وقت پر اس کی قضا ایک زمانہ تک برابر پڑھتے رہے ۔ اس طرح وقت پر نماز پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور وقت پر پڑھنے کا داعیہ قوی تر ہوتا ہے ۔

[2] نماز اصلاً ذکر ہی ہے لیکن اس موقع پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی اس لیے تلاوت فرمائی کہ جس طرح ذکر خداوندی کے لیے کوئی متعین وقت نہیں جب چاہیے کیجئے ۔ اسی طرح نماز جب قضا ہوگئی تو پھر وہ کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں جب یاد آجائے پڑھ لیجئے ۔ البتہ اس بات کا خیال رہے کہ کوئی ایسا وقت نہ ہو جس میں نماز پڑھنا ممنوع ہے ۔ یہ قید احناف کے یہاں ہے ۔ بہت سے علماء اس کی قید قضا نمازوں کے لیے نہیں لگاتے ۔

وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ؛

بعد پڑھی اس کے بعد مغرب پڑھی[1]

بَابٌ ۳۸۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
اَلسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ وَاَصْلُ السَّمَرِ ضَوْءُ لَوْنِ الْقَمَرِ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فِيهِ ؛

۳۸۹ ۔ عشاء کے بعد باتیں کرنا پسندیدہ نہیں

سامر سمر سے مشتق ہے ۔ سُمّار اس کی جمع ہے یہاں پر سامر جمع کے موقع میں آیا ہے (یہ لفظ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے) سمر اصل میں چاند کی روشنی کو کہتے ہیں ۔ اہلِ عرب چاندنی راتوں میں باتیں کیا کرتے تھے ۔

۵۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِي اِلٰى اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِي حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ وَهِيَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْاُولٰى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى اَهْلِهِ فِي اَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِيسَهُ وَيَقْرَاُ مِنَ السِّتِّينَ اِلَى الْمِائَةِ ؛

۵۶۹ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے ابوالمنہال نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزہ اسلمی کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ ان سے والد نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح پڑھتے تھے ۔ ہم سے اس کے متعلق حدیث بیان فرمائیے انھوں نے فرمایا کہ آپ ہجیر (ظہر) جسے تم صلوٰۃ اولیٰ کہتے ہو سورج کے زوال کے بعد پڑھتے تھے اور آپ کے عصر پڑھنے کے بعد کوئی بھی شخص اپنے گھر واپس ہوتا اور وہ بھی مدینہ کے سب سے آخری کنارہ پر ، تو سورج ابھی صاف اور روشن ہوتا ۔ مغرب سے متعلق آپؐ نے جو کچھ بتایا تھا مجھے یاد نہیں رہا ۔ اور فرمایا کہ عشاء میں آپ تاخیر پسند فرماتے تھے ۔ اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے صبح کی نماز سے جب آپؐ فارغ ہوتے تو (اتنا سویرا ہو چکا ہوتا کہ) ہم اپنے قریب بیٹھے ہوئے دوسرے شخص کو پہچان لیتے تھے ۔ آپ فجر میں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے ۔

بَابٌ ۳۹۰ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ۔

۳۹۰ ۔ عشاء کے بعد دین کے مسائل اور خیر کی باتیں کرنا[2]

---

[1] اگر آپ کی کئی وقت کی نمازیں قضا ہو گئیں ہیں تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بناء پر ان کی قضا میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے یعنی پہلے ظہر قضا ہوتی ہے تو ظہر ہی پہلے پڑھنی چاہیئے ۔ عصر اس کے بعد پڑھی جانے اور مغرب اس کے بعد اور اسی طرح آگے پڑھتے جائیے ! امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن دوسرے ائمہ ترتیب کو صرف مستحب بتاتے ہیں یہ ایک اجتہادی اختلاف ہے ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے بعض مواقع پر ترتیب قائم رکھی تھی لیکن اس کے استحباب یا وجوب کی کسی تصریح کے بغیر یہ فیصلہ ائمہ مجتہدین نے اپنے فکر و اجتہاد سے شرعی دلائل کی روشنی میں کیا ہے کہ مستحب ہے یا واجب ۔

[2] ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات میں مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں گفتگو فرمایا کرتے تھے اور میں بھی اس میں شریک رہتا تھا یعنی اگرچہ عام حالات میں عشاء کے بعد سو جانا چاہیئے لیکن اگر کوئی کار خیر پیش آجائے یا علمی و دینی کوئی کام کرنا ہو تو عشاء کے بعد جاگنے میں بشرطیکہ صبح کی نماز چھوٹنے کا خطرہ نہ ہو ۔ کوئی مضائقہ نہیں ۔

۵۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيْرَانُنَا هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ فَجَاءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُوْنَ فِيْ خَيْرٍ مَا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۷۰ - ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے ابو علی حنفی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ایک دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی دیر کی اور ہم آپ کا انتظار کرتے رہے ۔ جب آپ کے اٹھنے کا وقت قریب ہوگیا تو تشریف لائے[۱] اور فرمایا (بطور معذرت) کہ میرے ان پڑوسیوں نے مجھے بلا لیا تھا پھر سنایا کہ انس بن مالک نے فرمایا تھا کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا (عشاء کے وقت نماز کے لیے) انتظار کرتے رہے۔ تقریباً آدھی رات ہوگئی تو آپؐ تشریف لائے پھر ہمیں نماز پڑھائی ۔ اس کے بعد خطبہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ دوسروں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے لیکن تم لوگ جب تک نماز کے انتظار میں رہو درحقیقت نماز ہی کی حالت میں ہوتے ہو ۔ حسن نے فرمایا کہ (اسی طرح) اگر لوگ کسی خیر کے انتظار میں بیٹھے رہیں تو وہ بھی خیر کی حالت ہی میں ہیں[۲]۔ قرہ نے کہا کہ حدیث کا یہ آخری ٹکڑا بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں داخل ہے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

۵۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ آخِرِ حَيٰوتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَا يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ

۵۷۱ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی. کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر اور ابو بکر بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی اپنی زندگی کے آخری دنوں میں۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس رات کے متعلق تمھیں کچھ معلوم ہے؟ آج اس روئے زمین پر جتنے انسان زندہ ہیں سو سال بعد ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا ۔ لوگوں نے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقصد سمجھنے میں غلطی کی اور مختلف باتیں کرنے لگے۔ حالانکہ آپؐ کا مقصد صرف یہ تھا کہ جو لوگ آج (اس گفتگو کے وقت) زندہ ہیں ان میں سے کوئی بھی آج سے ایک صدی بعد باقی نہیں رہے گا اور یہ صدی پوری ہو جائے گی[۳]۔

---

[۱] یعنی آپ کا معمول تھا کہ روزانہ رات میں تعلیم کے لیے مسجد میں بیٹھا کرتے تھے لیکن آج آنے میں دیر کی اور اس وقت آئے جب یہ تعلیمی مجلس حسب معمول ختم ہو جانی چاہیئے تھی۔ حضرت حسن نے اس کے بعد لوگوں کو نصیحت کی اور فرمایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دیر میں نماز پڑھائی اور پھر لوگوں سے یہ فرمایا۔ یہ حدیث دوسری سندوں کے ساتھ پہلے بھی گذر چکی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد دین اور بھلائی کی باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے ۔

[۲] گویا شریعت کا یہ مستقل اصول ہے کہ کسی خیر کے لیے منتظر اس میں داخل اور اس کے کرنے والے کی طرح سمجھا جائے گا۔ فیض الباری ص ۱۵۲ ج ۲

[۳] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث جب عام لوگوں کو معلوم ہوئی تو بہت سے خوش عقیدہ قسم کے لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ سو سال بعد (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

باب ۳۹۱ السمر مع الاهل والضيف

۵۷۲ - حدثنا ابو النعمان قال حدثنا معتمر بن سليمان ثنا ابي قال حدثنا ابو عثمان عن عبد الرحمن ابن ابي بكر ان اصحاب الصفة كانوا اناسا فقراء وان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث وان اربع فخامس او سادس وان ابا بكر جاء بثلثة وانطلق النبي صلى الله عليه وسلم بعشرة قال فهو انا وابي وامي ولا ادري هل قال وامرأتي وخادم بين بيتنا وبيت ابي بكر وان ابا بكر تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم لبث حيث صليت العشاء ثم رجع فلبث حتى تعشى النبي صلى الله عليه وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل ما شاء الله قالت له امرأته ما حبسك عن اضيافك او قالت ضيفك قال او ما عشيتيهم قالت ابوا حتى تجيء قد عرضوا فابوا قال فذهبت انا فاختبأت فقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا لا هنيئا لكم فقال والله لا اطعمه ابدا وايم الله ما كنا نأخذ من لقمة الا ربا من اسفلها اكثر منها قال شبعوا وصارت اكثر مما كانت قبل

۳۹۱ - گھر والوں اور مہمانوں کیساتھ رات میں گفتگو کرنا

۵۷۲ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عثمان نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ فقراء و مسکین لوگ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو تیسرے (اصحاب صفہ میں سے کسی) کو اپنے ساتھ لیتا جائے اور اگر چار آدمیوں کا کھانا ہے تو پانچویں یا چھٹے کو اپنے ساتھ لے جاوے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تین آدمی اپنے ساتھ لائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس صحابہ کو لے گئے۔ عبد الرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ گھر کے افراد میں والد، والدہ اور میں تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ انھوں نے یہ کہا یا نہیں کہ میری بیوی اور ایک خادم جو میرے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں کے گھر کے لیے تھا۔ یہ بھی تھے۔ خود ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ٹھہر گئے (اور غالباً کھانا بھی وہیں کھایا۔ صورت یہ ہوئی کہ) نماز عشاء تک آپ وہیں رہے۔ پھر (مسجد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارک میں) آئے اور وہیں ٹھہرے رہے تا آنکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھانا تناول فرما لیا۔ اور رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ گھر تشریف لائے[لے]۔ بیوی نے کہا کہ کیا بات پیش آئی کہ مہمانوں کی خبر بھی آپ نے نہ لی۔ یا یہ کہا کہ مہمان کی خبر نہیں لی۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تم نے ابھی انھیں کھانا نہیں کھلایا۔ انھوں نے کہا کہ آپ کے آنے تک انھوں نے کھانے سے انکار کیا۔ کھانے کے لیے ان سے کہا گیا تھا لیکن وہ نہ مانے عبد الرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ میں بھاگ کر چھپ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پکارا ' اے غنثر! آپ نے برا بھلا کہا اور کوسنے دیئے۔ فرمایا کہ کھاؤ تمھیں مبارک نہ ہو۔ خدا کی قسم میں اس کھانے کو کبھی

(بقیہ صفحہ گزشتہ) قیامت آجائے گی۔ صحابہؓ نے اس کی تردید کی کہ یہ کیسا غلط خیال ہے سب سے آخر میں انتقال کرنے والے صحابی ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کا انتقال ۱۱۰ھ ہجری میں ہوا یعنی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے ٹھیک سو سال بعد۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ نہیں اور دلیل میں یہی حدیث پیش کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ بحث ہی نہ پیدا ہونی چاہیئے کہ اس حدیث کا تعلق حضرت خضر یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے بھی ہو سکتا ہے۔ حدیث میں تو صرف روئے زمین کے عام انسانوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ (صفحہ ہذا) [لے] آپ نے مہمانوں کو گھر بھیج دیا تھا اور گھر والوں کو کہلا بھیجا تھا کہ مہمانوں کو کھانا کھلا دیں لیکن مہمان یہ چاہتے تھے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آئیں تو یہ ان کے ساتھ کھانا کھائیں۔ ادھر آپ مطمئن تھے اس لیے یہ صورت پیش آئی۔

ذٰلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ
أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ
مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ
أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلَ
مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ
مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَ
كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى
الْأَجَلُ فَفَرَّقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا
مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ وَاللّٰهُ
أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا
مِنْهَا أَجْمَعُونَ
أَوْ كَمَا قَالَ ؕ

نہیں کھاؤں گا (آخر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا) خدا گواہ ہے کہ ہم ادھر ایک لقمہ لیتے تھے اور نیچے سے پہلے سے زیادہ کھانا ہو جاتا تھا۔ بیان کیا کہ سب لوگ شکم سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کھانا پہلے ہی اتنا یا اس سے بھی زیادہ تھا اپنی بیوی سے بولے۔ بنو فراس کی بہن! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یہ تو پہلے سے تگنا ہے پھر ابوبکرؓ نے بھی وہ کھانا کھایا اور کہا کہ میرا قسم کھانا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بقیہ کھانا لے گئے اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے قبیلے کے لوگوں سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت پوری ہو چکی تھی۔ (اس قبیلہ کا وفد معاہدہ سے متعلق بات چیت کرنے آیا ہوا تھا) ہم نے وفد کو بارہ سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ہر سردار کے ساتھ کچھ قبیلہ کے دوسرے افراد تھے جن کی تعداد خدا کو معلوم کتنی تھی۔ پھر سب نے وہ کھانا کھایا[1] اوکما قال۔

كِتَابُ الْأَذَانِ

اذان کے مسائل[2]

بَابٌ ۳۹۲ بَدْءُ الْأَذَانِ

۳۹۲۔ اذان کی ابتداء

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ۝ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

خداوند تعالیٰ کا قول ہے اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو وہ اس کی ہنسی اور کھیل بنا دیتے ہیں۔ ایسا اس وجہ سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں[3] اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ جب تمہیں جمعہ کے لیے اذان دی جائے۔

---

[1] دوسری روایتوں میں یہ بھی ہے کہ سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھا لیا اور اس کے بعد بھی کھانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ انشاء اللہ اس حدیث پر مفصل نوٹ علامات نبوت کے باب میں لکھا جائے گا۔

[2] قرطبی نے لکھا ہے کہ اذان کے کلمات باوجود قلت الفاظ دین کے بنیادی عقائد اور شعائر پر مشتمل ہیں سب سے پہلا لفظ "اللہ اکبر" یہ بتاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ موجود ہے اور سب سے بڑا ہے۔ یہ لفظ خداوند اکبر کی کبریائی اور عظمت پر دلالت کرتا ہے "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ" بجائے خود ایک عقیدہ ہے اور کلمہ شہادت کا جزو۔ یہ لفظ بتاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اکیلا اور یکتا ہے اور وہی معبود ہے۔ کلمہ شہادت کا دوسرا جزو "اشہد ان محمداً رسول اللہ" ہے جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کی گواہی دی جاتی ہے "حی علی الصلوٰۃ" پکار ہے اس کی کہ جس نے خدا کی واحدنیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے دی وہ نماز کے لیے آئے کہ نماز قائم کی جا رہی ہے۔ اس نماز کے پہنچانے والے اور اپنے قول و فعل سے اس کے طریقوں کو بتانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ اس لیے آپ کی رسالت کی شہادت کے بعد فوراً ہی اس کی دعوت دی گئی۔ اور اگر نماز آپ نے پڑھ لی (بقیہ برصفحہ ۳۱۲)

۵۷۳ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔

۵۷۳ ۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے ابو قلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ (نماز کے وقت کے اعلان کے لیے) لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر چھیڑا۔ لیکن یہود و نصاریٰ کی بات درمیان میں آگئی (کہ یہ تو ان کے یہاں عبادت کے اعلان کا طریقہ ہے) پھر بلالؓ کو حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

۵۷۴ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

۵۷۴ ۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی کہ ابن عمر فرماتے تھے کہ جب مسلمان مدینہ (ہجرت کر کے) پہنچے تو وقت متعین کر کے نماز کے لیے آتے تھے۔ اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ایک دن اس کے متعلق مشورہ ہوا کسی نے کہا کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بنا لیا جائے۔ اور کوئی بولا کہ یہودیوں کی طرح نرسنگا بنا لینا چاہیئے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں نہ بھیجا جائے جو نماز کا اعلان کر دے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اٹھو اور نماز کی منادی کر دو۔

(بقیہ صفحہ ۳۱۱) اور بتمام وکمال آپ نے اسے ادا کیا تو یہ اس بات کی ضامن ہے کہ آپ نے فلاح حاصل کر لی "حی علی الفلاح" نماز کے لیے آئیے۔ آپ کو یہاں فلاح یعنی بقاء دائم اور حیات آخرت کی ضمانت دی جائے گی آیئے۔ آیئے کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں۔ اس کی عظمت و کبریائی کے سایہ میں آپ کو دنیا اور آخرت کے شرور و آفات سے پناہ مل جائے گی۔ اول بھی اللہ ہے اور آخر بھی اللہ۔ خالق کل۔ مالک یکتا اور معبود بس اس کی دی ہوئی ضمانت سے بڑھ کر اور کونسی ضمانت ہو سکتی ہے۔ "اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ"

[۲] بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جب اذان شروع شروع میں دی گئی تو یہود نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے ایسی بدعت نکالی جو پہلے نہیں تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(صفحہ ہذا) [۱] واقعہ یوں پیش آیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک دن اس بات پر مشورہ ہوا کہ نماز کے وقت کے اعلان کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ جب ناقوس بجانے کا بعض لوگوں نے مشورہ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے۔ نرسنگے (بوق) کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے۔ پھر کسی نے کہا کہ آگ جلا کر لوگوں کو بتایا جائے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ کیونکہ یہ غیر مسلم قوموں کے شعار تھے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنا نا پسند نہیں فرمایا۔ اس کے علاوہ ان طریقوں میں دوسرے مفاسد بھی تھے۔ بعض لوگوں نے اس کے علاوہ بھی اذان کے طریقے بتائے لیکن اب تک کوئی مناسب بات نہیں کہی گئی تھی۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عارضی طریقہ یہ بتایا کہ ایک آدمی کو بھیج کر منادی کرا دی جائے کہ نماز کا وقت قریب ہو گیا ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جائیں اور منادی کر دیں لیکن ابھی لوگ اس فکر میں تھے کہ کوئی مناسب اور ہمیشہ کے لیے اعلان نماز کا طریقہ ہونا چاہیئے۔ مجلس شوریٰ برخاست ہو گئی۔ مجلس کے ممبران میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ بھی اسی فکر میں غلطاں و پیچاں تھے۔ (بقیہ صفحہ ۳۱۳)

باب ۳۹۳ اَلْاَذَانِ مَثْنٰی مَثْنٰی

۵۷۵ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ

۵۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ یَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَیْءٍ یَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ یُّوْرُوْا نَارًا اَوْ یَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ

۳۹۳ - اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں۔

۵۷۵ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ سماک بن عطیہ کے واسطہ سے وہ ایوب سے وہ ابوقلابہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہیں اور سوا "قد قامت الصلوٰۃ" کے اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔

۵۷۶ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے ابوقلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جب مسلمانوں کی تعداد بڑھی تو اس پر مشورہ ہوا کہ کسی ایسی چیز کے ذریعہ نماز کے وقت کا اعلان ہونا چاہیئے جسے سب سمجھ لیں کسی نے مشورہ دیا کہ آگ روشن کی جائے یا ناقوس کے ذریعہ اعلان کیا جائے۔ لیکن (آخر الامر قرار یہ پایا کہ) بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت ایک ایک مرتبہ [1]

(بقیہ صفحہ ۳۱۲) چنانچہ رات کو سوئے تو خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا وہ انھیں کلمات کے ساتھ اذان دے رہا تھا جو اذان کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ آپ نے صبح سویرے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اس خواب کا ذکر کیا۔ آں حضور نے ان کلمات کو پسند فرمایا اور وحی کے ذریعہ یا خود اپنے اجتہاد سے ان کلمات کو اذان کے لیے مشروع قرار دیا بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بتایا کہ اسی رات بعینہ انھیں کلمات کے ساتھ خود انھوں نے بھی خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا تھا اذان ہر نماز کے لیے سنت ہے اور اسلام کا ایک شعار ہے۔

(صفحہ ہذا) [1] اذان سے متعلق ائمہ کا اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمات ہیں۔ طریقہ وہی ہے جیسے آجکل اذان دی جاتی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اذان کے انیس [19] کلمات ہیں۔ آپ اذان میں ترجیع کے قائل ہیں۔ ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے بلند آواز سے کہنے کے بعد پھر دو دو مرتبہ انھیں آہستہ سے کہنا چاہیئے۔ ہمارے یہاں شہادتین کے کل چار کلمات تھے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بڑھ کر آٹھ ہو گئے۔ بقیہ کلمات میں وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ہے لیکن تکبیر یعنی اللہ اکبر کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ ابتدا اذان میں بھی صرف اسے دو ہی مرتبہ کہنا چاہیئے۔ اس طرح آپ کے نزدیک اذان کے کلمات سترہ ہیں۔ احادیث میں ان تمام ہی طریقوں سے اذان کا ذکر ملتا ہے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ جنھیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد مسجد الحرام کا مؤذن مقرر کیا تھا وہ اسی طرح اذان دیتے تھے جس طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور ان کا یہ بھی بیان تھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اسی طرح سکھایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں برابر آپ اسی طرح اذان دیتے رہے اور پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے طویل دور میں آپ کا یہی طرز عمل رہا۔ کسی نے انھیں اس سے نہیں روکا۔ اس کے بعد بھی مکہ میں اسی طرح اذان دی جاتی رہی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بھی اذان کا مکہ میں وہی طریقہ رائج تھا جو امام شافعی کا مسلک ہے اور جس کے بانی حضرت ابومحذورہ ہیں۔ لہٰذا اذان کا یہ طریقہ مکروہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ صاحب بحر الرائق نے یہی فیصلہ کیا ہے اور اس آخری دور میں حنفیت اور حدیث کے امام حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس فیصلہ کو درست کہا ہے لیکن چونکہ مسجد نبوی میں اذان کا وہی طریقہ تھا جو حنفیہ کے نزدیک افضل ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ برابر اسی طرح اذان دیتے رہے اس لیے ظاہر ہے کہ جو طریقہ خود آں حضور کی موجودگی میں (بقیہ برصفحہ ۳۱۴)

باب ۳۹۴ الْإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

۵۷۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُنِ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُّوْتِرَ الْإِقَامَةَ قَالَ إِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهُ لِأَيُّوْبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

باب ۳۹۵ فَضْلِ التَّأْذِيْنِ

۵۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا

۳۹۴ - سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔

۵۷۷ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے ابوقلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں یہی کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔ اسمٰعیل نے بتایا کہ میں نے ایوب سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ "قد قامت الصلوٰۃ" اس سے مستثنیٰ ہے[1]۔

۳۹۵ - اذان دینے کی فضیلت

۵۷۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان بڑی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے لیکن جوں ہی اقامت شروع ہوئی وہ پھر بھاگ پڑتا ہے جب اقامت بھی ختم ہو جاتی ہے تو شیطان دوبارہ آ جاتا ہے اور مصلی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں بات تمھیں یاد نہیں، فلاں بات تم بھول گئے۔ ان باتوں کی شیطان یاد دہانی کرتا ہے جن کا اسے

(بقیہ صفحہ ۳۱۳) آپ کی مسجد میں رائج ہوگا وہی افضل اور بہتر ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اذان کے طریقہ کو حضرت عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا تھا اور حنفیہ کا طریقہ اذان ان کے بیان کے بھی مطابق ہے اس باب کی احادیث میں اقامت کا بھی ذکر آیا ہے کہ صرف ایک ایک مرتبہ اذان کے کلمات کہنے کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم تھا۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ اقامت میں اذان کی طرح کلمات دو دو مرتبہ نہیں بلکہ صرف ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔ صرف "قد قامت الصلوٰۃ" دو مرتبہ کہی جائے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اقامت اور اذان میں کوئی فرق نہیں جتنے کلمات اس میں تھے اتنے اقامت میں بھی رہنے چاہئیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت سے متعلق روایت میں ہے کہ آپ اسی طریقے سے اقامت کہتے تھے جیسے شوافع کا مسلک ہے لیکن ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اقامت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق تھی اسی طرح فرشتہ جنھوں نے خواب میں اذان کی تعلیم حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دی تھی ان کی اقامت سے متعلق روایات بھی امام صاحب کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں اور امام طحاوی نے بعض روایات ایسی بھی بیان کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی اقامت اذان ہی کی طرح کہتے تھے۔ اس بنیاد پر جن روایتوں میں ایک ایک مرتبہ کہنے کا ذکر ہے انھیں راوی کے اختصار پر محمول کیا جائے گا۔

(صفحہ ہذا) [1] یعنی قد قامت الصلوٰۃ اقامت میں دو مرتبہ کہی جائے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

يَمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى۔

باب ۳۹۶ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا وَإِلَّا فَاعْتَزِلْنَا۔

۵۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۹۷ مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

۵۸۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يُغِيرُ بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا

خیال بھی نہیں تھا۔ اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نمازیں پڑھی تھیں۔

۳۹۶۔ اذان بلند آواز سے

عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا (اپنے مؤذن سے جو طرب و لحن کے ساتھ اذان دیتا تھا) کہ سیدھی اور رواں اذان دیا کرو ورنہ ہم سے تمہیں علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔

۵۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری کے واسطہ سے خبر دی پھر عبدالرحمٰن مازنی اپنے والد عبداللہ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں اور صحرا سے لگاؤ ہے اس لئے جب تم صحرا میں اپنی بکریوں کو لیے ہوئے موجود ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو تم بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ آواز اذان پہنچنے کی انتہا پر بھی جن و انس بلکہ تمام ہی چیزیں اذان کی آواز جب سنیں گی تو قیامت کے دن اس پر گواہی دیں گی۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔[1]

۳۹۷۔ اذان، حملہ اور خونریزی کے ارادہ کے ترک کا باعث ہے۔

۵۸۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے صبح ہوتی اور پھر آپ انتظار کرتے۔ اگر اذان کی آواز سن لیتے تو حملہ کا ارادہ ترک کر دیتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنائی دیتی تو حملہ کرتے تھے[2] فرمایا کہ ہم خیبر گئے اور رات کے وقت وہاں پہنچے۔ صبح کے وقت جب اذان کی آواز نہیں سنائی دی تو آپ اپنی سواری پر بیٹھ گئے اور میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ گیا۔ میرے قدم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مطلب یہ ہوا کہ آواز سیدھی اور رواں ہونی چاہیئے لیکن بلند آواز سے اور وقار کو باقی رکھتے ہوئے جس قدر بھی آواز بلند ہو سکے بہتر ہے۔ اذان میں گانے کا طرز اختیار کر لینا اور لحن کے ساتھ اذان دینے سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیئے۔

[2] تا کہ اگر کچھ مسلمان اس قبیلہ میں ہیں اور وہ بلا روک ٹوک شعائر اسلامی کو قائم کرتے ہیں تو ان کی موجودگی میں کوئی لڑائی نہ ہونے پائے۔

إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ؎

باب ۳۹۸ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

۵۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ؎

۵۸۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى ابْنُ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ؎

۵۸۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى نَحْوَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ؎

باب ۳۹۹ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ ؎

۵۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

کے قدم مبارک سے چھو چھو جاتے تھے۔ فرمایا کہ خیبر کے لوگ اپنے ٹوکروں اور کدالوں کو لیے ہوئے باہر نکلے تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور چلا اٹھے کہ "واللہ محمد لشکر لے کر آ گئے"۔ فرمایا کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ "اللہ اکبر اللہ اکبر" خیبر پر بربادی آ گئی۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں لڑائی کے لیے اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بھیانک ہو جاتی ہے۔

۳۹۸ - اذان کا جواب کس طرح دینا چاہیئے۔

۵۸۱ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی وہ عطاء بن یزید لیثی سے وہ ابوسعید خدری سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب تم اذان سنو تو جس طرح مؤذن اذان دیتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔

۵۸۲ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ محمد بن ابراہیم بن حارث سے کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک دن سنا کہ مؤذن کے ہی الفاظ کو دہرا رہے تھے۔ اشہدان محمدا رسول اللہ تک۔

۵۸۳ - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھ سے میرے بعض بھائیوں نے حدیث بیان کی کہ جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۳۹۹ - اذان کی دعاء

۵۸۴ - ہم سے علی بن عباس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے محمد بن منکدر کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے۔ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ

مَحْمُودَ نِ الَّذِي وَعَدتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

اسے میری شفاعت ملے گی۔

بَابُ ۴۰۰ الْإِسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ۔ وَيُذْكَرُ أَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوا فِي الْأَذَانِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ۔

۴۰۰ ۔ اذان کے لیے قرعہ اندازی۔

کہتے ہیں کہ اذان دینے پر بعض لوگوں کا اختلاف ہوا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (فیصلہ کے لیے) قرعہ ڈلوایا تھا۔[۲]

۵۸۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

۵۸۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے سمی جو ابوبکر کے مولیٰ تھے ان کے واسطہ سے خبر دی وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور نماز کی پہلی صف میں کتنا زیادہ ثواب ہے اور پھر ان کے لیے سوائے قرعہ اندازی کے اور کوئی راستہ نہ باقی رہتا تو لوگ اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے لیے جلدی آنے میں کتنا زیادہ ثواب ہے تو اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو اس کے لیے ضرور آتے خواہ چوتڑوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔

بَابُ ۴۰۱ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ۔ وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ۔

۴۰۱ ۔ اذان کے دوران گفتگو۔

سلیمان بن صرد نے اذان کے دوران گفتگو کی تھی اور حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر ایک شخص اذان یا اقامت کہتے ہوئے ہنس دے تو کوئی حرج نہیں۔

۵۸۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَدْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ

۵۸۶ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے ایوب اور عبدالحمید صاحب زیادی اور عاصم احول کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ عبداللہ بن حارث سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک دن خطبہ دیا۔ بارش کی وجہ سے اچھا خاصا کیچڑ ہو رہا تھا۔ مؤذن جب حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے اس سے یہ کہنے کے لیے فرمایا کہ لوگ نمازیں قیام گاہوں پر پڑھ لیں اس پر لوگ ایک دوسرے کو (تعجب اور اعتراض کے طور پر) دیکھنے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے

---

[۱] اس دعا کے لیے مسنون طریقہ ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا کے لیے ہاتھوں کا اٹھانا ثابت نہیں۔ اگرچہ عام دعاؤں کے لیے ہاتھ اٹھانا آپ سے ثابت ہے لیکن جب اذان کی دعا کیلئے آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے تو اس خاص موقعہ میں بھی وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جو آپ نے اختیار کیا۔ صفحہ ہذا۔

[۲] کسی نزاع کو ختم کرنے کے لیے قرعہ ڈالنا ہمارے یہاں بھی معتبر ہے لیکن یہ کوئی دلیل شرعی نہیں اور اس کی وجہ سے کسی ایک فریق کو فیصلہ کے ماننے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ۔

افضل انسان نے کیا تھا۔ اور یہ عزیمت ہے[1]۔

بَابُ ۴۰۲ أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

۴۰۲۔ اندھے کی اذان جبکہ اسے کوئی وقت بتانے والا ہو۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ۔

۵۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال (رضی اللہ عنہ) رات ہی اذان دیتے ہیں (رمضان کے مہینہ میں) اس لیے تم لوگ کھاتے پیتے رہو تا آنکہ ابن مکتوم (رضی اللہ عنہ) اذان دیں۔ کہا کہ وہ نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہو گئی۔ صبح ہو گئی۔

بَابُ ۴۰۳ الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

۴۰۳۔ طلوع فجر کے بعد اذان۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

۵۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمر سے کہا کہ مجھے حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان، صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد دے چکا ہوتا تو آپ دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے، نماز فجر سے پہلے۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۵۸۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوسلمہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان میں دو خفیف سی رکعتیں پڑھتے تھے۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال (رمضان

---

[1] حنفیہ اذان کے دوران میں گفتگو کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اگر مؤذن دوران اذان میں کچھ بول پڑا تو بعض احناف کے نزدیک اذان شروع سے دوبارہ کہنی چاہیئے اور بعض اعادہ کے قائل نہیں ہیں۔ ان احادیث و آثار سے دوران اذان میں بات چیت کرنے بلکہ ہنسنے کی بھی اجازت سمجھ میں آتی ہے لیکن امت کا عمل ہمیشہ ان چیزوں کے ترک پر رہا ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حکم پر لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لیے یہ ایک نئی بات تھی۔ ہمارا دین روایت اور توارث کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے اس لیے جب ہر زمانہ میں اور خاص طور پر قرون اولیٰ میں لوگ اذان کے دوران میں گفتگو یا ہنسنے کو پسند نہیں کرتے تھے تو اس میں کسی نہ کسی درجہ میں کراہت ضرور آجاتی ہے۔

قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ۔

میں) رات میں اذان دیتے ہیں۔ اس لیے تم لوگ ابن مکتوم کی اذان تک کھا پی سکتے ہو۔[1]

باب ۴۰۴ اَلْاَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۴۰۴۔ صبح صادق سے پہلے اذان۔

۵۹۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ اَوْ اَحَدًا مِّنْکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ یُؤَذِّنُ اَوْ یُنَادِیْ بِلَیْلٍ لِیَرْجِعَ قَائِمَکُمْ وَلِیُنَبِّهَ نَائِمَکُمْ وَلَیْسَ اَنْ یَّقُوْلَ الْفَجْرُ اَوِ الصُّبْحُ وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ وَرَفَعَهَا اِلٰی فَوْقُ وَطَاْطَاَ اِلٰی اَسْفَلَ حَتّٰی یَقُوْلَ هٰکَذَا وَقَالَ زُهَیْرٌ بِسَبَّابَتَیْهِ اِحْدٰهُمَا فَوْقَ الْاُخْرٰی ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَشِمَالِهٖ۔

۵۹۱ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی ابوعثمان نہدی کے واسطہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ بلال کی اذان (طلوع صبح صادق سے پہلے) تمہیں سحری کھانے سے نہ روک دے۔ کیونکہ وہ رات میں اذان دیتے ہیں یا (یہ کہا کہ) ندا دیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ جاگے ہوتے ہیں وہ واپس آجائیں (اور اگر کچھ کھانا پینا ہے تو کھا پی لیں) اور جو ابھی سوتے ہوتے ہیں وہ متنبہ ہو جائیں (اور سحری کی ضروریات سے اٹھ کر فراغت حاصل کرلیں) کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ فجر یا صبح صادق طلوع ہوگئی اور آپ نے اپنی انگلیوں کے اشارہ سے (طلوع صبح کی کیفیت) بتائی۔ انگلیوں کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر آہستہ سے نیچے لائے اور فرمایا کہ اس طرح (طلوع فجر ہوتی ہے) حضرت زہیر نے انگشت شہادت ایک دوسرے پر رکھی۔ پھر آپ نے انھیں دائیں بائیں جانب پھیلا دیا۔ (یعنی آپ نے بھی طلوع صبح کی کیفیت بیان کی)۔

۵۹۲ - حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح۔ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ۔

۵۹۲ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابواسامہ نے خبر دی کہ عبیداللہ نے ہم سے قاسم بن محمد کے واسطہ سے اور انھوں نے عائشہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور نافع نے ابن عمر کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ح۔ کہا اور مجھ سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن عمر نے قاسم بن محمد کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ بلال رات میں اذان دیتے ہیں اس لیے ابن ام مکتوم کی اذان تک تم کھا پی سکتے ہو۔[2]

---

[1] ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں دو اذانیں دی جاتی تھیں۔ ایک طلوع فجر سے پہلے اس بات کی اطلاع کے لیے کہ ابھی سحری کا وقت تھوڑا سا باقی ہے اور جو لوگ کھانا پینا چاہیں کھا پی سکتے ہیں پھر فجر کے لیے اذان اس وقت دی جاتی تھی جب طلوع صبح صادق ہو چکتی۔ پہلی اذان کے لیے خاص رمضان میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ متعین تھے اور دوسری کے لیے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔ اور کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا۔ (بقیہ صفحہ ۳۱۹)

باب ۴۰۵ كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ ؛

۵۹۳ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ ؛

۵۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُو دَاؤدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ ؛

۴۰۵ - اذان اور اقامت کے درمیان کتنا فصل ہونا چاہیئے؟

۵۹۳ - ہم سے اسحٰق واسطی نے حدیث بیان کی. کہا کہ ہم سے خالد نے جریری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن بریدہ سے وہ عبداللہ بن مغفل مزنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ ہر دو اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان ایک نماز کا فصل ہونا چاہیئے (تیسری مرتبہ فرمایا کہ) جو شخص ایسا کرنا چاہے۔ [۱]

۵۹۴ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی. کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی. کہا کہ میں نے عمرو بن عامر انصاری سے سنا وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا. تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ستونوں کی طرف جلدی سے بڑھتے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے تو لوگ اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے ہوتے. یہ مغرب سے پہلے کی دو رکعتیں تھیں. اور (مغرب میں) اذان اور اقامت میں کوئی فصل نہیں ہوتا تھا. عثمان بن جبلہ اور ابوداؤد نے شعبہ کے واسطہ سے اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ (اذان و اقامت میں بہت تھوڑا سا فصل ہوتا تھا [۲]

(بقیہ صفحہ ۳۱۹) [۲] یہ اختلافی مسئلہ ہے کہ ایک نماز کے لیے دو اذان کی کوئی شرعی حیثیت ہے یا نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ انہیں احادیث کی وجہ سے اسے جائز سمجھتے ہیں اسی طرح وہ فجر میں وقت سے پہلے اذان کو بھی جائز سمجھتے ہیں. لیکن ان تمام احادیث میں سحری اور کھانے پینے کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص رمضان میں اس اذان کا اہتمام کیا جاتا تھا اور یہ اذان نماز کے لیے نہیں بلکہ سحر کا وقت بتانے کے لیے ہوتی تھی. اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور دوسرے اوقات کی طرح فجر میں بھی وقت سے پہلے اذان کی اجازت نہیں دی. اور دوسرے ائمہ یہ کہتے ہیں کہ فجر کو چھوڑ کر باقی تمام نمازوں میں وقت سے پہلے اذان دینا جائز نہیں لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فجر کا استثناء نہیں کرتے وجہ ظاہر ہے۔

(صفحہ ہذا) [۱] دوسری مفصل روایات میں مغرب کا اس سے استثناء ہے یعنی مغرب میں چونکہ وقت بہت کم رہتا ہے اس لیے فوراً ہی اذان کے بعد نماز فرض کے لئے اقامت ہونی چاہیئے. ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے کہ اذان جس نماز کے لیے دی گئی ہے اس کے علاوہ کوئی نماز اس دوران میں نہیں پڑھی جاسکتی اس سے یہ بتایا گیا ہے کہ نفل نماز درمیان میں پڑھی جاسکتی ہے۔

[۲] مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان میں دو خفیف رکعتیں پڑھنے سے متعلق روایتیں آئی ہیں. بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ابتداء میں جب عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت کردی گئی تو یہ بتانے کے لیے کہ نماز کے جواز کا وقت سورج غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہے یہ دو رکعتیں رکھی گئیں لیکن چونکہ مغرب میں مطلب جلدی ہے اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اذان ہوتے ہی دو رکعتوں کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو یہ حضرات ابھی نماز ہی میں ہوتے تھے اور بعد میں اسی وجہ سے اس سے روک دیا گیا تھا چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے یہ دو رکعتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا تھا. اس پر ایک نوٹ گذر چکا ہے کہ حنفیہ کے یہاں یہ مباح ہیں اور شوافع کے یہاں مستحب۔

باب ۴۰۶ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ

۵۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ

۴۰۶ - جو اقامت کا انتظار کرے۔

۵۹۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کے فجر کی اذان ختم کرتے ہی کھڑے ہو کر دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے طلوع صبح صادق کے بعد اور فجر کی فرض نماز سے پہلے۔ پھر داہنے پہلو پر لیٹ جاتے۔ اس کے بعد اقامت کے لیے مؤذن آپ کی خدمت میں آتا۔

باب ۴۰۷ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

۵۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ

۴۰۷ - ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے اگر کوئی پڑھنا چاہیے۔

۵۹۶ - ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے کہمس بن یزید نے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن بریدہ کے واسطہ سے وہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ہر دو اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے [1]

باب ۴۰۸ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

۵۹۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

۴۰۸ - جو یہ کہتے ہیں کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے۔

۵۹۷ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے ابوایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوقلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے قوم کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا۔ میں نے آپ کی خدمت میں بیس دن تک قیام کیا۔ آپ بڑے رحمدل اور رفیق القلب تھے جب آپ نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کے اشتیاق کو محسوس کر لیا تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم جا سکتے ہو وہاں جا کر تم اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور نماز پڑھو جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

باب ۴۰۹ الْأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَالْإِقَامَةِ

۴۰۹ - مسافروں کے لیے اذان اور اقامت جبکہ بہت سے لوگ ساتھ ہوں۔

---

[1] گویا اس آخری جملہ سے یہ واضح کر دیا گیا کہ جو بار بار تاکید کی جارہی ہے اس سے منشاء اس نماز کو ضروری قرار دینا نہیں ہے بلکہ صرف استحباب کی تاکید ہے۔

وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيْرَةِ۔

اسی طرح عرفہ اور مزدلفہ میں (اذان و اقامت) اور سردی یا برسات کی راتوں میں مؤذن کا یہ اعلان کرنا کہ نماز اپنی قیامگاہوں پر پڑھ لی جائے۔

۵۹۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۵۹۸ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے مہاجر ابوالحسن کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ زید بن وہب سے وہ ابو ذر سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے اذان دینی چاہی تو آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی اور آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی اور آپ نے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے[1]

۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

۵۹۹ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے خالد حذاء کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابو قلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے کہا کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ کسی سفر کا ارادہ رکھتے تھے آپ نے ان سے فرمایا کہ جب تم نکلو تو (نماز کے وقت) اذان دو اور اقامت کہو پھر جو شخص تم میں بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔

۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَ

۶۰۰ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبدالوہاب نے خبر دی کہا کہ ہمیں ایوب نے ابو قلابہ کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ ہم سے مالک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم حاضر ہونے والے ہم عمر اور نوجوان تھے آپ کی خدمت مبارک میں بیس دن قیام رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحمدل اور رقیق القلب تھے جب آپ نے محسوس کیا کہ ہمیں اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو، ہم نے بتایا، پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور ان کے ساتھ قیام کرو انھیں دین سکھاؤ اور دین کی باتوں

---

[1] یہ ظہر کا وقت تھا۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمیوں میں ظہر آخری وقت میں پڑھنی چاہیئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسافروں کی جب ایک جماعت ہو تو وہ بھی اذان، اقامت اور جماعت اسی طرح کریں جس طرح مقیم کرتے ہیں۔

عَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْلَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

کا حکم کرو۔ آپ نے بہت سی چیزوں کا ذکر کیا جن کے متعلق (مالک نے کہا کہ) مجھے وہ یاد ہیں یا (یہ کہا کہ) یاد نہیں ہیں اور (فرمایا کہ) اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلٰى أَثَرِهِ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ۔

۶۰۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ بن عمر کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہا کہ ابن عمر نے ایک سرد رات میں مقام ضجنان پر اذان دی پھر فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو اور ہمیں آپ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن سے اذان کے لیے فرماتے تھے اور یہ بھی کہ مؤذن اذان کے بعد یہ کہہ دے کہ لوگ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لیں۔ یہ سفر کی حالت میں یا سرد برسات کی راتوں میں ہوتا تھا۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتّٰى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ وَأَقَامَ

۶۰۲۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں جعفر بن عون نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابو العمیس نے عون بن ابی جحیفہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام ابطح میں دیکھا کہ بلال حاضر خدمت ہوئے اور نماز کی اطلاع دی پھر بلال رضی اللہ عنہ عنزہ (لکڑی جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) لے کر آگے بڑھے اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مقام ابطح میں گاڑ دیا۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔

بَابٌ ۴۱۰ هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْأَذَانِ

۴۱۰۔ کیا مؤذن اپنے چہرے کو ادھر ادھر کر سکتا ہے، اور کیا وہ دائیں بائیں طرف متوجہ ہو سکتا ہے؟

وَيُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ رض أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ الْوُضُوْءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے (اذان دیتے وقت) اپنی دونوں انگلیوں کو کانوں میں کر لیا تھا لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ انگلیاں کانوں میں نہیں کرتے تھے۔ ابراہیم نے فرمایا کہ بغیر وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔ عطاء نے فرمایا کہ (اذان کے لیے) وضو حق اور سنت ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر اللہ کیا کرتے تھے۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ

۶۰۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عون بن ابی جحیفہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ اپنے والد سے

أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ ؛

کہ انھوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔ وہ اذان میں اپنے چہرے کو ادھر ادھر متوجہ کر رہے تھے [1]

باب ۴۱۱ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ ؛

۴۱۱ ۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ نماز نے ہمیں چھوڑ دیا۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی کہے کہ نماز نے ہمیں چھوڑ دیا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ ہم نماز نہ پا سکے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہی زیادہ صحیح ہے۔

۶۰۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ؛

۶۰۴ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سنی۔ نماز کے بعد دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ جب نماز کے لیے آؤ تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو نماز کا جو حصہ مل جائے اسے پڑھو اور جو چھوٹ جائے اسے (بعد میں) پورا کر لو [2]

باب ۴۱۲ مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ؛

قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۴۱۲ ۔ جو حصہ نماز کا (جماعت کیساتھ) پاسکو اسے پڑھ لو اور جو نہ پاسکو اسے (جماعت کے بعد) پورا کرو۔
یہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔

۶۰۵ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ

۶۰۵ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے سعید بن مسیب کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ح۔ اور زہری ابو سلمہ کے واسطے سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تم لوگ اقامت سن لو تو نماز کے لیے چل پڑو سکون اور وقار کو بہرحال ملحوظ رکھو۔

---

[1] دوسری روایتوں میں ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت چہرہ کو دائیں بائیں طرف پھیر رہے تھے جیسا کہ اذان کے لیے ہمارے یہاں دستور ہے۔

[2] اس حدیث کے آخری ٹکڑے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہی ارشاد فرمایا کہ اگر تم نماز کو نہ پاسکو یہ نہیں کہ نماز تمہیں اگر چھوڑ دے یا دمل سکے۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ گفتگو کا ایک ادب بتا رہے ہیں کہ چھوڑنے والا خود انسان ہے نماز کسی کو اپنے فیض سے محروم نہیں کرنا چاہتی۔

وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔

اور دوڑ کے نہ آؤ۔ پھر نماز کا جو حصہ پالو اسے پڑھ لو اور جو نہ پا سکو اسے (جماعت کے بعد) پورا کر لو۔

بَاب ۴۱۳ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ۔

۴۱۳ ۔ اقامت کے وقت جب لوگ امام کو دیکھیں تو کب کھڑے ہوں۔

۶۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي۔

۶۰۶ ۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی مجھے یحییٰ نے عبدالوہاب بن ابی قتادہ کے واسطہ سے حدیث لکھ کر بھیجی کہ وہ اپنے والد سے بیان کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

بَاب ۴۱۴ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ مُسْتَعْجِلًا وَلْيَقُمْ إِلَيْهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

۴۱۴ ۔ نماز کے لیے جلد بازی کے ساتھ نہ کھڑے ہونا چاہیئے بلکہ سکون اور وقار کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیئے۔

۶۰۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ۔

۶۰۷ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو۔ اور سکون کو ملحوظ رکھو۔ اس حدیث کی متابعت علی بن مبارک نے کی ہے۔

بَاب ۴۱۵ هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ۔

۴۱۵ ۔ کیا مسجد سے کسی ضرورت کی وجہ سے نکل سکتا ہے؟ (اذان کے بعد جماعت سے پہلے)

۶۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلَى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلَى هَيْئَتِنَا حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً وَقَدِ اغْتَسَلَ ۔

۶۰۸ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی وہ صالح بن کیسان سے وہ ابن شہاب سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) باہر تشریف لائے۔ اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں برابر کی جا چکی تھیں۔ آپ جب مصلی پر کھڑے ہوئے تو ہم انتظار کر رہے تھے کہ اب آپ تکبیر کہیں گے لیکن آپ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر رہو۔ ہم اسی حالت میں ٹھہر گئے پھر جب آپ دوبارہ باہر تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے غسل کیا تھا۔

بَاب ۴۱۶ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتَّى يَرْجِعَ انْتَظَرُوا۔

۴۱۶ ۔ جب امام کہے کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو مقتدیوں کو اس کے واپس آنے کا انتظار کرنا چاہیئے۔

۶۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلّٰى بِهِمْ.

۶۰۹ - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن یوسف نے خبر دی کہا کہ ہم سے اوزاعی نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی اور لوگوں نے صفیں سیدھی کر لی تھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آگے بڑھے لیکن حالتِ جنابت میں تھے (اور اسی وقت یاد آیا) اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر واپس تشریف لائے تو آپؐ غسل کئے ہوئے تھے اور سر مبارک سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

باب ۴۱۷ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّيْنَا.

۴۱۷ - کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔

۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ أَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُّ أَنْ أُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بُطْحَانَ وَأَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

۶۱۰ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ ہمیں جابر بن عبداللہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ سورج غروب ہوگیا اور میں اب تک عصر کی نماز نہ پڑھ سکا۔ آپ جب حاضر خدمت ہوئے تو روزہ افطار کرنے کے بعد کا وقت تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی نہیں پڑھی ہے پھر آپؐ بطحان کی طرف گئے۔ میں آپؐ کے ساتھ ہی تھا۔ آپؐ نے وضوء کی اور پھر عصر کی نماز پڑھی۔ سورج غروب ہونے کے بعد۔ اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

باب ۴۱۸ الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

۴۱۸ - اقامت کہی جا چکی اور اس کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آئی۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ.

۶۱۱ - ہم سے ابومعمر عبداللہ بن عمرو نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص سے مسجد کے ایک کنارے آہستہ آہستہ گفتگو فرما رہے تھے۔ آپؐ نماز کے لیے جب تشریف لائے تو لوگ سو رہے تھے۔

باب ۴۱۹ الْكَلَامِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ

۴۱۹ - اقامت کے بعد گفتگو۔

۶۱۲ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتَ نِ الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ ؛

۶۱۲ - ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے ایک شخص کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو نماز کے لیے اقامت کے بعد گفتگو کرتا ہے اس پر انھوں نے انس ابن مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے فرمایا، کہ اقامت ہو چکی تھی۔ اتنے میں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ میں ملا اور آپ کو نماز کے لیے اقامت کہی جانے کے بعد بھی رہ کے رکھا۔

بَابٌ ۴۲۰ وُجُوبِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطِعْهَا۔

۴۲۰ - نماز باجماعت کا وجوب۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر کسی کی والدہ شفقۃً عشاء کی جماعت میں حاضری سے روکیں تو ان کی اطاعت نہ کرنی چاہیئے۔

۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرُ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرُ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفُ إِلٰى رِجَالٍ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ؛

۶۱۳ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دے دوں اور پھر نماز کے لیے کہوں۔ اس کے لیے اذان دی جائے اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کریں لیکن میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز باجماعت کے لیے نہیں آتے) پھر انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے والے اتنی بات جان لیں کہ انھیں ایک اچھے قسم کی گوشت والی ہڈی مل جائے گی یا دو عمدہ کھریں (کھانے کے لیے مل جائیں گی تو یہ عشاء کی جماعت کے لیے ضرور آئیں[1]

بَابٌ ۴۲۱ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ۔ وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلٰى مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلٰى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ

۴۲۱ - نماز باجماعت کی فضیلت۔

حضرت اسود کو جب جماعت نہ ملتی تو آپ کسی دوسری مسجد میں تشریف لے جاتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں تشریف لائے جہاں نماز ہو چکی تھی۔ پھر اذان

[1] عموماً جماعت میں حاضر نہ ہونے والے منافقین ہوتے تھے اور اس حدیث میں انھیں کو تہدید کی جا رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت کی اسلام کی نظر میں کتنی اہمیت ہے حنفیہ کے نزدیک بھی نماز باجماعت واجب ہے اور بعض نے سنتِ مؤکدہ بھی کہا ہے۔

فِيْهِ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً۔

۶۱۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ؛

۶۱۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ؛

۶۱۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ ؛

باب ۴۲۲ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

دی، اقامت کہی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔

۶۱۴ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

۶۱۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یزید بن ہاد نے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن خباب کے واسطہ سے وہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ باجماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

۶۱۶ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابوصالح سے سنا انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے اور سوا نماز کے اور کوئی دوسرا ارادہ نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو ملائکہ اس وقت تک برابر اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلی پر بیٹھا رہتا ہے کہتے ہیں اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو اس کا شمار نماز ہی میں ہوگا۔[1]

۴۲۲ ۔ فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت۔

[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں پچیس درجہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ستائیس درجہ زیادہ ثواب باجماعت نماز میں بتایا گیا بعض محدثین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن عمرؓ کی روایت زیادہ قوی ہے۔ اس لیے عدد سے متعلق اس روایت کو ترجیح ہوگی۔ لیکن اس سلسلے میں زیادہ صحیح مسلک یہ ہے کہ دونوں کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ باجماعت نماز بذات خود واجب یا سنت مؤکدہ ہے۔ ایک فضیلت کی وجہ تو یہی ہے۔ پھر باجماعت نماز پڑھنے والوں کے اخلاص و تقویٰ میں بھی تفاوت ہوگا اور ثواب بھی اسی کے مطابق کم و بیش ملے گا۔ اس کے علاوہ کلام عرب میں یہ اعداد کثرت کے اظہار کے مواقع پر بولے جاتے ہیں۔ گویا مقصود صرف ثواب کی زیادتی کو بتانا تھا۔

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيعِ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَتَجْتَمِعُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا قَالَ شُعَيْبٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

۶۱۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ باجماعت نماز تنہا پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ فضل ہے اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو (ترجمہ) فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا پیش ہوگا۔ شعیب نے فرمایا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر کے واسطہ سے اس طرح حدیث بیان کی کہ ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا

۶۱۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ کہا کہ میں نے ام درداء سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابو درداء آئے۔ بڑے غضبناک ہو رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی کوئی بات اب نہیں پاتا سوا اس کے کہ جماعت کے ساتھ نماز یہ پڑھ لیتے ہیں۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ

۶۱۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں اجر کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے جو (مسجد میں نماز کے لیے) زیادہ سے زیادہ دور سے آئے اور وہ شخص جو نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو (پہلے ہی) پڑھ کر سو جاتا ہے۔

بَابُ ۴۲۳۔ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ

۴۲۳۔ ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھنے کی فضیلت۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي

۶۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو بکر بن عبد الرحمن کے مولیٰ سمی کے واسطہ سے وہ ابو صالح سمان سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں بھری ایک شاخ دیکھی اور

بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلاَّ أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لاَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

اسے راستے سے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) اس سے خوش ہو گیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں مرنے والے، پیٹ کی بیماری (ہیضے وغیرہ) میں مرنے والے۔ ڈوب جانے والے۔ دب کر مرنے والے، (دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے) اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں شریک ہونے کا ثواب کتنا زیادہ ہے اور پھر اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہو کہ قرعہ اندازی کی جائے تو لوگ قرعہ اندازی پر مُصر ہوا کریں۔ اور اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ نماز اوّل وقت پڑھ لینے کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں تو اس کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اور اگر یہ جان جائیں کہ عشاء اور صبح کی نماز کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں، تو سرین کے بل گھسٹ کر آئیں[1]

باب ۴۲۴ احْتِسَابِ الآثَارِ

۴۲۴ - ہر قدم پر ثواب۔

۶۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى

۶۲۱ - ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حمید نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنو سلمہ کے لوگو! تم اپنے نشاناتِ قدم پر بھی ثواب کی نیت رکھو۔ (نماز کے لیے مسجد آتے ہوئے۔ کیونکہ بنو سلمہ کے مکانات مسجدِ نبوی سے کئی میل کے فاصلہ پر تھے)

ابن ابی مریم نے حدیث میں یہ زیادتی کی ہے۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن ایوب نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ بنو سلمہ نے اپنے مکانات سے منتقل ہونا چاہا تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کہیں رہائش اختیار کریں۔ انھوں نے

[1] اس متن میں تین احادیث کو ایک ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ ایک وہ واقعہ جس میں راستے سے کانٹے کی شاخ ہٹانے پر مغفرت ہوئی۔ دوسری شہداء کے اقسام پر مشتمل۔ تیسری اذان اور نماز وغیرہ کی ترغیب سے متعلق۔ لیکن راوی نے سب کو ایک ساتھ جمع کر دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو یہاں اس لیے بیان کیا ہے کہ اس میں اول وقت میں نماز پڑھنے کی بھی ترغیب موجود ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ خود اس سے پہلے ظہر کی نماز سے متعلق گرمیوں میں ٹھنڈے وقت پڑھنے کی حدیث لکھ چکے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اسی کے مطابق ہے کسی حدیث کے عموم کی وجہ سے یہ نہ کہہ دینا چاہیئے کہ ساری نمازیں اول وقت میں پڑھنی مستحب ہیں۔ بلکہ اس سلسلے کی ان خاص احادیث کو بھی دیکھنا چاہیئے جن میں تفصیلاً نماز کے اوقاتِ مستحب بیان ہوئے ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْرُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ اٰثَارُ الْمَشْيِ فِي الْاَرْضِ بِاَرْجُلِهِمْ۔

بیان کیا کہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رائے کو پسند نہیں فرمایا کہ اپنی آبادیوں کو ویرانہ بنا کر یہ لوگ مدینہ میں بس جائیں اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ (مسجد نبوی میں آتے ہوئے) ہر قدم پر ثواب کی نیت رکھا کرو۔ مجاہد نے فرمایا کہ (قرآن کی آیت میں) خطاہم کے معنی ہیں زمین پران کے پیدل چلنے کے نشانات۔[1]

باب ۴۲۵ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ۔

۴۲۵۔ عشاء کی نماز باجماعت کی فضیلت۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذَ شُعَلًا مِّنْ نَّارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَّا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔

۶۲۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوصالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز گراں نہیں اور اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو سرین کے بل گھسٹ کر آتے۔ میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ مؤذن سے کہوں کہ وہ اقامت کہے پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور خود آگ کے شعلے لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لیے نہیں آئے ہوں۔

باب ۴۲۶ اِثْنَانِ وَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ۔

۴۲۶۔ دو یا اس سے زیادہ آدمی ہوں تو جماعت بن جاتی ہے۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

۶۲۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے ابوقلابہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں (میں سے کوئی) اذان دے اور اقامت کہے اور جو بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔[2]

---

[1] آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ مدینہ کے قرب وجوار کے علاقے بھی آباد رہیں۔ اسی لیے بنی سلمہ کی اس رائے کو آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ دین اسلام اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ دنیا میں انسان کوئی بھی کام کرے یا وہ اچھا ہو گا یا برا۔ اچھے کاموں کے تمام متعلقات پر بھی خدا کی بارگاہ میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ ایک شخص جہاد کے لیے اگر گھوڑا پالے تو گھوڑے کے کھانے پینے۔ پیشاب پاخانے۔ ہر ہی چیز پر اجر ملے گا بشرطیکہ نیت خالص ہو۔ اسی طرح یہاں بتایا گیا ہے کہ نماز کے ارادے سے چلنے والے کے ہر نشان قدم پر اجر و ثواب ہے اس لیے جتنی دور سے کوئی آئے گا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ پائے گا۔

[2] اس سے پہلے تفصیلی حدیث گذر چکی ہے کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے انھیں دو اصحاب کو آپ نے یہ ہدایت فرمائی تھی۔ اس سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ اگر دو آدمی ہوں تو نماز کے لیے جماعت کرنی چاہیئے۔

باب ۴۲۷ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ.

۶۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلٰوةُ.

۶۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ إِخْفَاءً حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

۶۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى

۴۲۷ - جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے اور مساجد کی فضیلت۔

۶۲۴ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ ابو الزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ نمازی کے لیے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک (نماز پڑھنے کے بعد) وہ اپنے مصلّٰی پر بیٹھا رہتا ہے۔ اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے۔ ایک شخص جو صرف نماز کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ گھر جانے سے سوا نماز کے اور کوئی چیز مانع نہیں تو اس کا (یہ سارا وقت) نماز ہی میں شمار ہوگا۔

۶۲۵ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ حفص بن عاصم کے واسطہ سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا کہ سات طرح کے لوگ ہوں گے جنھیں خدا اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جب اس سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حکمران۔ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پھلا پھولا۔ ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ دو ایسے شخص جو خدا کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی ہے۔ وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے بلایا (برے ارادہ سے) لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے اور اتنے پوشیدہ طریقہ پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ داہنے نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کی یاد کی اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

۶۲۶ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی حمید کے واسطہ سے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی انگوٹھی بنوائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ ایک دن عشاء کی نماز نصف شب میں پڑھی نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ لوگ نماز

فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ

پڑھ کر سو چکے ہوں گے اور تم لوگ اس وقت تک نماز ہی کی حالت میں تھے جب تک تم اس کا انتظار کرتے رہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیسے اس وقت میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

باب ۴۲۸ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ۔

۴۲۸ مسجد میں بار بار آنے جانے کی فضیلت۔

۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

۶۲۷ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں محمد بن مطرف نے زید بن اسلم کے واسطہ سے خبر دی وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں بار بار حاضری دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جنت میں مہمان نوازی ہر ہر آنے اور جانے کی تعداد کے مطابق کریں گے۔

باب ۴۲۹ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

۴۲۹ - اقامت کے بعد فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

۶۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا الصُّبْحَ أَرْبَعًا تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِكٍ [1]

۶۲۸ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ حفص بن عاصم سے وہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر ہوا ح۔ کہا اور مجھ سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے بہز بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعد بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے حفص بن عاصم سے سنا۔ کہا کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک صاحب سے جن کا نام مالک بن بحینہ تھا سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو اقامت کے بعد دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگ اس شخص کے اردگرد جمع ہو گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہو گئیں؟ کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہو گئیں؟ اس حدیث کی متابعت غندر اور معاذ نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے جو مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحٰق نے سعد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبد اللہ بن بحینہ سے اور حماد نے کہا کہ ہمیں سعد نے حفص کے واسطہ سے خبر دی اور وہ مالک کے واسطہ سے [1]

[1] اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز کی اقامت کے بعد سنت جائز ہی نہیں ہو سکتی چنانچہ بعض ظاہر نے اسی حدیث کی بنا پر یہ کہا ہے۔ (بقیہ آگے)

باب ۴۳۰ حَدِّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْأَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ فَقِيلَ لِلْأَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ وَالنَّاسُ

۴۳۰۔ مریض کب تک جماعت میں حاضر ہوتا رہے گا؟

۶۲۹۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت اسود نے فرمایا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم نے نماز میں مداومت اور اس کی تعظیم کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں جب نماز کا وقت ہوا اور آپ کو اطلاع دی گئی تو فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اس وقت آپؐ سے کہا گیا کہ ابو بکرؓ بڑے رقیق القلب ہیں اگر آپؐ کی جگہ کھڑے ہونے تو نماز پڑھانا ان کے لیے مشکل ہو جائے گا۔ آپؐ نے پھر وہی فرمایا اور سابقہ معذرت آپؐ کے سامنے پھر دہرا دی گئی۔ تیسری مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ بالکل صواحب یوسف (زلیخا) کی طرح ہو (کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو) ابو بکرؓ سے کہا کہ نماز پڑھائیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ تکلیف کی وجہ سے لڑکھڑا رہے ہیں۔ ابو بکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں لیکن آنحضورؐ نے اشارہ سے انھیں اپنی جگہ پر رہنے کے لیے کہا۔ پھر ان کے قریب آئے اور پہلو میں بیٹھ گئے۔ اس پر اعمش سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کہ اگر کوئی شخص سنتیں پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں فرض کی اقامت ہو گئی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ لیکن ائمہ اربعہ میں کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اقامت فرض کے بعد سنت شروع کرنی چاہیئے البتہ فجر کی سنتوں کے سلسلے میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نماز شروع ہو چکی ہے اور کم از کم ایک رکعت ملنے کی توقع ہے تو مسجد سے باہر فجر کی دو سنت رکعتوں کو پڑھ لینا چاہیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق ائمہ اربعہ میں کسی کا بھی مسلک نہیں۔ اس لیے یہ ایک اجتہادی مسئلہ بن گیا۔ چونکہ احادیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت با جماعت پالی اسے جماعت کا ثواب ملے گا۔ غالباً اسی حدیث کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رکعت پالینے کی قید لگائی۔ پھر بعد میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں بھی توسیع کر دی اور فرمایا کہ اگر قعدہ اخیرہ میں امام کو پانے کی امید ہو پھر بھی فجر کی سنت پڑھنی چاہیئے۔ اب تک یہ صورت تھی کہ فجر کی یہ سنت مسجد سے باہر پڑھی جاتی تھیں لیکن بعد میں مشائخ حنفیہ نے اس میں بھی توسیع سے کام لیا اور کہا کہ مسجد کے اندر کسی ایک طرف جماعت سے دور کھڑے ہو کر بھی یہ رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ بِرَاْسِهٖ نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بَعْضَهٗ وَزَادَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی اقتداء کی اور لوگوں نے ابوبکرؓ کی نماز کی اقتداء کی ؟ حضرت اعمش نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ ابوداؤد طیالسی نے اس حدیث کے بعض حصے کی روایت شعبہ کے واسطہ سے کی ہے اور وہ اعمش سے روایت کرتے تھے۔ اور ابو معاویہ نے اس میں اتنی زیادتی کی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بیٹھے اور ابوبکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

۶۳۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشام بن یوسف نے خبر دی معمر کے واسطہ سے وہ زہری سے۔ کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہو گئے اور تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو اپنی ازواج سے اس کی اجازت لی کہ مرض کے ایام میرے گھر میں گذاریں۔ ازواج نے اس کی آپؐ کو اجازت دے دی۔ پھر آپؐ باہر تشریف لے گئے۔ آپؐ کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ آپؐ اس وقت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص کے درمیان میں تھے۔ دونوں حضرات کا سہارا لیے ہوئے) عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کا تذکرہ عباس رضی اللہ عنہ سے کیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو بھی جانتے ہو جن کا نام عائشہؓ نے نہیں لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ علی بن ابی طالبؓ تھے۔

بَابُ ۴۳۱ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ رَحْلِهٖ۔

۴۳۱۔ بارش اور عذر کی وجہ سے اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لینے کی اجازت۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔

۶۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹھنڈی اور برسات کی رات میں اذان دی اور فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کی راتوں میں جبکہ بارش ہو رہی ہو مؤذن کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ اعلان کر دیں کہ لوگ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لیں۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ

۶۳۲۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ محمود بن ربیع انصاری سے

أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذْهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

کہ عتبان بن مالک نابینا تھے لیکن اپنے قبیلہ والوں کے امام تھے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تاریکی اور سیلاب کی راتیں ہوتی ہیں اور میری آنکھیں خراب ہیں اس لیے یا رسول اللہ میرے گھر میں کسی جگہ آپ نماز پڑھ دیں تاکہ میں وہی اپنی نماز کی جگہ بنا لوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ تم کہاں نماز پڑھنا پسند کروگے۔ انھوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

باب ۴۳۲ هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ۔

۴۳۲۔ کیا جو لوگ آگئے ہیں انھیں کے ساتھ امام نماز پڑھ لے گا، اور کیا بارش میں جمعہ کے دن خطبہ دے گا؟

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكَبِكُمْ ؞

۶۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالحمید صاحب زیادی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا کہ ہمیں ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب کہ بارش کی وجہ سے کیچڑ ہو رہا تھا خطبہ دیا۔ پھر مؤذن کو حکم دیا اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ کہو آج لوگ نماز اپنی قیام گاہوں پر پڑھ لیں لوگ ایک دوسرے کو (حیرت کی وجہ سے) دیکھنے لگے جیسے اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہو۔ ایسا تو مجھ سے بہتر ذات یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا تھا اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تمھیں باہر نکالوں (اور تکلیف میں مبتلا کردوں) اور حماد عاصم سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے اتنا اور کہا کہ مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ تمھیں گنہگار کروں اور تم اس حالت میں آؤ کہ مٹی گھٹنوں تک پہنچ گئی ہو

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ

۶۳۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابو سلمہ سے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بادل آئے اور برسے کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی۔ یہ کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی۔ پھر نماز کے لیے

فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِي جَبْهَتِهٖ۔

اقامت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیچڑ پر سجدہ کر رہے تھے۔ کیچڑ کا اثر آپ کی پیشانی پر بھی میں نے دیکھا۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِنِّيْ لَا أَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَبَسَطَ لَهٗ حَصِيْرًا وَّنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيْرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ الْجَارُوْدِ لِأَنَسٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ مَا رَأَيْتُهٗ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

۶۳۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انصار میں سے کسی نے عذر پیش کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہو سکا کروں گا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر پر دعوت دی۔ انھوں نے ایک چٹائی بچھادی اور اس کے ایک کنارہ کو دھو دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آل جارود کے ایک شخص نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ اس دن کے سوا اور کبھی میں نے آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا۔

بَابُ ۴۳۳ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ۔

۴۳۳۔ ادھر کھانا حاضر ہے اور اقامت صلوٰۃ بھی ہو رہی ہے۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَقَلْبُهٗ فَارِغٌ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے کھانا کھاتے تھے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عقلمندی یہ ہے کہ پہلے آدمی اپنی ضرورت سے فارغ ہو لے تاکہ جب نماز شروع کرے تو اس کا دل فارغ ہو۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ۔

۶۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے کہ آپ نے فرمایا اگر شام کا کھانا تیار ہو گیا ہے اور ادھر نماز کے لیے اقامت بھی ہونے لگی تو پہلے کھانے سے فارغ ہونا چاہیئے۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ۔

۶۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل بن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کھانا حاضر کر دیا گیا تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے اور کھانے میں بے مزہ بھی نہ ہونا چاہیئے۔

۶۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَّوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَّدَنِيٌّ۔

۶۳۸ ۔ ہم سے عبید اللہ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی. ابو اسامہ کے واسطہ سے وہ عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام کا کھانا اگر تیار ہو چکا ہو اور اقامت بھی کہی جا چکی تو پہلے کھانا کھالو اور کھانے میں بے مزہ نہ ہو جاؤ بلکہ پوری طرح فارغ ہو لو۔ ابن عمر کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا تھا۔ ادھر اقامت بھی ہو جاتی تھی لیکن آپ کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نماز میں شریک نہیں ہوتے تھے آپ امام کی قرأت برابر سنتے رہتے تھے۔ زہیر اور وہب بن عثمان نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے بلکہ پوری طرح کھالے خواہ نماز کھڑی کیوں نہ ہو گئی ہو۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے وہب بن عثمان مدنی کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی۔[1]

باب ۴۳۴ إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهٖ مَا يَأْكُلُ۔

۴۳۴ ۔ جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور اس کے ہاتھ میں کھانا ہو۔

۶۳۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۶۳۹ ۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی. کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے۔ کہا کہ مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دست کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اتنے میں آپؐ سے نماز کے لیے کہا گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی (کیونکہ پہلے سے وضو تھا)

باب ۴۳۵ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَهْلِهٖ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ۔

۴۳۵ ۔ آدمی جو اپنے گھر کی ضروریات میں مصروف تھا کہ اقامت ہوئی اور وہ نماز کے لیے باہر آ گیا۔

۶۴۰ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

۶۴۰ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی. کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث

---

[1] ان احادیث میں جو حکم بیان ہوا ہے مشکل الآثار میں اس کے متعلق ہے کہ یہ روزہ دار کے حق میں ہے اور خاص مغرب کی نماز سے متعلق۔ ابن عمر کا طرز عمل جو منقول ہے اس کے متعلق بھی کہا گیا ہے کہ آپ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے۔ بہرحال یہ حکم اسی صورت میں ہے جب کھانا نہ کھانے کی وجہ سے نماز میں خلل کا اندیشہ ہو۔ اس سلسلے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی کافی معنی خیز ہے کہ "میرا کھانا سب کا سب نماز بن جائے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میری نماز کھانا بن جائے" اس لیے اس میں زیادہ توسع سے کام نہ لینا چاہیئے۔

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ٭

بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حکم نے ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ اسود سے کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آں حضورؐ اپنے گھر کے معمولی کام کاج خود ہی کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

باب ۴۳۶ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ

۴۳۶ ۔ جو شخص نماز پڑھائے اور مقصد صرف لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کے طریقے سکھانا ہو۔

۶۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى ٭

۶۴۱ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے ابو قلابہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مالک بن حویرث ایک مرتبہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں گا میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ تمھیں نماز کا وہ طریقہ بتادوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ میں نے ابو قلابہ سے دریافت کیا کہ انھوں نے کس طرح نماز پڑھی تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ ہمارے شیخ (عمرو بن سلمہ) کی طرح۔ شیخ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ لیا کرتے تھے[۱]

باب ۴۳۷ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

۴۳۷ ۔ اہل علم وفضل امامت کے زیادہ مستحق ہیں۔

۶۴۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ

۶۴۲ ۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسین نے زائدہ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عبد الملک ابن عمیر سے کہا کہ مجھ سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی وہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور جب مرض نے شدت اختیار کر لی تو آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ وہ رقیق القلب ہیں۔ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کے لیے نماز پڑھانا ممکن نہ ہوگا

---

[۱] یہ جلسۂ استراحت ہے اور حنفیہ کے یہاں بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ ابتدا میں یہی طریقہ تھا لیکن بعد میں اس پر عمل ترک ہو گیا تھا۔ بعض احادیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اکثر احادیث اس "جلسہ" کے ترک پر مبنی ہیں۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس میں اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے۔ صاحب بحر الرائق نے شمس الائمہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہی نقل کیا ہے۔

بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

آپؐ نے پھر فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے پھر وہی عذر دہرایا۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ تم لوگ صواحب یوسف (زلیخا) کی طرح (باتیں بناتی) ہو۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بلانے کے لیے آیا اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نماز پڑھائی۔

۶۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا ۔

۶۴۳ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھنے کے لیے کہو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ابوبکر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو کثرت گریہ سے (قرآن مجید) سنا نہ سکیں گے۔ اس لیے آپ عمرؓ سے کہیے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آپ فرماتی تھیں کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ وہ کہیں کہ اگر ابوبکر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ وزاری کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہ سکیں گے اس لیے عمرؓ سے کہیے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) نے اسی طرح کہا تو آپؐ نے فرمایا کہ چپ رہو۔ تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بعد میں حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا میں نے کبھی تم سے بھلائی نہیں دیکھی۔[1]

۶۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۶۴۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ کہا کہ مجھے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والے، آپؐ

---

[1] اس واقعہ سے متعلق احادیث میں "صواحب یوسف" کا لفظ آتا ہے۔ صواحب صاحبۃ کی جمع ہے لیکن یہاں مراد صرف زلیخا سے ہے۔ اسی طرح حدیث میں "انتم" کی ضمیر جمع کے لیے استعمال ہوتی ہے لیکن یہاں بھی صرف ایک ذات عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد ہے۔ یعنی زلیخا نے عورتوں کے اعتراض کے سلسلے کو بند کرنے کے لیے انھیں بظاہر دعوت دی اور اکرام و اعزاز کیا لیکن مقصد صرف یوسف علیہ السلام کو دکھانا تھا۔ کہ تم مجھے کیا ملامت کرتی ہو۔ بات ہی کچھ ایسی ہے کہ میں مجبور ہوں۔ جس طرح اس موقعہ پر زلیخا نے اپنے دل کی بات چھپائے رکھی تھی حضرت عائشہ رضؓ بھی جن کی دلی تمنا یہی تھی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید توثیق کے لیے ایک دوسرے عنوان سے بار بار کہلواتی تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ابتداء میں غالباً بات نہیں سمجھی ہوگی اور بعد میں جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دیا تو وہ بھی حضرت عائشہ رضؓ کا مقصد سمجھ گئیں اور فرمایا کہ میں... تم سے کبھی بھلائی کیوں دیکھنے لگی۔

وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي
لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ
الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ
يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ
مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ
مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ
أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ
فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ
فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا
وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ

۶۴۶ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا
اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ
قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ
بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ
إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدَتْهُ

کے خادم اور صحابی تھے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات
میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے۔ دوشنبہ کے دن
جب لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے تھے تو آں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم حجرہ کا پردہ ہٹائے کھڑے ہماری طرف دیکھ رہے
تھے۔ چہرۂ مبارک قرطاسِ ابیض کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آپ خوشی
سے مسکرا دیئے۔ ہمیں اتنی مسرت و بیخودی ہوئی کہ خطرہ ہوگیا تھا کہ
کہیں ہم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے میں نہ مشغول ہوجائیں
(نماز پڑھتے میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ رجعت قہقری کرکے صف کے
ساتھ آملنا چاہتے تھے۔ انھوں نے سمجھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نماز کے لیے تشریف لائیں گے۔ لیکن آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ
نماز پوری کرلو۔ پھر پردہ ڈال دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات اسی دن ہوئی صلے اللہ علیہ وسلم۔

۶۴۵۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث
نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے انس رضی اللہ عنہ کے
واسطہ سے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
(مرض الوفات میں) تین مرتبہ باہر نہیں تشریف لاتے تھے۔ نماز
قائم کی گئی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے (حجرۂ مبارک کا) پردہ اٹھایا۔ حضور اکرم کا چہرہ دکھائی دیا۔ نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک سے زیادہ حسین منظر ہم نے
کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کے
لیے اشارہ کیا۔ پھر آپ نے پردہ گرا دیا اور اس کے بعد وفات تک
باہر آنے پر قادر نہ ہوسکے۔

۶۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے
ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب
کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ حمزہ بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے
والد کے واسطہ سے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض
شدت اختیار کرگیا اور آپ سے نماز کے لیے کہا گیا تو آپ نے فرمایا
کہ ابوبکر رض سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ عائشہ رض نے فرمایا کہ ابوبکر رقیق القلب
ہیں۔ آپ کی جگہ قرآن مجید پڑھیں گے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہے گا۔ لیکن

فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحٰقُ ابْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ انھوں نے پھر وہی عذر دہرایا۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ ان سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ تم تو بالکل صواحب یوسف کی طرح ہو۔ اس حدیث کی متابعت زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحٰق بن یحییٰ کلبی نے زہری کے واسطہ سے کی ہے اور عقیل اور معمر نے زہری سے وہ حمزہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ حدیث بیان کی ہے[1]

باب ۴۳۸ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ بِعِلَّةٍ ـ

۴۳۸ ۔ جو کسی عذر کی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو

۶۴۷ ـ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ ؛

۶۴۷ ۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں حکم دیا کہ ابوبکر نماز پڑھائیں۔ اس لیے آپ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ تخفیف محسوس کی اور باہر تشریف لائے اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ انھوں نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آں حضورؐ نے اشارے سے انھیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ ابوبکر صدیق رضؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی۔

باب ۴۳۹ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ

۴۳۹ ۔ جو لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ پہلے امام بھی آ گئے اب یہ پہلے آنے والے پیچھے ہٹیں یا نہ ہٹیں' ان کی نماز ہو

---

[1] یہ تمام احادیث اس عنوان کے تحت بیان ہوئی ہیں کہ "اہل علم وفضل سب سے زیادہ امامت کے مستحق ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ عالم کو قاری سے زیادہ امامت کا استحقاق ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ میں علم وفضل کے اعتبار سے سب سے افضل تھے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی انھیں امام بنایا تھا۔ اگر سب سے اچھے قاری قرآن کو امامت کا زیادہ استحقاق ہوتا تو خود حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے اچھے قاری تھے۔ ان سے امامت کے لیے نہ کہنا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ عالم کو مقدم کرنا چاہیئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ سب سے اچھے قاری کو امامت کا زیادہ استحقاق ہے۔ جانبین سے اس سلسلے میں مختلف دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو طریقۂ استدلال اختیار کیا ہے وہ زیادہ وزنی ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی حکومت میں امیر المؤمنین ہی امام بھی ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ امامت کے لیے علم وفضل ہی کو دیکھا جاتا ہے۔ عام ائمہ اور امیر المؤمنین کی امامت میں فرق ہے لیکن بہرحال اس سے بھی اس باب میں اسلام کے نقطۂ نظر کی وضاحت ہوتی ہے۔

بِتَأَخُّرِ حَاجَتِهِ صَلٰوتُهُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۴۸ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمُ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

جائے گی، اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۶۴۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے ابوحازم بن دینار کے واسطہ سے خبر دی، وہ سہل بن سعد ساعدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں (قبا میں) صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ وہاں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ کیا آپ نماز پڑھائیں گے۔ اقامت کہی جا چکی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ نماز میں تھے۔ آپ صفوں سے گذر کر پہلی صف میں پہنچے۔ لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا (تاکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر مطلع ہو جائیں) لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لوگوں نے پیہم ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو آپ متوجہ ہوئے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا۔ اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر خدا کی تعریف کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہ اعزاز بخشا پھر آپ پیچھے ہٹ گئے اور صف میں شامل ہو گئے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا کہ ابوبکر جب میں نے آپ کو حکم دے دیا تھا پھر اپنا کام (امامت) کرتے رہنے سے آپ کیوں رک گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے کہ ابوقحافہ کے بیٹے (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی یہ حیثیت نہیں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھا سکے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عجیب بات ہے میں نے دیکھا کہ تم لوگ تالیاں بجا رہے تھے۔ اگر نماز میں کوئی بات پیش آئے تو تسبیح کہنی چاہیے کیونکہ جب کوئی تسبیح کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لیے خاص ہے۔[1]

---

[1] مصنف عبدالرزاق کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ تیسری سن ہجری کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کے اندر بعض ایسی چیزیں صحابہ نے کیں جن پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ کرنی پڑی۔ مثلاً آپ نے تالی بجانے پر ٹوکا۔ اسی طرح بعض روایتوں میں ہے کہ ہاتھ اٹھانے پر بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (بقیہ آگے)

باب ۴۴۰ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ ۔

۴۴۰ ۔ اگر جماعت کے سب لوگ قرات میں برابر ہوں توامامت سب سے بڑی عمر والا کرے ۔

۶۴۹ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوهُمْ مُرُوهُمْ فَلْيُصَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ۔

۶۴۹ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہمیں حماد بن زید نے خبردی ایوب کے واسطہ سے وہ ابو قلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ ہم سب نوجوان تھے ۔ تقریباً بیس دن ہم آپ کی خدمت میں ٹھہرے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحمدل تھے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم لوگ اپنے گھروں کو جاؤ تو قبیلہ والوں کو دین کی باتیں بتانا اور ان سے نماز پڑھنے کے لیے کہنا کہ فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھیں اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو بڑا ہو وہ نماز پڑھائے [1]

باب ۴۴۱ إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ ۔

۴۴۱ ۔ جب امام کسی قوم کے یہاں گیا اور انھیں نماز پڑھائی ۔

۶۵۰ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ

۶۵۰ ۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبردی ۔ کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطے سے خبردی کہا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبردی ۔ کہا کہ میں نے عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) آپؐ نے تنبیہ فرمائی تھی ۔ اس کے علاوہ نماز میں ہاتھ اٹھانا اور حمد کرنا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچنا یہ سب دور نبوت کی خصوصیات تھیں ۔ اب اس کے مطابق عمل درست نہیں ہو سکتا ۔ اس موقع پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نبی کی موجودگی میں امت کا کوئی فرد امام نہیں بن سکتا ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام بھی صرف ایک مرتبہ امام ہوں گے اور وہ بھی اس وجہ سے کہ اقامت انھیں کے لیے پہلے کہی جا چکی ہوگی ۔ پھر بھی دو ایک مرتبہ ایسے اتفاقات پیش آجاتے ہیں کہ امتی نبی کی موجودگی میں امامت کر لیتا ہے ۔ مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ کسی نبی کی وفات اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کوئی نہ کوئی امتی ان کی موجودگی میں امام نہیں بنا ۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد مواقع پر بعض صحابہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی تھی ۔ ایک مرتبہ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب امام عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے ۔ دوسری مرتبہ قبا میں صلح کرانے کے لیے جب گئے تھے ۔ تیسری مرتبہ مرض الوفات میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت میں جس واقعہ کا حدیث میں ذکر ہے اس کی بعض تفصیلات یہ ہیں کہ آں حضورؐ نے خود ہدایت فرمائی تھی کہ اگر صلح کرانے میں دیر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو ابوبکر رضؓ سے نماز پڑھانے کے لیے کہنا چونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ آپؐ کا یہ حکم لزوم کے لیے نہیں تھا بلکہ صرف اکراماً تھا ۔ اس لیے آپ پیچھے ہٹ گئے ۔

(صفحہ ہٰذا) [1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد اس سے یہ ہے کہ اولاً امامت کے سب سے زیادہ مستحق تر وہ ہیں جو علم و فضل میں سب سے بڑھ کر ہوں لیکن اگر موجودین میں سب علم و کمال میں یکساں اور برابر ہوں تو قرات کا اعتبار ہوگا ۔ اب دیکھا جائے گا کہ سب سے بہتر قاری قرآن کون ہے اور وہی امامت کا زیادہ مستحق ہوگا ۔ لیکن اگر اس وصف میں بھی سب برابر ہوں تو پھر عمر کا لحاظ ہوگا ۔ اور جس کی عمر سب سے زیادہ ہوگی وہی امامت کرے گا ۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتا رہے ہیں کہ حدیث میں " اکبرہم " سے مراد عمر میں سب سے بڑا ہے ۔

بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا۔

عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت چاہی اور میں نے آپؐ کو اجازت دی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر کس جگہ تم پسند کرو گے کہ میں نماز پڑھوں۔ میں جہاں چاہتا تھا اس کی طرف میں نے اشارہ کیا پھر آپؐ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھ لی پھر جب آپؐ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔

باب ۴۴۲ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْإِمَامِ يَعُودُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الْإِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ فِيمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُودِ يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْأُولَى بِسُجُودِهَا وَفِيمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتَّى قَامَ يَسْجُدُ۔

۴۴۲۔ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھا لے تو اسے پہلی حالت پر عود کر جانا چاہیئے اور سر اٹھانے کی مقدار کے مطابق ٹھہرے رہنا چاہیئے پھر امام کی اتباع کرنی چاہیئے۔ اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا جو (مثلاً جمعہ کی) دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھتا ہے لیکن (ازدحام کی وجہ سے سجدہ نہیں کر پایا تو وہ آخری رکعت کے دو سجدے کر لے پھر پہلی رکعت سجدوں کے ساتھ پوری کرے اور اگر کوئی شخص (کسی رکعت کا) ایک سجدہ بھول گیا اور (دوسری رکعت کے لیے) کھڑا ہو گیا تو (بعد میں) وہ سجدہ کرے۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى

۵۶۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں زائدہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ کے واسطے سے خبر دی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے فرمایا کہ میں عائشہ رضی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی حدیث آپ ہم سے بیان کریں، انھوں نے فرمایا کہ ہاں ضرور! آپؐ کا مرض بڑھ گیا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ!

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس باب میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امامت کے لوازمات کیا ہیں۔ امام کن امور میں مقتدی کی طرف سے کفایت کر سکتا ہے اور مقتدی کو اپنے امام کی اقتدا کہاں تک کرنی چاہیئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کے جو آثار نقل کئے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وہی مسلک ہے "امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے" یہ خود ایک حدیث کا ٹکڑا ہے اور تمام ائمہ فقہ امام کی اس حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کی تفصیلات میں سب مختلف ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق امام کی "حیثیت امامت" سب سے زیادہ قوی ہے احادیث اس سلسلے میں مختلف ہیں اور ایک بنیادی بات کو تسلیم کر لینے کے بعد اس کی تفصیلات میں جو اختلافات ہیں ان کا تعلق ائمہ کے اجتہاد سے ہے۔

النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ
فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ
أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ
قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ
لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ
أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ
فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ
ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ
يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ
فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُّصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا
رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ
أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ
الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ
فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ أَجْلِسَانِي إِلٰى جَنْبِهٖ
فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ
يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ

لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لیے ایک
لگن میں پانی رکھ دو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رکھ دیا۔
اور آپ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ پر
غشی طاری ہو گئی اور جب افاقہ ہوا تو پھر آپؐ نے دریافت فرمایا کہ
کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہؐ! لوگ آپ
کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں میرے لیے پانی
رکھ دو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے تعمیل حکم کر دی اور
آپؐ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن (دوبارہ)
غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا
لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہؐ! لوگ
آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے پھر، فرمایا کہ لگن میں پانی لاؤ اور
آپؐ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن غشی طاری
ہو گئی اور پھر جب افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز
پڑھ لی ہے ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! آپ کا انتظار کر
رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے۔ آخر الامر آپؐ نے ابوبکر رضی اللہ
عنہ کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ نماز پڑھا دیں بھیجے ہوئے شخص نے آ
کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نماز پڑھانے کے لیے
فرمایا ہے۔ ابوبکرؓ بڑے رقیق القلب تھے۔ انھوں نے عمر رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ وہ نماز پڑھائیں لیکن حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ آپ
اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ پھر ان دنوں میں (بیماری کے) ابوبکر رضی اللہ
عنہ نماز پڑھاتے رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ
محسوس کیا تو دو شخصوں کا سہارا لے کر جن میں ایک عباس رضی اللہ عنہ
تھے۔ ظہر کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز
پڑھا رہے تھے۔ جب انھوں نے آں حضورؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے
لگے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے انھیں روکا کہ پیچھے
نہ ہٹیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو۔ چنانچہ دونوں
صاحبان نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ عبداللہ نے
بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَهُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ ۔

رہے تھے اور عام لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کے بارے میں جو حدیث بیان کی ہے کیا میں وہ آپ کو سناؤں۔ انھوں نے فرمایا کہ ضرور۔ میں نے ان کی حدیث سنا دی۔ انھوں نے کسی بات کا انکار نہیں کیا۔ صرف اتنا فرمایا کہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان صاحب کا نام بھی بتایا تھا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی کرم اللہ وجہہ تھے۔[1]

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ۔

۶۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ (کے مشربہ) میں نماز پڑھی۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے۔ آپ نے لوگوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ امام اس لئے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔[2]

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ

۶۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے۔ اس سے آپ کے دائیں پہلو میں زخم آئے۔ آپ نے کوئی

۱؎ اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو امام آپ ہی ہو گئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے تمام مقتدی کھڑے تھے اس سے معلوم ہوا کہ امام اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکے تو ایسے مقتدیوں کی جو کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوں امامت بیٹھ کر کر سکتا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۴۴۳ مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ

وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

نماز پڑھی ۔ آپؐ بیٹھ کر پڑھ رہے تھے اس لیے ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی ۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے ۔ اس لیے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو ۔ جب رکوع کرے تو تم بھی کرو ۔ جب رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو ۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ حمیدی نے آپ کے اس قول "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" کے متعلق کہا ہے کہ یہ ابتدا میں آپ کی بیماری کا واقعہ ہے ۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیٹھ کر نماز پڑھی تھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کر رہے تھے ۔ آپ نے اس وقت لوگوں کو بیٹھنے کی ہدایت نہیں فرمائی تھی ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل سے ہی مسئلہ کا استنباط کیا جائے گا۔[1]

۴۴۳ - مقتدی کب سجدہ کریں ؟

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب امام سجدہ کرے تو تم لوگ بھی سجدہ کرو۔

۶۵۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان کے واسطہ سے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ

۲ (پچھلا صفحہ) ۱ (صفحہ ہذا) یہ دونوں احادیث ایک ہی واقعہ سے متعلق ہیں ۔ پہلی حدیث میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھی ۔ واقعہ یہ ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ہی لوگ اقتدا کر رہے تھے لیکن جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ظاہر ہے کہ صحابہؓ بیٹھ گئے ہوں گے اور دوسری حدیث میں یہی آخری کیفیت بیان کی گئی ہے ۔ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ نقل کر کے مسئلہ کی وضاحت کر دی ہے کہ مرض الوفات میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور ابوبکر صدیق رضؓ اور تمام دوسرے صحابہؓ کھڑے ہو کر اقتدا کر رہے تھے آں حضورؐ نے اس موقعہ پر کچھ نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اگر کسی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو کھڑے ہو کر اس کی اقتدا کی جائے گی ۔ یہاں یہ بھی قابل غور ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہونے کی وجہ سے ان دنوں مسجد میں نہیں جا سکتے تھے بلکہ آپ مشربہ میں ہی نماز پڑھا کرتے تھے ۔ آپؐ نے کوئی امام بھی ضرور متعین کر دیا ہوگا جو لوگوں کو نماز پڑھایا کرے کیونکہ مجبوری کی وجہ سے گھر میں بیٹھ کر ہی نماز پڑھ سکتے تھے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم عیادت کے لیے تشریف لائے لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ آنحضورؐ نماز پڑھ رہے ہیں تو چونکہ صحابہؓ آپؐ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بہت زیادہ مشتاق تھے ۔ انھوں نے اقتدا کی نیت باندھ لی ۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ صحابہؓ نے فرض نماز مسجد ہی میں پڑھی ہوگی لیکن آنحضورؐ کی یہی فرض نماز تھی اس لیے صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے نفل کی نیت باندھی ہوگی اس لیے حدیث کا پس منظر یہ بتاتا ہے کہ آنحضورؐ نے تنبیہ اس بات پر کی تھی کہ بلا ضرورت اس طرح نماز نہ پڑھنی چاہیئے بلکہ حتی الوسع ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے جو معذور نہ ہو اور کھڑے

وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهٗ ؕ

مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ وہ ہرگز جھوٹے نہیں تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہیں جھکتا تھا جب تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر ہم بھی سجدہ میں جاتے تھے۔

باب ۴۴۴ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْإِمَامِ ۔

۶۵۵ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهٗ صُورَةَ حِمَارٍ ؕ

۴۴۴ ۔ امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ ۔

۶۵۵ ۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے محمد بن زیاد کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے یا اس کی صورت گدھے کی سی بنا دے ۔

باب ۴۴۵ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰى

وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ ؕ

۴۴۵ ۔ غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

ذکوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام قرآن سے (یاد کرکے) انھیں نماز پڑھاتے تھے۔ اسی طرح ولد الزنا، گنوار اور نابالغ لڑکے کی امامت۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کتاب اللہ کا سب سے بہتر پڑھنے والا امامت کرے غلام کو بغیر کسی خاص عذر جماعت میں شرکت سے نہ روکا جائے [1]

۶۵۶ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ

۶۵۶ ۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی عبید اللہ کے واسطہ سے وہ نافع سے وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب مہاجرین اولین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہجرت سے پہلے قباء کے مقام عصبہ میں پہنچے تو ان کی

[1] حضرت ذکوان کے نماز میں قرآن مجید سے قرأت کا مطلب یہ ہے کہ دن میں آیتیں یاد کر لیتے تھے اور رات کے وقت انھیں نماز میں پڑھتے تھے۔ قرآن مجید سے دیکھ دیکھ کر نماز پڑھنا اس طرح کہ نمازی کے سامنے قرآن رکھا ہوا ہو حنفیہ کے مسلک کے مطابق نماز کو فاسد کر دیتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ اس سے روکتے تھے۔ اس کے علاوہ امت کے توارث کے بھی یہ خلاف ہے۔ ولد الزنا اگر صالح ہو تو اس کی امامت میں معمولی سی کراہت ہے اور وہ بھی عام لوگوں کے خیالات کے پیش نظر۔ اسی طرح کسی گنوار کی امامت میں بھی۔ نابالغ لڑکے کی امامت کا جواز بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ثابت کرنا چاہتے ہیں شوافع کا بھی یہی مسلک ہے لیکن صرف اس حدیث "سب سے بہتر قاری قرآن امامت کرے" سے یہ مسئلہ کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ یہ تو ایک عام حکم ہے اور نابالغ کی امامت کا ایک علیحدہ مسئلہ ہے اگرچہ اس کے حق میں بعض دلائل دیئے جاتے ہیں لیکن احناف کی طرف سے اس کے معقول جواب بھی ہیں ۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ؛

امامت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سالم رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔ آپ قرآن مجید سب سے بہتر پڑھتے تھے۔

۶۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ ؛

۶۵۷ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو التیاح نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا (اپنے حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو خواہ ایک ایسا حبشی کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

بَابٌ ۴۴۶ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ۔

باب ۴۴۶ - جب امام نماز پوری طرح نہ پڑھے اور مقتدی پوری طرح پڑھیں۔

۶۵۸ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ ؛

۶۵۸ - ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسن بن موسیٰ اشیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن ابن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی زید بن اسلم کے واسطہ سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھیں نماز پڑھائی جاتی ہے پس اگر امام نے ٹھیک نماز پڑھائی تو اس کا ثواب تمھیں ملے گا۔ اور اگر غلطی کی تو تمھیں ثواب ملے گا اور گناہ امام پر ہوگا۔

بَابٌ ۴۴۷ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ۔

باب ۴۴۷ - دین کے معاملہ میں آزادی پسند اور بدعتی کی امامت۔

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ

حضرت حسن نے فرمایا کہ تم نماز پڑھ لو۔ اس کی بدعت کا گناہ اسی پر ہے۔ ہم سے محمد بن حسن نے فرمایا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے وہ عبیداللہ بن عدی بن خیار سے کہ جن دنوں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہو رہا تھا وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انھوں نے فرمایا کہ آپ امیر المومنین ہیں اور صورت حال یہ ہے۔ نماز باغیوں کا امام پڑھاتا ہے جو ہم پر بہت گراں ہے۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ نماز انسان کے عمل میں سب سے اچھی چیز ہے اس لیے جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی اچھا کام کرو اور جب

إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرَى أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا ؕ

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ اسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ ۔

بَابُ ۴۴۸ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ ۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ قَالَ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى

لوگ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے بچو۔[1] زبیدی نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ سوا انتہائی سخت داعیہ کے ہم مخنث[2] کی اقتداء میں نماز پڑھنا مناسب نہیں خیال کرتے تھے۔

۶۵۹۔ ہم سے محمد بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی شعبہ کے واسطہ سے وہ ابو التیاح سے کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا (حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ وہ ایک ایسا حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

۴۴۸۔ جب (نماز پڑھنے والے صرف) دو ہوں تو مقتدی امام کے داہنی جانب مقابل میں کھڑا ہوگا۔

۶۶۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا۔ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا کہ ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد جب ان کے ہاں تشریف لائے تو چار رکعت نماز پڑھی اور سو گئے۔ پھر جب آپؐ اٹھے (نماز کے لیے) تو میں اٹھ کر آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا لیکن آپؐ نے مجھے داہنی طرف کر دیا۔ آپؐ نے پانچ رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت (سنت فجر) اور پڑھ کر سو گئے اور میں نے آپؐ کے خراٹے کی آواز بھی سنی۔ پھر آپؐ فجر کی نماز کے لیے

---

[1] صحابہؓ اس صورت حال سے بہت ملول تھے اور چاہتے تھے کہ اگر امیر المومنین کا حکم ہو تو کسی طرح موجودہ صورت کو ختم کیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ یہ کلمات صرف اس لیے فرمائے تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔ یہ مطلب آپ کا ہرگز نہیں ہو سکتا تھا کہ اس طرح کے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فاسق بدعتی کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ بہت سے امور میں امام مقتدی کی کفالت کرتا ہے اور امام کی نماز کی اچھائی اور برائی کا اثر مقتدی کی نماز پر پڑنا ضروری ہے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ "امامت واقتداء" کا باہم تعلق بہت کمزور سا ہے اس لیے ان کے مسلک کی بناء پر امام کے فسق یا ابتداع سے مقتدی کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ دراصل اس خاص مسئلہ میں اختلاف کی وجہ اس سے متعلق نقطۂ نظر کا بنیادی اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ امام اور مقتدی کا باہم تعلق بہت زیادہ قوی ہے اس لیے امام کی نماز کی خرابی کا اثر مقتدی کی نماز پر پڑنا ضروری ہے۔

[2] مخنث سے یہاں مراد یہ ہے کہ اصلاً وہ مرد ہو لیکن عورتوں کے سے طور طریق اختیار کر رکھے ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ انتہائی بدترین اور گھناؤنا عمل ہے۔ بغیر کسی شدید مجبوری کے ایسے شخص کی اقتداء میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

الصَّلٰوۃ ۔

تشریف لے گئے۔

باب ۴۴۹ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ إِلَى يَمِينِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا ۔

۴۴۹ ۔ اگر کوئی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور امام نے اسے دائیں طرف کر لیا تو دونوں میں کسی کی بھی نماز فاسد نہیں ہو گی۔

۶۶۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ ۔

۶۶۱ ۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمرو نے عبدربہ بن سعید کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ مخرمہ بن سلیمان سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریب سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا۔ اس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وہیں سونے کی باری تھی۔ آپ نے وضو کی اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں آپؐ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ اس لیے آپؐ نے مجھے پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی اور سو گئے۔ یہاں تک کہ سانس لینے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سوتے تو سانس لیتے تھے پھر مؤذن آیا تو آپؐ باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کے بعد (فجر کی) نماز پڑھی اور وضو نہیں کی۔ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث بکیر کے سامنے بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ یہ حدیث مجھ سے کریب نے بھی بیان کی تھی۔

باب ۴۵۰ إِذَا لَمْ يَنْوِ الْإِمَامُ أَنْ يَؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ ۔

۴۵۰ ۔ امام نے امامت کی نیت نہیں کی تھی لیکن کچھ لوگ آئے اور امام نے انھیں نماز پڑھائی۔

۶۶۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي وَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ۔

۶۶۲ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن سعید بن جبیر سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ میمونہؓ کے یہاں رات گذاری۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تھا لیکن آپؐ نے میرا سر پکڑ کے دائیں طرف کر دیا۔

باب ۴۵۱ إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى ۔

۴۵۱ ۔ جب امام نے نماز طویل کر دی اور کسی کو ضرورت تھی اس لیے اس نے باہر نکل کر نماز پڑھ لی۔

٦٦٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ يَنَالُ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَّاَمَرَهٗ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو لَا اَحْفَظُهُمَا۔

٦٦٣۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ جابر بن عبداللہ سے کہ معاذ بن جبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ پھر واپس آکر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے ح۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ معاذ بن جبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پھر واپس آکر اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ ایک مرتبہ عشاء میں سورہ بقرہ پڑھی اس لیے ایک شخص باہر آگیا (نماز سے) معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سے ناگواری رہنے لگی لیکن جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تین مرتبہ فتان فتان فتان فرمایا۔ یا فاتن۔ فاتن۔ فاتن (فتنہ میں ڈالنے والا) فرمایا اور اوساط مفصل کی دو سورتوں کے پڑھنے کا حکم دیا۔ عمرو نے بیان کیا کہ مجھے ان دو سورتوں کے نام یاد نہیں ہیں۔[1]

بَابٌ ٥٢٤ تَخْفِيْفِ الْاِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

۴۵۲۔ امام قیام کم کرے لیکن رکوع اور سجدہ پوری طرح کرے۔

---

[1] حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ بنو سلمہ سے تھا۔ بنو سلمہ کے گھر مدینہ کی آخری سرحد پر تھے۔ حضرت معاذ اور ان کی قوم کے دوسرے افراد مغرب کی نماز آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے اور پھر اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو لوگ عشاء کی نماز قبیلہ ہی کی مسجد میں پڑھتے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بھی انہیں کے ساتھ واپس چلے آتے تھے لیکن ایک روز اتفاق سے مغرب کی نماز کے بعد حضرت معاذ رضی صحبت نبوی میں بیٹھ گئے اور کافی دیر ہوگئی اس لیے آپ نے عشاء کی نماز بھی وہیں پڑھ لی۔ پھر اپنے قبیلہ میں آئے تو چونکہ یہاں امام آپ ہی تھے اس لیے عشاء کی نماز یہاں آپ نے ہی پڑھائی اور نماز میں طویل طویل سورتیں پڑھیں۔ ایک تو پہلے سے دیر ہو چکی تھی دوسرے طویل سورتوں کی وجہ سے اور زیادہ تاخیر ہوئی تو ایک صاحب جنھیں کچھ ضرورت رہی ہوگی نماز توڑ دی اور خود سے نماز پڑھ لی۔ اس پس منظر کے بعد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ امام نفل نماز پڑھ رہا ہو تو مقتدی کسی فرض کی نیت باندھ کر اس کی اقتدا کر سکتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی کی عادت یہ تھی کہ عشاء کی نماز آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے اور پھر قبیلہ والوں کو بھی آکر عشاء پڑھاتے تھے تو ظاہر ہے کہ بعد میں آپ نفل کی نیت کرتے رہے ہوں گے۔ اس لیے نفل نماز پڑھنے والے کی امامت میں فرض پڑھی جا سکتی ہے۔ لیکن جیسا کہ بتایا گیا حضرت معاذ رضی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہیں پڑھتے تھے بلکہ صرف مغرب پڑھ کر واپس چلے آتے تھے صرف ایک مرتبہ آپ نے عشاء بھی پڑھی اور پھر قوم والوں کو دوبارہ آکر پڑھائی اور اسی کے متعلق ہے کہ آں حضور نے خفگی کا اظہار فرمایا ممکن ہے اس وجہ سے بھی آپ خفا ہوئے ہوں کہ دوبارہ کیوں جا کر پڑھائی۔ اس حدیث پر مفصل بحث فیض الباری جلد دوم میں اسی باب کے تحت ہے اور وہاں اس بحث کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس حدیث پر ایک بے نظیر بحث ہے۔

۶۶۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

۶۶۴ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے قیس سے سنا۔ کہا کہ مجھے ابومسعود نے خبر دی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے دیر میں جاتا ہوں۔ کیونکہ وہ نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضبناک اور کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگوں کو بھگانے کا باعث بنتے ہیں جو شخص بھی نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت والے سب ہی ہوتے ہیں۔

باب ۴۵۳ إِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

۴۵۳ - اگر تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کر سکتا ہے۔

۶۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

۶۶۵ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھائے تو تخفیف کرنی چاہیے کیونکہ جماعت میں ضعیف بیمار اور بوڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں لیکن اگر تنہا پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔

باب ۴۵۴ مَنْ شَكَا إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ۔

۴۵۴ - جس نے امام سے نماز کے طویل ہو جانے کی شکایت کی ابواسید نے فرمایا کہ بیٹے تم نے ہمیں پڑھانے میں نماز طویل کر دی۔

۶۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فِيهَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ أَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ

۶۶۶ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اسمٰعیل بن ابی خالد کے واسطہ سے وہ قیس بن ابی حازم سے وہ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ! میں فجر کی نماز میں تاخیر کر کے اس لیے شریک ہوتا ہوں کہ فلاں صاحب فجر کی نماز بہت طویل کر دیتے ہیں۔ اس پر آپ اس قدر غصہ ہوئے کہ میں نے نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضبناک آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا لوگو! تم میں بعض لوگ (نماز سے لوگوں کو) دور کرنے کا باعث ہیں۔ پس جو شخص امام ہو اسے ہلکی نماز پڑھنی

فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

٦٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي فَتَرَكَ نَاضِحَيْهِ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَوْ قَالَ أَفَاتِنٌ أَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ أَحْسِبُ هَذَا فِي الْحَدِيثِ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ۔

باب ۴۵۵ الْإِيجَازِ فِي الصَّلٰوةِ وَإِكْمَالِهَا۔

٦٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

چاہیئے اس لیے کہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے اور ضرورت والے سب ہی ہوتے ہیں۔

۶۶۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص دو اونٹ (جو کھیت وغیرہ میں پانی دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں) لیے ہوئے ہماری طرف آیا۔ رات تاریک ہو چکی تھی۔ اس نے معاذ کو نماز پڑھاتے ہوئے پایا۔ اس لیے اپنے اونٹوں کو بٹھا کر (نماز میں شریک ہونے کے ارادے سے) معاذ رض کی طرف بڑھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء پڑھی چنانچہ اس شخص نے نیت توڑ دی پھر اسے معلوم ہوا کہ معاذ رض کو اس سے ناگواری ہوئی ہے اس لیے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور معاذ رض کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا۔ معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو۔ آپ نے تین مرتبہ (فتان یا فاتن) فرمایا۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ والشمس وضحٰہا واللیل اذا یغشیٰ تم نے کیوں نہ پڑھی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، کمزور اور حاجتمند (سب ہی) پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ آخری جملہ (کیونکہ تمہارے پیچھے الخ) حدیث میں شامل ہے۔ اس روایت کی متابعت سعید بن مسروق، مسعر اور شیبانی نے کی ہے۔ عمرو، عبیداللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے جابر کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے عشاء میں سورۂ بقرہ پڑھی تھی اور اس روایت کی متابعت اعمش نے محارب کے واسطے سے کی ہے۔[1]

۴۵۵۔ نماز مختصر لیکن مکمل۔

۶۶۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

---

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث سے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کیا کسی ایسے کام کے بارے میں جو خیر محض ہو شکایت کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ نماز ہر طرح خیر ہی خیر ہے۔ کسی برائی کا اس میں کوئی پہلو نہیں۔ اس کے باوجود اس سلسلے میں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور آں حضور نے اسے سنا اور شکایت کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کے معاملات میں بھی شکایت بشرطیکہ معقول اور مناسب ہو جائز ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلٰوةَ وَيُكْمِلُهَا ؕ

واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر لیکن مکمل طور پر پڑھتے تھے۔

باب ۴۵۶ مَنْ اَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

۴۵۶ - جس نے بچے کے رونے کی آواز پر نماز میں تخفیف کردی۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَاَقُومُ فِي الصَّلٰوةِ اُرِيدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهِ تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَبَقِيَّةُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ؕ

۶۶۹ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ ابوقتادہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نماز دیر تک پڑھنے کے ارادہ سے کھڑا ہوتا ہوں۔ لیکن کسی بچے کی آواز سن کر نماز کو ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں پر (جو نماز میں شریک ہو گی شاق نہ گذرے۔ اس روایت کی متابعت بشر بن بکر، بقیہ اور ابن مبارک نے اوزاعی کے واسطہ سے کی ہے۔

۶۷۰ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ ؕ

۶۷۰ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شریک بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی لیکن کامل نماز میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نہیں پڑھی۔ اگر آپ بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو اس خیال سے کہ اس کی ماں کہیں فتنے میں نہ مبتلا ہو جائے نماز مختصر کر دیتے تھے۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ ؕ

۶۷۱ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز کی نیت باندھتا ہوں۔ ارادہ یہ ہوتا ہے کہ نماز طویل کروں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے اس شدید اضطراب کا حال جو ماں کو بچے کے رونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَدْخُلُ

۶۷۲ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن عدی نے سعید کے واسطہ سے خبر دی وہ قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نماز کی نیت باندھتا ہوں۔

فِي الصَّلٰوةِ فَاُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ وَقَالَ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارادہ یہ ہوتا ہے کہ نماز کو طویل کروں گا لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں اس شدید اضطراب کو جانتا ہوں جو بچے کے رونے کی وجہ سے ماں کو ہو جاتا ہے۔

باب ۴۵۷ اِذَا صَلّٰى ثُمَّ اَمَّ قَوْمًا۔

۴۵۷ ۔ خود نماز پڑھ چکا اور پھر دوسروں کو نماز پڑھائی۔

۶۷۳ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ ۔

۶۷۳ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ عمرو بن دینار سے وہ جابر سے فرمایا کہ معاذ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور واپس آکر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے۔ (اس حدیث پر بحث گذر چکی) ۔

باب ۴۵۸ مَنْ اَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ۔

۴۵۸ ۔ جو مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنائے۔

۶۷۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلّٰى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْاَرْضَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِهِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ۔

۶۷۴ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے نماز کی اطلاع دینے کے لیے۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ میں نے عرض کی کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو قرأت نہ کر سکیں گے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ میں نے وہی عذر پھر دہرایا۔ پھر آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بالکل صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لیے باہر تشریف لائے۔ گویا میری نظروں کے سامنے وہ منظر ہے کہ آپ کے قدم مبارک زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن آپ نے اشارہ سے انہیں نماز پڑھانے کے لیے کہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو میں بیٹھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر سناتے تھے۔[۱]

[۱] یعنی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں امام ہو گئے تھے لیکن چونکہ بیماری اور ضعف کی وجہ سے آپ کی تکبیر لوگ سن نہیں سکتے تھے۔ اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر سن کر بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے تاکہ مقتدی نماز کے انتقالات سے باخبر رہیں۔

باب ۴۵۹ الرَّجُلِ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ۔
وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ۔

۴۵۹ - ایک شخص جو امام کی اقتداء کرے اور دوسرے لوگ اس کی اقتداء کریں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ تم میری اقتداء کرو اور تم سے پیچھے کے لوگ تمھاری کریں۔

۶۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ لَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْتَدِي أَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ۔

۶۷۵ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو معاویہ نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ بیمار ہو گئے تھے اور بلال رضؓ آپ کو نماز کی اطلاع دینے آئے تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضؓ سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ابوبکر ایک رقیق القلب آدمی ہیں اور جب بھی وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے لوگوں کو شدت گریہ کی وجہ سے آواز نہیں سنا سکیں گے اس لیے اگر آپ عمر سے کہتے تو بہتر تھا لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ پھر میں نے حفصہ رضؓ سے کہا کہ تم کہو کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں اور اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ اس لیے اگر عمر رضؓ سے کہیں تو بہتر تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ صواحب یوسف سے کم نہیں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں جب ابوبکر رضؓ نماز پڑھانے لگے تو آں حضورؐ نے مرض میں کچھ خفت محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے۔ آپؐ کے پاؤں زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ اس طرح آپؐ مسجد میں داخل ہوئے جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے روکا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں طرف آکر بیٹھ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپؐ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی۔

باب ۴۶۰ هَلْ يَأْخُذُ الْإِمَامُ إِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ۔

۴۶۰ - کیا اگر امام کو شک ہو جائے تو مقتدیوں کی بات پر عمل کر سکتا ہے؟

۶۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ

۶۷۶ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے مالک بن انس کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پر نماز ختم کر دی تو آپ سے ذوالیدین[1] نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور دوسری دو رکعتیں بھی پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہلے کی طرح یا اس سے بھی طویل۔

۶۷۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۶۷۷ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی (ایک مرتبہ) صرف دو ہی رکعت پڑھی۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ نے صرف دو ہی رکعت پڑھی ہے اس لیے آپ نے دو اور پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا اور دو سجدے کیے۔

بَابٌ ۴۶۱ اِذَا بَكَى الْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ وَاَنَا فِيْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ يَقْرَاُ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ۔

۴۶۱ - جب امام نماز میں روئے؟

عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے گریہ کی آواز سنی حالانکہ میں آخری صف میں تھا، آپ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۶۷۸ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ

۶۷۸ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک بن انس نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ ابوبکر اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز سنا نہ سکیں گے۔ اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ سے فرمائیے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر رض سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ میں نے حفصہ رض (حضرت عمر فاروق

[1] ذوالیدین کی اس حدیث کا واقعہ ابتداء اسلام کا ہے جب نماز میں بہت سی ایسی چیزیں ممنوع نہیں تھیں جن سے بعد میں روک دیا گیا۔ کیونکہ ذوالیدین رضی اللہ عنہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔

عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) سے کہا کہ وہ کہیں کہ اگر ابوبکر رضہ آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ وزاری کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز سنا نہ سکیں گے اس لیے عمر رضہ سے کہیے کہ وہ نماز پڑھائیں حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے کہہ دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چپ رہو تم لوگ صواحب یوسف سے کسی طرح کم نہیں ہو۔ ابوبکر رضہ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ میں تم سے کوئی بھلائی کیوں دیکھنے لگی؟[1]

باب ۴۶۲ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا۔

۴۶۲۔ اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

۶۷۹۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کرلو۔ ورنہ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیگا۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي۔

۶۸۰۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے عبدالعزیز بن صہیب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیں سیدھی کرلو۔ میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔[2]

باب ۴۶۳ إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ۔

۴۶۳۔ صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

۶۸۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زائدہ بن قدامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حمید طویل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم

---

[1] اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رونے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ لیکن اگر کسی ذاتی پریشانی یا مصیبت کی وجہ سے آدمی نماز میں رونے لگے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ البتہ جنت یا دوزخ کے ذکر پر اگر رونا آیا تو یہ عین مطلوب ہے حدیث مرفوع سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں رونا ثابت ہے۔

[2] یعنی اقامت ہو رہی ہو تو صفیں درست کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اقامت کے بعد تحریمہ سے پہلے بھی صف بندی کی جا سکتی ہے۔ یوں تحریمہ کے بعد جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں صف بندی واجب ہے یعنی کاندھے سے کاندھا ملا رہنا چاہیئے۔ درمیان میں کوئی کشادگی چھوڑ دی جائے اور نہ صفیں ٹیڑھی ہونے پائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مستقل ایک شخص صفیں سیدھی کرتا تھا صفوں کے اندر گھوم گھوم کر۔

قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ۔

سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ اپنی صفیں درست کر لو اور شانے ملا کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

باب ۴۶۴ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

۴۶۴ ۔ صف اوّل۔

۶۸۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُونُ وَالْمَطْعُونُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوا ۔

۶۸۲ ۔ ہم سے ابو عاصم نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ سمی سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈوب کر مرنے والے۔ پیٹ کی بیماری میں مرنے والے۔ طاعون میں مرنے والے اور دب کر مرنے والے شہید ہیں۔ فرمایا کہ اگر اول وقت میں نماز پڑھنے کا ثواب لوگوں کو معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے پر اس کے لیے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اور اگر عشاء اور صبح کی نماز کے ثواب کو جان لیں تو اس کے ضرور آئیں خواہ سرین کے بل آنا پڑے اور پہلی صف کے ثواب کو جان لیں تو قرعہ اندازی کریں۔

باب ۴۶۵ إِقَامَةِ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

۴۶۵ ۔ نماز میں کمال کے لیے صفیں درست رکھنا ضروری ہے۔

۶۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ۔

۶۸۳ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر نے ہمام کے واسطہ سے خبر دی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے اس لیے اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صفیں درست رکھو۔ کیونکہ نماز کی خوبی صفوں کے درست رکھنے میں ہے۔

۶۸۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ ۔

۶۸۴ ۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صفیں درست رکھو کیونکہ صفوں کی درستگی اقامت صلوٰۃ میں داخل ہے۔

باب ۴۶۶ إِثْمُ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوفَ۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ مَا أَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّكُمْ لَا تُقِيمُونَ الصُّفُوفَ وَقَالَ عُقْبَةُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسُ بْنُ الْمَدِينَةَ بِهٰذَا۔

۴۶۶۔ صفیں پوری نہ کرنے والوں پر گناہ۔

۶۸۵۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فضل بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن عبید طائی نے حدیث بیان کی۔ بشیر بن یسار انصاری کے واسطہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور ہمارے اس دور میں آپ نے کیا فرق پایا۔ فرمایا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف لوگ صفیں پوری نہیں کرتے اور عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار کے واسطے سے یہی حدیث اس طرح بیان کی کہ انس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مدینہ تشریف لائے۔

باب ۴۶۷ إِلْزَاقُ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ۔ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ۔

۴۶۷۔ صف میں شانے سے شانہ اور قدم سے قدم ملا دینا۔

نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ میں نے اپنے میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنا ٹخنہ اپنے قریب کے آدمی کے ٹخنہ سے اس نے ملا دیا تھا[1]

۶۸۶۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے حمید کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صفیں درست کر لو کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں ہم اپنے شانے کو اپنے قریب کے آدمی کے شانے سے اور اپنے قدم اس کے قدم سے ملا دیا کرتے تھے۔

باب ۴۶۸ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ خَلْفَهُ إِلَى يَمِينِهِ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا دَاوُدُ .... عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ

۴۶۸۔ اگر کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور امام نے اپنے پیچھے سے اسے دائیں طرف کر دیا تو نماز ہو جائے گی۔

۶۸۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے داؤد نے عمرو بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن عباس کے مولیٰ کریب سے۔ وہ ابن عباس سے آپ نے فرمایا کہ ایک رات میں نے

۱؎ اس سے مقصد پوری طرح صفوں کو درست کرنا ہے تاکہ درمیان میں کسی قسم کی کوئی کشادگی باقی نہ رہے۔ فقہاء اربعہ کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان چار انگلیوں کا فرق ہونا چاہیئے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلّٰى وَرَقَدَ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؕ

باب ۴۶۹ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا ۔

۶۸۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّي خَلْفَنَا أُمُّ سُلَيْمٍ ؕ

باب ۴۷۰ مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامِ ۔

۶۸۹ ـ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ نَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً أُصَلِّي عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي أَوْ بِعَضُدِي حَتّٰى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ بِيَدِهِ مِنْ وَرَائِي ؕ

باب ۴۷۱ إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ ۔

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ جِدَارٌ إِذَا سَمِعَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ ؕ

۶۹۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کے گھر میں) نماز پڑھی ہیں آپؐ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا تھا اس لیے آپؐ نے پیچھے سے میرے سر کو پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ پھر نماز پڑھی اور لیٹ گئے۔ جب مؤذن (اذان کی اطلاع دینے) آیا تو نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضوء نہیں کی۔

۴۶۹ ـ تنہا عورت سے صف بن جاتی ہے۔

۶۸۸ ـ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے گھر میں اور یتیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور میری والدہ ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

۴۷۰ ـ مسجد اور امام کے دائیں طرف۔

۶۸۹ ـ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عاصم نے شعبی کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف (آپ کے گھر میں) نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوگیا۔ اس لیے آپ نے میرا سر یا بازو پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ آپ نے مجھے پیچھے کی طرف سے اپنے ہاتھ سے پکڑا تھا۔

۴۷۱ ـ جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو یا پردہ ہو۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر امام اور تمہارے درمیان نہر ہو جب بھی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابو مجلز نے فرمایا کہ اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی راستہ یا دیوار حائل ہو جب بھی اقتدا کرنی چاہیئے بشرطیکہ امام کی تکبیر سن سکتا ہو[1]

۶۹۰ ـ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدہ نے یحییٰ بن سعید انصاری کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عمرہ سے وہ

[1] حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ مسجد تمام کی تمام مکان واحد کے حکم میں ہے۔ اب اگر درمیان میں دیوار حائل ہو تو صرف یہ ضروری ہے کہ امام کے انتقالات کی خبر مقتدیوں کو ہوتی رہے۔ صحرا میں تین صفوں کے فاصلہ تک نماز جائز ہے اور اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی راستہ یا نہر ہے جس میں کشتیاں آتی جاتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں ہوگی۔

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهُ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ صَنَعُوا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اپنے حجرہ کے اندر نماز پڑھتے تھے۔ حجرہ کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے لوگوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپ کی اقتدا میں نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر دوسروں سے کیا۔ پھر جب دوسری رات آپ کھڑے ہوئے تو لوگ آپ کی اقتدا میں اس رات بھی کھڑے ہو گئے یہ صورت دو یا تین راتوں تک رہی اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور نماز کے لیے تشریف نہیں لائے پھر جب صبح کے وقت لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرا کہ کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ ہو جائے (اس شدتِ اشتیاق کو دیکھ کر)

باب ۴۷۲۔ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔

۴۷۲ - رات کی نماز۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوا وَرَاءَهُ۔

۶۹۱ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی فدیک نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ مقبری کے واسطہ سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ دن میں بچھاتے تھے اور رات میں اسے حجرہ کی طرح بنا لیتے تھے۔ پھر کچھ لوگ جمع ہو گئے اور آپؐ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔

۶۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيرٍ فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ

۶۹۲ - ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی سالم کے واسطہ سے وہ ابوالنضر سے وہ بسر بن سعید سے وہ زید بن ثابت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا۔ بسر بن سعید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ زید بن ثابت نے کہا کہ چٹائی سے (حجرہ بنایا تھا) رمضان میں، آپ نے کئی رات اس میں نماز پڑھی۔ صحابہ میں بعض حضرات نے ان راتوں میں آپؐ کی اقتدا کی۔ جب آپؐ کو اس کا علم ہوا تو رک گئے۔ پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا جو طرز عمل میں نے دیکھا اس کی وجہ جانتا ہوں (یعنی شوق عبادت و اتباع) لیکن لوگو! اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ سوائے فرائض کے اور تمام نمازوں کو گھروں میں ہی پڑھنا افضل ہے اور عفان نے کہا کہ ہم سے وہیب نے

نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوالنضر سے سنا وہ بسر کے واسطے سے روایت کرتے تھے، وہ زید سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ؛

باب ۴۷۳ اِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

۴۷۳۔ تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَقَالَ أَنَسٌ فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ؛

۶۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) گھوڑے پر سوار ہوئے اور (گر جانے کی وجہ سے) آپ کے دائیں جانب زخم آ گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن ہمیں آپ نے ایک نماز پڑھائی چونکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اس لیے ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی[1] پھر سلام کے بعد آپ نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ اس لیے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لک الحمد کہو۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا ؛

۶۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے ابن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے اور زخمی ہو گئے اس لیے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی پھر نماز پڑھ کر فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ رکوع کرے تو تم بھی کرو۔ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

۶۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ابوالزناد نے مجھ سے حدیث بیان کی اعرج کے واسطے سے

[1] یہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی فرض نماز تھی۔ لیکن صحابہ آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے اشتیاق میں نفل کی نیت باندھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ کیونکہ فرض پہلے پڑھ چکے تھے اس لیے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس حدیث پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے۔

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ۔

وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ رکوع کرے تو تم بھی کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

باب ۴۷۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مَعَ الْإِفْتِتَاحِ سَوَاءً ۔

۴۷۴ ۔ رفع یدین اور تکبیر تحریمہ دونوں ایک ساتھ۔

۶۹۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ ۔

۶۹۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے اور اسی طرح جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے۔ اور اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے تھے (رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے) آپ کہتے تھے کہ سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا ولک الحمد۔ یہ رفع یدین سجدہ میں جاتے وقت نہیں کرتے تھے۔

باب ۴۷۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ ۔

۴۷۵ ۔ رفع یدین تکبیر کے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔

۶۹۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ ۔

۶۹۷ ۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر کے واسطہ سے خبر دی انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو رفع یدین کیا۔ آپ کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں تک اٹھے۔ اسی طرح آپ رفع یدین۔ رکوع کے لیے تکبیر کہتے وقت بھی کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی کرتے۔ اس وقت آپ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ لیکن سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۶۹۸ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ

۶۹۸ ۔ ہم سے اسحٰق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی خالد کے واسطہ سے وہ ابوقلابہ سے کہ انھوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھتے تو تکبیر تحریمہ

يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا ۔

کے ساتھ رفع یدین کرتے۔ پھر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب کرتے اور انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس طرح کیا تھا۔[1]

باب ۴۷۶ إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ۔

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ۔

۴۷۶ ۔ ہاتھ کہاں تک اٹھایا جائے ؟

ابوحمید نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھوں تک اٹھائے تھے ۔

۶۹۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى

۶۹۹ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبردی۔ کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ ابن عمر نے خبردی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز کا تکبیر سے افتتاح کرتے اور تکبیر کہتے وقت ہاتھ اٹھاتے ۔ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک لے جاتے جب رکوع کے لیے تکبیر

---

[1] ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے "احکام القرآن" میں یہ اصول لکھا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں صحیح احادیث مختلف اور متضاد آئی ہوں تو اس میں آئمہ کا اختلاف صرف استحباب اور اختیار کی حد تک ہوتا ہے ہم نے اس سے پہلے اس باب میں شارع کی مصلحت کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کی تھی کہ شارع کا منشاء ایسے مواقع پر یہ ہوتا ہے کہ امت تنگی میں نہ پڑ جائے اس لیے فرائض کی تعداد کم رکھی جو قطعی ہوتے ہیں اور اس کے خلاف شارع سے کوئی بات منقول نہیں ہوتی اور مستحبات وسنن بکثرت ہیں جن کے خلاف بھی شارع ہی سے منقول ہوتا ہے۔ رفع یدین کے حنفیہ قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے رفع یدین کا ترک مرفوعاً منقول ہے۔ ابن مسعودؓ اجلہ صحابہ میں سے تھے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت اس طرح رہتے تھے۔ کہ بہت سے نووارد آپؓ کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا ایک فرد سمجھتے تھے۔ آں حضورؐ کے یہاں آپ کی انتہائی عزت وقدر تھی۔ جیسا کہ قاعدہ تھا کہ اہل علم صحابہؓ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تھے۔ آپ بھی پہلی صف میں رہتے تھے اس لیے آپ کی بات کا اس سلسلہ میں زیادہ اعتبار ہوگا۔ لیکن چونکہ رفع یدین ان تمام مواقع میں بھی جن کا مذکورہ حدیث میں ذکر ہے کے سلسلہ میں پندرہ مستند احادیث آئی ہیں۔ اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے پیش نظر رفع یدین کا ترک مستحب ہے۔ کیونکہ ہمارے یہاں تعداد کی کثرت کا اعتبار نہیں۔ ابن مسعودؓ ان تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تفقہ اور استناد کی حیثیت سے بلند ترمقام رکھتے تھے جن سے احادیث رفع یدین منقول ہیں اسی لیے آپ کی جلالت قدر استناد اور تفقہ فی الدین کے پیش نظر اور اس بات کے پیش نظر کہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فہم وذکاوت پر اعتماد کرتے تھے۔ آپ کی حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ یہ بات بھی یہاں پر قابل ذکر ہے کہ ابتداء میں نماز میں بہت سی ایسی چیزیں ہوتی تھیں جو بعد میں شریعت کے حکم سے منسوخ ہوگئیں۔ آخر میں نماز کے اندر سکون وطمانیت کا زیادہ لحاظ رکھا گیا تھا۔

بہرحال رفع یدین اور ترک رفع یدین دونوں پر عمل صحابہؓ کے دور سے لے کر آج تک رہا ہے اور ترک رفع اگرچہ اسناد وروایت کے اعتبار سے متواتر نہیں ہے لیکن عملاً یہ بھی متواتر ہے صحابہؓ کے دور میں اس طرح کی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں تھی اسی لیے اکثر جگہ صحابہؓ سے اس سلسلے میں کوئی روایت نہیں ملتی۔ ابھی صحابہؓ کا ہی دور تھا کہ بعض ایسے محرکات پیش آئے جن کی وجہ سے بعض صحابہ رضی نے اس مسئلہ کو بیان کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ ہمارے اس زمانہ میں لوگ فرائض وواجبات کی طرف تو توجہ نہیں کرتے لیکن ان مسائل میں الجھتے ہیں جن میں اختلاف صرف استحباب کی حد تک ہے اور جن سے متعلق موافق اور مخالف دونوں طرح کا عمل خود صحابہؓ میں موجود تھا۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات اور کیا ہو سکتی ہے ۔

يُحَاذِيَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔

کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور ربنا ولک الحمد کہتے۔ سجدہ کرتے وقت یا سجدہ سے سر اٹھاتے وقت اس طرح نہیں کرتے تھے[1]

باب ۴۷۷ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

۴۷۷۔ قعدۂ اولیٰ سے اٹھنے کے بعد رفع یدین۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۰۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ابن عمرؓ جب نماز کی نیت باندھتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب رکوع کرتے تب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور جب قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ اس فعل کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے۔

باب ۴۷۸ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

۴۷۸۔ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطے سے وہ ابوحازم سے وہ سہل بن سعد سے کہ لوگوں کو حکم تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابوحازم نے بیان کیا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے۔

باب ۴۷۹ اَلْخُشُوعِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۴۷۹۔ نماز میں خشوع۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا وَاللهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي۔

۷۰۲۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے ابوالزناد کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سمجھتے ہو کہ میرا رخ اس طرف (قبلہ کی طرف) ہے خدا کی قسم تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ

۷۰۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ آپ نے

---

[1] حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں۔ اور شوافع کے یہاں مونڈھوں تک۔ احادیث میں دونوں طریقے ملتے ہیں۔ یہ اختلاف بھی صرف استحباب کی حد تک ہے۔

مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ ؛

باب ۴۸۰ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

۷۰۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ؛

۷۰۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ؛

فرمایا رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا کرو۔ خدا کی قسم میں تمھیں اپنے پیچھے سے دیکھتا رہتا ہوں۔ بعض مرتبہ اس طرح کہا کہ پیٹھ پیچھے سے جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو (تو میں تمھیں دیکھتا ہوں)۔ (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا)

۴۸۰ ۔ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے۔

۷۰۴ ۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ الحمد للہ رب العلمین سے نماز شروع کرتے تھے۔

۷۰۵ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) اے اللہ میرے اور گناہ کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق او مغرب میں ہے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی برف اور اولے سے دھو دے ؛

باب ۴۸۱

۷۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۰۶ ۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں نافع بن عمر نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی۔

[1] حنفیہ اور حنابلہ کے یہاں زیادہ بہتر ہے سبحانک اللہم آلخ پڑھنا۔ شوافع یہی دعا پسند کرتے ہیں جس کی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ احادیث میں دونوں دعائیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سبحانک اللہم آلخ بلند آواز سے بھی پڑھی تھی۔ تاکہ لوگ جان لیں۔ اس باب کی پہلی حدیث میں ہے کہ نماز الحمد للہ سے شروع کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہر الحمد للہ سے شروع ہوتا تھا۔ کیونکہ قرأت اور تکبیر کے درمیان کی دعا آہستہ سے آپ پڑھتے تھے۔

صَلّٰی صَلٰوۃَ الْکُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّی الْجَنَّۃُ حَتّٰی لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَیْھَا لَجِئْتُکُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِھَا وَ دَنَتْ مِنِّی النَّارُ حَتّٰی قُلْتُ اَیْ رَبِّ اَوَ اَنَا مَعَھُمْ فَاِذَا امْرَاَۃٌ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ تَخْدِشُھَا ھِرَّۃٌ قُلْتُ مَا شَاْنُ ھٰذِہٖ قَالُوْا حَبَسَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا لَّا اَطْعَمَتْھَا وَلَا اَرْسَلَتْھَا تَاْکُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ مِنْ خَشِیْشِ الْاَرْضِ اَوْ خَشَاشِ۔

آپ جب کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع میں رہے پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے پھر (دوبارہ) رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع کی حالت میں رہے اور پھر سر اٹھایا۔ پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ میں رہے۔ پھر سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ میں رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے پھر (دوبارہ) رکوع کیا اور دیر تک رکوع کی حالت میں رہے، پھر سر اٹھایا۔ پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ میں رہے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جنت مجھ سے اتنی قریب ہو گئی تھی (نماز میں) کہ اگر میں چاہتا تو اس کے پھلوں سے کوئی خوشہ توڑ لیتا۔ اور دیکھو دوزخ بھی قریب ہو گئی تھی اتنی کہ میں بول پڑا میں تو اس میں سے نہیں ہوں؟ میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا۔ نافع بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب ملا کہ اس عورت نے بلی کو باندھے رکھا تھا تا آنکہ بھوک کی وجہ سے وہ مر گئی۔ نہ تو اس نے اسے کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ کہیں سے کھالے۔ نافع نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا زمین کے کیڑے مکوڑے (سے بلی پیٹ بھر لے)۔

باب ۴۸۲ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی الْاِمَامِ فِی الصَّلٰوۃِ

وَ قَالَتْ عَائِشَۃُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ رَاَیْتُ جَھَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ

۴۸۲۔ نماز میں امام کو دیکھنا[2]

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کسوف کے سلسلے میں کہ میں نے جہنم دیکھی۔ اس کا بعض حصہ بعض کو کھائے جا رہا تھا جب میری نظر اس پر پڑی تو میں پیچھے ہٹ گیا۔

[1] اس حدیث میں صلوٰۃ کسوف کا واقعہ بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ تین۔ اور بعض میں پانچ رکوع تک کا ذکر ہے لیکن یہ روایات معلول ہیں۔ بخاری کی یہ روایت البتہ صحیح ہے اس کے باوجود مسئلہ یہی ہے کہ صلوٰۃ کسوف میں ایک رکوع کیا جائے کیونکہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اگرچہ دو رکوع کیے لیکن نماز کے بعد آپ نے امت کو یہی ہدایت دی کہ جس طرح تم نے مجھے فجر پڑھتے دیکھا اسی طرح یہ نماز بھی پڑھا کرو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو رکوع کسوف کی ایک رکعت میں آپ کی خصوصیت تھی۔

[2] ابن منیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مقتدی کا امام کو نماز میں دیکھنا نماز باجماعت کے مقاصد میں داخل ہے (بشرطیکہ امام سامنے ہو)

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ۔

۷۰۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے عمارہ بن عمیر کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابو معمر سے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی رکعتوں میں قرأت کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ لوگ یہ بات کس طرح سمجھ جاتے تھے۔ فرمایا کہ آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ۔

۷۰۸۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابو اسحاق نے خبر دی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن یزید سے سنا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم سے براء رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ ہرگز نہیں بول سکتے تھے۔ کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو آں حضورؐ کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک دیکھتے کہ آپ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا۔

۷۰۹۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے زید بن اسلم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ عطاء بن یسار سے وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گہن ہوا تو آپؐ نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! ہم نے دیکھا کہ (نماز میں) آپ اپنی جگہ سے کچھ آگے بڑھے تھے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ کچھ پیچھے ہٹے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر میں لے لیتا تو اس وقت تک تم اسے کھاتے رہتے جب تک دنیا موجود ہے۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ

۷۱۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے قبلہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ابھی جب میں نماز پڑھا رہا تھا تو جنت اور دوزخ اس دیوار پر ممثل دیکھی میں نے آج کی طرح خیر اور شر کبھی

فِي قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا:

نہیں دیکھے تھے۔ یہ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔

باب ۴۸۳ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۴۸۳۔ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ:

۷۱۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپؐ نے اس سے نہایت سختی کے ساتھ روکا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے باز آجاؤ ورنہ تمہاری آنکھیں نکال لی جائیں گی۔

باب ۴۸۴ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۴۸۴۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ:

۷۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی۔ اپنے والد کے واسطہ سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو ایک ڈاکہ ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي .... بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ:

۷۱۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی پھر فرمایا کہ اس کے نقش ونگار مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں اسے لے کر ابوجہم کو واپس کر دو اور ان سے (بجائے اس کے) انبجانیہ مانگ لاؤ۔

باب ۴۸۵ هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ أَوْ يَرٰى شَيْئًا أَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلٌ إِلْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۵۔ کیا اگر کوئی واقعہ پیش آجائے یا کوئی چیز یا تھوک قبلہ کی طرف دیکھے تو نماز میں ان کی طرف توجہ کر سکتا ہے سہل نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے (نماز میں) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَ

۷۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر

هُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ ۔

۷۱۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلٰوتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

بَاب ۴۸۶ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ

۷۱۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ

رینٹ دیکھی ۔ آپؐ اس وقت لوگوں کے آگے نماز پڑھ رہے تھے آپؐ نے رینٹ کو صاف کیا[۱]۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے ۔ اس لیے کوئی شخص سامنے کی طرف نماز میں نہ تھوکے ۔ اس حدیث کی روایت موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع کے واسطہ سے کی ہے۔

۷۱۵ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے لیث بن عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی ۔ وہ ابن شہاب کے واسطہ سے انھوں نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی ۔ فرمایا کہ مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے پردہ ہٹایا (مرض الوفات کا واقعہ ہے) آپؐ نے صحابہ کو دیکھا سب لوگ صف بستہ تھے ۔ آپؐ (یہ منظر دیکھ کر) خوب کھل کر مسکرائے ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (آپؐ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹنا چاہا۔ تاکہ صف سے مل جائیں ۔ آپ نے سمجھا کہ آں حضورؐ تشریف لائیں گے ۔ صحابہ (آپؐ کو دیکھ کر) اس قدر بے قرار ہوئے کہ گویا نماز توڑ دیں گے ۔ لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ لوگ نماز پوری کرلیں اور پردہ ڈال لیا ۔ اسی دن شام کو آپؐ نے وفات پائی ۔

۴۸۶ ۔ امام اور مقتدی کے لیے قرأت کا وجوب اقامت اور سفر ہر حالت میں سری اور جہری تمام نمازوں میں

۷۱۶ ۔ ہم سے ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تھی ۔ اس لیے آپ کو معزول کر کے حضرت عمرؓ نے عمار رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل بنایا ۔ کوفہ والوں نے ان کے متعلق یہاں تک کہہ دیا تھا کہ وہ تو اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھتے ۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا ۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ ابواسحٰق ! ان کوفہ والوں کا خیال ہے کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے ۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ خدا گواہ ہے میں تو انھیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی

---

[۱] عام روایات میں اس کے متعلق یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے آپ نے صاف نہیں کیا تھا بلکہ اس وقت آپ نماز نہیں پڑھ رہے تھے غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے سیاق و سباق سے اسے نماز پڑھتے ہوئے صاف کرنے پر محمول کیا ہے ۔

فِي الأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الكُوفَةِ فَيَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي القَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمُرَهُ وَأَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ المَلِكِ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ۔

کی طرح نماز پڑھاتا تھا اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھاتا تو اس کی پہلی دو رکعتوں میں (قراءت) طویل کرتا اور دوسری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو اسحاق! تم سے امید بھی یہی تھی۔ پھر آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا۔ قاصد نے ہر ہر مسجد میں ان کے متعلق جا کر پوچھا۔ سب نے آپ کی تعریف کی لیکن جب مسجد بنی عبس میں گئے تو ایک شخص جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اور کنیت ابو سعدہ تھی۔ کھڑا ہوا۔ اس نے کہا کہ جب آپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا ہے تو (سنیئے کہ) سعدؓ جہاد کرتے تھے نہ مال کی تقسیم صحیح کرتے تھے اور نہ فیصلے میں عدل و انصاف کرتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ خدا کی قسم میں (تمہاری اس بات پر) تین دعائیں کرتا ہوں اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف ریا و نمود کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر دیجئے اور اسے خوب محتاج بنا کر فتنوں میں مبتلا کر دیجئے۔ اس کے بعد وہ شخص اس درجہ بدحال ہوا کہ) جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ ایک بوڑھا اور پریشان حال ہوں۔ مجھے سعدؓ کی بد دعا لگ گئی تھی۔ عبد الملک نے بیان کیا کہ میں نے اسے دیکھا تھا۔ اس کی بھویں بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر آگئی تھیں لیکن اب بھی راستوں میں وہ لڑکیوں کو چھیڑتا پھرتا تھا۔

٧١٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

٧١٧۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی محمود بن ربیع کے واسطہ سے۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

٧١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ المَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ

٧١٨۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اس کے بعد ایک اور شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جاؤ اور پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی۔

فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَّافْعَلْ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ؏

باب ۴۸۷ القِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ ؏

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

اور پھر آکر سلام کیا۔ لیکن آپؐ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ واپس جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ آپؐ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی اچھا طریقہ نہیں جانتا اس لیے آپ مجھے سکھا دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے تکبیر کہو پھر آسانی کے ساتھ جتنی قراءت قرآن ہو سکے کرو۔ اس کے بعد رکوع کرو۔ اچھی طرح رکوع ہو لے تو سر اٹھا کر پوری طرح کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد سجدہ کرو اور پورے اطمینان کے ساتھ۔ پھر سر اٹھاؤ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔ اسی طرح اپنی تمام نماز میں کرو[1]

۴۸۷۔ ظہر میں قراءت۔

۷۱۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عوانہ نے عبدالملک بن عمیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ جابر بن سمرہ کے واسطہ سے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں انھیں (کوفہ والوں کو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھاتا تھا۔ شام کی دونوں نمازیں۔ کسی قسم کا نقص ان میں نہیں چھوڑتا تھا۔ پہلی دو رکعتیں طویل پڑھتا اور دوسری دو رکعتیں ہلکی کر دیتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ تم سے امید بھی اسی کی تھی۔

۷۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ

---

[1] ان تمام روایات میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں کہ اگر امام نماز پڑھا رہا ہو اس وقت بھی مقتدی کے لیے قراءت قرآن ضروری ہے ان احادیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے احناف ان میں سے کسی چیز کے منکر نہیں اور نہ ان کے خلاف مسلک رکھنے والوں کے لیے اس میں کوئی واضح دلیل ہے ناظرین اس موقعہ پر بس ایک بنیادی بات کا خیال رکھیں اور اس کا اظہار اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ ہوا ہے کہ نماز با جماعت میں امام اور مقتدی کا جو تعلق ہوتا ہے وہ تعلق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں انتہائی کمزور ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ تعلق انتہائی قوی ہے احادیث جو نماز با جماعت سے متعلق آئی ہیں انھیں کی روشنی میں یہ اصول بنایا گیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی احادیث سے باہر نہیں لیکن امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن احادیث کی روشنی میں فیصلہ کیا ہے وہ اس باب میں بہت واضح اور روشن ہیں۔ نوٹ کی اس مختصر جگہ میں اس بحث کو طول نہیں دیا جا سکتا۔ ائمہ کے زمانہ سے لے کر آج تک ان مسائل پر ہزاروں صفحات سیاہ ہو چکے ہیں مطولات میں اس بحث کا مطالعہ کر لیا جائے۔

الأولیین من صلاۃ الظھر بفاتحۃ الکتاب وسورتین یطول فی الأولی ویقصر فی الثانیۃ ویسمع الآیۃ أحیانا وکان یقرأ فی العصر بفاتحۃ الکتاب وسورتین وکان یطول فی الأولی وکان یطول فی الرکعۃ الأولی من صلاۃ الصبح ویقصر فی الثانیۃ ۔

فاتحہ اور دو مزید سورتیں پڑھتے تھے۔ ان میں طویل قراءت کرتے تھے لیکن آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتے تھے کبھی کبھی آیت سنا بھی دیا کرتے تھے۔ عصر میں آپ سورۂ فاتحہ اور دو مزید آیتیں پڑھتے تھے۔ اس کی بھی پہلی رکعتیں طویل پڑھتے۔ اسی طرح صبح کی نماز کی پہلی رکعت طویل کرتے اور دوسری ہلکی۔

۷۲۱۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبی قال حدثنا الأعمش قال حدثنی عمارۃ عن أبی معمر قال سألنا خبابا أکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر والعصر قال نعم قلنا بأی شیء کنتم تعرفون قال باضطراب لحیتہ ۔

۷۲۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی انہوں سے ان کے والد نے۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمارہ نے حدیث بیان کی ابو معمر کے واسطہ سے کہا کہ ہم نے خباب سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ ہم نے پوچھا کہ آپ لوگوں کو معلوم کس طرح ہوتا تھا۔ فرمایا کہ آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے۔

باب ۴۸۸ القراءۃ فی العصر ۔

۴۸۸۔ عصر میں قرآن مجید پڑھنا۔

۷۲۲۔ حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن الأعمش عن عمارۃ ابن عمیر عن أبی معمر قلت لخباب بن الأرت أکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر والعصر قال نعم قلت بأی شیء کنتم تعلمون قراءتہ قال باضطراب لحیتہ ۔

۷۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ عمارہ بن عمیر سے وہ ابو معمر سے کہ میں نے خباب بن الارت سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قراءت کرتے تھے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے کہا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کرنے کو آپ لوگ جانتے کس طرح تھے۔ فرمایا کہ ڈاڑھی کی حرکت سے۔

۷۲۳۔ حدثنا المکی بن إبراہیم عن ھشام عن یحیی ابن أبی کثیر عن عبد اللہ بن أبی قتادۃ عن أبیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین من الظھر والعصر بفاتحۃ الکتاب وسورۃ ویسمعنا الآیۃ أحیانا ۔

۷۲۳۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ہشام کے واسطے سے وہ یحیی بن ابی کثیر سے وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے۔ کبھی کبھی آیت ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے (یعنی بلند آواز سے پڑھ کر۔ تاکہ معلوم ہو جائے)

باب ۴۸۹ القراءۃ فی المغرب ۔

۴۸۹۔ مغرب میں قرآن پڑھنا۔

۷۲۴۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال أخبرنا مالک عن ابن شھاب عن عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس أنہ قال إن أم الفضل سمعتہ وھو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت یا بنی لقد ذکرتنی بقراءتک ھذہ السورۃ

۷۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس سے انھوں نے فرمایا کہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے انھیں والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا پھر فرمایا کہ بیٹے! تم نے اس سورہ کی تلاوت کر کے مجھے ایک بات یاد دلا دی۔ آخر عمر میں آں حضور صلی اللہ

إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ۔

باب ۴۹۰ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔

باب ۴۹۱ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

باب ۴۹۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ سَجَدْتُ فِيهَا

علیہ وسلم کو مغرب میں یہی آیت پڑھتے سنتی تھی۔

۷۲۵۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی وہ ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ مروان بن حکم سے۔ انھوں نے کہا کہ زید بن ثابت نے مجھے ٹوکا کہ تمھیں کیا ہو گیا ہے۔ مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دو لمبی سورتوں میں سے ایک پڑھتے ہوئے سنا۔

۴۹۰۔ مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا۔

۷۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے وہ اپنے والد سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا تھا۔

۴۹۱۔ عشاء میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا۔

۷۲۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطہ سے وہ بکر سے وہ ابورافع سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ نے اذا السماء انشقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی (اس آیت میں) سجدہ کیا ہے اور زندگی بھر اس میں سجدہ کروں گا۔

۷۲۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی عدی کے واسطہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ سفر میں تھے کہ عشاء کی دو پہلی رکعتوں میں سے کسی ایک میں آپ نے والتین والزیتون پڑھی۔

۴۹۲۔ عشاء میں سجدہ کی سورۃ پڑھنا۔

۷۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے تیمی نے ابوبکر کے واسطہ سے وہ ابورافع سے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء پڑھی آپ نے اذا السماء انشقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا اس پر میں نے

خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ۔

بَابُ ۴۹۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مِسْعَرٌ ثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً۔

بَابُ ۴۹۴ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ۔

بَابُ ۴۹۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ۔

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّورِ۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلٰى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلٰى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ

کہا کہ یہ کیا چیز ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس سورۃ میں میں نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا۔ اس لیے ہمیشہ اس میں سجدہ کروں گا۔

۴۹۳۔ عشاء میں قرآن پڑھنا۔

۷۳۰۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسعر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عدی بن ثابت نے انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء میں والتین والزیتون پڑھتے سنا۔ آپ سے زیادہ اچھی آواز اور میں نے کسی کی نہیں سنی یا اچھی قرأت۔

۴۹۴۔ پہلی دو رکعتیں طویل اور آخری دو مختصر کرنی چاہئیں

۷۳۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابوعون کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمھاری شکایت کوفہ والوں نے تمام ہی باتوں میں کی ہے۔ نماز تک میں! انھوں نے فرمایا کہ میرا حال تو یہ ہے کہ پہلی دو رکعتوں میں قراءت طویل کرتا ہوں اور دوسری دو میں مختصر کر دیتا ہوں جس طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تھی اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ کہتے ہو۔ تم سے امید بھی اسی کی تھی۔

۴۹۵۔ فجر میں قرآن مجید پڑھنا۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ طور پڑھی۔

۷۳۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سیار بن سلامہ نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ سے نماز کے اوقات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر زوال شمس کے بعد پڑھتے تھے۔ عصر جب پڑھتے تو مدینہ کے انتہائی کنارہ تک ایک شخص چلا جاتا لیکن سورج اب بھی باقی رہتا مغرب کے متعلق جو کچھ آپ نے کہا وہ مجھے یاد نہیں رہا اور عشاء تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ اس سے پہلے سونے کو اور اس

النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو ہر شخص اپنے قریب بیٹھے ہوئے کو پہچان سکتا تھا۔ (یعنی اجالا پھیل چکا ہوتا تھا) دونوں رکعتوں میں یا ایک میں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلٰى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ۔

۷۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے گی جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنایا تھا ہم بھی تمہیں ان میں سنائیں گے اور جن میں آپ نے آہستہ سے قراءت کی تھی ہم بھی ان میں آہستہ سے قراءت کریں گے اور اگر سورۂ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو جب بھی کافی ہے لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو اور بہتر ہے۔

باب ۴۹۶ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَقْرَأُ بِالطُّورِ۔

۴۹۶۔ فجر کی نماز میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) سورۂ طور پڑھ رہے تھے۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۷۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے ابوبشر کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ سعید بن جبیر کے واسطہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ چند صحابہؓ کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف گئے۔ اب شیاطین کو آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے جانے لگے تھے۔ اس لیے شیاطین اپنی قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا ہے اور (جب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں تو) ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ شیاطین نے کہا کہ آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کی کوئی نئی وجہ ہوگی۔ اس لیے تم مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ۔ اور اس سبب کو معلوم کرو جو تمہیں آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث ہوا ہے۔ وجہ معلوم کرنے کے لیے نکلے ہوئے شیاطین تہامہ کی طرف گئے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے مقام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا وَاللهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ؕ

تھے جہاں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے جب قرآن مجید انھوں نے سنا تو غور سے اس کی طرف کان لگا دیئے پھر کہا خدا کی قسم یہی ہے جو آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بنا ہے۔ پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا۔ قوم کے لوگو ہم نے حیرت انگیز قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ (آپ کہئے کہ مجھے وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے) اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی تھی۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ؕ

۷۳۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے عکرمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن نمازوں میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کا حکم تھا آپ نے ان میں بلند آواز سے پڑھا اور جن میں آہستہ پڑھنے کا حکم تھا ان میں آہستہ سے پڑھا۔ خداوند تعالیٰ بھول نہیں سکتے تھے۔ (کہ بھول کر اس سلسلے کا کوئی حکم قرآن میں نازل نہیں کیا) بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمھارے لیے بہترین اسوہ ہے۔

بَابُ ۴۹۷ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ[1]

وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسٰى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسٰى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ

۴۹۷۔ ایک رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھنا، آیت کے آخری حصوں کا پڑھنا۔

کسی سورۃ کو (جیسا کہ قرآن کی ترتیب ہے) اس سے پہلے کی سورۃ سے پہلے پڑھنا اور کسی سورۃ کے اول حصہ کا پڑھنا عبداللہ بن سائب کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۂ مومنون کی تلاوت کی۔ جب موسیٰ اور ہارون کے ذکر پر پہنچے یا عیسیٰ کے ذکر پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آنے لگی

[1] اس باب میں چار مسئلے بیان کئے گئے ہیں۔ دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنا حنفیہ کے یہاں بھی جائز ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں ناپسندیدہ ہے۔ اسی طرح حنفیہ کے یہاں مستحب یہ ہے کہ ایک رکعت میں پوری سورہ پڑھی جائے۔ بعض حصے کو پڑھنا اور بعض کو چھوڑ دینا اگرچہ جائز یہ بھی ہے ترتیب قرآن کے خلاف مقدم سورۃ کو بعد میں اور مؤخر کو پہلے پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن نجیم نے یہی لکھا ہے۔ ترتیب کی رعایت تلاوت قرآن میں واجب ہے۔ نماز کے لیے واجب نہیں اس لیے اس ترتیب کے ترک سے سجدۂ سہو نہیں لازم ہوگا۔ جتنی بھی روایات اس کے متعلق آئی ہیں وہ سب ترتیب سے پہلے کی ہیں اس لیے حنفیہ کے مسلک کے خلاف نہیں۔

آيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ
مِنَ الْمَثَانِي وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ
فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ
أَوْ يُونُسَ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ
الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ
آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ
بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ
فِيمَنْ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ وَاحِدَةٍ فِي
رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً
فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ
قُبَاءٍ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً
يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا يَقْرَأُ
بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حَتَّى
يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرٰى
مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ
رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا
إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ
لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ
بِأُخْرٰى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ
تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرٰى فَقَالَ مَا أَنَا
بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ
بِذٰلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ
وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ
وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا
أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ

اسلئے رکوع میں چلے گئے ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں
سورہ بقرہ کی ایک سو بیس ۱۲۰ آیتیں پڑھیں اور مثانی (جس میں
تقریباً سو آیتیں ہوتی ہیں) میں سے کوئی سورۃ دوسری رکعت
میں تلاوت کی اور حضرت احنف نے پہلی رکعت میں کہف
اور دوسری میں سورۂ یوسف یا یونس پڑھی ۔ انھوں نے کہا
کہ حضرت عمر رض نے صبح کی نماز میں یہ دونوں سورتیں پڑھی
تھیں ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انفال کی چالیس آیتیں
(پہلی رکعت میں) پڑھیں اور دوسری رکعت میں مفصل کی
کوئی سورہ پڑھی ، قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے
متعلق جو ایک سورۃ دو رکعتوں میں تقسیم کرکے پڑھے
یا ایک سورۃ دو رکعتوں میں بار بار پڑھے ۔ فرمایا کہ ساری
ہی کتاب اللہ میں سے ہیں ۔ عبید اللہ نے ثابت کے واسطہ
سے انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نقل کیا کہ انصار
میں سے ایک شخص قبا کی مسجد میں ان کی امامت کرتا تھا ۔ وہ جب
بھی کوئی سورۃ نماز میں (سورہ فاتحہ کے بعد) شروع کرتا تو پہلے
قل ہو اللہ احد ضرور پڑھ لیتا ۔ اسے پڑھنے کے بعد پھر کوئی
دوسری سورۃ بھی پڑھتا ۔ ہر رکعت میں اس کا یہی معمول تھا ۔
چنانچہ اس کے ساتھیوں نے اس سلسلے میں اس سے گفتگو کی اور
کہا کہ تم پہلے یہ سورۃ پڑھتے ہو ، اور صرف اسی کو کافی خیال
نہیں کرتے بلکہ دوسری سورۃ بھی (اس کے ساتھ) ضرور پڑھتے
ہو ! یا تو تمھیں صرف اسی کو پڑھنا چاہیئے ورنہ اسے چھوڑ دینا
چاہیئے اور بجائے اس کے کوئی دوسری سورۃ پڑھنی چاہیئے
اس شخص نے کہا کہ میں اسے چھوڑ نہیں سکتا ۔ اب اگر تمھیں
پسند ہے کہ میں نماز پڑھاؤں تو برابر پڑھاتا رہوں گا لیکن
اگر تم پسند نہیں کرتے تو میں نماز پڑھانا چھوڑ دوں گا ۔ لوگ
سمجھتے تھے کہ یہ ان سب سے افضل ہیں اس لیے یہ نہیں چاہتے
تھے کہ ان کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھائے اس لیے جب نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان لوگوں نے آپ کو
واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے ان سے پوچھا کہ اے فلاں !

فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَفْعَلَ مَا يَاْمُرُكَ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ اِنِّىْ اُحِبُّهَا قَالَ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

تمہارے ساتھی جس طرح کہتے ہیں اس پر عمل کرنے سے کون سی چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں اس سورۃ کو ضروری قرار دے لینے کا باعث کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں اس سورۃ سے محبت رکھتا ہوں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سورۃ کی محبت تمھیں جنت میں لے جائے گی۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِىْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِىْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

۷۳۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا کہ ایک شخص ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے رات ایک رکعت میں مفصل کی سورۃ پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس طرح (جلدی جلدی) پڑھی۔ جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں۔ میں ان ہم معنی سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے آپ نے مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ ہر رکعت کے لیے دو دو سورتیں۔

باب ۴۹۸ يَقْرَأُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۴۹۸۔ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے گی۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِى الظُّهْرِ فِى الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ وَيُطَوِّلُ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِى الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِى الصُّبْحِ۔

۷۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے کبھی کبھی ہمیں آیت سنا بھی دیا کرتے تھے (تعلیم کے لیے) اور پہلی رکعت میں قراءت دوسری رکعت سے زیادہ کرتے تھے۔ عصر اور صبح کی نمازوں میں بھی یہی معمول تھا۔

باب ۴۹۹ مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

۴۹۹۔ جس نے ظہر اور عصر میں آہستہ سے قرآن مجید پڑھا۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ

۷۳۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریر نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عمارہ بن عمیر سے وہ ابو معمر سے انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھتے تھے۔

قُلْنَا مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ۔

بَابٌ ۵۰۰ اِذَا اَسْمَعَ الْاِمَامُ الْآيَةَ۔

۷۳۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى۔

بَابٌ ۵۰۱ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى۔

۷۴۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

بَابٌ ۵۰۲ جَهْرِ الْاِمَامِ بِالتَّاْمِيْنِ۔

وَقَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُنَادِي الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِي بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ خَبَرًا۔

۷۴۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا

انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کو معلوم کس طرح ہوتا تھا انھوں نے بتایا کہ آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے۔

۵۰۰ ۔ امام اگر آیت سنادے۔

۷۳۹ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطے سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو پہلی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ پڑھتے تھے۔ کبھی کبھی آپ آیت ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں قراءت زیادہ طویل کرتے تھے۔

۵۰۱ ۔ پہلی رکعت طویل ہونی چاہیئے۔

۷۴۰ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی رکعت میں (قراءت) طویل کرتے تھے اور دوسری رکعت میں مختصر۔ صبح کی نماز میں بھی آپ اسی طرح کرتے تھے۔

۵۰۲ ۔ امام کا آمین بلند آواز سے کہنا۔

عطاء نے فرمایا کہ آمین ایک دعاء ہے۔ ابن زبیرؓ اور ان لوگوں نے جو آپ کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے آمین کہی تو مسجد گونج اٹھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ امام سے کہہ دیا کرتے تھے کہ آمین سے ہمیں محروم نہ رکھنا نافع نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ آمین کبھی نہیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دیا کرتے تھے میں نے آپ سے اس کے متعلق ایک حدیث بھی سنی تھی۔

۷۴۱ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی ابن شہاب کے واسطہ سے وہ سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو، کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگی اس کے

فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اٰمِيْنَ

تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے۔[1]

باب ۵۰۳ فَضْلِ التَّأْمِيْنِ۔

۵۰۳۔ آمین کہنے کی فضیلت۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ فِي السَّمَاءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۷۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص آمین کہے اور ملائکہ نے بھی اسی وقت آسمان پر آمین کہی۔ اس طرح ایک کی آمین دوسرے کے ساتھ ہو گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

باب ۵۰۴ جَهْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالتَّأْمِيْنِ۔

۵۰۴۔ مقتدی کا آمین بلند آواز سے کہنا۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۷۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ مالک کے واسطہ سے وہ ابوبکر کے مولیٰ سمی سے وہ ابوصالح سمان سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ کیونکہ جس نے ملائکہ کے ساتھ آمین کہی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔[2]

---

[1] نماز میں "آمین" سورۂ فاتحہ کے ختم ہونے پر کہنی چاہیئے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ البتہ بعض ائمہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ نماز میں بھی آمین زور سے کہی جائے لیکن امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنی چاہیئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث اس موقعہ پر بیان کی ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بلند آواز سے آمین نماز میں بھی کہی جائے گی۔ بعض صحابہ کا عمل بھی نقل کیا گیا ہے مثلاً ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے والے اتنی بلند آواز سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی"، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ غالباً یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب آپ فجر میں عبدالملک پر قنوت پڑھتے تھے۔ عبدالملک بھی ابن زبیر پر قنوت پڑھتا تھا اور جس طرح کے حالات اس زمانہ میں تھے اس میں مبالغہ اور بے احتیاطی عموماً ہو جایا کرتی ہے اس کے علاوہ جو آثار نقل کئے گئے ہیں ان میں بلند آواز سے کہنے اور آہستہ سے کہنے کی کوئی تصریح نہیں ہے۔ اس باب میں امام بخاریؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے اور اس کے علاوہ بھی دو صحیح احادیث ہیں۔
لیکن تمام اس درجہ مبہم کہ واضح طور پر کسی سے بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ بلند آواز سے آمین نماز میں کہی جائے گی یا نہیں۔ اس لیے ائمہ نے اپنے اجتہاد سے جو تاویل ان احادیث کی صحیح سمجھی کی۔

[2] یہ دوسری حدیث ہے جس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آمین نماز میں بلند آواز سے کہنی چاہیئے۔ صرف اتنی بات ہے کہ جب امام ولا الضالین پر پہنچے تو تم آمین کہو۔ کہتے ہیں کہ ولا الضالین پر پہنچنے کا علم مقتدیوں کو کیسے ہوگا جب تک خود امام بلند آواز سے آمین نہ کہے گا اس لیے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آمین بلند آواز سے کہنی چاہیئے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں تو ایک اصول بتایا گیا ہے کہ ولا الضالین پر امام جب پہنچے تو تمہیں آمین کہنی چاہیئے۔ اب اگر نماز عشاء۔ فجر یا مغرب کی ہے تو اس میں تم ولا الضالین جب سنو تو آمین کہو لیکن ظہر اور عصر جن میں بلند آواز سے قراءت نہیں ہوتی ان میں کسی نے سنا ہی نہیں تو کہے گا کیا، حدیث میں صرف اصول بتایا گیا ہے۔ صورت عمل سے بحث نہیں کی گئی ہے اس لیے امام ابوحنیفہ رح کے مسلک کے خلاف اس سے کوئی بات ثابت نہیں ہوتی۔

باب ۵۰۵ اِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْاَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

۵۰۵۔ جب صف تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے رکوع کر لیا۔

۷۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے اعلم کے واسطہ سے جو زیاد سے مشہور ہیں حدیث بیان کی وہ حسن سے وہ ابوبکرہ سے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے آپ اس وقت رکوع میں تھے اس لیے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی انھوں نے رکوع کر لیا۔ پھر اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا تمھارے شوق کو اور زیادہ کرے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

باب ۵۰۶ اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي الرُّكُوْعِ۔

قَالَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ۔

۵۰۶۔ رکوع میں تکبیر پوری کرنا۔

اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔ اس باب میں مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث داخل ہے۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ۔

۷۴۵۔ ہم سے اسحٰق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے حریری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوالعلاء سے وہ مطرف سے وہ عمران بن حصین سے۔ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھی پھر کہا کہ ہمیں انھوں نے اس نماز کی یاد دلائی جو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اٹھتے یا جھکتے تو تکبیر کہتے۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ سے کہ آپ نماز پڑھاتے تو جب بھی جھکتے اور جب بھی اٹھتے تکبیر ضرور کہتے۔ پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔

باب ۵۰۷ اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي السُّجُوْدِ۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ ابْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

۵۰۷۔ سجدہ میں تکبیر پوری کرنا۔

۷۴۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے غیلان بن جریر کے واسطہ سے حدیث بیان کی انھوں نے مطرف بن عبداللہ سے۔ کہا کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی بن ابی طالب

أَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اسی طرح جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب نماز ختم ہوئی تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی یاد دلا دی یا یہ کہا کہ انھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح ہمیں نماز پڑھائی ؛

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُمَّ لَكَ۔

۷۴۸۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ہشیم نے ابو بشر کے واسطے سے خبر دی وہ عکرمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم میں (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا کہ ہر جھکنے اور اٹھنے پر تکبیر کہتے تھے۔ اسی طرح کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے وقت۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں نہ رہے۔ کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہیں تھی[1] (کہ تم اس طرح اعتراض کے لب ولہجہ میں شکایت کر رہے ہو)۔

باب ۵۰۸ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ۔

۵۰۸۔ سجدہ سے اٹھنے پر تکبیر۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ؛

۷۴۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے عکرمہ سے۔ کہا کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے (تمام نماز میں) بائیس تکبیریں کہیں۔ اس پر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ شخص بالکل احمق معلوم ہوتا ہے لیکن ابن عباس رض نے فرمایا تمھاری ماں تمھیں روئے۔ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے۔ (اس حدیث کی روایت میں) موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابان نے حدیث بیان کی۔ قتادہ نے کہا کہ ہم سے عکرمہ نے حدیث بیان کی۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۷۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے

---

[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے تمام انتقالات میں تکبیر کہتے تھے لیکن صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دور میں ہی اس میں کسی قدر تخفیف ہو گئی تھی مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بعض تکبیرات اتنی آہستہ سے کہتے تھے کہ عام طور سے لوگ سن نہیں سکتے تھے۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا اور خلفائے بنو امیہ عام طور سے نماز میں تکبیرات کے اہتمام کو چھوڑنے لگے بلکہ نماز کے انتقالات کی بعض تکبیرات کو سرے سے انھوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اگر کوئی تکبیر کا پوری طرح اہتمام کرتا تھا تو اسے "متم التکبیر" کہا کرتے تھے۔ بعض صحابہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو خاص طور سے اس کا اہتمام کیا اور لوگوں کو بتایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے۔

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ

عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے، انھوں نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے خبر دی کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور کھڑے ہی کھڑے ربنا لک الحمد کہتے پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تب تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز میں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے تھے قعدۂ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے (اس حدیث میں) عبداللہ بن صالح نے لیث کے واسطہ سے (بجائے ربنا لک الحمد کے) ربنا ولک الحمد کہا ہے۔

باب ۵۰۹ وَضْعِ الْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ.
وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ أَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

۵۰۹۔ رکوع میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔
ابوحمید نے اپنے تلامذہ کے سامنے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر پوری طرح رکھے تھے۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ

۷۵۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ابویعفور کے واسطہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مصعب بن سعد سے سنا کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں (ایک مرتبہ) نماز پڑھی اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان میں انھیں کر دیا (رکوع میں) اس پر میرے والد نے مجھے ٹوکا اور فرمایا کہ ہم بھی پہلے اسی طرح کرتے تھے لیکن بعد میں اس سے روک دیا گیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ ہم اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں (رکوع میں)

باب ۵۱۰ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ.

۵۱۰۔ جب کوئی رکوع پوری طرح نہ کرے۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۵۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی سلیمان کے واسطہ سے۔ کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نہ رکوع پوری طرح کرتا ہے نہ سجدہ۔ اس لیے آپ نے اس سے کہا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اور اگر تم مر گئے تو تمہاری موت اس سنت پر نہیں ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا۔

باب ۵۱۱ استواء الظهر في الركوع

وقال ابو حميد في اصحابه ركع النبي صلى الله عليه وسلم ثم هصر ظهره۔

باب ۵۱۲ حد اتمام الركوع والاعتدال فيه والطمانينة۔

۷۵۳۔ حدثنا بدل بن المحبر قال حدثنا شعبة قال اخبرني الحكم عن ابن ابي ليلى عن البراء قال كان ركوع النبي صلى الله عليه وسلم وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قريبا من السواء۔

باب ۵۱۳ امر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لم يتم ركوعه بالاعادة۔

۷۵۴۔ حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال حدثني سعيد بن المقبري عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم السلام فقال ارجع فصل فانك لم تصل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ارجع فصل فانك لم تصل ثلاثا فقال والذي بعثك بالحق ما احسن غيره فعلمني فقال اذا قمت الى الصلوة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن

۵۱۱۔ رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنا۔

ابوحمید (رضی اللہ عنہ) نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر اپنی پیٹھ پوری طرح جھکا دی۔

۵۱۲۔ رکوع پوری طرح کرنے کی اور اس میں اعتدال وطمانیت کی حد۔

۷۵۳۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے حکم نے ابن ابی لیلیٰ کے واسطہ سے خبر دی وہ براء رضی اللہ عنہ سے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکوع، سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تقریباً سب برابر تھے، قیام اور قعدہ کے سوا۔

۵۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم جس نے رکوع پوری طرح نہیں کیا تھا۔

۷۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز کے بعد اس نے آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ اس نے دوبارہ نماز پڑھی اور واپس آکر پھر آپؐ کو سلام کیا، آپؐ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ جا کر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ تین مرتبہ اسی طرح ہوا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کا واسطہ جس نے آپؐ کی بعثت حق پر کی ہے میں کوئی اور اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکوں گا۔ اس لیے آپ مجھے (اچھے طریقہ کی) تعلیم دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو (پہلے) تکبیر کہو پھر قرآن مجید سے جو کچھ تم سے ہو سکے پڑھو۔ اس کے بعد رکوع کرو اور پوری طرح رکوع میں چلے جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ اور پوری طرح کھڑے ہو جاؤ۔ پھر جب سجدہ کرو تو پوری طرح سجدہ میں چلے جاؤ۔

سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ۞

پھر سجدہ سے) سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔ دوبارہ بھی اسی طرح سجدہ کرو یہی طریقہ نماز کی تمام (رکعتوں میں) اختیار کرو۔

بَابُ ۵۱۴ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوْعِ

۵۱۴ - رکوع کی دعاء۔

۷۵۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ۞

۷۵۵ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے منصور کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوالضحیٰ سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں فرمایا کرتے تھے۔ سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی۔[1]

بَابُ ۵۱۵ مَا يَقُوْلُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

۵۱۵ - امام اور مقتدی رکوع سے سر اٹھانے پہ کیا کہیں گے؟

۷۵۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ۞

۷۵۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اللہم ربنا ولک الحمد بھی کہتے تھے۔ اسی طرح جب آپ رکوع کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت بھی آپ اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۱۶ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۵۱۶ - اللہم ربنا ولک الحمد کی فضیلت

۷۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ

۷۵۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے سمی کے واسطہ سے خبر دی وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم (مقتدی) اللہم ربنا ولک الحمد کہو۔ کیونکہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے ساتھ ہوتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۷۵۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى

۷۵۸ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ہشام کے واسطہ

[1] رکوع اور سجدہ میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے اس میں کسی کا بھی کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ اس حدیث کے پیش نظر کہ "رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو اور بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لیے سجدہ میں دعا کیا کرو کہ سجدہ کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے" بعض ائمہ نے سجدہ کی حالت میں دعاء جائز قرار دی ہے اور رکوع میں دعاء کو مکروہ کہا ہے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں دعاء کا ایک مخصوص ترین وقت حالت سجدہ کو بتایا گیا ہے اس میں رکوع میں دعا کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ دونوں حالتوں میں دعا کرتے تھے۔ ابن امیر الحاج نے تمام دعائیں جماعت تک میں اس شرط پر جائز قرار دی ہیں کہ مقتدیوں پر اس سے کوئی گراں باری نہ ہو۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ۔

سے وہ یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب قریب نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی آخری رکعتوں میں قنوت پڑھا کرتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد یعنی مومنین کے حق میں دعا کرتے تھے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

۷۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے خالد حذاء کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوقلابہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ قنوت فجر اور مغرب میں پڑھی جاتی تھی۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلٰثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ۔

۷۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ نعیم بن عبداللہ مجمر کے واسطہ سے وہ علی بن یحییٰ بن خلاد زرقی کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ رفاعہ بن رافع زرقی کے واسطہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے ایک شخص نے پیچھے سے کہا "ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ" آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں۔ کہنے والے نے جواب دیا کہ میں نے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

بَابُ ۵۱۸ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ۔

۵۱۸۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اطمینان وسکون۔

ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے اس طرح کھڑے ہو گئے کہ ریڑھ کی تمام ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ

۷۶۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ثابت کے واسطہ سے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتے تھے۔ چنانچہ

سلہ ان نازول میں جس قنوت کا ذکر ہے وہ "قنوت نازلہ" ہے حنفیہ کے یہاں بھی جن نمازوں میں قراءت قرآن بلند آواز سے کی جاتی ہے یعنی صبح مغرب اور عشاء میں، ان میں کسی پیش آمدہ مصیبت وغیرہ کے لیے دعا اور مخالفوں کیلئے بد دعا کی جا سکتی ہے۔

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ۔

آپ نماز پڑھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سوچنے لگتے کہ شاید بھول گئے ہیں۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

۷۶۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ براء رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع سجدہ۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ) تقریباً برابر ہوتا تھا۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْصَبَّ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا هٰذَا أَبِي بُرَيْدٍ وَكَانَ أَبُو بُرَيْدٍ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ۔

۷۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ایوب کے واسطے سے وہ ابوقلابہ سے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمیں (نماز پڑھ کر) دکھاتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ نماز کا وقت ہونا ضروری نہیں تھا۔ چنانچہ آپ (ایک مرتبہ) کھڑے ہوئے اور پوری طرح کھڑے رہے۔ پھر جب رکوع کیا اور پوری طمانیت کے ساتھ سر اٹھایا تب بھی تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے بیان کیا کہ ہمارے شیخ ابویزید کی طرح انھوں نے نماز پڑھائی ابویزید جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو پہلے اچھی طرح بیٹھ لیتے پھر کھڑے ہوتے۔

بابُ ۵۱۹ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِيْنَ يَسْجُدُ
وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

۵۱۹۔ سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے جھکے
نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے (سجدہ کرتے وقت)۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ

۷۶۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی انھیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تمام نمازوں میں تکبیر کہا کرتے تھے۔ خواہ فرض ہوں یا نہ ہوں رمضان کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ ہو۔ چنانچہ آپ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اس کے بعد ربنا و لک الحمد۔ سجدہ سے پہلے پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے ہوتے۔ اسی طرح سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے ہوتے۔ دو رکعتوں کے بعد جب کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے۔ ہر رکعت

السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَهْلُ ...

میں آپ کا یہ معمول تھا۔ نماز کے فارغ ہونے تک۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے میں تم میں سب سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہوں۔ وصال تک آپ کی نماز اسی طرح تھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سر مبارک (رکوع سے) اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا ولک الحمد فرماتے تھے۔ لوگوں کے لیے دعائیں کرتے اور نام لے لے کر فرماتے۔ اے اللہ ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ربیعہ اور تمام کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دیجئے۔ اے اللہ قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی کے ساتھ کچل دیجئے اور ان پر ایسا قحط مسلط کیجئے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آیا تھا۔ ان دنوں مضر عرب کے مشرق میں آپ کے مخالفین میں تھے۔[1]

۷۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَكَذَا جَاءَ بِهٖ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ الخ

۷۶۵ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے بار بار زہری کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے زمین پر گر گئے۔ سفیان نے اکثر (بجائے عن فرس کے) من فرس کہا۔ اس گرنے سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا تھا اس لیے ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے پھر نماز کا وقت ہو گیا اور آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم بھی بیٹھ گئے تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ کہا کہ ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی کرو۔ جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو (سفیان نے اپنے شاگرد علی سے پوچھا کہ کیا معمر نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی تھی (علی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر سفیان بولے کہ معمر کو حدیث یاد تھی۔

---

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نام لے کر کسی کے حق میں دعاء یا بد دعاء کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی حالانکہ اگر صرف کسی شخص کا نام نماز میں لے لیا جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اسی کے حق میں اگر دعا کی جائے اور اس ضمن میں نام آئے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

باب ۵۲۰ فَضْلِ السُّجُوْدِ ۔

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ اللَّیْثِیُّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ دُوْنَهٗ سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِی الشَّمْسِ لَیْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ مَنْ كَانَ یَعْبُدُ شَیْئًا فَلْیَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّتَّبِعُ الطَّوَاغِیْتَ وَتَبْقٰی هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِیْهَا مُنَافِقُوْهَا فَیَاْتِیْهِمُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَیَاْتِیْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَیَدْعُوْهُمْ وَیُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا یَتَكَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِیْ جَهَنَّمَ كَلَالِیْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَیْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ یُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّخَرْدَلُ ثُمَّ یَنْجُوْ حَتّٰی اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ یُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ یَعْبُدُ اللّٰهَ فَیُخْرِجُوْنَهُمْ وَیَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَی

۵۲۰ ۔ سجدہ کی فضیلت ۔

۷۶۶ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی ۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب اور عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے ؟ آپ نے (جواب کے لیے) پوچھا ۔ کیا تمھیں چودھویں کے چاند میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو، کوئی شبہ ہوتا ہے ؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ ! پھر آپ نے پوچھا ۔ اور کیا تمھیں سورج میں جبکہ اس کے قریب کہیں بادل نہ ہو شبہ ہوتا ہے لوگ بولے کہ نہیں ۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے ۔ لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے خداوند تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوجتا تھا اسی کی اتباع کرے ۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہولیں گے بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے ۔ یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بھی منافقین ہوں گے جن کے پاس خداوند تعالیٰ آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں ۔ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے ۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں) آئیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں وہ بھی کہیں گے کہ آپ ہمارے رب ہیں پھر اللہ تعالیٰ انھیں بلائے گا ۔ پلصراط جہنم کے اوپر بنا دیا جائے گا اور میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گذرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا ۔ اس روز سوا انبیاء کے کوئی بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے اے اللہ محفوظ رکھیئے ، اے اللہ محفوظ رکھیئے اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس ہوں گے ۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے ؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہاں (آپ نے فرمایا ، تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے ۔ البتہ ان کے طول و عرض کو (سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے ۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ، بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے ۔ پھر ان کی نجات ہوگی ۔ جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہیں گے تو ملائکہ کو حکم دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انھیں باہر نکالیں ۔

النَّارِ اَنْ تَاْکُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَیَخْرُجُوْنَ مِنَ
النَّارِ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْکُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ
السُّجُوْدِ فَیُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا
فَیُصَبُّ عَلَیْهِمْ مَاءُ الْحَیَاةِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا
تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ ثُمَّ یَفْرُغُ
اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَیْنَ الْعِبَادِ وَیَبْقٰی رَجُلٌ بَیْنَ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا
الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَیَقُوْلُ یَا
رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِیْ عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِیْ
رِیْحُهَا وَاَحْرَقَنِیْ ذَکَاؤُهَا فَیَقُوْلُ هَلْ
عَسَیْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَیْرَ ذٰلِكَ
فَیَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَیُعْطِی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا
یَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِیْثَاقٍ فَیَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَی الْجَنَّةِ رَاٰی بَهْجَتَهَا
سَکَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّسْکُتَ ثُمَّ قَالَ یَا رَبِّ قَدِّمْنِیْ
عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَیْسَ
قَدْ اَعْطَیْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِیْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ
غَیْرَ الَّذِیْ کُنْتَ سَاَلْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ لَا اَکُوْنُ
اَشْقٰی خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ فَمَا عَسَیْتَ اِنْ اُعْطِیْتَ
ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَیْرَهٗ فَیَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا
اَسْاَلُكَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَیُعْطِیْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ
وَّمِیْثَاقٍ فَیُقَدِّمُهٗ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ
بَابَهَا فَرَاٰی زَهْرَتَهَا وَمَا فِیْهَا مِنَ النَّضْرَةِ
وَالسُّرُوْرِ فَیَسْکُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّسْکُتَ
فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ وَیْحَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَیْسَ
قَدْ اَعْطَیْتَ الْعَهْدَ وَالْمِیْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَیْرَ
الَّذِیْ اُعْطِیْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِیْ اَشْقٰی
خَلْقِكَ فَیَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ یَاْذَنُ لَهٗ فِیْ

چنانچہ وہ باہر نکلیں گے اور موحدوں کو سجدے کے آثار سے
پہچانیں گے ۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا جلانا حرام کر دیا
ہے چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو اثر سجدہ کے سوا ان
کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہوگی جب جہنم سے باہر ہوں گے تو
بالکل جل چکے ہوں گے اس لیے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس سے
ان میں اس طرح تازگی آجائے گی جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر
سیلاب تھمنے کے بعد سبزہ اُگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلہ سے
فارغ ہو جائے گا لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب
بھی باقی رہ جائے گا ۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص
ہوگا ۔ اس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہے اس لیے کہے گا کہ اے رب!
میرے چہرے کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیجئے ۔ کیونکہ اس کی بو بڑی
ہی تکلیف دہ ہے اور اس کی تیزی مجھے جلائے دیتی ہے ۔ خداوند تعالیٰ
پوچھے گا کیا اگر تمہاری یہ تمنا پوری کر دی جائے تو تم دوبارہ کوئی نیا سوال
تو نہیں کرو گے؟ بندہ کہے گا نہیں تیرے غلبہ کی قسم! یہ شخص خداوند تعالیٰ
سے ہر طرح عہد و میثاق کرے گا (کہ پھر کوئی دوسرا سوال نہیں کرے گا) اور
خداوند تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا ۔ جب جنت کی طرف
رخ ہو گیا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا
چپ رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازہ
کے قریب پہنچا دیجئے ۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم نے عہد و پیمان نہیں
باندھے تھے کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تم نہیں کرو گے ۔
بندہ کہے گا اے رب مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہ ہونا
چاہیئے ۔ اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تمہاری
یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال پھر نہیں کرو گے ۔ بندہ کہے گا
نہیں تیری عزت کی قسم اب دوسرا کوئی سوال تجھ سے نہیں کروں گا ۔ چنانچہ
اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے دروازے تک
پہنچا دیا جائے گا ۔ دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی تازگی اور
مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چپ رہے گا لیکن
آخر بول پڑے گا کہ اے رب! مجھے جنت کے اندر پہنچا دیجئے ۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا افسوس ابن آدم! کس قدر تو بدعہد ہے ۔ کیا (ابھی) تم نے

دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ.

عہد وپیمان نہیں باندھے تھے کہ جو کچھ دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگوگے بندہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنائیے۔ خداوند قدوس ہنس پڑے گا اور اسے جنت میں بھی داخلہ کی اجازت عطا کر دے گا اور پھر فرمائے گا مانگو کیا ہیں تمہاری تمنائیں؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مانگو فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ خود خداوند قدوس یاد دہانی فرمائے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب اور اتنی ہی اور دی گئیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اور اس سے دس گنا اور تمہیں دی گئیں اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی بات صرف مجھے یاد ہے کہ تمہیں یہ تمام تمنائیں اور اتنی ہی اور دی گئیں۔ لیکن ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا تھا کہ یہ اور اس کی دس گنا تمہیں دی گئیں[1]

بَاب ۵۲۱ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ.

۵۲۱۔ سجدہ کی حالت میں دونوں بغلیں کھلی رکھنی چاہئیں اور پیٹ کو) جدا رکھنا چاہیئے۔

۷۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ.

۷۶۷ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے بکر بن مضر نے جعفر بن ربیعہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن ہرمز سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوؤں کو اس قدر پھیلا دیتے تھے کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر ابن ربیعہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَاب ۵۲۲ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ

قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۲ ۔ پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا چاہیئے۔

اس بات کو ابوحمید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔

بَاب ۵۲۳ إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُودَهُ.

۵۲۳ ۔ جب سجدہ پوری طرح نہ کرے۔

۷۶۸ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ

۷۶۸ ۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مہدی نے

[1] اس حدیث میں ہے کہ موحدوں کو آثار سجدہ سے پہچانا جائے گا۔ یہ مفصل حدیث صرف اسی ایک ٹکڑے کی وجہ سے سجدہ کی فضیلت بیان کرنے کے لئے لائی گئی ہے۔ پوری حدیث دوبارہ کتاب الرقاق میں جنت اور دوزخ کی صفت کے بیان میں آئے گی۔

عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا لَّا یُتِمُّ رُکُوْعَہٗ وَلَا سُجُوْدَہٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ قَالَ لَہٗ حُذَیْفَۃُ مَا صَلَّیْتَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ سُنَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

واصل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو وائل سے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا جب نماز پوری کر چکا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم مر گئے تو تمہاری موت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں ہوگی۔

باب ۵۲۴ السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ۔

۵۲۴۔ سات اعضاء پر سجدہ۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْضَاءٍ وَّلَا یَکُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا اَلْجَبْھَۃِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ۔

۷۶۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا تھا اس طرح کہ نہ بالوں کو آپ سمیٹتے تھے نہ کپڑوں کو (وہ سات اعضاء یہ ہیں) پیشانی۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ وَّلَا نَکُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا۔

۷۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں سات اعضاء پر اس طرح سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ وَّھُوَ غَیْرُ کَذُوْبٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَھْرَہٗ حَتّٰی یَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَبْھَتَہٗ عَلَی الْاَرْضِ۔

۷۷۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابو اسحٰق کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن یزید سے۔ کہا کہ ہم سے براء بن عازبؓ نے حدیث بیان کی۔ وہ جھوٹ ہرگز نہیں بول سکتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو اس وقت تک کوئی شخص بھی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے (سجدہ کے لیے)

باب ۵۲۵ السُّجُوْدِ عَلَی الْاَنْفِ۔

۵۲۵۔ ناک پر سجدہ۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ ثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْھَۃِ وَ

۷۷۲۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے عبد اللہ بن طاؤس کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ

أَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔

بَابٌ ۵۲۶ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطِّينِ

۷۷۳ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ۔

سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر؛ اس طرح کہ نہ کپڑے سمیٹیں نہ بال ۔

۵۲۶ ۔ کیچڑ میں ناک پر سجدہ

۷۷۳ ۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ۔ ہم سے ہمام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ۔ وہ ابوسلمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ میں نے عرض کی کہ فلاں نخلستان میں کیوں نہ چلیں ۔ کچھ باتیں کریں گے ۔ چنانچہ آپ تشریف لے چلے ۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ شب قدر سے متعلق آپ نے اگر کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو اسے بیان کیجئے ۔ انھوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھ گئے ۔ لیکن جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا کہ آپ جس کی تلاش میں ہیں (شب قدر) وہ آگے ہے چنانچہ آپ نے دوسرے عشرے میں بھی اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی ، جبریل علیہ السلام دوبارہ آئے اور فرمایا کہ آپ جس کی تلاش میں ہیں وہ آگے ہے ۔ پھر آپ نے بیسویں رمضان کی صبح کو خطبہ دیا ۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ دوبارہ کرے ۔ کیونکہ شب قدر مجھے معلوم ہو گئی ہے لیکن میں بھول گیا اور وہ آخری عشرہ کی طاق رات میں ہے اور میں نے خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا مسجد کی چھت کھجور کی شاخ کی تھی ۔ مطلع بالکل صاف تھا کہ اتنے میں ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور برسنے لگا پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا اثر دیکھا ۔ یہ آپ کے خواب کی تعبیر تھی ۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا تیسرا پارہ ختم ہوا

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

کتاب	تفصیل	مصنف
تفسیر عثمانی	بطرز تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد	علامہ شبیر احمد عثمانی، اضافہ عنوانات جناب محمد ولی رازی
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی
قصص القرآن	۴ حصے در ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی
تاریخ ارض القرآن		علامہ سید سلیمان ندوی
قرآن اور ماحولیات		انجینئر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن		ڈاکٹر حقانی میاں قادری
لغات القرآن		مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن		قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی)		ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)		جان پینرس
اعمال قرآنی		مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں		مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

کتاب	تفصیل	مصنف
تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا ظہور الباری اعظمی، فاضل دیوبند
تفہیم المسلم	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابو داؤد شریف	۳ جلد	مولانا سرور احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی	۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد، ۷ حصے کامل	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی / مولانا عبداللہ جاوید
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری
الادب المفرد	کامل مع ترجمہ و شرح	از امام بخاری
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف	۵ جلد کامل اعلیٰ	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۳ حصص کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف	ایک جلد	علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱ پاکستان، فون و فیکس (۲۶۳۱۸۶۱ (۰۲۱)
قرآن پاک اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں، بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے۔ فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں